امپورٹڈ کاغذ جدید ایڈیشن

مکتوبات وبیاضِ یعقوبی

اور آپ کے مجرّب

عملیات و تعویذات وطبی نسخہ جات

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی کے مکتوبات اور آپ کی قلمی بیاض کے پانچوں حصے جن میں تصوف وسلوک، سفرنامے اور تاریخی حالات، منظومات اور آپ کے مجرب عملیات وتعویذات اور طبی نایاب و نادر نسخوں کا مجموعہ

قلمی بیاض: استاذ العلماء حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی
حواشی وترتیب: حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی
حواشی مطب: جناب حکیم محمد مصطفےٰ صاحب بجنوری

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

مکتوبات و بیاضِ یعقوبی

اور آپ کے مجرب

عملیات و تعویذات و طبّی نسخہ جات

استاذ العلما حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ کے مکتوبات اور آپ کی قلمی بیاض کے پانچوں حصے جس میں تصوف و سلوک، سفرنامے اور تاریخی حالات، منظومات اور آپ کے مجرب عملیات و تعویذات اور طبّی نایاب نادر نسخوں کا عجیب و غریب اور نادر مجموعہ جو عرصہ سے نایاب تھا

قلمی بیاض ◆ استاذ العلما حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ

حواشی و ترتیب ◆ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

حواشی حصۂ طب ◆ جناب حکیم محمد مصطفیٰ صاحب بجنوریؒ

ناشر

دار الاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

فون ۲۱۳۷۶۸

اشاعت اول
باہتمام محمد رضی عثمانی
طباعت
کتابت محمد یوسف شیدائی
ناشر دارالاشاعت کراچی ۱

ملنے کے پتے
دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ط
ادارۃ المعارف ڈاک خانہ دارالعلوم کراچی ۱۴
مکتبہ دارالعلوم ڈاک خانہ دارالعلوم کراچی نمبر ۱۴
ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انار کلی ۔ لاہور

PRINTED AT : TANVEER PROCESS LIAQUATABAD KARACHI. PHONE : 416729

عرضِ ناشر

خدا کا شکر ہے کہ دارالاشاعت کراچی کو اپنے قیام کے وقت سے ہی اکابر علمأ کی سرپرستی حاصل رہی ہے اور قیام پاکستان سے قبل ہی سے یہ ادارہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیر سرپرستی محقق اور مستند علمأ کی گراں بہا تصانیف کی اشاعت کی خدمت انجام دے رہا ہے لیکن سخت افسوس ہے کہ شوال ۱۳۹۶ھ میں حضرت مفتی صاحب قدس سرہ کے انتقال سے جہاں پورے عالم اسلام کو نقصان پہنچا ہے وہاں اس ادارہ کو بھی سخت دھچکا پہنچا ہے اور یہ ادارہ جو تقریباً ساٹھ سال قبل دیوبند میں حضرت مفتی صاحبؒ نے قائم کیا تھا اب اپنے سرپرست سے محروم ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضرت مفتی صاحبؒ کی دعاؤں کے بھروسہ امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی یہ ادارہ اسی طرح خدمات انجام دیتا رہے گا۔

اس ادارہ کا مقصد شروع سے ہی یہ رہا ہے کہ محقق و مستند علمائے حقانی خصوصًا، سلسلہ ولی اللہی اور اکابر دیوبند کی تصانیف جو صحیح دین و مذہب اور اسلامی تعلیمات میں پوری پوری رہنمائی کرتی ہیں۔ ان کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے چنانچہ یہ محض خدا کا فضل اور بزرگوں کی دعاؤں ہی کا نتیجہ ہے کہ یہ ادارہ اپنے اس مقصد عظیم میں کافی حد تک کامیاب رہا ہے۔

لیکن سخت افسوس کا مقام ہے کہ یہ اکابر اور محقق علمأ جو پوری امت مسلمہ کے محسن اعظم ہیں ان کی علمی کاوشات اور تصانیف ناپید و نایاب ہوتی جا رہی ہیں۔ اور کوئی ادارہ یا ناشر اس طرف توجہ نہیں کرتا۔ کیونکہ ان میں تجارتی فائدہ کی امید بہت کم ہے۔ لیکن ہم نے محض اللہ تعالیٰ کی مدد کے بھروسے اکابرین دیوبند کی نایاب کتب کی اشاعت کا ایک جامع پروگرام مرتب کیا ہے فی الحال سید الطائف حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ کی نایاب کتابوں کی اشاعت شروع بھی کر دی ہے اور اس سلسلے کی چند کتب، شائع بھی ہو چکی ہیں زیر نظر کتاب مکتوبات اور بیاض یعقوبی اس یگانہ روزگار ہستی کی یادگار ہے کہ ایسی جامع ہستی صدیوں میں پیدا ہوتی ہے۔ یعنی استاذ الاساتذہ حضرت مولانا محمد

یعقوب صاحبؒ جو دارالعلوم دیوبند کے سب سے پہلے شیخ الحدیث ہوئے اور جو فرزند ہیں مولانا مملوک العلی صاحبؒ کے اور شاگرد رشید ہیں حضرت شاہ عبد الغنی صاحب محدث دہلویؒ کے اور خلیفہ مجاز ہیں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے اور ہم عصر و پیر بھائی۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے اور جو استاد ہیں مولانا اشرف علی تھانویؒ اور شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحبؒ کے آپ ۱۳ صفر ۱۲۴۹ھ میں پیدا ہوئے۔ اور ۳ ربیع الاول ۱۳۰۲ھ مطابق دسمبر ۱۸۸۴ء میں وفات پائی آپ بہت بڑے عالم و فاضل اور اعلیٰ پائے کے محدث و فقیہ اور کامل درجے کے مرشد و شیخ اور صاحب کشف و کرامات اور مستجاب الدعوات تھے۔

آپ کی تعانیف میں ایک تو سوانح قاسمی ہے جو مختصر ہونے کے باوجود دریا بکوزہ کا مصداق ہے اور جس کی شرح مولانا مناظر احسن گیلانی نے بنام سوانح قاسمی تین ضخیم جلدوں میں تحریر فرمائی ہے۔ دوسری ضیاء القلوب فارسی مصنف حضرت حاجی امداد اللہ کا عربی ترجمہ ہے جو ابھی تک شائع نہیں ہو سکا۔

تیسری یہ زیر نظر کتاب مکتوبات و بیاض یعقوبی ہے جس میں ابتداء میں حضرت کے مکتوبات ہیں، جو تصوف و سلوک اور شریعت و طریقت کے جامع ہیں۔ اور آخر میں آپ کی قلمی بیاض ہے جس میں مختلف یادداشتیں اور تاریخی معلومات اور سفر نامے اور آپکی اردو شاعری و منظومات اور آپ کے مجرب عملیات و تعویذات اور طبی نایاب و نادر نسخوں کا مجموعہ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے مرتب فرما دیا ہے۔

یہ کتاب آخر میں ۱۹۲۹ء میں تھانہ بھون سے شائع ہوئی تھی اور بیحد مقبول ہوئی تھی لیکن اب گذشتہ تیس سال سے یہ علمی ذخیرہ بالکل نایاب تھا۔

اب خدا کا شکر ہے کہ یہ نادر کتاب دارالاشاعت کے زیر اہتمام شائع ہو رہی ہے امید ہے کہ شائقین اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائینگے۔ جو لوگ اس کتاب سے فائدہ اٹھائیں۔ وہ ناشر احقر محمد رضی عثمانی کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کے نقش قدم پہ چلنے اور اپنے دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بندہ محمد رضی عثمانی

۱۵ محرم الحرام ۱۳۹۷ھ مطابق ۷ جنوری ۱۹۷۷ء

فہرست مضامین مکتوبات و بیاض یعقوبی

حصہ پنجم —— طبیات

لعنی نسخہ جات و ادویات

نوٹ ضروری

از مولانا حکیم محمد مصطفیٰ صاحب میرٹھی۔

اس فہرست میں اکثر نسخوں کے سامنے بین القوسین ۱-۲-۳ کے ہندسے ڈالے گئے ہیں اس سے مراد نسخہ کے اعلیٰ و اوسط و ادنیٰ درجہ کا بیان ہے۔ یہ درجے حکیم مصطفیٰ صاحب نے سہولت مستفیدین کے لئے اپنے قیاس سے ڈال دیئے ہیں اور ہر جگہ دوسری قوس میں ایک کے ہندسہ کے ساتھ الف اور دو کے ہندسے کے ساتھ ب اور تین کے ہندسے کے ساتھ ج لکھ دیا ہے کیونکہ ہندسہ بعض دفعہ

نسب نامہ و مختصر تاریخی حالات

قاضی میران بڈے ابن قاضی مظہر الدین صاحب کا سلسلہ نسب چودہ ۔ واسطوں سے خواجہ یوسف سے ملتا ہے اور خواجہ یوسف کا چار واسطوں سے شیخ رکن الدین سمرقندی سے اور وہ پوتے ہیں شیخ اسمعیل شہید کے اور وہ بیٹے ہیں شیخ نورالدین قتال کے اور انکا سلسلہ نسب بارہ واسطوں سے شیخ قاسم سے ملتا ہے اور وہ پوتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ خلیفہ اول رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ گیارہ واسطوں سے اولاد ہیں نضر بن کنانہ ملقب بہ قریش کے اور اٹھارہ واسطوں سے اولاد ہیں حضرت اسمعیل علیہ السلام اور وہ بیٹے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اور وہ آٹھ واسطوں سے اولاد ہیں حضرت ہود علیہ السلام کے اور چار واسطوں سے اولاد ہیں حضرت نوح ؑ کی اور وہ پوتے ہیں حضرت ادریس علیہ السلام کے اور وہ سات واسطوں سے اولاد ہیں حضرت شیث علیہ السلام کی اور وہ بیٹے ہیں حضرت آدم علیہ السلام کے واللہ اعلم بالصواب ۔

1. جناب قاضی میران بڈے
2. قاضی جمال الدین صاحب
3. قاضی امان اللہ صاحب
4. مفتی مبارک صاحب
5. قاضی ظلہ صاحب
6. شاہ محمد صاحب
7. مولوی محمد ہاشم صاحب
8. شیخ محمد مفتی صاحب
9. شیخ ابوالفتح صاحب

- شیخ علاؤالدین صاحب
- شیخ محمد بخش صاحب
- شیخ غلام شاہ صاحب
- شیخ اسد علی صاحب

- جناب حکیم عبداللہ صاحب
- جناب حکیم غلام مشرف صاحب

- جناب مولوی احمد علی صاحب — جناب مولانا مولوی مملوک علی صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ العالیہ دہلی
- جناب حکیم ولی محمد صاحب — جناب حکیم امانت علی صاحب
- جناب حافظ محمد حسن صاحب — جناب حافظ لطف علی صاحب

شیخ الوقت سالک وہم مجذوب جناب مولانا مولوی حافظ حاجی محمد یعقوب صاحب متخلص بہ گمنام مدرس اول مدرسہ عربیہ دیوبند جائے مدفن نانوتہ ۔	جناب حکیم دیوان عبد السمیع صاحب مرحوم جائے مدفن سہارنپور در باغ کاظم علی صاحب مرحوم ۔	مولانا مولوی حافظ حاجی محمد مظہر صاحب جائے مدفن سہارنپور مدرس اول مدرسہ عربیہ سہارنپور ۔	استاذی مولانا مولوی حافظ حاجی محمد احسن صاحب متخلص بہ احسن پروفیسر گورنمنٹ کالج بریلی مصنف احسن القواعد جائے مدفن دیوبند متصل قبر محمد قاسم صاحب مرحوم ۔	استاذی مولوی حافظ حاجی محمد منیر صاحب مرحوم ہیڈ مولوی گورنمنٹ اسکول وغیرہ صاحب سراج السالکین وغیرہ ۔	قدرۃ السالکین عمدۃ العارفین شیخ الوقت عالم فاضل مولانا مولوی حافظ حاجی محمد قاسم صاحب محدث بانی مدرسہ اسلامیہ عربیہ دیوبند جائے مدفن دیوبند بجانب شمال از محلہ دیوان ۔
آپ کے صاحبزادہ حکیم معین الدین صاحب کو فن طب میں کامل دستگاہ و اطراف و جوانب میں شہرت حاصل ہے ۔	کاتب الحروف احقر الزمان ننگ خاندان رند نام کنندہ نکو نام چند، خادم الاطبا امیر احمد عشرتی عفا اللہ عنہ	آپ نے لاولد انتقال کیا ۔	آپ کے صاحبزادہ مولوی حافظ محمد اسمعیل صاحب قانو گوئے ضلع میرٹھ	آپ کے صاحبزادہ حافظ محبوب الرحمن صاحب	آپ کے صاحبزادہ مولوی حافظ احمد صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ دیوبند ۔

احقر کا ان بزرگان سے ایک تعلق تو یہ ہے کہ جو بذریعہ نسب نامہ ظاہر ہے۔ دوسرا سلسلہ یہ ہے کہ حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم میری والدہ کے حقیقی پھوپھی زاد بھائی تھے۔ حضرت مولانا مولوی محمد یعقوب صاحب احقر کے والد کے پھوپھی زاد بھائی تھے حضرت مولوی محمد مظہر صاحب و مولوی محمد احسن صاحب و مولوی محمد منیر صاحب مرحومین میری والدہ صاحبہ کے ماموں تھے! احقر کے نانا جناب مولوی شاہ امین الدین خاں صاحب مرحوم صدیقی ہیں۔ شاہ امین الدین صاحب اولاد قاضی میراں بڈے سے صدیقی نسب حنفی مذہب نقشبندی مشرب تھے۔ آپ کے اجداد میں سے شیخ جمیل الدین صاحب کو زمانہ شاہی میں خطاب خاں نسلاً بعد نسل مرحمت ہوا تھا چنانچہ اسوقت تک یہ خاندان جمیل خانی کے لقب سے مشہور ہے۔

جناب شاہ صاحب مذکور باوجود صاحب وجاہت دنیاد صاحب اولاد ہونے کے تارک الدنیا و تارک الوطن ہو کر شاہ مجدد صاحب الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ شریف میں بحالت غربت فقیرانہ صورت میں تاحیات گوشہ نشین اور مقیم رہے اور وہیں رحلت فرما کر مدفون ہوئے۔ آپ کے مریدوں میں سے مولوی عبد العزیز صاحب مرحوم ملازم پٹیالہ کالج آپ کے خلیفہ اچھے بزرگ تھے جب تک آپ نے تارک الدنیا ہو کر فقیری اختیار نہ کی تھی اسوقت تک آپ کے مزاج کی یہ کیفیت تھی کہ مسجد کو جب آتے تھے تو گھوڑوں پر سوار ہو کر آتے تھے اور آپ کے سامنے سے ہو کر کوئی شخص آپ سے آگے مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا تھا۔

توضیح جناب شیخ ابوالفتح کے دو صاحبزادہ یکے شیخ علاؤ الدین دیگرے حکیم عبداللہ حکیم عبداللہ کے تین پوتے۔ یعنی مولوی احمد علی مولوی حکیم ولی محمد۔ حافظ محمد حسن۔

(نوٹ) ہر ایک شخص کی جملہ اولاد کے نام نہیں لکھے گئے صرف کاتب کو مولوی محمد یعقوب صاحب کا نسب نامہ ظاہر کرنا مقصود تھا اُن کے ضمن میں اُن کے معاصرین مشاہیر کا بھی ضروری معلوم ہوا کہ تعلقات اور دوسرے برادران معلوم ہو جائیں اور ان صاحبان کے ضمن میں احقر نے اپنے لئے بھی مناسب سمجھا کہ اپنا سلسلہ بھی ظاہر کر دے کہ اس خادم کو ان جملہ حضرات سے کیا کیا تعلقات واقعی حاصل ہیں۔

تاریخی حالات

عمدۃ الملوک و السلاطین یمین الملک شاہزادہ نظام خاں المعروف سلطان سکندر لودی نوراللہ مرقدہ نے حضرت مولوی محمد یعقوب صاحب مرحوم کے اجداد میں سے جناب قاضی مظہرالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جن کا مزار مبارک جہاں آباد میں ہے ۸۱۱ھ میں سمرقند سے طلب فرماکر شرف حضوری بخشا علاوہ دیگر اعزاز ہائے فراواں کے عہدۂ قضا جہاں آباد ارزانی فرمایا چونکہ مقام نانوتہ قریباً وسط کاٹھا میں واقع ہے اور یہاں کے اہل ہنود اقوام راجپوت و گوجر وروڑہ وغیرہم کا بہت جتھا تھا اور یہ لوگ نہایت سخت و سرکش متعصب بدخواہ مسلمان تھے پس ان لوگوں کی خودسری مٹانے اور اس علاقہ کو مطیع و منقاد کرنے کی جہت سے جناب قاضی مظہرالدین کے صاحبزادوں میں سے صاحبزادہ قاضی میران بڈے صاحب کو واسطے اقامت و سکونت قصبہ نانوتہ کے ارشاد شاہی ہوا اور علاوہ املاک و جاگیرات کے عہدۂ قضا وہاں کا مرحمت فرمایا گیا۔

اس وقت عہدہ قضائے سے یہ مقصود نہ تھا جو زمانہ حال میں جہال نے سمجھ رکھا ہے کہ قاضی کا کام صرف نکاح خوانی کرنا اور اس کی اجرت ایک روپیہ وصول کرنا ہے۔ نہیں بلکہ سلاطین ماضیہ کے زمانہ میں محکمہ قضا ایک جوڈیشل محکمہ سے بڑھ کر محکمہ تھا۔ جس کو دیوانی و فوجداری کے کامل وسیع اختیارات حاصل تھے اور تمام نظم و نسق اس علاقہ کا اس کے سپرد ہوتا تھا۔ جیسا کہ اس زمانہ میں قریباً بعض بعض جگہ ڈپٹی کمشنر ونکو خاص اختیارات حاصل ہوتے ہیں علاوہ اسکے ان کو مذہبی اختیارات بھی حاصل ہوتے تھے۔

اسوقت تک مولانا مرحوم اور ان کے متعلقین کی سکونت قصبہ نانوتہ ہے البتہ ہم میں سے ایک صاحب جناب قاضی میران بڈے کی اولاد سے جو غالباً شاہزادہ اسلام خاں ابن سلطان ابراہیم لودی کے زمانہ میں مقام کٹرا مانک پور تشریف لے گئے تھے اور وہیں قیام پذیر رہے جنکا اب ہم کو حال معلوم نہیں کہ وہاں ان کا سلسلہ اولاد قائم ہے یا منقطع ہو گیا۔

بعد زوال حکومت لودھیان قاضی میران بڈے کی اولاد پر مصائب جانکاہ پیش آئے لیکن انہوں نے اپنی قدیمی دلیری و جوانمردی کے باعث نہایت صبر و استقلال کیساتھ ان تمام مصائب کو برداشت کیا۔ منجملہ ان کے ایک بڑی مصیبت یہ تھی کہ انہیں اقوام ہنود کا ٹھانے جو بوجہ قدیمی تعصب مذہبی کے مسلمانوں سے عموماً اور متوسلان حکومت لودھیان سے خصوصاً خصومت

شدید رکھتے تھے اولاد قاضی میراں بڑے کے استیصال کرنے میں کوئی دقیقہ نہ رکھ چھوڑا یہانتک کہ صغیر سن بچوں تک کو قتل کر دیا اپنے نزدیک انہوں نے ایسا نہیں چھوڑا کہ کوئی متنفس بھی کسی وقت میں مدمقابل ہو سکے۔ لیکن قدرت خداوندی اس امر کی مقتضی تھی کہ اولاد قاضی میراں بڑے کا سلسلہ مٹنے نہ پائے کیونکہ اس کوان سے مولانا محمد یعقوب مرحوم وغیرہم جیسی صورتیں جلوہ ظہور میں لانی مقصود تھیں۔

پس ایک عرصہ دراز بعد انقلاب زمانہ نے دوسرا دور پلٹا یعنی شدہ شدہ دور حکومت شاہ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ خلد آشیان کا آپہنچا اسوقت میں ایک صاحب نے اولاد قاضی میراں بڑے سے جو نہایت زبردست خوش الحان حافظ قرآن تھے فریادی بنکر لشکر عالمگیر میں پہنچے اور ایک سردار لشکر کے یہاں رہ کر متلاشی وقت رہے اور کسی فرد بشر پر انکشاف نہ فرمایا کہ میں کون ہوں اور کسواسطے آیا ہوں حتیٰ کہ ۱۰۶۶ھ کا مہینہ رجب ختم ہو کر شعبان شروع ہو گیا۔ اسوقت بادشاہ نے سرداران لشکر کو جمع فرما کر ارشاد فرمایا۔ چونکہ ماہ رمضان المبارک قریب ہے اور صعوبت سفر شبانہ روز بدستور قائم ہے آئندہ سامان قیام بظاہر معلوم نہیں ہوتا ہم کو نماز تراویح میں کلام مجید کا سننا ضروری امر ہے اسلئے مناسب ہے کہ بہت جلد ایسا حافظ تلاش کیا جائے جو بادولت کو صرف ایک شب میں کلام مجید کامل سنا دیوے چنانچہ بفور استماع ارشاد شاہی تلاش شروع ہو گئی باوجودیکہ اسوقت ہزارہا حافظ قران مجید موجود تھے لیکن کسی کی ہمت و جرأت نہ ہوئی کہ شاہ عالمگیر کا پیش امام ہو کر ایک شب میں پورا قران شریف سنا دیوے یہانتک کہ شعبان قریب ختم و رمضان شروع ہونے پر ہوا اسوقت دوبارہ تاکید شاہی شدید ہوئی جس سے لشکر میں سخت اضطراب و بے چینی پیدا ہوئی ہر شخص خائف تھا کہ بوجہ نہ ملنے ایسے حافظ کے دیکھئے کیا عتاب شاہی نازل ہوتا ہے۔ اس حالت سراسیمگی میں جبکہ تاریخ ۲۸ شعبان ۱۰۶۶ھ کو نواح گوالیار چنبل کے کنارے لشکر عالمگیر پڑا ہوا تھا تو ان حافظ صاحب نے اپنے سردار سے عرض کی کہ آپ اس قدر کیوں پریشان ہیں میں ایک شب کی تراویح میں بادشاہ کو کلام مجید سنا دونگا آپ اطلاع کر دیجئے کہ حافظ آگیا ہے چنانچہ یکم تاریخ کو آپ نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ پورا کلام مجید بلا عاید ہونے تشابہ کے بادشاہ کو سنا دیا بادشاہ نہایت خوش ہوئے۔ اب وہ موقع جسکی حافظ صاحب کو دشمنوں سے انتقام لینے کی تلاش تھی ہاتھ آیا۔ شاہ عالمگیر سے گذشتہ واقعات راجپوتان و گوجران کاٹھاکے ظلم و ستم کا بیان کر کے داد خواہ ہوئے۔ چنانچہ فی الفور بحکم شاہی یک دستہ فوج ہمراہ حافظ صاحب آیا اور ان سب کا قلع قمع کیا۔

مولانا مولوی محمد یعقوب صاحب حضرت قاضی میران بڑے سے چودھویں پشت میں تاریخ ۱۳ صفر

۱۲۴۹ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ نجیب الطرفین صحیح النسب حنفی المذہب چشتیہ مشرب تھے آپ کے نانا جناب مولوی حکیم ولی محمد مرحوم صدیقی اور دادا آپ کے مولوی احمد علی مرحوم صدیقی تھے سن تمیز کے پہنچنے پر بعد حفظ کلام مجید علوم ظاہری آپ نے اپنے قبلہ و کعبہ حضرت مولانا مولوی مملوک علی رحمۃ اللہ علیہ مدرس اعلی مدرسہ عالیہ دہلی سے حاصل فرمائے اور بعد فارغ التحصیل ہونے کے اولاً آپ اجمیر شریف میں تیس روپیہ کے ملازم ہو کر تشریف لے گئے اسوقت آپ بہت کم سن تھے پرنسپل اجمیر نے آپ کو دیکھکر کہا کہ حقیقۃً مولوی تو بہت اچھا ہے مگر نو عمر کمسن ہے۔ آپ کی ذکاوت و ذہانت و فہم و فراست کے تجربہ کر لینے کے بعد بلا اطلاع آپ کے پرنسپل اجمیر نے گورنمنٹ میں سفارش کر کے آپ کیلئے ڈپٹی کلکٹری کا عہدہ منظور کرا لیا۔ بعد منظوری جب آپ کو اس عہدہ پر مامور ہونیکی اطلاع کی تو آپ نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد آپ سو روپیہ ماہوار پہ بنارس بھیجے گئے۔ وہاں سے پھر ڈیڑھ سو روپیہ کی تنخواہ پر ڈپٹی انسپکٹری پر سہارنپور تشریف لائے پھر کچھ عرصہ بعد غدر ۱۸۵۷ء کا واقعہ پیش آیا اسکے فرو ہونے کے بعد آپ کو چھ مہینہ کی تنخواہ نو سو روپیہ بھیجا گیا اور اصلی جگہ پر بلائے گئے آپ نے وہ نو سو روپیہ واپس فرمایا اور کہا کہ میں نے ان چھ مہینے میں کچھ کار سرکار انجام نہیں دیا اسلئے میں یہ روپیہ نہیں لے سکتا اور نیز ملازمت سے بھی استغنائی ظاہر کی اور متوکلاً متفرق کار کرتے رہے بعد ازاں حسب ارشاد جناب مولانا مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم وغیرہ مدرسہ عربیہ دیوبند میں صرف چالیس روپیہ پر تعلق گزر اوقات کا فرمایا۔ ہر چند کہ چند مقامات سے بڑی بڑی تنخواہ پر انکو بلایا گیا مگر کچھ التفات نہ فرمایا آپ کو ماہ ذیقعدہ و ذالحجہ ۱۳۰۱ھ میں نہایت صدمہ جانکاہ کا سامنا ہوا چار لڑکے اور بیوی کا انتقال فرمانا کچھ ایسا صدمہ نہیں جس کا ہر ایک معمولی انسان متحمل ہو سکتا ہو خصوصاً مولوی علاء الدین جوان العمر فارغ التحصیل صالح عالم باعمل کے انتقال نے آپ کو بہت کچھ صدمہ دیا۔ ۳ ربیع الاول ۱۳۰۲ھ کو آپ نے بھی اس دار ناپائیدار کو ترک فرمایا۔ اناللہ و انا الیہ راجعون مدفن آپ کا خاص قصبہ نانوتہ جانب شمال لب سڑک خام جو سہارنپور کو جاتی ہے باغ میں واقع ہے اور وہیں حضرت مولوی محمد منیر رحمۃ اللہ علیہ۔ یہیں الہی بخش مرحوم نداف جو آپ کے پیر بھائی تھے مدفون ہوئے۔ آپ کے صاحبزادوں میں سے اسوقت صرف اخی المعظم جناب حکیم معین صاحب حیات ہیں ان کو فن طب میں کامل دستگاہ ہے اطراف و جوانب میں انکی طبابت کی شہرت ہے آپ کے ہمشیرزادہ استاذی مولانا مولوی پیرجی ابومحمد عبداللہ انصاری انبہٹوی۔ و مولوی خلیل احمد صاحب و مولوی رشید احمد صاحب سالم انصاری انبہٹوی صاحب المدینۃ دارالاسلام۔ ان کو فن ترجمہ میں اعلی درجہ کی دستگاہ حاصل ہے۔ آپ کے شاگرد و مرید اچھے اچھے مشاہیر بنگال۔ پنجاب پشاور پورب وغیرہ میں بیشمار موجود ہیں جن میں سے صرف قرب و جوار کے چند اسماء یہ ہیں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی۔ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی استاذی مولانا محمد عبداللہ صاحب انصاری۔ استاذی مولوی حکیم حسین شریف صاحب بنگلوری۔ استاذی مولانا مولوی منفعت علی صاحب دیوبندی۔ استاذی مولانا مولوی محمد مراد صاحب مقیم مظفرنگر مولوی احمد حسن صاحب امروہی مولوی امیر باز

خاں صاحب سہارنپور وغیرہم آپ نے باطنی علم کی تحصیل حضرت قبلہ عالم حاجی امداد اللہ صاحب تھانوی ثم مہاجر مکی سے فرمائی تھی آپ نے دو مرتبہ حج ادا فرمائے ۔

نانوتہ یہ امر کہ کس نے اور کسوقت میں آباد کیا اسوقت لکھنا دشوار ہے مگر یہ کہنا کہ یہ قصبہ بہت پرانا پختہ تعمیرات کا ہے کچھ بیجا نہ ہوگا یہ قصبہ تحصیل دیوبند ضلع سہارنپور میں دہلی سے جانب شمال ۸۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے جس کے حدود اربعہ یہ ہیں ۔

شمال سہارنپور گنگوہ غرب ۱۲ میل ۱۸ میل **نانوتہ** جنوب تھانہ بھون ۹ میل دیوبند شرق ۱۶ میل

اس قصبہ کے تین طرف ہوکر شرق بغرب نہر جمن شرقی گذری ہے شاہدرہ دہلی سے سہارنپور تک لائٹ ریلوے گئی ہے درمیان میں نانوتہ کے نام سے اسٹیشن قائم ہے بغرض رفع حوائج ضروریہ ہمہ اقسام ایک مختصر سا بازار واقع ہے سنیچر کے روز پیٹھ لگتی ہے اسمیں ڈاکخانہ ۔ تھانہ واقع ہیں اس کا بہت بڑا حصہ کوٹ کے نام سے منہدم و مسمار پڑا ہے ۔ اس قصبہ میں پیشتر پانچ قوموں کا زمیندارہ تھا ۔ شیخ ۔ سید ۔ پٹھان گوجران و گوران کا رقبہ اس کا پیشتر ۲۵ ہزار بیگہ تھا لیکن بعد انتظامات مناسبہ کم ہوتے ہوتے اسوقت صرف ۸۱۲۰ بیگہ پختہ جسکی مالگذاری تقریبًا ۳۲۰۰ ہے اس قصبہ کے ۵۲ کھاتہ کھیوٹ ہیں اسوقت پرانے زمینداروں کا کثیر رقبہ نیونکا زمیندارہ ہوگیا اور جو باقی ہے وہ تلف ہوتا جاتا ہے ۔ سید صاحبان کے تین گروہ ہیں بخاری ۔ ترمذی ۔ سبزواری پیشتر یہ سب اہل تسنن تھے زمانہ شاہ فرخ سیر سے شیعہ ہونا شروع ہوئے ۔ اسوقت جملہ صاحبان شیعہ ہیں ۔ پٹھان کاکرزئی شروانی سب سنی المذہب ہیں چند بزرگان دین مثل سید احمد صاحب مرحوم معروف بہ دادا میرانجی وغیرہ کے بہت پرانے مزارات ہیں ۔ اس قصبہ کے شیخ سیدوں کا علم و فضل و طبابت دور دور مشہور تھا ۔ یہ قصبہ نہایت شاداب ہے چہار طرف باغات آم قلمی و دیسی عمدہ عمدہ قسم کے اور لوکاٹ بکثرت ہیں ۔ لیکن ثمر شادہ بہت کم ہے خاص قصبہ و مضافات قصبہ میں عمدہ عمدہ اقسام کا چاول پیدا ہوتا ہے جن میں سے دو قسمیں بے مثل ہیں کہ جنکا جواب ٹانڈہ وغیرہ میں بھی نہیں اوکھ یعنی گنا کئی قسم کا ہوتا ہے اور پونڈہ بہت اچھا خوش مزہ ملائم ہوتا ہے ۔ کپاس مرچ باجرہ ۔ ادہر کی پیداوار کم ہے گیہوں چنا اچھا ہوتا ہے مکا جوار کابلی چنا سفید کی پیداوار بدرجہ اوسط قصبہ کی پرانی یادگاروں میں علاوہ چند مکانات کے سید زید صاحب مرحوم صوبہ دار صوبہ اوجین کا محل پرانی یادگار ہے واللہ اعلم بالصواب باقی آئندہ بشرط موقع ۔

راقم

احقر الناس حکیم امیر احمد عشرتی صدیقی نانوتوی برادر زادہ حضرت مولانا صاحب مرحوم

تمہید کتاب از جانب امیر احمد

نحمدہ' و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اس کتاب کی اشاعت سے مقصود کیا ہے؟ خود نفع اٹھانا اور دوسروں کو نفع پہنچانا۔ یہ کتاب کیا ہے؟ آیات ربانی کا خلاصہ۔ احادیث محمدیؐ کا لب لباب مثنوی معنوی کا جوہر حضرات صوفیائے کرام کو رہنما حقیقت و حامیان شرع مبین کو بیاض موعظت مبتدیان راہ طریقت و سلوک کو دستور العمل جو حضرت حاجی الحرمین الشریفین حکیم حاذق مولانا مولوی حافظ **محمد یعقوب** گمنام محدث مدرس اوّل مدرسہ عربیہ دیوبند رحمۃ اللہ علیہ کے ستر خطوط کے ذریعہ سے (جو آپ نے ۱۲۸۴ھ سے ۱۳۰۱ھ تک اپنے مرید خاص جناب قاضی محمد قاسم نیانگری کو ارقام فرمائے تھے) ظاہر ہوا ہے۔ ہر ایک خط بجائے خود دفتر معرفت کردگار ہے ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف قند مکرر کا حکم رکھتا ہے۔ حضرت مولانا مرحوم سے کوئی ایسا ہوگا جو واقف نہ ہو آپ کے صدہا مرید اور شاگرد اور آپ کے شاگردوں کے شاگرد بلاد ہندوستان و کابل و بخارا وغیرہ میں موجود ہیں آپ جمیع علوم معقول و منقول میں فاضل اجل و عالم متبحر ہونے کے علاوہ سالک و مجذوب بھی تھے۔ اور نیز جیسا کہ آپ روحانی طبیب تھے اسی طرح ظاہری امراض کا بھی علاج فرماتے تھے آپ نہایت خوش وضع خوش خلق خوشخو خوش لہجہ خوش گفتگو تھے اپنے خاندان کے سب چھوٹے بڑوں میں ممتاز و سربرآوردہ تھے۔ آپ کے رعب و جلال کا اثر خاندان ہی نہیں بلکہ شہر بھر کا ہر متنفس قبول کئے ہوئے تھا حتیٰ کہ جناب مولانا مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم بھی آپ کے جلال کو مانتے تھے آپ بڑے صاحب کمال و مکاشفات تھے۔ آپ سے بہت پیشینگوئیاں صادر ہوئیں جن میں سے بعض کا ظہور ہو چکا جو باقی ہیں انکا انتظار ہے آپ اپنے ان ستر خطوط کی نسبت ایک صاحب کو یوں ارقام فرماتے ہیں۔

جو تحریرات میاں قاسم نے نیانگر میں جمع کی ہیں واقعی وہ مجموعہ عجیب ہے مگر میاں چھپنا تو اک امر بہت بعید ہے اور نقل دشوار ہے میرا خود اس کی نقل کو جی چاہتا ہے شاید اوروں کو نفع پہنچے اور اس ناکارہ کو ثواب مل جائے اگر تمہیں فرصت ہو تو نقل اس کی کر لو انشاء اللہ تعالیٰ بہت مفید ہوگا والسلام۔ پس عبارت مذکور خود اس کی شان و منزلت ظاہر کر رہی ہے کہ وہ مجموعہ خطوط کیسا کچھ دلچسپ و عجیب و غریب ہے ہر ایک متنفس اس سے دینی و دنیاوی فائدہ کثیر اٹھا سکتا ہے۔ ہر چند کہ قبل اس کے

بعض حضرات نے چند مرتبہ اس کے طبع کرانیکا قصد کیا لیکن بفحوائے کل امر مرهون باوقاتها کامیابی نہ ہو سکی اب اس مرتبہ احقر کو جو کارہائے دینی و دنیوی میں سخت ناقابل ہے اور آج تک کوئی نیکوکاری عمل میں نہیں آئی ہمیشہ فکر معاش و نفس امارہ کے ہاتھوں مغلوب رہا۔ خیال آیا کہ اور تو کچھ ہو نہیں سکتا اس کی اشاعت پر ہی کوشش کی جائے کیونکہ نیکیوں کا ذکر بھی کار نیک ہے شاید یہی میرے لیے باعث بہبودی و نزول رحمت ذو الجلال ہو۔ بامید حصول ثواب جیسا کہ خود مولوی صاحب مرحوم کی تحریر مسطورہ سے مترشح ہے۔ دست ہوس کو بڑھا کر حضرت مکرمی و معظمی جناب اخی مولانا مولوی ابو محمد عبد اللہ انصاری انبہٹوی کی خدمت مبارک میں گزارش کر کے حصول اجازت سے متمتع ہوا لیکن مجھ کو میری بے بضاعتی حارج ہو کر سد راہ ہوئی کیونکہ یہ مجموعہ بہت بڑا ہے جس کا چھپوانا آسان کار نہیں بڑا سرمایہ درکار ہے۔ آخرش انتخاب کی طرف طبیعت مالوف ہوئی لیکن انتخاب کر دوں تو کیا کروں ہر ایک رقعہ کی نسبت یہ ہے کہ کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست۔ اے پروردگار میں حیران ہوں کہ کس کو لوں اور کس کو چھوڑوں ایک ایک سے نفیس و اعلیٰ تر ہے اب کہ نہ انتخاب کی جرأت نہ جملہ طبع کرانے کی طاقت اگر کسی دوسرے وقت کا انتظار کرتا ہوں۔ تو اس چناں و چنیں میں ضائع ہو جانے کا اندیشہ۔ آخرش یہ تدبیر سوچی کہ بلا انتخاب ایک سرے سے حسب ترتیب جناب قاضی محمد قاسم صاحب مرحوم نیانگری جو اس مجموعہ کے بانی ہیں چند حصوں میں منقسم کر کے وقتاً فوقتاً زیور انطباع سے آراستہ کرتا ہوں اسمیں مجھ کو و نیز شائقین کو بھی سہولت واقع ہو اور حضرت مولانا صاحب کا یہ فیض باطنی ابد الآباد تک قائم رہے آمین ثم آمین۔

خدمت میں جمیع ارباب کرم کے گزارش ہے کہ جو حضرات اس گنجینۂ بے بہا سے مستفیض و بہرہ ور ہوں۔ وہ صاحب اس ناچیز کو مع میرے اہل و عیال کے اپنی دعا میں شامل فرما لیا کریں کہ اللہ تعالیٰ جمیع دینی و دنیوی فوائد و راہ مستقیم اپنی بارگاہ ازلی سے عطا فرمائے اور علم و عمل و راہ مستقیم کی توفیق رفیق بخشے آمین ثم آمین ؎

چشم دارم کہ گاہ گاہ مرا ۔ از سر روئے التفات مرا
یاد سازی کہ روز و شب خرم باشم در روئے فرخی بینم

احقر خادم الاطباء حکیم احمد عشرتی صدیقی نانوتوی برادر زادہ مولانا مرحوم
و احقر محمد شبیر علی مدیر رسالہ النور تھانہ بھون شائع کنندہ بار دوم ادنےٰ غلام مولانا مرحوم

التماس از طرف محمد قاسم نیانگری

خاکسار محمد قاسم بن شیخ خواجہ محمد عرف خواجہ بخش بن شیخ خدا بخش بن شیخ عبدالرحیم بن شیخ محمد بن شیخ محمد صادق بن شیخ شاہ محمد ساکن قدیم دارالخیر اجمیر شریف نے اپنے والد بزرگوار سے سنا ہے کہ اول بزرگ مقام اوچھ سے دہلی میں آکر آباد ہوئے اور دہلی سے اجمیر شریف میں آباد ہوئے ثم قصبہ جیتارن مارواڑ ثم نیانگر بیاور ضلع اجمیر شریف میں آباد ہوئے۔ اور احقر محمد قاسم کے جد امجد شاہ محمد متواطن دارالکرامت اجمیر شریف بعہد شاہ عالمگیر بادشاہ دہلی کہ انکی رسائی دربار شاہی ہونے کی وجہ سے، ایک دہنہ چاہ مع موازی یازدہ بیگہ موضع کوچیلی و ایک دہنہ چاہ مع دہ بیگہ اراضی موضع ناریلی متعلق حویلی دارالخیر اجمیر بصیغہ معافی عطا ہوئی تھی جن کی اسناد احقر کے پاس موجود ہیں اور وہ اسناد جناب مخدومنا مولانا محمد عبداللہ صاحب انصاری نے بھی ملاحظہ فرمائی ہیں جسوقت عملداری سرکاری انگریزی اجمیر میں ہوئی جن اشخاص معافیداران و جاگیرداران نے اپنی اپنی اسناد سرکار انگریزی میں پیش کردیں ان کی املاک بحال ہوگئیں اور یہ اسناد احقر کے والد بزرگوار کے ننہیال اجمیر میں تھیں اور احقر کے جد و والد جیتارن مارواڑ میں تھے کسی نے سرکار میں پیش نہ کیں ورنہ ملک عطیہ شاہی بحال ہو جاتی مشیت ایزدی اسی طور تھی جسوقت سے شہر نیانگر آباد ہوا ہے (جسکو عرصہ تقریباً ستر سال کا ہوا ہوگا) اسی وقت سے یعنی شروع آبادی نیانگر سے میرے جد شیخ خدا بخش و والد بزرگوار یہاں آکر آباد ہوئے اور ہمارے یہاں علاوہ کام خراد کے کام ہاتھی دانت کی چوڑیاں چیرنے کا ہوتا ہے اُس زمانہ میں کام چرائی چوڑیوں ہاتھی دانت کا بہت کثرت سے تھا۔ کیونکہ اس کام میں گنجائش بھی تھی بعد ازاں حکام وقت مہربانی و مشیت ایزدی سے میرے والد شیخ خواجہ بخش ۱۸۷۳ء میں ممبر میونسپل کمیٹی بیاور مقرر ہوکر عرصہ بارہ سال تک ممبر کمیٹی رہے اور ۱۸۷۷ء کے دربار قیصری میں والد کو ایک سند مطلا حاشیہ سرکار سے عطا ہوئی تھی (اس وقت احقر بھی اس جلسہ میں ہمراہ والد کے موجود تھا) اور ۱۸۸۶ء میں بحین حیات اپنے والد بزرگوار کے احقر ممبر کمیٹی مقرر ہوکر عرصہ نو سال تک کار خدمت انجام دیتا رہا۔

اور ۱۲۷۵ھ سے بعہدہ نائب قاضی بغرض انجام دہی کار نکاح خوانی و نماز عیدین شہر نیانگر و پرگنہ بیاور بذریعہ سند سرکاری بہ نیابت جناب قاضی منیر الدین صاحب اجمیر کی طرف سے اب

تک مقرر ہے چونکہ یہ احقر بھی کثیر العیال ہے اور انواع و اقسام کے تفکرات میں مبتلا ہو رہا ہے یہاں تک جو آبا و اجداد سے لگا کر اپنی رسائی دنیوی تھی وہ بخیال دنیوی ظاہر کی گئی، اب احقر نے اپنے جوش بوالہوسی سے جو ذریعہ رسائی اپنی کا بدرگاہ مجیب الدعوات مالک الملک خالق کائنات بتوسل حضرت مولائی مرشد مولانا محمد یعقوب صاحب علیہ الرحمۃ پیدا کیا ہے بغیراز فضل و کرم اس مالک الملک کے بدون وسیلہ مرشدان طریقت کے اس بارگاہ عالی میں کس کی رسائی ہو سکتی ہے چونکہ یہ احقر بدنام کنندہ نام بزرگان جیسا تھا ویسا ہی اب تک بوالہوس رہا کیونکہ ؎

ہزاروں مر گئے اس جستجو میں ۔۔۔ نہ پایا بھید پر اس کا کسو نے

سبحان اللہ جس کی دستگیری وہاں تک ہو کر رسائی ہو جاوے زہے قسمت اس کی مگر رسائی کے ساتھ قبولیت بھی ضرور ہے چونکہ اس کی بارگاہ عالی سے ہر کس و ناکس امید رکھتا ہے کہ بارگاہ عالی اس کی ایسی بلند شان و بے نظیر ہے کہ وہ بندۂ ناکارہ کو بھی اپنی رحمت کاملہ و شان کریمی سے بوسیلہ مرشدان طریقت سرفرازی عطا فرمائے اور رسائی قبولیت دونوں حاصل ہو جاویں تو کوئی جگہ و وجہ مایوسی کی نہیں ہے۔

کیونکہ ؎ اسے فضل کرتے نہیں لگتی بار ۔۔۔ نہ ہو اس سے مایوس امیدوار

کوئی عمل و بندگی اپنی قابل اعتبار تو نہیں ہے کیونکہ بہرحال اس کا فضل و کرم درکار رہے۔ اور بتوسط حضرت مولانا مرشدنا مرحوم کے جناب مخدوم مکرم مولانا عبد اللہ صاحب انصاری ہمشیرزادہ حضرت مولانا مرحوم کے احقر کے حال پر کمال توجہ و شفقت فرماتے ہیں اور خاص توجہ دلی و اخلاق کریمانہ سے احقر کے غریب خانہ پر کئی مرتبہ تشریف فرما چکے تھے اور اب بھی رونق افروز ہیں خداوند تعالیٰ سے دعا و التجا ہے کہ ان بزرگان و پیشوایان طریقت کے صدقہ سے خداوند عالم مجھ غریب کے حال پر رحم فرما کر مجھے اور میری آل و اولاد و برخورداران عبد الحق و عبد القیوم و عبد الرزاق و عبد الحکیم و عبد الرحیم و دختران برادرزادہ و امام الدین و دیگر عزیزان متعلقین و جمیع مسلمانان باشندگان شہر نیا نگر بیاور جو احقر سے محبت قلبی یا بظاہر محبت و اندرونی شاید بمقتضائے بشریت بغض بھی رکھتے ہوں اور جنہوں نے بہ پیش امامی احقر کے اقتدا کر کے نماز پڑھی ہو نیز و جمیع اتباعان محمدی کو نجات و مخلصی عطا فرما کر فارغ البالی و غنائے ظاہری و باطنی عطا فرمائے و نیز سب کا حسن خاتمہ سلامتی ایمان کے ساتھ اپنی یاد و عرفان و ذوق و شوق میں فرماوے آمین ثم آمین۔ و نیز جس قدر میرے عزیزان و خویشان

وبرادران ونورچشمی بی بی مریم ووالدین بزرگان آبائی واجدائی ومتعلقین خویش واقارب وبزرگان وپیشوایان سلسلۂ طریقت وجمیع استادان مولوی وزیر علی صاحب متوطن بوڑیہ[1] سہارنپور و مولوی احسان علی صاحب اجمیری ومیانجی علی بخش اجمیری ومیر غالب علی نارنوی وابتدائی استاد میاں اشرف وولی محمد صاحبان سواران رسالہ وغیرہم وقاضی منیر الدین صاحب چشتی اجمیری ودیگر محبان جو اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ان کو جنت الفردوس واعلیٰ علیین میں درجہ عطا فرماوے اوران کی مغفرت فرما کر ان کی قبروں کو نور اپنے سے منور فرماوے۔ اور سب کے حال پر رحم فرماوے آمین ثم آمین۔

اس مجموعہ کی نقل کرانیکا خود حضرت مرشدنا صاحب مرحوم کا بھی ارادہ تھا علاوہ ازیں چند بار کئی صاحبان نے اسکے چھپوانیکا قصد کیا یعنی منشی عبد الکریم صاحب فروغ دیوبندی کا اسکے طبع کا ارادہ ہوا تھا بعدازاں مولوی معین الدین صاحب ابن مولانا مرحوم کا۔ بعدازاں حکیم عبد القیوم صاحب متوطن اجمیر کا بھی قصد طبع کرانیکا ہوا۔ بلکہ ایک نقل مجموعہ ہذا کی مولوی ظہور الاسلام صاحب تحصیلدار سکندرآباد کے پاس اسی غرض سے لیکر بھیجی تھی مگر یہ سب صاحبان اپنے اپنے ارادہ میں ناکام رہے۔ اوراب جناب مولانا صاحب مخدوم مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب کا قصد طبع کرانیکا ہوا خداوند تعالیٰ آپ کو اپنے ارادہ میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ جو خداوند تعالیٰ کو ہے وہ بہتر ہے مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ تاریخ ۱۲ رجب المرجب ۱۳۲۱ھ راقم احقر محمد قاسم عفی اللہ عنہ۔

---

[1] بوڑیہ سہارنپور سے جانب غرب تقریباً تیرہ چودہ کوس کے فاصلہ پر ہے ۱۲ منہ

دیباچہ

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ
والسلام علی رسولہ الکریم محمد وعلی الہ واصحابہ
اجمعین ۵

امابعد بندۂ آثم محمد قاسم عفی اللہ عنہ حنفی قادری چشتی صابری بن خواجہ محمد عرف خواجہ
بخش سکنہ نیا نگر ضلع اجمیر شریف بخدمت ناظرین باتمکین التماس کرتا ہے کہ اس عاجز کے زمانہ طفولیت
میں جناب فیض مآب مولانا مرشدنا مولوی حاجی حافظ محمد یعقوب صاحب صدیقی ساکن نانوتہ ضلع
سہارنپور دام برکاتہم وکرامتہم خلف الرشید حضرت استاد العلماء مولانا مولوی مملوک علی صاحب
مرحوم مدرس اعلیٰ مدرسہ دہلی۔ کہ اجمیر شریف کے مدرسہ میں مدرس اوّل تھے اور میرے بہنوئی
میاں غلام حسین صاحب مرحوم کے اور جناب مولانا صاحب ممدوح کے باہم نہایت درجہ
ارتباط تھا۔ غرضیکہ بعد تشریف لے جانے جناب کے اجمیر شریف سے اکثر اوقات زبانی میاں
غلام حسین صاحب کے اوصاف حمیدہ حضرت مولانا صاحب ممدوح کے سنا کرتا تھا۔ محبت
قلبی تو اسی زمانہ سے پیدا ہو گئی تھی مگر اتفاق بیعت ایک اور بزرگ سے ہو گیا زمانہ طالب علمی میں
ماہ ذی الحجہ ۱۲۷۶ھ میں جناب مولوی مرشدی حاجی محمد امیر علی صاحب صدیقی دام ظلہم متوطن
قصبہ رہتک ضلع حصار۔ رونق افروز نیا نگر ہوئے اور مسجد کلاں نیا نگر میں وعظ فرمانے لگے وعظ
بہت خوبی کے ساتھ فرماتے تھے علم وعظ گوئی میں یکتائے زمانہ تھے واکثر مردمان شہر نیا گران کے
وعظ کی تاثیر سے مرید ہو گئے یہ احقر بھی جناب مولوی صاحب کے مریدوں میں داخل ہو گیا اور

خاندان قادریہ میں بیعت حاصل کرلی جو بارہ تسبیح مندرجہ شجرہ بعد مرید ہونے کے تعلیم ہوئی تھیں وہ طوطے کی طرح رٹے گیا وہ زمانہ اوائل عمر کا تھا الادریافت وتحقیق کی اس فن سلوک میں کچھ تمیز نہیں تھی نہ اس زمانہ میں ایسی صحبت دیکھی نہ کوئی کتاب سلوک کی مطالعہ میں آئی جناب مولوی صاحب موصوف کو وعظ گوئی سے فرصت نہ تھی دن بھر قریب آدھی رات تک قال اللہ و قال الرسول میں گذر جاتا تھا۔ چند مدت کے بعد جناب موصوف نیا نگر سے رخصت ہو کر اجمیر میں چند مدت قیام پذیر رہ کر وطن مالوفہ کو تشریف فرما ہوگئے اس کے بعد ۱۲۸۱ھ میں دوسری مرتبہ یہاں رونق افروز ہوئے مگر آپ کا کام وہی وعظ و نصیحت کا رہا اور یہ عاجز ناواقفی و کج فہمی اپنی کے سبب وہ راستے کو جس کے لئے مرید ہوا کرتے ہیں کچھ دریافت نہ کر سکا اور اکثر مسائل دینیہ کے جن میں کہ فی زمانہ گفتگو ہے تفتیش و تحقیق میں اوقات ضائع ہوئی پھر جناب مولوی صاحب ممدوح چند مدت کے بعد تشریف فرمائے وطن مالوفہ ہوگئے اور اب تک پھر اتفاق تشریف لانے کا نہ ہوا اکثر آمد و رفت جھانسی۔ گوالیار کے ضلع میں آپ کی ہے بعد اس کے چند رسالہ علم سلوک کے مثل "قول الجمیل" "ترجمہ شفاء العلیل" و معمولات مظہریہ "و سمجھ بوجھ" اس عاجز کے مطالعہ میں آئے ان کے مطالعہ سے کچھ طبیعت پر ایک طرح کی ہوس شوق پیدا ہوئی اور جب مطلب معلوم نہ ہوتا تو دل گھبرانے لگتا۔ اور جو دعا حاشیہ سمجھ بوجھ اور متن میں سات مرتبہ سورۂ الحمد و چند ابیات التجا بجناب باری تعالیٰ کے درج ہیں۔ ایک مدت تک معمول رکھا

ابیات ؎

کہ اے معبود برحق اے مرے رب
کوئی بندہ ہو جو تیرا مقرب
اب اس عاصی کو تو اس سے ملادے
جمال پاک اس کا تو دکھا دے
کہ میں صحبت سے اس کی بہرہ ور ہوں
وسیلہ سے بس اس کے تجھکو پاؤں

اس مناجات کی یہ تاثیر ہوئی کہ جو محبت قلبی و روحی حضرت فضیلت پناہ حفیظ اللہ

کمالات دستگاہ امام السالکین پیشوائے عارفین جناب مولانا مرشدنا مولوی حافظ حاجی محمد یعقوب صاحب ادام اللہ فیضہم و برکاتہم سے تھی اب اثر اس کا ہونے لگا اور جوش محبت حضرت ممدوح پر دل بیتاب پر بڑھنے لگا یہاں تک غلبہ محبت کا ہوا کہ گویا جناب مولانا صاحب ممدوح بدوں دیکھے بھالے میری آنکھوں کے سامنے رونق افروز رہتے تھے اور کئی مرتبہ عالم رویا میں زیارت و قدمبوسی حاصل ہوئی چنانچہ اس زمانہ ۱۲۸۳ھ سے نیاز حاصل ہوئی اور جو جو باتیں اپنے دل مضطرب میں از قبیل اختلافات و تنازعہ مسائل دینیہ و طبع پر پیشانی کے خطور کرتیں بلا تامل حضرت ممدوح کو اپنا پیشوا اور رہبر تصور کرکے آپ سے دریافت و تحقیق کر لیتا تو آپ کی ذات فیض آیات بصدور جوابات حسب دلخواہ کے دل کو تسلی و تشفی ہو جاتی اور جو عنایات بزرگانہ و شفقت مربیانہ اور اخلاق کریمانہ سے تحریر جوابات ہر ایک امر مستفسرہ کے احقر کو بے دیکھے بھالے مستفیض و فیضیاب فرمایا ہے وہ مطالعہ ہر ایک مفاوضہ سے عالیہ سے ظاہر ہو سکتا ہے اگر جناب مولانا صاحب جیسے شفیق رہبر پیشوا اس عاجز کو نہیں ملتے تو خدا جانے اب تک طبیعت کس رنگ ڈھنگ پر ہو جاتی جو التجا مندرجہ کتاب "سمجھ بوجھ" کی تھی وہ مقبول ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے پیشوا اور رہبر کامل حسب دلخواہ ملا دئے غرض کہ حضرت کے جوابات کا مجموعہ رفتہ رفتہ ایک ذخیرہ ہدایت کا ہو گیا اور حفاظت کے ساتھ مطالعہ میں آیا اور آیا کرتا ہے۔

قطعہ تاریخ ۱۲۸۳ھ

شروع جمع مضمون کتاب پاک ہذا کا
کہ جسمیں نیک باتوں کا رویہ خوب ظاہر ہے
سوال سال تاریخی کیا تو بے سر جور آج
قلم نے در جواب اسکے کہا ملفوظ ظاہر ہے

چونکہ صرف لقائے پاک حضرت مولائی مرشدی ممدوح کا نصیب نہ ہوا تھا سو خدا تعالیٰ ذوالمنن کے فضل و کرم سے اشتیاق ایسا بڑھا کہ نصف ماہ شوال ۱۲۹۵ھ میں براستہ دہلی و میرٹھ بعد طے کرنے سفر تخمیناً ایکسو چھپتر کوس کے تاریخ بیسویں شوال ۱۲۹۵ھ یوم جمعہ شب شنبہ مابین نماز مغرب و عشائ کے قصبہ دیوبند ضلع سہارنپور خاص کر چھتہ کی مسجد میں قدمبوسی و زیارت و دیدار فیض آثار حضرت

سے مشرف ہوا اور اذکار واشغال معمولہ خاندان امدادیہ کہ اکثر متعلق طریقہ چشتیہ صابریہ و قادریہ سے ہیں اس عاجز نے حضرت کے وسیلہ سے سند کر کے تعلیم و تلقین پائے اور رسالہ ارشاد مرشد مصنفہ سیدنا و مولانا قطب العالم سیدی وسندی مرشد المرشد حضرت حاجی امداد اللہ صاحب تھانوی زاد اللہ کراماتہم مقیم مکہ معظمہ زاد اللہ شرفاً تعظیماً حضرت سے اور اجازت حزب البحر مع شرح فارسی حضرت نے ازراہ کرم بخشی کے احقر کو اپنے پاس سے مع ارشاد مرشد عطا فرمایا اور رسالہ ضیاء القلوب بزبان فارسی تصنیف حضرت حاجی صاحب ممدوح کا بسبیل ڈاک کے مرحمت فرمایا اور شجرہ متعلق خاندان عالیہ موصوفہ اور اکثر اوراد و وظائف بھی عطا فرمائے۔ کہ جس کا شکریہ احقر سے ادا نہیں ہو سکتا ہے اللہ تعالی اس ذات بابرکات و فیض آیات کو ساتھ اس فیض رسانی کے قائم و دائم سلامت باکرامت رکھے اور احقر روسیاہ گنہگار شرمسار کو مع متعلقین و متوسلین اس خاندان پاک کے اوپر راہ مستقیم کے قائم رکھ کر آخر کو اپنی یاد و شوق میں خاتمہ بالخیر فرماوے آمین ثم آمین عرصہ چھ روز تک آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر و فیضیاب ہو کر بروز جمعہ بوقت آٹھ بجے دن کے تاریخ ۲۷ رویں شوال المعظم ۱۲۹۵ھ حسب اجازت حضرت کے دیوبند سے رخصت ہو کر تاریخ ۲۹ رشوال بروز یکشنبہ بسواری ریل واپس اپنے وطن نیا نگر میں بخیر و عافیت تمام آگیا اب تاریخ ۱ ربیع الاول ۱۲۹۷ھ کو ارادہ مصمم ہوا کہ مفاوضات فیض آیات کو جن میں مضمون میں ہر ایک نوع کا موجود ہے اور واسطے اس احقر کے اور نیز دیگر طالبین حق کے گویا ایک دستور العمل ہو گیا اور فی الحقیقت یہ مکتوبات ملفوظات ہیں اور ہنوز ناتمام ہیں۔

ملفوظات یعقوبی اسم قرار دیکر ترتیب وار جمع کر دیئے ہیں شعر از طبع زاد ملاں عبداللہ نیا نگری ڈونگری والہ شعر۔

چو کردم از پے نامش تفکر با خوش اسلوبی
زغیب آمد ندا ایں ست ملفوظات یعقوبی

تا کہ آیندہ زمانہ میں اپنے تئیں اور نیز طالبین صراط مستقیم و احباب و عزیزان اپنے کے کارآمد ہوں اور مطالعہ ان کے سے سعادت دارین کی حاصل کرنے کے لئے ایک وسیلہ و ذریعہ گرداني راقم دآثم کو دعاء خیر سے یاد فرمائیں دعا اللہم احسن عاقبتنا فی الامور کلہا واجرنا

من خزی الدنیا و عذاب الآخرۃ ۔

قطعہ تاریخ ترتیب کتاب از طبع زاد ملاں عبداللہ ساکن نیانگر

قطعہ

شکرانہ واہب العطیات — جس سے ہے کتاب کو مباہات
ترتیب کتاب کا سن وسال — ڈھونڈا تو عیاں ہوا فیوضات

۱۲۹۷ھ

فَاتحَۃُ الحَوَاشِیْ

مع

تمہید حصہ دوم

مَکتُوبَاتِ یَعقُوبیَہ

اما بعد الحمد والصلوٰۃ اس کے قبل ایک حصہ استاذی حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علام الغیوب کے مکتوبات کا مطبع احمدی علی گڑھ میں باہتمام و ترتیب حکیم امیر احمد عشرتی طبع ہو چکا ہے جو مشتمل ہے اکیس خط پر اور گو اس میں گیارہواں نمبر دو خطوں پر ہے مگر سولہواں نمبر کسی خط پر نہیں اس لئے کل اکیس ہی رہے۔ اور اسی حصہ کی تمہید میں ناقل نے بقیہ مکتوبات کے موجود ہونے کی اطلاع کے ساتھ ان کے نہ چھاپ سکنے کا عذر کیا ہے جس کو دیکھ دیکھ کر طبیعت کو اس بقیہ کے حاصل کرنے کے لئے بےچینی ہوتی تھی حسن اتفاق سے وہ بقیہ مع اصل مطبوعات کے دستیاب ہو گئے۔ یہ سب مکتوبات خاص حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک کے لکھے ہوئے ہیں جس کو احقر خوب شناخت کرتا ہے اور مکتوب الیہ یعنی منشی محمد قاسم اجمیری مرحوم کے صاحبزادہ قاضی عبدالحق سلمہ کے پاس محفوظ تھے قاضی صاحب نے بعضے بذریعہ ڈاک بذریعہ ایک عزیز مہمان کے عطا فرما دیئے جزاہم اللہ تعالیٰ جو بعد نقل واپس کر دیئے گئے۔ ان میں سے جو چھپ چکے ہیں ان سے تو صرف مطبوعہ کا مقابلہ بغرض تصحیح کر لیا گیا جو بالکل اخیر میں منضم ہے اس مقابلہ میں بعض مقامات و قلیل ما ہی ایسے بھی نظر پڑے جہاں مطبوع کی عبارت مناسب تھی اور اصل میں سہواً کچھ تسامح ہو گیا ہے اس اختلاف کو اس صحتنامہ کے متصل بعنوان نسخہ کے ظاہر کر دیا ہے بوجہ ادب کے۔ اور غیر مطبوعہ کو نقل کرا کر اس کو حصہ دوم قرار دیا گیا۔ جو بائیسویں نمبر سے شروع کیا گیا تاکہ حصہ اول سے سلسلہ مرتب رہے۔ مجموعہ عدد سب کا (۶۳) ہے اور حصہ اول کی تمہید سے جو ان کا عدد ستر معلوم ہوتا ہے اور اس کے خاتمے

جمیں مضامین کی فہرست ہے سوان مکتوبات زائدہ میں سے بعض تو دستیاب نہیں ہوئے اور دو مکتوب بوجہ اشتمال حالات خانگی قصداً درج نہیں کئے خیر جتنے بھی ہیں نعمت عظمیٰ ہے ان مکتوبات کا مفید اور ضروری ہونا تفصیلاً ان کے ملاحظہ سے اور اجمالاً خود صاحب مکاتیب کی سچی شہادت سے (جو حصہ اول کی تمہید میں منقول ہے من قولہ جو تحریرات الی قولہ بہت مفید ہوگا) منکشف ہوگا۔ غرض دونوں انکشاف اجمالی و تفصیلی اس شعر کے مصداق ہیں ؎

آفتاب آمد دلیل آفتاب　　　　گر دلیلت باید از وے رومتاب

ان مکتوبات کے ساتھ ایک عجیب پرچہ نظر سے گزرا یعنی اکھاڑہ کے مختلف حالات کے متعلق دعائیں خاص حضرت کے دست مبارک کی لکھی ہوئی چونکہ اس کے چھوڑنے کی کوئی وجہ نہ تھی بلکہ اس سے حضرت کی جامعیت اور زندہ دلی و اخلاق کی ایک عجیب شان معلوم ہوتی ہے اسلئے اس کو اخیر میں ملحق کر دیا فقط۔

(کتبہ اشرف علی منتصف صفر ۱۳۳۶ھ)

نوٹ ان مکاتیب سابقہ فی الطبع ولاحقہ فی الطبع کے متعلق جمع کے وقت ہی سے خیال تھا کہ بعض بعض مقامات حل طلب کا تحشیہ کیا جاوے مگر اتفاقات مانعہ کے سبب توقف ہوتا رہا۔ بحمد اللہ تعالیٰ اب نصف صفر ۱۳۴۲ھ کو (کہ جمع کے وقت سے پورے سات سال ہوتے ہیں) اس تحشیہ کا سلسلہ شروع ہوا انتہا اللہ تعالیٰ بالخیر اور نام ان حواشی کا حظوظ نحوبی بر خطوط یعقوبی کئی مہینے پہلے سے سوچ لیا تھا۔

(اشرف علی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغاز کتاب

پہلا خط برادرم عزیز ولی محمد قاسم سلمہ اللہ تعالیٰ وابقاہ۔ بعد سلام مسنون واشواق مشحون مطالعہ کریں۔ تمہارے کئی خط پے در پے میرٹھ ہوکر میرے پاس آئے اتفاقات سے بندہ ان دنوں دیوبند اور نانوتہ میں رہا اور کچھ ایسے شغلے پیش آئے تھے کہ پہلا خط کا جواب لکھنا بہت دشوار تھا آخری خط تمہارا رجسٹری شدہ میرٹھ سے ہوکر آیا اور اس سے پہلا خط چند روز پہلے اس سے کہیں کہیں ہو کر آیا تھا۔ مگر مجھے سوائے نام نیا نگر کے کوئی پتہ تمہارا یاد نہ تھا اب یہ سوچا کہ تم عرس[1] میں آؤ گے اسلئے یہ خط معرفت میاں لال محمد بساطی کے بھیجتا ہوں۔ اے عزیز یہ محبت تمہاری خدا واسطے کی ہے خدا اس کو ترقی دے حدیث شریف میں آیا ہے کہ ارواح کے لشکر جدے جدے ہیں جو اصل میں ایک دوسرے کی شناخت رکھتے ہیں ان کی آپس میں الفت ہو جاتی ہے اور جن میں شناخت آپس کی نہیں ہوتی مختلف رہتے ہیں یہ معرفت اصلی روحی ہے کہ تمکو اس گنہگار کے ساتھ ربط بے دیکھے ہوا اگرچہ تمہاری نیت در قصد محض خیر اور بالکل خوبی ہی خوبی ہے اور خدا تعالیٰ تم کو اس کا ثواب عطا فرمائے گا مگر کسی کا حال[2] بے تجربہ اور برتے معلوم نہیں ہوتا بزرگوں کے کلام نقل کرنے سے کیا ہوتا ہے دیکھو طوطا کیسا ہوبہو آدمی کی بولی بولتا ہے کیا وہ آدمی ہو جاتا ہے؟ آدمی مشتاق اس کا ہو جو آپ صاحب کمال ہو نقل کرنے والے کو کیا دیکھئے اصل کو ڈھونڈیئے تم اس عاجز کا حال اہل اجمیر سے معلوم کرو کہ کس قدر ابتر تھا کہ ستار[3] اور راگ ناچ میں گزرتی تھی

---

[1] قولہ عرس میں آؤ گے الخ۔ اس وقت تک مکتوب الیہ کو حضرت سے خاص تعلق نہ ہوا تھا جیسا کہ تاریخ کتابت خط ہذا و زمانہ ابتدائی تعلق مذکورہ تمہید مکتوبات کے تطابق سے ونیز خود اس خط کے مضمون سے بھی معلوم ہوتا ہے اب یہ سوال نہیں ہو سکتا کہ حضرت نے اپنے مرید کے لئے شرکت عرس کو کیسے گوارا فرمایا ۱۲ حظوظ [2] قولہ کسی کا حال بے تجربہ الخ کیسے کام کی بات ہے جسکا لحاظ پیر کی تلاش کرنیوالوں کو ازبس ضروری ہے اس کے اہمال سے غلطی عظیم میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

[3] قولہ ستار اظہار معصیت کے شبہ کا جواب بعد میں خود ذکر فرمایا ہے فی قولہ تمہارے رفع اشتباہ کیلئے الخ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

نماز و جماعت و تقوےٰ و طہارت سے کچھ بحث نہ تھی اب ہر چند کہ بظاہر ان باتوں سے توبہ کی اور حضرت مرشد العالم حاجی صاحب مدظلہ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا مگر اصلی[ح] بات کہاں بدلتی ہے ویسا کا ویسا ہی رہا۔ البتہ ظاہر کی ریا پردہ ان عیوب کا ہو گیا یہ اس کی ستاری کی شان ہے ورنہ عالم الغیوب خوب جانتا ہے کہ باطن اس ناپاک کا کیسا کچھ خراب ہے یہ روسیاہ اس قابل نہیں کہ کوئی اس کی صحبت میں آوے تم نے سنا ہوگا کہ بروں کا پڑوس بھی خراب کرتا ہے اس لئے بنظر خیر خواہی تمہیں اپنا حال لکھا ہر چند ظاہر کرنا اپنے عیبوں کا بھی عیب اور گناہ ہے مگر تمہارے رفع اشتباہ کے لئے یہ کچھ لکھ دیا اب اس عاجز کو تم ایسا بھول جاؤ کہ گویا کبھی یاد بھی نہ تھا۔ اور تمہاری تحریر سے تمہاری نیت خیر اور خوبی حال سمجھ میں آئی۔ اللہ جلشانہ زیادہ ترقی کرے اور ثبات قدم نصیب کرے میاں غلام حسین کو میرا سلام پہنچانا اور یہ کہنا کہ تمہاری خیریت معلوم ہوئی خدا تم کو خوش رکھے۔ میں احباب اجمیر کو بھولا نہیں، مگر ملاقات قسمت کی بات ہے خدا پھر حاضری اس بارگاہ کی نصیب کرے کہ تم لوگوں سے بھی ملاقات ہو۔ بھورے خاں کو بعد سلام مضمون واحد پہنچانا فقط یکم رجب ۱۲۸۳ھ راقم محمد یعقوب دیوبند مسجد چھتہ۔

دوسرا خط برادرم عزیز القدر گرامی شان منشی محمد قاسم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از احقر، محمد یعقوب بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں۔ بعد عرصہ کے تمہارا خط آیا۔ میں تو سمجھا تھا کہ تم نے میرا کہنا مان لیا[ع]۔ اور ویسے ہی عمل کیا خیر بہر حال سوال کا جواب ضرور ہے عزیز من راہ محبت بہت نزدیک مگر نہایت دشوار گزار۔

(بقیہ حاشیہ) جسکا حاصل یہ ہے کہ بضرورت دینیہ جائز ہے خواہ اپنی ضرورت ہو جیسے اصلاح چنانچہ بہت صحابہ نے حضور اقدس[ص] کے دربار میں ایسا کیا آپ نے ان پر نہی عنہ کا سا نکیر نہیں فرمایا اور خواہ دوسرے کی ضرورت ہو جیسے دفع تلبیس نیز اظہار اجمالی و اظہار تفصیلی میں بھی تفاوت ہے جیسے اپنے کو عاصی کہنا درست ہے اور ان معاصی کی تفصیلی واقعات کہ فلاں روز ایسا کیا تھا یہ نادرست ہے ۱۲ عفوظ ہے قولہ اصلی ۱۲ اس میں ایک مسئلہ کی تحقیق ہے کہ ریاضت کے دو اثر ہیں اعمال پر ترک کا اور اخلاق پر دکہ وہ اصول ہیں اعمال کے اور اصلی بات سے یہی مراد ہے) ضعف و اضمحلال کا کہ اس کو اعتدال بھی کہتے ہیں باقی اخلاق کا ازالہ و استیصال کہ مادہ ہی نہ رہے یہ نہیں ہوتا اور یہی معنی ہیں اس حدیث کے کہ اذا سمعتم بجبل زال عن مکانہ فصدقوہ و اذا سمعتم برجل زال عن جبلتہ فلا تصدقوہ اور راز اس میں یہ ہے کہ مادہ کا درجہ کسی خلق کا بھی مذموم نہیں ہاں اس کے مقتضا پر عمل

بقیہ اگلے صفحہ پر

۵ سعدیا کنگرۂ عشق بلند است بلند   دست ہر بوالہوس آنجا بہ فنونے نرسد

اور یہ راہ آسان ہے بلکہ بہت آسان ہے۔ مگر نہایت ہی دور۔ ہر چند اس راہ کے دو قدم ہیں۔ مگر ہر قدم لکھوک منزل اور کروہ کا ہے جس کی دستگیری ہو جائے ایک پل میں طے ہو۔ اور جس پر عنایت نہ ہو ایک آڑا اور ایک کانٹے میں الجھ کر عمر کھو دے خلاصہ اس طول کا یہ ہے کہ اس بارگاہ عالی میں قبولیت حاصل ہو اگر دیکھے کہ وصول وہاں تک میسر نہیں اور اگر غور کیجئے تو مطلوب حقیقی قبول ہے نہ وصول۔ دیکھو چور کمند لگا کر خوابگاہ شاہی میں جا سکتا ہے مگر جب خبر ہو جائے جوتیاں کھاوے۔ اور غلام خاص کہ خدمت سے برسوں کی راہ ہو اور خدمات نمایاں بجا لاوے۔ ہر دم مقبول بارگاہ ہے۔ ہر چند بظاہر دور ہے مگر اس کا ہر کام مقبول ہے۔ اور اگر وصول اور قبول باہم جمع ہوں تو سبحان اللہ محبوبیت سے بڑھ کر کوئی مقام نہیں اور راہ وصول کا خلاصہ خودی کو چھوڑنا ہے۔ کہ علاج اس کا متقدمین کے نزدیک وہ ہے جو "منہاج العابدین" میں مذکور ہے۔ اور متاخرین کے نزدیک کثرت ذکر اور کم کھانا۔ کم سونا۔ کم بولنا۔ اور کم خلق سے ملنا۔ اس کی اصل ہے کہ غلبۂ ذکر میں سب صفائی ایک ہی ساتھ ہو جاتی ہے اور مشغولی ذکر کی کم سے کم ایک پہر یعنی آٹھواں حصہ شب و روز کا چاہئے اور اعلیٰ یہ ہے کہ ایک تہائی آرام کرے اور تہائی ذکر میں گزارے۔ اور ایک تہائی میں حقوق خلق اگر ذمہ ہوں ادا کرے اور کچھ علائق نہیں رکھتا ہے تو اس کو اوراد و وظائف میں گزارے اور اول ابتدا ذکر جہر لسانی پھر جہر کے ساتھ۔ ذکر خفی بھی کرے۔ اس

(بقیہ حاشیہ) کرنا یہ مذموم ہے اسی کے ازالہ کا انسان مکلف ہے باقی کثرت ترک سے کہ ریاضت کی حقیقت ہے خود اقتضاء بھی ضعیف ہو جاتا ہے اور یہ ضعف معین ہوتا ہے ترک کا پس اگر بعد ریاضت کے کچھ اثر اقتضا کا پائیے ریاضت کو بیکار و ضائع نہ سمجھیے ۱۲ حظوظ ؎ قولہ کہنا مان لیا یعنی مجھ سے استفادہ کا قصد چھوڑ دیا جس کا مشورہ پہلے خط میں ارشاد فرمایا تھا ۱۲ حظوظ (حاشیہ صفحہ ہذا) ؎ قولہ یہ راہ الخ مراد طریق سلوک بالاعمال و اصلاحات الظاہرۃ والباطنۃ ۱۲ حظوظ ؎ قولہ جو منہاج العابدین الخ مراد اصلاح اخلاق جدا جدا ۱۲ حظوظ ؎ قولہ سب صفائی اس میں دو شرطیں ہیں ایک یہ کہ معاصی سے بالکلیہ اجتناب ہو دوسرے یہ کہ بقدر ضرورت اخلاق کی بھی اصلاح ہوتی رہے گو اس میں اتنی تدقیق نہ ہو جیسی منہاج العابدین وغیرہ میں مذکور ہے کہ ذکر و فکر کے طریق میں زیادہ تدقیق کو شاغل عن المقصود قرار دیکر اسکی طرف زیادہ التفات کو منع کیا گیا ہے ۱۲ حظوظ

کے بعد مراقبات اس کے بعد انشاءاللہ تعالیٰ وہ امور ہوتے ہیں کہ وہی خود رہبر ہو جاتے ہیں اوران سب امور میں اتباع شرع شریف اور استقامت راہ سنت پر لازم ہے ورنہ سب باتیں بیکار ہوتی ہیں اوراگرچہ وصول[1] ہو مگر وہی چور کا سا قصہ ہوتا ہے اور راہ قبول منحصر اتباع سنت پر ہے۔ ظاہر میں، باطن میں، عقیدہ میں، عمل میں، بدعات اور رسوم اعراض کرنا اس زمانہ میں اتباع سنت کی اصل ہے طالب کو لازم ہے کہ ہر امر حکم خدا و رسول پر اور اقوال علماء حقانی پر جانچ لے اور اس کو حق سمجھے اور اعتقاد کرے اگر توفیق عمل کی پاوے شکر بجالاوے نہیں تو اپنے آپ کو قصوروار اور نابکار سمجھے اور عجز و زاری میں عمر گزارے اور زینہار زینہار[2] راہ تاویل کی نہ چلے اور بے عمل کر کر اپنے آپ کو بھلا نہ بتا دے کہ یہ اصل تمام شیطان کے مکروں کی ہے اور اپنے ان دوستوں کو یہ سب مضامین پہنچاؤ کہ عشق ایک[3] ہی چیز ہے جدھر متعلق ہو۔ فرق تعلق کا ہے۔ اس کا شکر کرو اور اس کو رائگاں نہ کھوؤ۔ چند اشغال جو احقر لکھتا ہے کیجو۔ یہ خط یہاں تک تمام ہو کر ایک مدت پڑا رہا۔ اور احقر کو بوجوہ چند اس کے لکھنے کی مہلت نہ ہوئی غالباً تمہارا انتظار حد سے گزرا ہوگا۔ اور محمول بے اعتنائی پر کیا ہوگا کیا کیجئے بقول مولانا[4] روم ۔

---

[1] قولہ اگرچہ وصول ہی ہو اس وصول کی تفسیر اس مکتوب میں اوپر آئی ہے یعنی خودی کو چھوڑنا جس کا حاصل تقویت نسبت عبد مع الحق ہے اور صرف یہ مقصود نہیں یہ اہل باطل کو بھی ہو جاتی ہے مقصود قبول ہے جیسا اس خط میں مصرح ہے جس کا حاصل نسبت حق مع العبد ہے اوّل نسبت کو فنا سے دوسری نسبت کو رضا سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے ۱۲ حظوظ

[2] قولہ زینہار راہ تاویل کی نہ چلے۔ یہ اس مرض پر تنبیہ ہے جس میں ایک عالم مبتلا ہے خصوص اہل علم کا طبقہ کہ اپنی کسی غلطی کا اعتراف نہ کریں گے سب میں تاویل کریں گے جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ ان سے کسی علمی و عملی غلطی کا صدور ہی نہیں ہوتا اور جو تاویل شرعی ضرورت سے ہو جس کا منشا دین ہی ہوتا ہے نفس نہیں ہوتا وہ اس سے مستثنیٰ ہے وہ حقیقت میں تاویل نہیں تحقیق ہے۔ ۱۲ حظوظ

[3] قولہ عشق ایک ہی چیز ہے۔ غالباً یہ تمہید ہے علاج عشق مجازی کی جیسا آگے طریق علاج سے بھی معلوم ہوتا ہے ۱۲ حظوظ

[4] قولہ بقول مولانا روم یہ جبر محمود کہلاتا ہے جس کا حاصل ہے اپنے کمالات کی نفی جس میں اپنی صفت اختیار بھی داخل ہے اس کی نفی بھی کمال ہونے کی حیثیت کی جاتی ہے اور اس کا مقابل جبر مذموم ہے جس کا حاصل ہے اپنے نقص کی نفی یعنی اگر کوئی معصیت ہو (بقیہ اگلے صفحہ پر)

۵ اے رفیقاں راہ ہا را بست یار آہوئے لنگیم او رشیر شکار
جز بہ تسلیم و رضا کو چارۂ در کف شیر نر خونخوارۂ

بالجملہ اب یہ لکھنا مقصود ہے کہ وہ چند باتیں جن کو میں لکھتا ہوں موافق فرصت اور دل لگنے کے کرنی چاہئے۔ ایک کثرت تلاوت اسم یا ودودٗ کی بے قید کسی پرہیز اور کسی شرط کے ہر وقت اور ہر لحظہ اور بطور وظیفہ کے ایک ہزار بار ہر روز بالضرور پڑھنا چاہیئے اور یا مقلب القلوب ایک سو بہتر۱۲ بار اس کے ساتھ پڑھے۔ اور اگر کسی وقت خلوت ممکن ہو تو ان اسمائی کو دوسو تین سو بار بتصور مطلوب تلاوت کرلے اور خداوند کریم سے دعا کرے کہ الٰہی مجھ کو بت پرستی سے چھڑا کر حق پرستی نصیب کر۔ اور اپنے غیر سے روگرداں کرکے اپنی طلب اور عشق عنایت فرما۔ اور جس صورت کے ساتھ دل کو ربط ہے اس کو حجاب نور مطلوب حقیقی خیال کرے اور یہ خواہش کرے کہ یہ پردہ میرے حق میں رہزن نہ ہو۔ اور مجھ کو دریافت اصل حقیقت سے غلطی میں نہ ڈال اور اگر فرصت ملے تو بارہ سو بار لا الٰہ الا اللہ بحضور تصور لا مقصود کے باواز نرم و حزین پڑھے۔ اور اگر یہ عدد ایک وقت میں ممکن نہ ہو تو شب و روز میں بہ حسب فرصت دو بار یا تین بار کرکے پورا کرلے اور کسی قدر درود شریف کہ کم پانچ سو مرتبہ سے نہ ہو اور اسی قدر استغفار ہر روز وظیفہ کرلے بلکہ اگر اور وظیفہ

(بقیہ حاشیہ) عیب جو کہ نقص ہے صادر ہو جائے تو اس میں اپنے اختیار کی نفی کرنا پس اختیار جو کہ تعلق بالنقص کے سبب نقص تھا اس کی نفی کی پس اختیار میں دو حیثیت ہیں ایک حیثیت کمال ہونے کی اس حیثیت سے اس کی نفی جبر محمود ہے اور ایک حیثیت ہے نقص ہونے کی اس حیثیت سے اس کی نفی جبر مذموم ہے ۱۲۔

۵ قولہ یا ودود۔ و یا مقلب القلوب۔ یہ مراد نہیں کہ اس محبوب کی مودت کی تحصیل اور اس کے قلب کی تحویل کی نیت سے پڑھے۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ اپنے ساتھ حق تعالیٰ کی مودت کی تحصیل اور اپنے قلب کی خلق سے خالق کی طرف تحویل کی نیت سے پڑھے چنانچہ آگے دعا کے مضمون میں اس کی تصریح ہے کہ الٰہی مجھ کو بت پرستی سے چھڑا کر الی قولہ اپنی طلب اور عشق عنایت فرما اسی طرح آگے جو ارشاد ہے کہ بتصور مطلوب یہ تصور بھی اس حیثیت سے نہیں کہ مطلوب مطیع ہو جاوے بلکہ اس حیثیت سے ہے کہ یہ حجاب مرتفع ہو جائے چنانچہ قریب ہی اس کی بھی تصریح ہے فی قولہ یہ پردہ میرے حق میں رہزن نہ ہو ۱۲ احقر ظ۔

قضا ہو تو یہ دونوں قضا نہ ہوں ان کو اصل سمجھے اور ہر وظیفہ کے اوّل و آخر میں درود شریف گیارہ گیارہ بار بالضرور پڑھے اگر اس عرصہ میں صحبت کسی صاحب باطن متبع شرع کی نصیب ہو تو اس کی خدمت غنیمت سمجھے ورنہ بظاہر سب سے حسن ظن رکھے اور ان کے قول و فعل پر اعتماد نہ رکھے عمل اور عقیدہ اور رسم موافق شرع کے کرے ۔ ذرا مخالفت نہ کرے اللہ جلشانہ ہم سب کو سب سمیت اپنی مرضی پر قائم رکھے ۔ اور نفس و شیطان کے پھندوں سے چھڑا کر خاتمہ بخیر نصیب کرے ۔ اگر کبھی یاد آوے تو اس ناکارہ کو سب دوستوں سے امید دعا خاتمہ بخیر کی ہے تم نے اسم مبارک حضرت پیر و مرشد کا پوچھا تھا نام نامی ان کا مخدوم عالم قطب اقطاب غوث زماں حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مدظلہ العالی ہے پہلے تھانہ بھون میں تشریف رکھتے تھے وہ ہمارے وطن سے سات کوس ہے اب مکہ شریف میں مقیم ہیں کہ ہزاروں کوس کی راہ ہے اور یہ بھی معلوم ہو کہ طلب اس راہ کی غایت مطلوب ہے ۔ اور بڑی نعمت اس کا شکر یہ ہے کہ اس کو ضائع نہ کرے اور اگر کچھ حاصل نہ ہو تو گھبراوے نہیں ؎

چوں نشینی بر سر کوئے کسے ۔ عاقبت بینی تو ہم روئے کسے
گفت پیغمبر کہ چوں کوبی درے ۔ عاقبت زاں در بروں آید سرے
سایۂ حق بر سر بندہ بود ۔ عاقبت جوئندہ یابندہ بود

ہمت عالی رکھے اور خواب و خیال اور کشف و کرامت کی حقیقت کچھ نہ سمجھے اور ان کو کچھ شمار نہ کرے اور ان کا ہونا نہ ہونا ایک جانے بلکہ نہ ہونے کو فراغ خاطر کا سبب سمجھے اور اگر احیاناً کوئی خواب ایسی نظر آوے کہ کچھ انوار دیکھے یا زیارت بزرگوں کی ہووے یا کوئی

؎ قولہ ورنہ بظاہر الخ ۔ شیخ کامل کے میسر ہونے کے تبل تک کے لئے کیسا پاکیزہ و مفید اور احتیاط کا دستور العمل ہے پریشان حال اس کی قدر جانتے ہیں ۱۲ حفوظ ۔

؎ قولہ طلب اس راہ کی و قولہ گھبراوے نہیں ۔ سبحان اللہ کیا اکسیر تعلیم ہے آدھے سلوک سے زیادہ اس میں مضمر ہے عمل کرے تو قدر ہو ۱۲ حفوظ ؎ قولہ فراغ خاطر کا سبب ۔ ان مسائل کی قیمت کس زبان سے ظاہر کروں اور ان سے جو حالت وجد کی مجھ پر گذرتی ہے کس طرح سمجھاؤں کیا جواہر بھر دیئے ہیں اور آگے جو فرمایا ہے اسکو مبارک سمجھے اس سے مطلوبیت لازم نہیں آتی غرض مقصودیت کی نفی ہے اور محمودیت کا اثبات ۱۲ حفوظ ۔

نعمت حاصل ہو اس کو مبارک سمجھے اور سوتے وقت آیۃ الکرسی عظیم تک اور درود شریف اور
الم نشرح سترہ بار اور سبحان اللہ ۳۳ بار اور الحمد للہ ۳۴ بار پڑھا کرے اس کی برکت سے اچھی
خوابیں نظر آیا کریں گی اور چاہیئے کہ ہر حال طلب کم نہ ہو باقی زیارت حضرت رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم کی یہ وقت اور نصیب پر منحصر ہے ہر چند اس کیلئے بہت طریقے لکھے ہیں اور بزرگوں
سے پوچھے مگر بات وہی ہے کہ نصیب سے تعلق ہے اور وقت پر موقوف ہے والسلام

مورخہ ۱۵ ربیع الثانی ۱۲۸۴ھ

تیسرا خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیہ۔ بعدہ برادرم عزیز القدر
طالب صادق سالک راہ حق منشی محمد قاسم مد اللہ عمرہ و زاد قدرہ و بلغہ الی ما یرضاہ۔ بعد
سلام مسنون اشواق مشحون مطالعہ فرماویں۔ آپ کا خط بجواب نامہ احقر آیا مضامین
طول طویل اس کے واضح ہوئے۔ ان دنوں ان اضلاع میں بیماری بخار و لرزہ عام ہو رہی
ہے۔ احقر بھی برائے چندے مبتلا تپ لرزہ رہا۔ انہیں دنوں تمہارا خط آیا جواب
لکھنے میں ہر چند جلدی کی مگر اتنی دیر ہوئی۔ اور سبب قلب فرصت اور کاہلی طبیعت
احقر کو خط لکھنا نہایت دشوار ہے تمہاری تاکیدوں کی جہت سے اتنا لکھنا معاف
فرماویں در باب فرقہ وہابیہ اور بدعتیہ کے جو کچھ لکھا ہے احقر کے نزدیک طرفین

عہ قولہ اس کی برکت سے۔ خاصیت بیان کرنے سے اسکا مقصود ہونا لازم نہیں آتا خصوص جب کہ اوپر اسکی مقصودیت کی نفی تصریحاً فرمادی گئی ہو باقی یہ کہ خاصیت کس مصلحت سے بتائی گئی ممکن ہے کہ کسی خاص طالب کی کسی خاص حالت سے شیخ کو اندازہ ہوا ہو کہ یہ غیر مقصود اس کے لئے مقصود کی طرف متوجہ ہو جانیکا ذریعہ ہو جاوے گا یہ شیخ کی رائے پر ہے ۱۲ حفظ۔ عہ قولہ نصیب پر منحصر ہے۔ بڑی ہی غلطی کا ارتفاع ہے لوگ اس دولت کو اختیاری سمجھ کر عدم حصول سے بے صبر پریشان ہو رہے ہیں اس میں ان کی اس ضیق سے نجات ہے ۱۲ حفظ۔ عہ قولہ معاف فرمائیں اللہ اکبر شیخ جو کہ مستحق ناز ہے طالب کے ساتھ اس نیاز سے پیش آوے اس سے بڑھکر انکسار و حسن اخلاق کیا ہوگا۔ مجکو بیساختہ مولانا کے اشعار یاد آگئے ۔ آنکہ از کبرش دلت لرزاں بود۔ چوں شوی چوں پیش تو گریاں شود۔ آنکہ از نازش دل و جاں خوں بود۔ چونکہ آید در نیاز او چوں بود۔ مدعیان حسن اخلاق اسکو دیکھیں تو معلوم ہو کہ ان میں الفاظ ہی الفاظ ہیں بقول مولانا۔ تو بیک زخمے گریزانی ز عشق۔ تو بجز نامے چہ میدانی ز عشق۔ ۱۲ حفظ۔

خالی از تعصب[1] نہیں اور احقر مولوی اسمٰعیل صاحب شہید کو اور اس خاندان کے علماء کو اپنا پیشوا سمجھتا ہے اور بے تعصب ان کی باتیں موافق قرآن وحدیث کے پاتا ہے۔ اور ان کے مخالفین کو حق سے برکران اور ہٹ دھرمیاں کرتے دیکھتا ہے۔ اور ہر چند اصل میں وہابیہ جو فرقہ عرب میں گذرا اور اب تک ان کے لوگ باقی ہیں ان کی نسبت حکایتیں بہت سی بری سننے میں آئی ہیں مگر اس فرقہ کے بعض لوگوں سے جو ملاقات ہوئی تو جیسا سنا تھا ویسا نہ پایا۔ بلکہ سوائے لامذہبی اور تشدد بعض امور میں۔ کوئی خرابی ان کے اندر نہیں دیکھی مگر اب وہابیہ ان کا نام ہے کہ پانچ وقت کی نماز کی تاکید کریں اور ناچ نہ دیکھیں اور ڈھولک نہ سنیں ریشم پہننے سے پرہیز کریں اور پیران عظام کو خدا کا بندہ اور اس کے حکم کے آگے عاجز سمجھیں۔ اور کسی کی سوائے خدا کے نذر نہ کریں اور منت نہ مانیں اور بدعات کو بدعت کہیں اور راہ سنت کی تلاش کریں۔ برادر عزیز تمام بزرگان دین علما ہوئے یا درویش شرک اور بدعت کے ہی رفع کے لئے ساعی رہے ہیں ان کی کتابیں اور ملفوظ اب بھی کہیں کہیں باقی ہیں اور اتباع شرع شریف کو اصل تصوف کی سمجھا ہے اور کتابوں کے باب میں جو تم نے استفسار کیا ہے یہ سب کتابیں بہت خوب ہیں ان کو دیکھا کرو اور قرآن شریف کا ترجمہ اور کسی کتاب حدیث کا ترجمہ اگر وہاں کوئی استاد[2] مل سکے تو اس سے پڑھ لو۔ نہیں آپ مطالعہ کیا کرو اور ان دوست کا حال جو لکھا ہے یہ رعب محبت کے لوازم سے ہے ع

باوجودت زمن آواز نیاید کہ منم

محبت میں یہی اصل ہے کہ محبوب کے سامنے محو جائے اور سب خواہشوں کو

---

[1] قولہ خالی از تعصب نہیں۔ مراد عوام ہیں گو نام کے اہل علم ہوں خواص حقیقی مراد نہیں ۱۲ حفظ۔

[2] قولہ کوئی استاد الخ۔ بڑے کام کی بات ہے اکثر لوگ اس سے غافل ہیں اور غلطیوں میں پڑتے ہیں بے استاد کے خود مطالعہ کرنے میں غلط فہمی سے محفوظ نہیں رہ سکتا اور اس سے شبہ نہ ہو کہ اس کے بعد خود مطالعہ کی اجازت ہے کیونکہ یہ اجازت مقید ہے ایک قید کے ساتھ وہ قید یہ ہے کہ جہاں شبہ رہے استاد سے جب کبھی میسر ہو رجوع کرے دلیل اس قید کی استاد کی ضرورت کا ثابت ہو جانا ہے ۱۲ حفظ۔

کو گم کر دے۔ ورنہ محبت ناقص ہے کیونکہ اس صورت میں محبوب وہ نواہ نشین ہیں نہ وہ یار دل نواز حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو عاشق ہو اور گناہ سے بچے یعنی عفت اور پاکیزگی اختیار کرے اور اپنا حال چھپا دے اگر مر جائے گا تو شہید ہوگا۔ اور فرق تعلق کا جو پوچھا ہے یہ بات ایک مثال سے سمجھ میں آسکتی ہے۔ مثلاً ایک شخص ہو کہ بیماری صفرا کے سبب اس کا ذائقہ تلخ ہو رہا ہے تو اب وہ ہر مٹھائی کو تلخ سمجھتا ہے اب اگر فرض کرو کہ کوا ایسا ہی اصل پیدائش سے ہو تو ظاہر ہے کہ وہ کبھی لذت شیرینی سے آگاہ نہیں ہو سکتا۔ اور جو کوئی صحیح و سالم ہوگا اور فرض کرو کہ قند سیاہ کھا کر لذت اٹھاتا ہے تو بے شک اگر وہ قند مکرر کھاوے گا تو نہایت لذت پاوے گا۔ مثلاً عنین یعنی نامرد کے نزدیک عورت اور دیوار برابر ہے اور جو مزاج صحیح رکھتا ہے اور نامرد نہیں ہے وہ ہر دم متلاشی عورت کا ہوگا بالجملہ طلب جمال اور تعلق طبیعت کا اس طور پر کہ مغلوب کی ایک کیفیت ہو جائے یہ علامت اس بات کی ہے کہ یہ شخص مزاج صحیح و سالم رکھتا ہے اور جمال اصلی کا اگر اس کو ادراک ہوا اور آنکھ قلب کی کھلے اور حسن غیبی اس کے سامنے جلوہ گر ہو تو ہزار جان سے عاشق زار ہو جاویگا اور اس کیفیت میں سرشار خمار تا آخر دم بلکہ ابدالآباد تک رہے گا۔ اسلئے مبارکباد[عہ] ہر عاشق کو اس کا عشق اگرچہ ایک پتھر کا ہی ہو اور یہی مطلب ہے اس قول مشہور کا عشق مجازی نردبان حقیقی ہے۔ اور ایک یہ بھی بات ہے کہ آدمی کو تعلق اغیار حجاب جمال حقیقی ہو رہا ہے اور جب عشق آیا اور سب تعلقات کو قطع کر دیا تو اب یہ ایک تعلق بہت جلد سہل دور ہو سکتا ہے۔ اسواسطے کہ ہر جمال پر تو اس نور حقیقی کا ہے اور بعد غور سمجھ کا

عہ قولہ اس لئے مبارکباد ہر عاشق کو اس کا عشق کیا اچھی تحقیق ہے عشق مجازی کے پسندیدہ ہونے کی یعنی فی نفسہ وہ پسندیدہ نہیں ہے بلکہ اس حیثیت سے کہ وہ علامت ہے اس شخص کے مزاج صحیح و سالم رکھنے کی الی آخر ما قال آنغا[؟] پس اگر ادراک جمال حقیقی تک مفضی نہ ہو تو پھر پسندیدہ نہیں اور اس کے بعد جو دوسری حکمت بیان فرمائی ہے بقولہ ایک یہ بھی بات ہے الخ۔ یہ مشہور حکمت ہے اور بزرگوں کے کلام میں بھی مذکور ہے مگر حکمت اول غالباً حضرت رح کی منفردات علوم میں سے ہے واللہ اعلم ۱۲ محفوظ۔

ہی فرق ہے اور اشعار مثنوی کے جو مرقوم تھے ان میں اشارہ اوّل بیت میں پختگی کی طرف ہے کیونکہ بوالہوسی اور عشق میں فرق ہے اور دوسرے شعر کا یہ مطلب ہے کہ آدمی پابند صورت اگر طالب حق ہے تو یہ نردبان ہے ورنہ حجاب اور یہ اشارہ نقد ایمان کے جاتے رہنے سے ہے۔ شریکوں سے مراد افراد عالم ہیں کہ طلب مطلوب میں سب گرم ہیں مگر دیکھئے وصول کسے نصیب ہو اور قبول کون پاوے مطلب یہ ہے کہ اگر عالم کی کسی چیز سے تجھے کچھ کلفت ہو تو صبر چاہیئے کیونکہ طالب کو رنج و راحت پر نظر نہ کرنا چاہیئے یا مراد شریکوں سے نبی آدم خاص ہوں مطلب واضح ہے فرق عشق [۱] اور فسق میں یہ ہے کہ ہوائے نفس عشق میں مغلوب ہوتی ہے اور فسق میں غالب چنانچہ اگلے شعر میں اسی غلبہ کو ہستی سے چھوٹنا کہا ہے۔ اور فسق کی اصل یہ ہے کہ جیسے بھوکے کے آگے تمنجن اور جو کی روٹی شدت بھوک میں ایک ہو جاتے ہیں اور چند لقمے ہر ایک کے جب پیٹ میں گئے تو وہ جوش جاتا رہا۔ یہ فسق ہے۔ اور عشق یہ ہے کہ سمندر کے پانی کی طرح جتنا پیئے اور پیاس دونی ہو اور یہ جو فرماتے ہیں کہ یہ عشق نہیں بلکہ خمار گندم ہے یہ اشارہ شہوت کی طرف ہے کہ کھانے سے پیدا ہوتی ہے اور اس میں باریک اشارہ آلودگی کی طرف ہے کہ حضرت آدم گندم کھانے کی جہت سے بسبب آلودگی کے جنت سے نکلے اور یہ جو صورت پرستی فرمائی ہے۔ اے برادر مبتدی کو یہی ظاہر [۲] کی نقش و نگار اور متوسط کو انوار و اسرار اور منتہی کو نسبت بے رنگ مگر یہ سب صورت پرستی ہے۔ عالم معنی وہم و خیال سے منزہ اور برتر ہے اور یہ مصرعہ یوں ہے۔ تا نہ آں نور البصر پیدا کنی۔ یعنی وہ نور البصر جو جمال حقیقی کی طرف نگراں ہو بدون اُس کے دعوائے عشق کا رسوائی ہے۔

---

[۱] قولہ فرق عشق اور فسق میں ا ہ۔ سبحان اللہ کیا اچھی تحقیق ہے۔ اور آگے کیا اچھی مثال ہے۔

[۲] قولہ مبتدی کو یہی ظاہر کے نقش و نگار ا ہ قابل وجد تحقیق ہے صورت کی اتنی تعمیم شاید کسی کی نظر سے نہ گزری ہو۔ انوار و اسرار تک کا حجاب ہونا تو محققین سے سنا تھا مگر نسبت بے رنگ کا حجاب ہونا یہ ہے ملم دقیق مگر ہے عین تحقیق کیونکہ وہ بھی اس کا ہی خیال ہے جو کہ اس کی صفت ہے اور اس کی صفت کے حجاب ہونے میں کیا کلام ہو سکتا ہے ۱۲ حظوظ۔

کیونکہ طالب غیر کا ہے درستی عہد و پیمان کا اشارہ توحید کی طرف ہے کہ سالک کو پیش آتی ہے اور جب تک یہ نہ ہو ایمان تقلیدی ہے اور خدائے تعالیٰ کو واحد سمجھنا پورا پورا نہیں ہر چند نجات ہو مگر عرفان نہیں اور سماع کے باب میں جو دو بیت فرمائے یہ سماع سماع چنگ و رباب نہیں بلکہ یہ ہے جو شیخ سعدیؒ نے فرمایا ہے مع

بر آواز دولاب مستی کنند۔

میں نے اپنے[۱] حضرت پیر و مرشد سے سنا ہے یوں فرماتے تھے کہ راگ سننا مبتدی کو مضر ہوتا ہے کیونکہ اس کو صفائی نہیں ہوتی اور منتہی کو کچھ حاجت نہیں رہتی ہر سمت اس کے لئے سماع موجود رہتا ہے بلکہ اکثروں کو مینہ برسنے کی آواز پر۔ قرآن شریف سننے سے اور کسی شعر پڑھنے یا سننے سے کیفیت ہوتی دیکھی ہے۔ اوراد کا شروع کر دینا خوب ہوا جو وظیفہ ایک وقت پورا نہ ہو سکے اس کو دوسرے وقت پورا کر لینا چاہیئے درود شریف اور استغفار بھی بہتر ہے۔ اور کلمہ شریف کے ذکر میں ہر دس عدد کے بعد تخمیناً[۲] ایک بار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے اور وظائف میں تقدیم و تاخیر اور وقت کے آگے پیچھے ہونے کا مضائقہ نہیں اور برادرم مہربان خواب[۳] ایک امر بے اعتبار ہے خاص کر ہم جیسے آلودہ لوگوں کا اگر خواب اچھا نظر آوے تو شکر ادا کرنا چاہیئے ورنہ کچھ اس کی طرف التفات نہ کرو۔ اور در باب نوکری کے جو لکھا ہے۔ اے عزیز یہ نوکری اچھی نہیں ہے آدمی کو تلاش حلال چاہیئے۔ عمدہ سب سے مزدوری اور ہاتھ کا کام

---

[۱] قولہ میں نے اپنے حضرت سے الخ حقیقت میں خاتمۃ التحقیقات ہے اور اس سے اگر متوسط کے لئے نافع ہونے کا احتمال ہو تو جواب یہ ہے کہ مبتدی یہاں مقابل منتہی کے ہے تو متوسط کو بھی شامل ہے اور وجہ ضرر دونوں میں مشترک ہے۔ اور وہ قبل رسوخ نسبت کے مشغولی بغیر ہے جس کو سماع سے تحرت ہو جاتی ہے ۱۲ منظوظ۔ [۲] قولہ تخمیناً۔ سبحان اللہ ایک ایک لفظ میں علوم ہیں تخمیناً میں یہ بات بتلادی کہ گنتی کے پیچھے پڑنے کہ تشویش ہے جو مخل مقصود ذکر ہے۔ ۱۲ منظوظ۔ [۳] قولہ خواب ایک امر بے اعتبار۔ یاد رکھنے کے قابل تحقیق ہے۔ جس سے ان لوگوں کی غلطی ظاہر ہوتی ہے جو اس پر دار مدار سمجھتے ہیں ۱۲۔ منظوظ۔

ہے۔ اور نوکری اگر اچھی ہو بعد اس کے ہے۔ سر دست[ع] تم جو کچھ کرتے ہو کئے جاؤ۔ اور اس علاقہ کو برا سمجھو اور اللہ جلشانہ سے دعا کرو کہ وہ تم کو اس سے نجات دے اور رزق حلال سے وسعت دے اگر کوئی صورت تجارت کی بن سکے تو وہ کر لو ہر چند فکر سود[ع] و زیان ایک بڑا اشغلہ ہے مگر بہر صورت حلال ہے۔ اور یاد رہے کہ نصیب سے زیادہ کسی کو کسی صورت سے نہیں ملتا۔ مگر آدمی طلب حلال میں کیوں کوتاہی کرے۔ اور مناسب ہے کہ ہر روز ایک وقت معین پر موت کو یاد کر لیا کرو اس طرح کہ نقشہ اپنے مرنے کا جی پر جم جاوے اور زیارت قبور احیاناً کرتے رہو اور عوام مومنین کے مقابر میں بھی کبھی کبھی جا کر ان کو فاتحہ اور ثواب سے یاد کرو اور اپنی موت کو یاد کرو۔ اور جو کچھ تم نے بیان اشتیاق اور ارادہ آنے کا لکھا ہے اور حقیقت میں تم کو اس روسیاہ سے ایسی ہی محبت ہے مگر ملاقات میں جلدی نہ کرنا چاہیئے اگر مقدر میں ہے تو نصیب ہو جائے گی ورنہ قیامت بہت قریب ہے ہمارا تمہارا وہاں کا وعدہ ہے اللہ ہم سب کو اپنی رحمت سے بخشے اور فضل کرے آمین۔ اور بعد فراغ اشغال ضروری اور بغیر اجازت والد کے سفر کا قصد مت کرنا اور استخارہ کے باب میں جو لکھا ہے احیاناً وہ استخارہ جو مالابدمنہ میں لکھا ہے کر لیا کرو اور ایک ترکیب یہ ہے کہ والشمس اور واللیل اور والضحیٰ اور والتین اور قل ہو اللہ سات سات بار پڑھ کر باوضو رو بہ قبلہ سو رہے سات روز اس عمل کو کرے انشاء اللہ اشارہ[س] یا صریح خواب میں ارشاد ہو جاتا ہے فقط والسلام اور بھورے خاں کو بعد سلام واضح ہو کہ لایلاف ستر بار ہر روز پڑھ لیا کرے دس سو بار یا سلام انشاء اللہ تعالیٰ اس بلا سے نجات ہو جائے گی کثرا استغفار

[ع] قولہ سر دست الخ کیسی گہری تحقیق اور حکیمانہ تعلیم ہے جس کا رازدہ ہے جو میں نے اپنے قبلہ و کعبہ سے سنا ہے کہ تشویش فی الرزق بعض اوقات کفر تک پہنچا دیتی ہے اور معصیت اہون ہے کفر سے مگر اسکے معصیت ہونے سے بے فکری یہ خود عملاً کفر ہے اس کا علاج آگے تعلیم فرمایا فی قولہ اس علاقہ کو برا سمجھو اور اللہ جلشانہ سے دعا کرو الخ ۱۲ منظوظ [ع] ہر چند فکر سود و زیان الخ۔ اس فکر کا مضر ہونا بھی فرما دیا اور حرام سے ضرر میں کم ہونا بھی بتلا دیا محقق کی یہی شان ہے کہ حقائق پر نظر کر کے عمل کا مشورہ دے ۱۲ حفظوظ۔

[س] قولہ اشارہ یا صریح خواب الخ۔ اس سے کافی ہونا لازم نہیں آتا شہادت قلب

اور صدقہ دفعہ بلا کے واسطے اکسیر ہے اور احقر بھی دعا کرتا ہے خدا قبول کرے۔

مکرر منشی محمد قاسم صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ یہ ناکارہ ہر چند بظاہر متہم نیکی کے ساتھ ہوا مگر حقیقت حال عالم الغیب خوب جانتا ہے تم اپنے واسطے شیخ کامل مکمل کی تلاش رکھو اور مجھے انشاء اللہ خیال رہے گا۔ یہ عاجز خود درماندہ شرمندہ بارگاہ خداوندی اور خدمت پیران عظام سے ہے خود لائق اس کے ہے کہ کوئی خدا کا بندہ خدا کے واسطے اس کی دستگیری کرے دوسرے کا کیا دستگیر ہو اور جو خود بیمار مرتا ہو وہ کسی کا کیا علاج کرے۔

آنہا کہ ز من خدائے من می بینند گر مغ بینند بصحبتم نہ نشینند

باقی جو تم نے لکھا اس کا اپنی سمجھ اور دانست ناقص کے بموجب جواب لکھدیا اور تم جانتے ہو کہ علم اور شئے ہے اور عمل اور شئے علم سے بدون عمل کے کچھ حاصل نہیں خاص کر جب علم بھی ناتمام اور ناقص ہو تو سراسر بیکار ہے اور آدمی کو چاہیئے کہ ہر فن میں جب تلاش کرے بدون کسی کامل کے متوجہ نہ ہو کہتے ہیں خاک از تودۂ کلاں بردار۔

اگرچہ بعض دفعہ طالب اپنے حسن ظن اور عقیدت کے سبب ہر چند شیخ ناقص ہوا ہے کمال کو پہنچ گئے ہیں مگر یہ نادر ہے بات وہی ہے کہ بدون شیخ کامل واصل کے سلوک بیکار ہے آیندہ اختیار ہے اللہ بس باقی ہوس۔

خط چہارم | برادرم عزیز القدر گرامی شان منشی محمد قاسم صاحب سلمہ۔ بعد سلام مسنون از محمد یعقوب مطالعہ نمایند۔ خط تمہارا طول طویل آیا۔ مجمل جواب میری رائے ناقص کی موجب جو ہے لکھتا ہوں بات یہ ہے کہ طریق دین کے اتباع کا دو طرز میں منحصر ہے ایک اجتہاد یعنی مسائل جزئیہ کو قرآن و حدیث سے سمجھ کر نکالنا اور ان کا حکم حلال و حرام جواز ناجواز فرض سنت مستحب حرام مکروہ کہنا اس طریق کے لئے علم کامل اور عقل سلیم اور تقویٰ منجملہ شرائط ہے اور زبان عرب سے باصولہ وفروعہ آگاہ ہونا اور محاورات عرب پر عبور ہونا اس کی اصل ہے۔ دوسری طرز تقلید ہے اس کے یہ معنی کہ جب آپ قرآن حدیث سے بسبب قصور ان شرائط کے یا بسبب اس کے کہ علمائے قدیم جو کچھ کر گئے اس سے زیادہ گنجائش نہیں تو ان علماء کے قول کو لینا اور اس پر عمل کرنا۔ اور زمانہ

صحابہ میں راہ اجتہاد علمائ کا کام تھا اور عوام کسی نہ کسی کی تقلید کرتے تھے اور زمان تابعین اور تبع تابعین میں بہت سے مذاہب ہوئے اور کتنے ہی علمائ نے اجتہاد کیا اور مسائل استنباط کئے مگر راہ عوام کی تقلید ہی تھی جب دورہ علم کا تمام ہوا اور شیوع جہل اور اتباع ہوا کا ہوا ہمارے علمائے وقت کے اجماع سے چار مذہب جو مشہور ہیں مقبول ہوئے اور اجتہاد کو بے حاجت سمجھ کر اور کچھ بے سامانی کی جہت سے چھوڑا اور عوام کو انہیں مذاہب کی تقلید کی طرف ہدایت کی اب کوئی ان سے بڑھ کر کچھ کر نہیں سکتا۔ رہی یہ بات کہ کوئی حدیث مخالف اس مذہب کے کسی کتاب میں نظر آئی یا کسی عالم سے سن لے تو عامی کیا کرے میری رائے ناقص اسمیں یہ ہے کہ جو علم نہیں رکھتا وہ تقلید نہ چھوڑے کیونکہ اس کی سمجھ جیسے پہلے ناقص تھی اب بھی ناقص ہے اور کتب حدیث میں ایسی حدیثیں ہیں کہ چاروں مذہب کے علمائ ان کی تاویل کرتے ہیں اور ظاہر پر ان کے عمل نہیں اور راہ تاویل کی بہت واضح ہے اس پر منحصر نہیں کہ فلاں شخص نے جو سمجھا وہ تو صحیح اور باقی غلط اس لئے کسی حدیث کو سن کر عام آدمی کو نہیں چاہیئے کہ اس حدیث پر اپنی سمجھ کے موجب عمل کرے اور تقلید چھوڑے اور اگر کسی عالم سے اس کے ایک معنی سنے ممکن ہے کہ دوسرے معنی اس کے ایسے ہوں کہ اُس عالم نے نہ سمجھے ہوں یا اس عالم کے نزدیک مقبول نہ ہوئے دوسرے نے قبول کئے ہوں اور اگر اس نے وہی کیا جو اس عالم سے اس حدیث کے باب میں سنا تو یہ شخص اس مسئلہ میں اس عالم کا مقلد[ع] ہوا اور اس کو تلفیق کہتے ہیں کہ کہیں کسی کے تابع اور کہیں کسی کے پیرو اور یہ راہ علماء حقانی کے نزدیک مقبول نہیں کیونکہ اس میں راہ ہوائے نفسانی کا کشادہ[سلہ] ہوتا ہے کہ آدمی دین سمجھا کرے اور تبع خواہش کا رہے اور اگر عالم کو حدیث

ع اس مسئلہ میں اس عالم کا مقلد ہوا ۱۲۔ یعنی اس حدیث کے مدلول کی تعیین میں تقلید کی اور قبول روایت میں تقلید مراد نہیں ۱۲ منہ عفی عنہ۔

نوٹ:۔ اس مکتوب چہارم میں تقلید کی بحث بے نظیر ہے جو بڑے بڑے دفاتر میں بھی نہیں ۱۲۔

سلہ نئی روشنی والے اس سے سبق لیں۔ (امیر احمد)

صحیح ملے اور معنی اس کے بے تاویل اس کی سمجھ میں آئے تو اس کی تلاش کرے کہ فلاں امام نے باوجود ہونے ایسی حدیث کے اس کا کیوں خلاف کیا تو اگر معلوم ہو کہ وہ امام اس حدیث کے اور معنی کہتا ہے یا اس کا مقابلہ کسی دوسری حدیث سے کر کے جواب دیتا ہے یا تائید اپنی سمجھ کر قواعد کلیہ شریعت سے کرتا ہے تو ایسے وقت میں عالم کو جائز نہیں کہ اپنی سمجھ کے بھروسہ تقلید چھوڑ دے اور اگر معلوم ہو کہ اس امام کو یہ حدیث پہنچی نہیں یا شرح صدر ہو جاوے کہ اس امام نے اس مسئلہ کے سمجھنے میں غلطی کی تو بے شک وہ عالم اس حدیث پر عمل کرے مگر عام لوگوں کو اس کی تقلید کرنی نہیں پہنچتی کہ اور علماء کی سمجھ چھوڑ کر اس عالم کا اتباع کریں۔ ہاں مگر کسی کو اس حسن ظن میں شرح صدر ہو جائے کہ احتمال خطا اٹھ جائے تو وہ ایسے عالم کی تقلید کرے اور پہلے کی چھوڑ دے بہ حال جب سن چکے تو اب احقر کی رائے ناقص کے موجب کوئی مرتبہ اجتہاد نہ رکھتا ہوا ور جو کچھ پاوے اور سنے اس پر عمل کرے۔ احقر اس کو مسلمان اور طالب دین کا جانتا ہے مگر تھوڑا سا بے سمجھ اور غلطی پر اللہ اس کی اس غلطی کو معاف کرے اور جب تک کوئی ایسا امر اس کی نسبت یقیناً معلوم نہ ہو کہ بقول اپنے مجتہد کے وہ مفسد نماز یا ناقص وضو ہو یا نجس ہو تو نماز پڑھنی اس کے پیچھے جائز ہے اور اگر احتمال ان امور کا ہو یا شک تو بھی جائز ہے اور تفتیش کی حاجت نہیں اور اگر یقیناً ان امور سے کوئی امر معلوم ہو تو البتہ اس کے پیچھے نماز نہ پڑھے یا پڑھی ہو تو پھیر لے بلکہ میری رائے یہ ہے کہ نماز پڑھ لے اور احتیاط کے واسطے پھیر لے یہ اجمالی جواب تمہارے سوالوں کا ہو گیا زیادہ فرصت نہیں احقر کو معاف رکھو۔

خط پنجم | برادرم مہربان عزیز القدر گرامی شان منشی محمد قاسم صاحب سلمہ ربہ۔

از محمد یعقوب بعد سلام مطالعہ کریں۔ بخشی جی آئے جو چیزیں تم نے بھیجی تھیں پہنچیں بہت طبیعت خوش ہوئی اور ان چیزوں کو دیکھ کر یاد زمانا جمیر رہنے کی اور وہاں کے دوستوں کو یاد کرتا رہا جزاک اللہ خیر الجزا۔ تم نے اطاعت والد کی ادھر کے ارادہ ترک کر دیں کی۔ یہ بہت خوب کیا آدمی طالب دین اور راہ حق کا رہے کہیں ہو اس کی دستگیری

غیب سے ہو جاتی ہے۔ میاں عبدالسلام کا ایک خط آیا اس سے معلوم ہوا کہ تمہارے پہلے خط کا جواب جس میں جواب اجمالی تمہارے سوالوں کا مندرج تھا اب تک نہیں پہنچا اب اتنی مہلت تو نہیں کہ پھر وہ سب مضمون لکھا جاوے مگر یہ واضح ہو کہ اگر عالم تقلید چھوڑے کسی امام کی پھر کسی دوسرے کی تقلید کرے۔ یا خود اجتہاد کرے ہر چند اس زمانہ میں نہ ایسے عالم اور نہ ایسا علم کہ رتبہ اجتہاد کا ہو مگر پھر بھی گنجائش ہے اور جاہل اگر تقلید چھوڑے تو کیا کرے اور اگر یہ کرے کہ جو مل گیا حنفی ہو یا شافعی عالم سے مسئلہ پوچھ لیا اور عمل کیا اگر یہ شخص ہوائے نفس سے خالی اور بالکل دین کا طالب ہو تو شاید کچھ ٹھکانا لگ جائے اور نہیں تو یہ مجتہد مقلد ہوائے نفس کا ہو گا جہاں آسانی دیکھے گا وہ اختیار کرے گا اور نفس یہ دھوکہ دے گا کہ یہ اتباع سنت اور راہ تحقیق ہے ہر کام بدون استاد کے نہیں آتا دین کا کام تو بہت باریک ہے اور مسئلہ سمجھنا بہت مشکل بڑے بڑے علماء نے لاادری اور لااعلم کہا ہے اس باب میں خدا انصاف دے اور دھوکے سے بچائے میری رائے ناقص میں یہ حال اس زمانہ کا مصداق ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک کا۔ واعجاب کل ذی رائے برایہ یعنی اور خوش ہونا ہر رائے والے کا اپنی رائے سے یعنی اپنی عقل کے گھمنڈ میں عاقلوں کا دامن چھوڑ دے اور بے عقلی کی جہت سے اپنی عقل ناقص کو کامل سمجھے[1] میں پوچھتا ہوں کہ ایک شخص مثلاً مجھ جیسا کوئی کم علم بمقابلہ کسی بڑے عالم کے یوں کہے کہ میری رائے تو یہ ہے تو کیا سب اس کو نہ کہیں گے کہ واہ کیا کہنا ہے آپ کا اور آپ کی رائے کا۔ اور بھلا کون سنے گا ہاں مگر وہی جو مجھ جیسے کم عقل کم علم کو عاقل تمام اور عالم کامل سمجھتا ہو اور ہر سمجھ کے صحیح غلط ہونے کا احتمال ہے اور جب تک اس فن کے استاد اس کی صحت غلطی نہ بتلاویں لائق اعتبار نہیں کوئی اگر کہے کہ صاحب صریح حدیث اور آیت کا مضمون کیا ہم نہیں سمجھتے اور کیا ہم اتنے بھی نہیں اور آخر دین تو سب خاص و عام کے لئے ہے۔ اور قرآن و حدیث سیکھنے کا سب کو حکم ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ باتیں سب صحیح

---

[1] نئی روشنی والے اس سے سبق لیں۔ (امیر احمد)

ہیں مگر یہ کہئے کہ آپ کی سمجھ کی صحت کا کیا دلیل ہے اور دین سب کیلئے عام ہے مگر اس طرح کہ جہاں عالموں کا دامن پکڑیں اور ان کے کہنے کو سر دھریں اور کم علم بڑے بڑے عالموں کی تقلید کریں اور ان کے پیرو بنیں اور قرآن حدیث اول جیسا چاہیئے سیکھ لو پھر اگر یہ کہو تو بجا ہے یہ تو نہیں کہ نہ تم لفظ کے معنی سمجھو اور نہ معنوں کی کیفیت اور نہ مضمون کا حاصل اور نہ مطلب کا خلاصہ اور نہ غرض اور نہ مقصد کلام کا اور اگر کہیں کہ ہم ان سب باتوں میں طاق ہیں اور ہم کو ان امور میں کوتاہی نہیں تو میں پوچھتا ہوں کہ اس کی کیا دلیل اور کون سا استاد اس فن کا تمہارے کلام کی تصدیق کرتا ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ حنفی شافعی۔ محمدی ہیں یا نہیں تو میاں اسے ہر کوئی جانتا ہے کہ اجمیری دہلوی کے مقابل ہے کہ عربی ترکی کے اور ہندی اجمیری کے مقابل نہیں۔ عربی ترکی کے ہے تو اب جو لوگ حنفیوں کو مقابلہ میں محمدیوں کے سمجھتے ہیں تو وہ لوگ مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں اپنے ایمان کی خیر مناویں اور اپنی خبر لیں۔ قریشی صدیقی اور فاروقی ہوتے ہیں۔ اور ہندی اجمیری اور دہلوی ایسے ہی محمدی۔ حنفی اور شافعی اور امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کون ہوتے ہیں اگر محمدی نہ ہوں کہ ہم ان کا اتباع کریں۔ اسحاق نیوٹن اور پوپ الکزنڈر سے جیسا ہم کو علاقہ نہیں ویسا ہی در صورت محمدی نہ ہونے کے ابوحنیفہ اور شافعی سے کچھ علاقہ نہیں یہ کلام محض دہو کہ ہے اللہ بچادے فقط اگر وہ خط پہنچا ہوگا تو انشاء اللہ اس سے حل سب امور کا ہو گیا ہوگا۔ اور یہ میری رائے ناقص ہے یہ مطلب نہیں کہ سب اس کو مانیں اگر سمجھ میں آوے بہتر ورنہ کالائے بد بریش خاوند

والسلام مع الاکرام ۹ ر شوال ۱۲۸۴ھ

خط ششم ۶۷

مہربان من عبدالسلام صاحب بعد سلام مسنون معلوم فرماویں میری ان کی ملاقات خطی ہے زیادہ ان کے بھلے برے سے آگاہی نہیں اور کام میرا نصیحت کا ہے اجمالاً اور بشرط علم تفصیلاً اور ہدایت اللہ کے اختیار ہے اور ہر ایک سمجھ اور راہ جدا ہے اور معاملہ خدا کے ساتھ جدا آدمی دین کی تلاش کرنے اور وساوس شیطانی اور فریب نفس سے مامون نہ ہو کبھی دین سمجھے اور اکثر گمراہی میں پڑ لئے اتباع

انبیا علمائے ربانی اسی مرض کی دوا ہے۔

مکتوب ہفتم | برادرم عزیزم طالب صادق مخلص برگزیدۂ مشتاق اہل اللہ مرد جند اللہ منشی محمد قاسم سلمہ۔ بعد سلام مسنون از محمد یعقوب مطالعہ نمایند تمہارا خط بعد مدت آیا اوّل خط جو تمہارا آیا تھا اس کا جواب بہ سبب اس کے کہ بدون طول تقریر نہ ہو سکتا تھا مدت تک اس انتظار میں پڑا رہا کہ فرصت ہو تو کچھ لکھوں مگر میرا حال کچھ اس در بدر پریشان ہے نہ اپنے ہی کام کا نہ کسی کے کام کا بہرحال جو کچھ تم نے چند باتیں پوچھی ہیں اُن کا جواب مجملاً لکھتا ہوں کم کھانے کی مقدار نصف شکم متوسط ہے کہ آدھی بھوک کھائے اور آدھا پیٹ خالی رکھے جتنی مقدار خوراک شکم سیری ہو اس کو اپنے لئے مقرر کر کے اس کا نصف کچھ کم و زیادہ انداز رکھے مگر مبتدی کو خاص کر جو ذکر جہر کرے تہائی بھوک رہنا اور دو تہائی کھانا چاہیئے اور اول ہی غذا کو کم نہ کر دے بلکہ انداز سمجھ کر لقمہ دو لقمہ ہر روز کم کرے اور بعضوں نے لقموں کا حساب کیا ہے کہ متوسط لقمہ ۴۰ عدد کمال شکم سیری کا ہے اس کا نصف ۲۰ اور دو تہائی ۲۶ مگر یہ حساب سب مزاجوں میں برابر نہیں ہے تا آدمی اپنی خوراک کو اول آزمالے پھر اسی حساب پر کم کر دے اور ملنا نہ ملنا اس سے یہ غرض ہے کہ بدوں حاجت ضروری کسی سے نہ ملے اور دوستوں سے ملنا اور جس سے جی دین کی طرف متوجہ ہو اور والدین اور اہل و عیال سے ملنا یہ ضروریات میں داخل ہے مگر نہ اتنا کہ طلب میں خلل ڈالے اور کام دنیاوی یا دینی کا حرج ہو باقی ان لوگوں سے کہ ان کے سوا ہوں علی الخصوص جن کی ملاقات سے رغبت دنیا پیدا ہو نہ ملنا بہتر ہے اور خلق اللہ کا نظر کے سامنے گزرنا جب تک دل کو مشغول نہ کرے مضر نہیں اپنی طرف سے قصد تماشہ کا نہ کرے آخر یوں تمام عالم نگاہ کے سامنے رہتا ہے اور اگر نفس سرکش نہ مانے تو جس جگہ دھوکہ معلوم ہو ایک نظر سے زائد نہ دیکھے اور اگر دیکھا تو اپنے آپ کو خطاوار اور گنہگار سمجھے اور اس عمل سے توبہ اور استغفار واجب جانے اور کثرت ذکر میں نماز فرض اور نفل اور تلاوت قرآن شریف اور مسنون دعاؤں کا پڑھنا اور

ذکر جہر اور خفی اور فکر ذکر جیسے دھیان پاس انفاس کا یا ذکر خیالی یہ سب ذکر میں داخل ہے اپنے اوقات کو ان چیزوں سے فارغ نہ رکھے اور مشغولی روز و شب در وز کی تقسیم درصورت تہائی کے یوں ہے کہ نصف شب کو اٹھے اور جب چھٹا حصہ رات کا باقی رہے پھر سو رہے اور طلوع صبح صادق پر اٹھے اور بعد نماز تا طلوع آفتاب مشغول رہے پھر چاہے کچھ کام کرے یا سو رہے مگر یہ طریق نہایت مشکل ہے دوسرا یہ کہ بعد نماز عشاء فوراً سو رہے اور دو پہر سوتا رہے جب ڈیڑھ پہر رات باقی رہے جاگے اور صبح تک مشغول رہے بعد طلوع آفتاب اختیار ہے پھر نماز عصر سے غروب تک اور بعد مغرب سے عشاء تک اگر مشغول رہے تو یہ حساب پورا ہوتا ہے اور یہ اندازہ ہے کچھ گھڑی گھنٹہ کی حاجت نہیں اور چھٹے حصہ کا حساب یوں ہے کہ چار گھڑی رات رہے سے اٹھے اور چار گھڑی دن چڑھے تک مشغول رہے بعد اس کے خواہ بعد عصر سے مغرب تک یا مغرب سے عشاء تک مشغول رہے اور یہ جو روایات میں کراہت ذکر جہر کی آئی ہے اس میں بعض علماء متاخرین نے غلطی کھائی ہے مراد اس روایت کی یہ ہے کہ وہ ذکر جس میں بیان آیا ہے جیسے سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ۔ رکوع اور سجدہ میں اور جیسے التحیات اور درود اور دعا جیسے سبحانک اللھم اور آمین یا بعض دعائیں جو نوافل میں پڑھنی آئی ہیں ان میں جہر مکروہ ہے مگر جہاں صریح جہر آیا جیسے تکبیر تشریق اور اذان و تکبیر وغیرہ باقی ذکر جداگانہ اس کی کراہت کی کوئی روایت نہیں اور ان روایتوں میں وہ مراد نہیں اور مشائخ چشتیہ اور قادریہ رحمہم اللہ تمام مقلد حنفی مذہب کے نہیں گزرے مگر متاخرین اور اصل بات وہ ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔ غرض ذکر جہر جائز ہے اور بضرورت مستحب ہے اور یہ بات بعضے علمائے حنفیہ نے لکھی بھی ہے اور دنیا کے کاروبار آدمی اس واسطے کرے کہ اس کے ہاتھ پاؤں بیکار نہیں۔ ان سے کچھ محنت کر کے خدمت والدین اور نفقہ اہل وعیال کا حاصل کرے مگر نہ اتنا کہ اسی میں لگتا ہو رہے کہ یہ علامت غفلت کی ہے اور اس صورت میں یہ مشغولی دنیا کی دین ہی کے کاروبار کے شمار میں آوے گی بلکہ کھانا پینا بھی اسی نیت سے کرے کہ یہ حکم خداوندی ہے۔ اور بنانا نیچہ اور حقہ اور تجارت تمباکو کی مکروہ ہے اگر

کچھ اور کام ہوسکے تو افضل ہے اور بدرجہ ناچاری اس کو اختیار کرے اور بہتر اپنے واسطے نہ سمجھے ترقی رزق کے لئے بعد نماز عشاء تنہا بیٹھ کر یا وہاب چودہ سو چودہ بار پڑھے اور بعد اس کے یہ دعا سو بار پڑھے یا وھاب ھب لی من نعمۃ الدنیا والاخرۃ انک انت الوھاب اور سورہ اذا جاء نصر اللہ بعد نماز صبح ۲۱ بار اول آخر درود ۲۱ بار بعد ظہر ۲۲ بار اور بعد عصر ۲۳ بار اور بعد مغرب ۲۴ بار اور بعد عشاء ۲۵ بار اول و آخر درود ان کے برابر پڑھے یہ دونوں وظیفے بے کسی شرط کے مداومت کرے انشاء اللہ رزق واسع ملے گا۔ اور بعد نماز صبح ۱۰۰ بار یا مغنی اور گیارہ بار سورۂ مزمل بھی ترقی رزق کو بہت نافع ہے مشغولی ہر دم اور زیادتی شوق کے لئے پاس انفاس سے کوئی چیز بہتر نہیں۔ مگر اس کی مشق میں اول بہت دشواری ہوتی ہے ہمت چاہئے آدمی جیسا بے تکلف سانس لیتا ہے اس کو تھوڑا سا آمدورفت میں زور دے یعنی کھینچے اور بقوت چھوڑ دے اور اندر کے سانس میں اللہ اور باہر کے سانس میں ہو کا تصور کرے اول اول خلوت میں اس عمل کو اتنا کرے کہ گرمی آجاوے یا آواز پیدا ہو جاوے پھر اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے غرض ہر حال میں اس کا تصور جمائے رکھے اول دھیان کی ضرورت ہوتی ہے پھر بے دھیان ذکر جاری ہو جاتا ہے۔ ترقی علم و حکمت کے لئے بہتر اس سے کوئی عمل نہیں کہ ہر کام دین کا اخلاص سے کرے۔ اور اپنی بندگی اور احتیاج اور خداوند کریم کا مالک الملک ہونا اور کمال استغناء کا دھیان کرے بلکہ یہی عین حکمت اور خلاصہ تمام علوم کا ہے اور خوابوں کے دیکھنے کے لئے الم نشرح ۱۱ بار سوتے وقت پڑھ کر سینہ پر دم کر لینا اور ذکر کے دھیان میں سو رہنا بہت نافع ہے اور نصیحت عام یہ ہے کہ بندگی کو اپنا ضروری کام جانے اور ذوق و شوق کو پونجی راہ طلب کی اگر یہ موجود ہوں شکر الہی کرے اور نہ ہوں تو اس غم سے خالی نہ ہو ۔

گر نہ داری شادئی از وصل یار خیز بر خود ماتم ہجران بدار

دو باتیں طالب کو اور بھی بہت ضروری ہیں ایک تلاوت قرآن شریف کہ کم سے کم ایک سیپارہ روز پڑھے اگر حافظ ہو تو نفل میں پڑھے اور نہیں تو دیکھ کر اور دوسرے

روزہ نفل کہ ہر مہینہ میں تین روزے تیرھویں چودھویں پندرھویں کو رکھے اور نوافل صلوٰۃ جو آئے ہیں جیسے اشراق کی دو رکعت اور چاشت کی چار اور چھ اوابین اور تہجد کی چار سے دس تلک ان سب پر یا جتنے پر ہو سکے مداومت ہو تو کیا کہنا غرض کہ جو کام ہو سکے دوام اس میں شرط ہے اور اسی لئے اتنا کام مقرر کرے کہ نباہ سکے اور ایک دو دن کیلئے تاثیر کچھ ظاہر نہیں ہوتی فقط از دیوبند مدرسہ عربی ۴ رجب روز شنبہ ۱۲۸۵ھ۔

آٹھواں خط برادر دینی محب یقینی طالب صادق عنایت فرمائے دور ماندگان منشی محمد قاسم سلمہ اللہ تعالیٰ۔ محمد یعقوب بعد سلام مسنون عرض کرتا ہے۔ خط تمہارا اخیر شعبان میں آیا اس زمانہ میں امتحان مدرسہ کا ہو رہا تھا۔ فرصت نہ تھی پھر رمضان شریف کے سبب اتفاق خط لکھنے کا نہ ہوا۔ اب بعد رمضان خیال تھا کہ جواب لکھوں مگر خوب یاد نہ رہا کہ تم نے تصور شیخ کو پوچھا تھا۔ اے برادر تصور شیخ متقدمین صوفیہ نے جو لکھا ہے اس میں یہ قید کی ہے کہ محبت و تعظیم ہو اور اس سے زیادہ جو کچھ امور ہوئے بعضے متاخرین نے بفرط محبت یا بطرز غلط فہمی کے وہ سب امور اصل تصور شیخ سے باہر ہیں اور جن لوگوں نے کہ منع کیا اس آخر کو منع کیا نہ اول طریق کو۔ اور اصل یہ ہے کہ جیسے تصور دیوار و در کا بلکہ اپنے کسی آشنا کا۔ بلکہ اپنے کسی معشوق کا ممنوع نہیں۔ تصور شیخ کا کہ اس سے محبت دینی ہے ممنوع نہیں۔ ہاں اس کو حاضر و ناظر سمجھنا یا ممد و معاون جاننا۔ یا فرط تعظیم کہ عبادت کے مرتبہ کو پہنچا دے کرنا یہ امور شرکیہ سب ممنوع ہیں قاعدہ یہ ہے کہ جس چیز سے آدمی کو لگاؤ ہوتا ہے اس کا تصور ہوا کرتا ہے۔ اور جس چیز کا اکثر تصور کرے اس سے ایک لگاؤ ہو جاتا ہے اور محبت اور عقیدت کا مضبوط ہو جانا اور طبیعت کا ایک جانب لگ جانا اس راہ میں نہایت مطلوب ہے اسلئے ان بزرگواروں نے اس کو تجویز کیا ورنہ طالب خدا کو سوا خدا کے کسی سے کیا کام پڑا ہے بلکہ اتنی توجہ ہر چند شرعاً ممنوع نہیں مگر طریق صوفیہ کہ صفائی توحید پر اس کی بناء ہے اس کے خلاف ہے کہ اتنا بھی خیال غیر کا رہے اسی امر کی طرف مولانا روم اس شعر میں

اشارہ کرتے ہیں ؎

چوں خلیل آمد خیالِ یارمن صورتش بت معنی اُو بت شکن

اے برادر بندگی اور خدمت مطلوب ہے اور یہ سب حیلہ اور وسیلہ کی باتیں ہیں ہوں یا نہ ہوں ہر زمانہ میں طرز تصوف کا بدلا اور ہر شیخ نے ایک جدا طریق برتا ہے اس زمانہ میں اتباع سنت اور استقامت شریعت پر اصل ہے اور بہتیرے امور پہلے جب تک ان سے کچھ خرابی نہیں نکلتی تھی جائز تھے اب وہ مکروہ ہیں کہ منشا کسی خرابی کے ہیں اوّل تو تصور کوئی چنداں امر ضروری نہیں اعتقاد اور محبت اور توحید مطلب کافی ہے اور اگر ہو تو محبت اور تعظیم سے ہو اور اس سے زیادہ سراسر خرابی ہے حاجی عبدالسلام کو بعد نیاز کے کہیو کہ بندۂ خدا بعد فرمان برداری خداوندی خدمت والدین واجب اور فرمانبرداری ان کی ضروری تمہارے والد نہایت ضعیف آفتاب لب بام ہیں تمہاری ہر دم منتظران کو اپنا منتظر بنا کر تم کیا ثواب حاصل کرو گے اگر وہ یوں ہی تم سے ناخوش چلدئے الاہم فالاہم پر کاربند ہونا چاہیئے والسلام ۱۵ / شوال ۱۲۸۵ھ روز جمعہ۔

نواں خط ۹ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔ محمد یعقوب کی طرف سے برادرم محب واثق طالب صادق اہل اللہ تحیۃ کار عالی ہمت نیک کردار محمد قاسم اطال اللہ عمرہ۔ وبلغہ الی ما یتمناہ۔ بعد سلام مسنون کے مطالعہ کریں تمہارے خط متواتر پہنچے مگر بسبب قلت فرصت اور کاہلی کے جواب نہ لکھا ایک روز قصد جواب لکھنے کا کیا تو یہ یاد نہ آیا کہ تم نے کیا کیا پوچھا تھا تصور شیخ کا مضمون یاد آیا تو اس کا جواب لکھا اب تمہارے امور مستفسرہ کا جواب لکھوں۔ اشغال قادریہ میں مقصود اصلی ضرب اور وزن ہے اس لئے ان کے اشغال ایک ضربی اور دو ضربی اور سہ ضربی اور چار رکنی اور شش ضربی اور ہشت ضربی مقرر ہیں اور غرض ضرب سے طبیعت غفلت زدہ کا مضمون ذکر سے متنبہ ہونا ہے اور ضرب سے اشارہ مقصود ہے یہ غرض نہیں کہ سر کو بہت جنبش دے اور بہت قوت کرے اور آواز معتدل چاہیئے مگر دو ضربی

اور سہ ضربی میں اخیر کا لفظ بہ نسبت اوّل کے قوت سے کہے اور مقصود داہنے بائیں سے
جانب داہنے اور بائیں یعنی ذرا داہنی طرف کو منہ کر کے کہے اور بائیں طرف کر کے
کہے اور سب میں وقف کرے ضمہ ظاہر نہ کرے اور بلا فصل سے یہ غرض ہے کہ
مثلاً چار ضربی میں چار دفعہ اسم ذات کا ایک دورہ ہے ان چاروں کو بدوں توقف
کے کہے اور اسی طرح سب کو قیاس کرلے اور یہ غرض نہیں کہ سانس نہ توڑے بلکہ
ہر ضرب پر سانس جدا کر دے اور ذکر اسم ذات میں خیال وجود اور حضور الٰہی کا رکھے
اور تصور نور کا کرے کہ قلب سے جوش کرتا ہے اور اوپر کو اور گرد کو پھیلتا بلند ہو جاتا ہے
اور نفی اثبات میں تصور کرے لا الٰہ کے اندر لا معبود کا مبتدی اور لا مقصود کا متوسط
اور لا موجود کا منتہی اور الا اللہ کے ساتھ ذات پاک بے کیف یعنی بیچوں بیچگون جامع
جمیع صفات کمال کا خیال کرے ہمارے بزرگوں کے نزدیک مبتدی کے حق میں بہتر
نفی اثبات سے کوئی شغل نہیں مگر بعضی طبیعتوں کو اور بعضے وقتوں میں مناسبت
اسم ذات کے ساتھ ہوتی ہے اگر شیخ مناسب سمجھے تو اس کی اجازت دے اس
لئے خاندان چشتیہ صابریہ میں شغل بارہ تسبیح کا اصل ہے ۔ اور مبتدی سے منتہی
تک سب کو مفید صورت اس کی یہ ہے کہ دو تسبیح نفی اثبات کی اور چار اثبات
مجرد کی یعنی الا اللہ کی اور چھ اللہ اللہ پہلے کو ضمہ اور دوسرے کو وقف اور ایک تسبیح اسم
ذات مجرد کی کہ اللہ وقف کے ساتھ کہے اور اللہ بضم مجہول اسم ذات ہے وقف اس
میں نہیں در صورتیکہ اسکے بعد کچھ کہے تو اس طرح پڑھے نہیں وقف کرے جیسے اللہ اکبر
یا اللہ اللہ اس میں ہے کو ضمہ دے اور آخر کو وقف کرے ۔ اور اللہ ہُو کے معنی یہ ہیں
کہ ذات پاک بیچوں بیچگون جامع جمیع صفات کمال معبود حقیقی کہ یہ معنی اللہ کے
ہیں ایسا ہے کہ پردہ غیب جلال میں چھپا ہے ۔ آنکھ اور خیال اور وہم اور عقل اور
فہم اس کے ادراک سے عاجز ہے یہ ہُو کے معنی ہیں اور ہُو ضمیر غائب کی ہے جیسے آں
فارسی میں اور وہ ہندی میں کہ اشارہ چھپی چیز کی طرف ہے اور تاثیر ان دونوں ذکروں
میں ایک سی ہے مگر سالک کے لئے کثرت اللہ کی موجب جذب کی ہوتی ہے مراد

جذب سے بے ہوشی اور جنون نہیں بلکہ عنایت الٰہی کا متوجہ ہونا کہ بندہ کو اپنی طرف لگائے اور اپنی سمت کو کھینچ لے اور کثرت اسم ذات سے اول انوار اور ظہور اسرار کا بہت ہوتا ہے اور آخر کو جذب اور ذکر پاس انفاس میں مقصود دوام ذکر ہے کہ ذکر مثل طبیعت کے ہو جاوے ۔ اور بے ارادہ اور بے قصد جاری ہو اور اس میں وہی تصور ذات پاک اور مرتبہ غیب کا چاہیے اور یہ بات جو مشہور ہے کہ ذکر اللہ ہو سے ویرانہ ہو جاتا ہے غلط ہے البتہ اس کے یہ معنی ہیں کہ قلب سالک میں جو خناس کا لشکر آباد ہے وہ درہم برہم ہو جاتا ہے اور وہاں بجز رد و شب محبت کے کچھ نہیں رہتا اس کو چاہو کوئی ویرانہ کہو یا آبادی نام کہے ورنہ احادیث سے ایسا سمجھ میں آتا ہے کہ بنیاد اس عالم کی ذکر سے ہے اور جب تلک دنیا میں خدا کے نام لینے والے رہیں گے دنیا آباد رہے گی اور جب یہ نہ رہے قیامت آجائے گی ۔ وظیفہ یا وہاب کے واسطے چنداں خلوت شرط نہیں البتہ ذکر کے لئے خلوت شرط ہے کیونکہ بے خلوت تاثیر پوری ظاہر نہیں ہوتی اور اصل کام کرنا ہے خلوت و جلوت سب زائد ہیں اگر کسی کو مجمع میں رہنا اور بازاروں میں بیٹھنا اور خلق سے مشغول رہنا ذکر سے غافل نہ کرے وہ خلوت میں ہے غرض یہ ہے کہ پریشانی ہجوم اشغال کی بذریعہ خلوت کے موقوف ہو تو ذکر کی تاثیر ظاہر ہو ورنہ غرض ذکر سے ہے نہ خلوت سے اور ذکر جہر تنہائی میں اسی واسطے ہے کہ شرم بھی نہ آئے اور دل اور کسی طرف مشغول نہ رہے ۔ آخر شب میں یا اول روز میں الگ مکان میں کرنا چاہیئے اور اچھے کام میں شرم کیا ہے خدا، توفیق رفیق رکھے شرم کے واسطے اور بہت سے کام ہیں جن میں شرم کرنی چاہیئے اور نوافل میں کوئی صورت معین نہیں ۔ جو اتفاق ہو پڑھو اور اگر اکتفا سورۂ اخلاص اور اور معوذتین پر رہے تو بھی کچھ مضائقہ نہیں مگر بدلتے رہنا بہتر ہے اور پہلے خط میں تم نے عرضی لکھنے بھیروں کے تھان کے باب میں پوچھا تھا یہ گناہ کبیرہ ہوا توبہ کرنی چاہیئے اور خداوند کریم سے عہد کرو کہ پھر تائید کفر میں دم یا قدم یا قلم نہ ہلاؤ ۔ یہ مضامین پہلے خط کے جواب میں اور تمہارا اشتیاق بہت معلوم ہوا اللہ کریم اپنی محبت

عنایت کرے یہ ناکارہ قابل ملاقات نہیں باتیں بنانا اور بات ہے اور اچھا ہونا اور بات ہے مگر یہاں اور چند بزرگ ایسے ہیں جیسا تم نے خیال باندھا ہے البتہ ان کی زیارت اس وقت میں مغتنمات سے ہے غرضکہ اگر والدین کی رضا اور اجازت ہو اور کوئی حرج نہ ہو اور سامان بن پڑے تو کبھی ارادہ کیجیو بندہ مانع نہیں مگر رضا والد کی شرط ہے اور کتاب "دافع الفساد" کا جو مضمون لکھا ہے بہت درست اور صحیح ہے۔ کنز الدقائق فارسی بہت خوب ہے۔ مگر جو لاہور کی چھپی ہوئی ہے اس کے حاشیہ پر اور اوراق زائد پر روایتیں نقل کی ہیں بالکل غیر معتبر ہیں۔ کنز الدقائق اردو جس کا نام "احسن المسائل" ہے یہاں ملتی ہے اس کی قیمت دو روپیہ ہے اور مظاہر الحق کے ملنے کی بھی امید ہے کہ بعد تلاش ملے اور شاید دس روپیہ یا کچھ کم زیادہ کو ملے اور ہدایت الائمہ کبھی میں نے دیکھی سنی بھی نہیں فقط والسلام تاریخ چاہ محمدی کے ایک مصرعہ میں بہت عمدہ یہ ہے۔ (یہ چشمۂ فیض بے بہا ہے)۔

۱۳ / ذیقعدہ ۱۲۸۵ھ۔

دسواں خط[۱۰] برادم دینی با اخلاص محب یقینی با اختصاص سلمہ اللہ و بلغہ الیٰ ما یتمناہ۔ بعد سلام مسنون و اشواق مشحون مطالعہ فرمائیں۔ تمہارے خطوط متواتر آئے ایک بار ٹکٹ آٹھ آنے کے اور بعد میں ٹکٹ دو روپیہ کے پہنچے وجہ دیر جواب کی یہ ہوئی کہ اول خط کے پہنچنے پر والد حاجی عبد السلام کے بجنور کو گئے اور بندہ نے وہ مضمون ان کی خدمت میں لکھا انتظار جواب کا رہا۔ اور وجہ اس تردد کی یہ ہوئی کہ بعضے دوستوں کی زبانی معلوم ہوا کہ حاجی عبد السلام کو اپنے والد سے رنج بہت اس رشتہ کے تھا اور اسی سبب سے یہ نکل گئے تھے اور اگر اس نکاح کی خبر ان کو ہوئی کہ ان کی بھتیجی عمدہ حافظ نذیر احمد ان کے بھانجے سے بیاہی گئی ہے تو وہ کبھی نہ آویں گے میں اس انتظار میں رہا کہ دیکھوں ان کے والد کیا لکھتے ہیں۔ مگر نہ انہوں نے جواب لکھا اور نہ خود اب تک آئے اب میری رائے میں یہ مناسب معلوم ہوا کہ یہ خبر حاجی عبد السلام کو دینا بہتر ہے۔ کوئی بات چھپنے والی نہیں اور یہ ان کو میری طرف سے

مسے بعد سلام معروض ہو کہ نافرمانی والد کی اور ان سے رنج رکھنا ایسے امر میں جس میں شرعًا ان کو بالکل اختیار تھا سراسر خلاف حکم اللہ اور رسول کے ہے اور موجب رسوائی دنیا اور آخرت کی آگے تم دانا ہو اپنے بھلے برے کو سمجھو گے اور میں اس قصہ سے بے علاقہ محض ہوں پہلے بھی اور اب بھی جو کچھ لکھا محض للہ فی اللہ لکھا۔ ترجمہ کنز کا تو ملا مگر مظاہر حق ان دنوں بہت کمیاب ہے اگر چھپے گی تو انشاء اللہ سستی ملے گی پہلے چھ سات روپیہ کو ہاتھ آجاتی تھی اب دس پندرہ کی خبر سنتے ہیں اس لئے چندے تامل کرنا بہتر ہے اور شرح فقہ اکبر کی میں نے دیکھی نہیں۔ غرض مختصر یہ ہے کہ اگر کتابیں عمدہ عقائد اور فقہ اور سلوک کی ملیں تو اس پر عمل کرے۔ نہیں کسی عالم متدین با انصاف کی خدمت سے فیض اٹھاوے اور درصورت نہ ہونے ان امور کے یہاں عزم بالجزم کر لے۔ کہ میں حق کا تابع ہوں جدھر ہو اور جب واضح ہو جاوے۔ اور جب کبھی حق بات معلوم ہو جاوے اپنی قدیمی بات چھوڑ کر اس کا تابع ہو جاوے یہ امر اصل ہے ہدایت کی کیونکہ اکثر مانع رہ ہدایت سے اتباع رسم قدیم کا ہوا کرتا ہے اور اتباع رسم بدون اس عزم کے چھوٹ نہیں سکتا۔ اگر جہل بھی مانع راہ حق ہے مگر جب خبر دار ہوتا ہے تو اکثر پہلی بات چھوڑ کر جو کچھ معلوم ہوا اُس کا اتباع کیا کرتا ہے اور یہ بات تجربہ سے بخوبی واضح ہے ایک بات اور قابل بیان کے ہے کہ بہت باتیں زمان قدیم اور حال کے باقتضائے وقت مختلف حکم رکھا کرتی ہیں۔ اور وجہ اس کی یہ ہوتی ہے کہ نام ان چیزوں کا وہی ہوتا ہے اور حقیقت بدل جاتی ہے اور ظاہر ہے کہ حکم حقیقت پر ہے نام پر نہیں مثال اس کی قبروں پر جانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے اس غرض سے مروج تھا کہ وہاں جا کر مردوں کو یاد کرتے اور طرح بطرح کے اشعار درد آمیز پڑھتے اور روتے اور چلاتے اور خاک اڑانے اور اقسام طرح کی واہیات کرتے آپ کے زمانہ میں ممانعت ہو گئی کہ کوئی قبروں پر نہ جایا کرے جب وہ عادت متروک ہو گئی اور قلوب اہل اسلام کے مصفا ہو گئے اور رجوع الی اللہ میسر ہوا آپ نے اجازت دی اور فرمایا کہ پہلے تم کو میں نے زیارت قبور سے منع کیا تھا اب جایا کرو اور بعض

روایتوں میں ہے کہ قبروں پہ جانا دل کو نرم کرتا ہے اور موت یاد دلاتا ہے۔ اس سے وجہ اور حکمت قبروں پہ جانے کی معلوم ہوگئی۔ اب اخیر زمانہ میں بجائے یاد کرنے موت کے جو کچھ لذائذ ظاہری قبر کی زیارت میں میسر آسکے کہیں جمع نہیں ہوسکتی علما زمانہ نے اسے منع کیا۔ تو اب عرسوں کا جانا اسی نام سے مشہور ہے کہ زیارت قبور ہے اور حقیقت اس کی بدل گئی یہ بہت عمدہ قاعدہ ہے بھلی بری بات کی پہچان کا اور جواب ہے اکثر اعتراضوں کا جو اکثر ناواقف اس وقت کے علما پر کرتے ہیں کہ کیا پہلے عالم نہ تھے اور یہ باتیں تو قدیم سے چلی آتی ہیں حاصل سب کا یہ ہے کہ آدمی فکر آخرت کرے اور خلق کے جھگڑوں کو ان کی سپرد کرے مسافر راہ گیر کو کسی کے جھگڑے۔ اور تحقیق اور تفتیش حق و باطل کو مقدمات سے کیا کام اس کا کام یہ ہے کہ اپنی راہ لگے اور راہ حق واضح ہے جہاں اشتباہ ہو تحقیق کرے اور کام لگے راہ بدون چلے قطع نہیں ہوتی کتنا ہی تحقیق کرے اس سے کام نہیں نکلتا خداوند کریم نیک توفیق عطا فرمائے اور طریق دین پہ ثابت قدم رکھے احقر کو بھی دعا سے یاد رکھو کہ طالب دین کی دعا قبول ہوتی ہے ٹکٹ ۸ میں سے جو محصول میں سے بچے ملفوف ہیں اور ایک ٹکٹ اس خط پہ لگا دیا۔ ۱۱ محرم ۱۲۸۶ھ اپنے والد اور بھائیوں اور بخشی جی کو سلام کہنا۔

گیارھواں خط ۱۱ عنایت فرمائے من مہربان و مشفق برادرم منشی محمد قاسم سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد سلام مسنون واشواق مشحون مطالعہ فرمائیں بہت دنوں سے تمہارا کوئی خط نہیں آیا مجھے بھی اتفاق خط لکھنے کا نہیں ہوا۔ بتاریخ پنجم ربیع الاول بروز چہارشنبہ شیخ رحیم الدین صاحب والد حاجی عبدالسلام نے چندروز بیمار رہ کر بقضائے الٰہی انتقال کیا اور وہیں مدفون ہوئے اگرچہ حافظ عبدالسلام وہاں تشریف رکھتے ہوں تو یہ خط ان کی خدمت میں گزراننا چاہیئے ان کے سب اقربا کی اور نیز میری طرف سے بعد سلام گزارش کرنی چاہیئے کہ اب تم ارادہ آنے وطن کا کرو تمہاری شرط پوری ہوئی تمہارے سوا تمہارے گھر میں اب اور کوئی نہیں آئندہ تم مختار ہو۔ اور بعد سلام یعقوب یوں عرض کرتا ہے تمہارے والد نے تم سے ناخوش انتقال کیا اور غالباً تم بھی کسی

بے وجہ شرعی ان سے اب تک ناخوش ہو موت بہت نزدیک ہے اس کا فکر کہ وعاقل را حرفے بسے۔ اس ملک میں گرمی کی شدت ہے باوجود شروع موسم کے بارش کا پتہ نہیں۔ نرخ روز بروز گراں ہوتا جاتا ہے یہاں کی تول سے نرخ گندم ۵ اثار ہے خدائے کریم رحم فرمائے۔ راقم محمد یعقوب از مدرسہ عربی دیوبند۔

خط بارھواں ۱۲ برادرم مہربان عزیز از جان طالب صادق منشی محمد قاسم سلمہ اللہ واطال اللہ عمرہ۔ بعد سلام مسنون اشواق مشحون مطالعہ کریں۔ تمہارا خط آیا امور مندرجہ معلوم ہوئے۔

تمہارے خط آنے سے پہلے ایک خط تمہارے نام لکھا تھا پہنچے گا انشاء اللہ حاجی عبدالسلام کے والد شیخ رحیم الدین صاحب نے بمقام بجنور بروز چہارشنبہ ۵ ربیع الاول انتقال کیا اور حافظ نذیر احمد کے پاس چند روز سے گئے ہوئے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حاجی عبدالسلام صاحب کو بعد سلام کے مضمون تعزیت کہہ دینا چاہیے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ تمہارے والد تمہارے مشتاق اور شکایت مند جہاں سے اٹھے۔ اور لوگ کہتے ہیں کہ تم کو بھی ان سے کچھ کدورت تھی اور وجہ کدورت کوئی امر شرعی موجہہ نہیں معلوم ہوا۔ اس احقر کو کمال افسوس ہے للہ فی اللہ آپ کی خدمت میں عرض کیا اس کا فکر لازم ہے۔ موت بہت قریب ہے اور معاملہ وہاں کا بڑا کٹھن خداوند کریم توفیق نیک عطا فرمائے اور مکر و فریب نفس شیطان کے سے بچائے آمین اس ناکارہ کو بھی دعا خیر سے یاد فرماویں۔ تم نے اے میاں محمد قاسم درباب سماع اموات کے پوچھا ہے۔ برادرم عزیزیہ مسئلہ زمان صحابہ سے اب تک مختلف فیہ ہے اور ہر ایک گروہ اپنے دلائل قرآن حدیث سے ذکر کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایات کتب فقہ میں جو مذکور ہیں ان سے بھی کچھ ایسا ہی سمجھ میں آتا ہے کہ مردے سنتے نہیں مگر احقر کے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ مردے سنتے ہیں۔ اور خاصکر اولیاء اور انبیاء کو اس باب میں ایک شان جدا ہے کہ تفصیل اس کی طویل ہے۔ اور یہ خلاف جو اوائل سے اواخر تک رہا اوائل کا خلاف تو کچھ نزاع لفظی معلوم ہوتی ہے اور متاخرین نے

ان کے اقوال کی پرورش کی ہے اور امام صاحب کے اقوال کا میری رائے ناقص میں یہ مضمون ہے کہ عرف عام میں بات کرنا اور کہنا سننا اس کا نام ہے کہ زندگی میں جو لوگ آپس میں کرتے ہیں اور مردوں کا سننا ایک بات علاوہ ہے ایسے اگر کوئی کہے کہ اگر میں زید سے بولوں تو میرا غلام آزاد ہے اور بعد مرنے کے اس کے جنازہ پہ یا اس کی قبر پہ جا کر سلام علیک کرے یا کچھ خطاب کرے تو غلام آزاد نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ کلام کرنا نہیں اس لئے کہ مردے سنتے نہیں اور جن صاحبوں نے یہ کہا کہ بدن نہیں سنتا اور روح سنتی ہے اس کے معنی بھی کچھ ایسے ہیں جس سے سننا اور دیکھنا نکلتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب تلک میرے حجرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضہ مدفون تھے تو میں بے تکلف آیا جایا کرتی تھی اور جب حضرت عمر رضہ مدفون ہوئے تو میں اپنے کپڑے درست کر کے جاتی تھی اور اگر کوئی یہ کہے کہ یہ تو نبی اور اولیا تھے میں کہتا ہوں حدیث شریف میں آیا ہے کہ قبر پہ نہ بیٹھے کہ اس سے مردہ کو ایذا ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ بیٹھنے سے مراد پاخانہ کے لئے بیٹھنا ہے اور اسی طرح غالباً پیشاب کرنے کی ممانعت مقابر میں آئی ہے کہ مردوں سے شرم کرنی چاہیئے اور بہت سی احادیث واقوال ایسے ہیں کہ گنجائش تاویل کی نہیں رہی یہ بات کہ استعانت قبر سے یا اہل قبر سے کیسی ہے تو اے برادر استعانت مردہ سے زندہ کی استعانت پر قیاس کرنا بے عقلی ہے۔ استعانت زندوں سے بات کلام ہاتھ پاؤں کے کاموں سے ہوتی ہے اور مردہ اس میں معذور ہے باقی رہی دعا تو وہ البتہ ممکن ہے دعا عہ کی اگر استدعا کرے تو جائز ہے مگر قبر پر کرے نہ کہ دور سے اور شاہ عبدالعزیز صاحب رح نے جو فرمایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ روح زندگی میں جسم سے علاقہ رکھتی تھی اب بعد مرنے کے بھی ایک علاقہ ہے اگر یہ جسم ایک جگہ میں محفوظ رہے گا تو روح کا ایک مکان بسبب اس علاقہ کے معین

عہ قولہ دعا کی اگر استدعا کرے الخ جواز یعنی عدم معصیت سے مفید ہونا لازم نہیں آتا اس کے لئے مستقل دلیل کی حاجت ہے جواز تو صرف محذورات نہ ہونے سے ہو سکتا ہے خواہ عبث ہی ہو اور جب تک یہ نہ ثابت ہو جاوے کہ اموات کو اذن ہوتا ہے زائرین کی فرمائش کے موافق دعا کرنے کا تب تک یہ استدعا عبث ہی ہے ۱۲ محفوظ

رہے گا نہیں تو روح بے نشان ہے یہ علاقہ گیا تو روح اس عالم سے بے علاقہ ہو گئی اور فیض سننے سے علاقہ نہیں رکھتا وہ ایک چیز اور ہے مکان سے اور وقت سے اور کپڑہ سے بھی فیض ہوتا ہے قبر میں تو وہ جسم ہے جس میں روح ایک مدت تک رہی ہے اس سے اگر فیض ہو تو کیا عجب ہے اور بعض لوگوں کو جو بطور خرق عادت اہل قبور سے تعلیم علم یا جواب مشورہ وغیرہ امور حاصل ہوتے ہیں وہ ایک فیض غیبی ہے کہ اہل استعداد کو بوساطت بعضی ارواح کے ہو جاتا ہے اور تفصیل اس کی طویل ہے پھر لکھوں گا۔ اپنے والد اور بخشی غلام علی صاحب اور عنایت فرمایوں کو سلام علیک پہنچائیو عریضہ محمد یعقوب از دیوبند مدرسہ ع. بی۔ اگر تاریخ بن پڑی تو انشاء اللہ پھر لکھوں گا۔

۱۴ ربیع الاول ۱۲۸۶ھ

خط تیرھواں ۱۳ برادرم عزیز القدر عزیز شان طالب صادق سلمہ بعد سلام مسنون اشواق مشحون مطالعہ کریں خط تمہارا آیا سب حال معلوم ہوا۔ جو مسئلہ تم نے پوچھا ہے اس کا جواب اس حدیث سے نکلتا ہے لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس یعنی اللہ کا شکر نہیں کیا جس نے آدمیوں کا شکر نہیں کیا اور اطاعت والد یا استاد کی شکر ہے اور شکر موجب برکت دارین کا ہوتا ہے اور جب کوئی اولاد یا شاگرد سے پھر جاتا ہے تو ناشکر ہوتا ہے اور یہ ناشکری آدمیوں کی ناشکری اللہ جلشانہ کی ہے اور اللہ جلشانہ کی طرف سے فیض علم کا اور رزق کا بند ہو جاتا ہے اور عقوق والدین کو کبیرہ علماء نے سمجھا ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ باپ بیٹے کو محروم الارث کر دیتا ہے اور اسے عاق کرنا کہتے ہیں شرعاً اس کی کچھ اصل نہیں اور مرتکب کبیرہ کا امام مقرر کرنا بہتر نہیں اور اگر امام ہو تو نماز اس کے پیچھے جائز ہے۔ اور دوسرے مسئلہ کا جواب اگر ایک شخص کی دو لڑکیاں ہوں اور ایک شخص ایک لڑکی سے نکاح کرے اور اس شخص کا بیٹا دوسری سے نکاح کرے تو یہ صورت شرعاً جائز ہے جو رشتہ حرام ہیں ان میں سے یہ رشتہ نہیں۔ اور سوتیلی خالہ یعنی مائیدر کی بہن یہ کوئی رشتہ نہیں اور جواب ذکر کے مقدمہ میں یہ ہے کہ نشست چار زانوں بیٹھے اس طرح کہ انگوٹھا داہنے پاؤں کو بائیں گھٹنے کے اندر کی جانب

ایک رگ ہے اس کے اوپر اور انگلی پاؤں کی اس کے نیچے رکھے اور بایاں پاؤں دہنے گھٹنے کے نیچے رکھے اور دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھے اور کمر کو سیدھی رکھے اور بوقت مدلا کے تمام جانب بدن کی موڑ سے فقط گردن ہی کو نہ موڑے اور ضرب بھی اسی طرح کرے اور جہر متوسط سے ذکر کرے امید اللہ جلشانہ کے فضل سے یہ ہے کہ چند روز میں حرارت قلب میں پیدا ہو جائے اور ذکر میں لذت آنے لگے اور جس جگہ ذکر میں لذت معلوم ہو وہاں دمادم بے تعداد اسی ذکر کو کرے اور یہ بھی یاد رہے کہ یہ سب ترکیبیں ایسی ہیں جیسے صیاد کا جال بچھانا یا سائل کا مانگنا اگر شکار آتا ہے یا بھیک ملتی ہے محض فضل الٰہی سے ملتی اسیطرح طالب کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو اور اپنی محبت کو اور مرشد کی تعلیم کو اور شرائط کے ادا کو وسیلہ عوشش رحمت کا سمجھے اور امیدوار فضل الٰہی کا رہے اور اگر اثر میں دیر ہو تو گھبراوے نہیں استقامت ہر فن میں اصل ہے۔ بعض بات ہر فن میں تل اوجھل پہاڑ ہوتی ہے اور وقت پر سمجھ میں آجاتی ہے یونہی بتلانے سے نہیں آتی۔ اسیطرح اس فن کا بھی حال ہے اور تصور مرشد کا وقت ذکر کے بہت نافع ہوتا ہے مگر نہ اسطرح کہ اس کی تصویر کھینچ کر سامنے رکھے یا اسکی صورت ہو بہو خیال میں باندھے بلکہ اس طرح کہ جیسے عاشق معشوق کو یاد رکھتا ہے یا جیسے شاگرد وقت کام کے استاد کی ہٹوتی کا خیال رکھتا ہے اور یوں تصور کرے کہ فیض خداوندی بواسطہ اس پرنالہ کے مجھ تک پہنچتا ہے اور محمد رسول اللہ نفی اثبات کی تسبیح میں جب دس بارہ بار کلمہ کہہ لے تب ایک بار محمد رسول اللہ کہے اور اسوقت اسی تصور مرشد کو بطور نیابت اور قائم مقام کے تصور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کرے آپ منبع ہدایت اور چشمۂ فیض ہیں اور اس کی مثال ایسی ہے کہ جو شخص کوتوال یا حاکم کسی شہر کا حکم مانتا ہے وہ حقیقت میں بادشاہ کا حکم مانتا ہے اور تابعدار حاکم کا تابعدار بادشاہی کہلاتا ہے اور اللہ میں ضمہ کی حاجت نہیں وقف کرے اور اول و آخر ۲۱-۲۱ بار درود شریف پڑھے۔ اور ۲۱-۲۱ بار استغفار اور سات بار یہ دعا بھی پڑھے اللھم طھر قلبی عن غیرک و نور قلبی بنور معرفتک ابدًا ابدًا یا اللہ

یا اللہ یا اللہ اور جیسے اجازت مجھے میرے بزرگوں سے پہنچی ہے بندہ تم کو اجازت دیتا ہے کہ مشغولی اللہ کے نام کی کرو خداوند کریم تم پہ یہ کام آسان کر دے اور فیوض غیبی سے مشرف فرماوے اور اس ناکارہ ننگ دو جہان کو اگر یاد رہے تو اوقات ذکر میں دعاء خیر سے یاد رکھیں اور اس شغل میں طبیعت کو گرمی پیدا ہو جائے اور کچھ اثر ظاہر ہو تو خلوت کو بڑھا دینا بہتر ہوگا اور کثرت دعا اور التجا جناب باری میں اور محنت اور مشقت کو رائیگان اور بیکار گننا اور امیدوار اس کے فضل کا رہنا بہتر ہے اور اگر بن پڑے تو خیال پاس انفاس کا ہر وقت رکھا کرو ہر دم آتے جاتے کے ساتھ اللہ اللہ کا دھیان رہے تاکہ دم خود بخود ذاکر ہو جائے اور اگر یہ سر دست نہ ہو سکے تو ذکر جہر ہی پر محنت کرو انشاء اللہ تعالیٰ تمہاری محنت رائیگانہ جاوے گی فقط والسلام

۱۳ ربیع الثانی ۱۲۸۶ھ

خط چودھواں ۱۴ محمد یعقوب نانوتوی عفی اللہ عنہ بخدمت برادرم عزیزم طالب صادق مرد راہ منشی محمد قاسم سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد سلام مسنون اشواق مشحون معروض کرتا ہے آپ کے تین خط متواتر احقر کے پاس آئے اول بار اتفاق سے بخار آیا تھا پھر کچھ نقاہت رہی کچھ قلت فرصت کا اور کچھ کاہلی بعد میں جو خط آیا تو میں پھر مکرر بیمار ہو کر کچھ نقاہت باقی تھی وطن گیا تھا خط یہاں رکھا رہا جب پھر دیوبند واپس آیا پھر بیمار ہو گیا اور وہی اسباب و موانع پیش آئے۔ جب تیسرا خط آیا ان دنوں کچھ ایسا مشغلہ رہا کہ امروز فردا میں آج تک جواب تعویق میں رہا امید ہے کہ برادرم عزیز اس ناکارہ کاہل وجود کو معاف رکھیں تم نے ذکر اللہ اللہ میں چند باتیں پوچھی ہیں۔ ذکر اسم ذات مکرر میں پہلے لفظ پر ضرب چاہیے اور دوسرے ضرب اور اسم ذات مجرد میں بھی ضرب چاہیئے اور ضرب الف لام پر رکھے اور اسم ذات مکرر میں دونوں اسم ذات ایک سانس میں رکھے پھر سانس لے کر کے ایک بار ایک سانس میں بس کرتا ہے البتہ اسم ذات مجرد میں اگر چند بار ایک سانس میں کہہ جاوے تو مضائقہ نہیں ورنہ اس کو بھی ایک ہی سانس میں ایک بار کہے اور اسم ذات مکرر میں یہ تصور چاہیئے کہ ظاہر و باطن اللہ ہے یا اول و آخر اللہ ہے اور تہجد کا وقت

بہت عمدہ ہے اگر اسوقت توفیق ہو تو بہت اچھا ہے نہیں تو بعد نماز صبح یا مغرب ۔ اور تہجد کے وقت کی فضیلت سورہ مزمل کے ترجمہ سے واضح ہو گی اور شروع میں تہجد کی نماز فرض تھی اب نفل ہو گئی ۔ مگر سب سنن سے افضل ہے ۔ دوسرے تم نے حال اپنی معاش اور تنگی کا لکھا ہے ۔ برادرم عزیز نصیب سے زیادہ کسی تدبیر سے نہیں ملتا عمل ہو یا تعویذ اور طریق انبیائؑ کا یا توکل ہے یا تسبب بلکہ تسبب ہی غالب حال ان کا رہا ہے تم بھی اللہ کے فضل کے بھروسہ کوئی مختصر سا حیلہ طلب رزق کا کرو خدائے تعالیٰ اس میں برکت دے گا اور میرے گمان میں نوکری سب سے آسان ہے جیسا تم کرتے تھے ویسا ہی کام کرتے رہو اور جو کچھ میسر آوے خدا پر بھروسہ کر کے کھا پی لو اور وطن میں اور اپنے متعلقوں میں اور والدین کی خدمت میں ہی رہنا بہتر ہے سفر کا ارادہ مت کرو خاصکر اس روسیاہ کے ملنے کے ارادہ سے کہ بحسب ضرورت تمہارے پوچھنے کی ضرورت سے کچھ اوٹ پٹانگ جواب لکھ بھیجتا ہوں ورنہ یاللہ العظیم کہ حال میرا نہایت ابتر ہے لائق صحبت نہیں خدانخواستہ ایسا نہ ہو کہ کچھ تمہیں اس نالائق کے پاس رہنے سے کوئی ضرر ہو اور خدائے تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے اور اپنے یاد کرنیوالے کے قریب تم اسی حال پر استقامت کرو انشاءاللہ تعالیٰ فتح باب اور کشائش ہو گی اور استقامت سب امور میں بہتر ہے ۔ متلون آدمی سے نہ کار دنیا بن سکے نہ کار دین ۔ اور ان دنوں کچھ احقر کو ایسی پریشانی پیش ہے کہ اس کے سبب اپنے قیام اور سفر میں متردد ہے ۔ بلکہ جب تک میں خود اپنے مقام اور نشان سے اطلاع نہ دوں تم خط نہ لکھیو اور میں خدا چاہے تو ماہ شوال میں اس کے حال سے تم کو آگاہی دوں گا اور عمل غنائے ظاہری اور قلبی کے لئے ایک یہ ہے کہ سورۂ مزمل ہر روز گیارہ بار پڑھ لیا کرو ہر نماز کے بعد دو بار اور عشا کے بعد تین بار یا ایک ہی وقت گیارہ بار پوری کر لیا کرو اور گیارہ سو بار یا مغنی بہ تصور التجا بارگاہ عالی میں جیسے مانگنے والا مانگتا ہے تو اس کو سخی اور داتا اور نواب اور بادشاہ کہہ کہکر اپنا مطلب عرض کرتا ہے اس طرح اس وظیفہ کو کر لیا کرو امید ہے کہ غنائے ظاہری و قلبی میسر آوے یہ عمل بہت مجرب ہے اور دست غیب وغیرہ کے عمل اوّل تو بہت دشوار ہوتے ہیں اور اگر بن بھی پڑے تو شرعاً

اس کے جائز ہونے میں کلام ہے اور کیمیا مفقود۔ اور جو اس طلب میں بنام مہوس مشہور ہیں بوالہوس ہیں نہ دنیا کے نہ دین کے۔ احوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غور سے دیکھو کہ آپ نے غنا کو نہیں قبول فرمایا اور ایک نکتہ عجیب یاد آیا کہ آدمی کتنا ہی غنی ہو جائے غنی نہیں ہوتا تم چند مالداروں سے مل کر پوچھ لو وہ تم سے زیادہ حاجات بیان کریں گے کہ پوری نہیں ہوتی اور اس کے غم میں ہیں راحت انشاء اللہ تعالیٰ اگر فضل الٰہی سے بخشے گئے تو جنت میں ملیگی دنیا جائے کشاکشی کی ہے یہاں راحت کہاں تم نے آخر خط میں حال انتقال اپنی ہمشیرہ کا لکھا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ بخشے اور درجہ عالی دے۔ برادرم عزیز موت نہایت سخت چیز ہے اور کمال یقینی اور آدمی اس سے نہایت غافل اور بڑے بے پروا آنسو آنکھوں میں شدت نزع اور شرم گناہوں سے آجایا کرتے ہیں یہ علامت بخشش کی ہے۔ بڑی بات یہ ہے کہ آدمی جب دنیا سے اٹھے اپنے مالک سے غافل نہ ہو اگر گنہگار شرمندہ ہے کچھ خوف نہیں خدا نخواستہ اگر مال ومنال کی حسرت یا اہل وعیال کی محبت یا اپنے بیگانوں کے رنج مفارقت میں دم آخر ہوا تو جائے حسرت ہے اور کمال خوف ہے۔ موت یاد کرنے کا وقت جب نماز عشاء سے فارغ ہو کر سب ضروریات سے فارغ ہو اور لیٹے اسوقت سیدھا بشکل مردہ کے لیٹے اور اپنے آپ کو وقت موت کا تصور کرے اور توبہ اور استغفار کر کے سورہے وہاں کی گرانی سن کر بہت تشویش تھی اب الحمد للہ امید ارزانی کی ہے یہاں اب دوسرا سال ہے کہ دس گیارہ سیر سے نوبت نہیں بڑھتی ان دونوں دس سیر ہیں گیہوں اور اسی قیاس پر سب غلہ بلکہ تمام اشیاء گراں ہیں اللہ تعالیٰ اپنا فضل وکرم کرے۔ احقر نے علاقہ مدرسہ کا بعض وجوہ سے چھوڑا اب دیکھئے تقدیر کدھر لے جائے سردست رمضان وطن میں گذارنے کا خیال ہے اور اس میں بھی تردد ہے اس لئے انشاء اللہ تعالیٰ میں اپنے حال سے بعد رمضان شوال میں تم کو اطلاع دوں گا۔ اور اگر نوبت سیاحی کی آئی تو کیا عجب کہ وہاں تک بھی پہنچ رہوں۔ والسلام اور اوقات یاد الٰہی میں اس روسیاہ کو دعاء خاتمہ بخیر سے یاد کرنا عمر سب بیکار گذر گئی دیکھئے آخر

کیسا ہو ترجمہ غنیۃ الطالبین میری نظر سے اب تک کہیں نہیں گذرا اگر کہیں حال معلوم ہوا اور یاد رہا تو اطلاع کردوں گا۔ رقیمہ محمد یعقوب از دیوبند مدرسہ عربی۔

۱۹ر شعبان ۱۲۸۶ھ

خط پندرھواں [۱۵] برادرم عزیز القدر گرامی شان طالب صادق منشی محمد قاسم سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام مسنون وادعیہ ترقیات روز افزوں مطالعہ فرمادیں۔ خط تمہارا آیا حقیقت میں اس عاجز سے ایفاء وعدہ میں کوتاہی ہوئی معاف فرمادیں وجہ اس کی یہ ہوئی کہ رمضان بھر ارادہ کہیں کا نہ ہوا اور نیت اعتکاف کی تھی بعد رمضان۔ بعد بہت سے بکھیڑے کے پھر دیوبند کے مدرسہ میں ناچار آنا پڑا دہاں پہنچ کر یوں قصد رہا کہ اگر کچھ سبیل خرچ کی ہو تو رج کو چل دو مگر اس کی کوئی صورت بن نہ پڑی اور طبیعت بدستور اب تک پریشان ہے بعد قیام یقینی کے خیال تھا کہ تم کو لکھ بھیجوں مگر حسب عادت قدیم کاہلی میں گذری۔ اتفاقاً عید الضحیٰ میں نانوتہ گیا دہاں تمہارا خط دیوبند سے پہنچا کئی دن کے بعد آج یہاں آکر تمہارا جواب لکھا تمہاری زوجہ مرحومہ کے انتقال کی خبر دیکھ کر بہت کلفت ہوئی اللہ تعالیٰ اس کو جنت نصیب کرے اور پسماندوں کو صبر عطا فرمائے اور صبر جمیل اور نعم البدل اپنے لطف سے دے اے برادر دنیا جائے گذران ہے آگے پیچھے کا فرق ہے۔ سب کو یہی راہ پیش ہے آدمی دوسرے کا کیا غم کرے اگر اپنا ہو سکے تو فکر کرے نہیں تو اس کا غم کافی ہے اس عاجز کو اب اپنا اتنا غم ہوا ہے کہ محض عنایت الٰہی شامل حال ہے کہ اپنے ہوش وحواس سے ہوں اور کچھ یاس وتنامل کر تسلی کا باعث ہیں اور غفلت وکمی دریافت حال ہر دم کی تائید کرتے ہیں اللہ تعالیٰ تم کو کہ طالب صادق ہو مطلوب حقیقی تک رسائی دے آمین اس درماندہ کو بھی دعا سے یاد رکھو فقط والسلام

خط سولھواں [۱۶] بخدمت اعز برادران منبع اشفاق منشی محمد قاسم ادام اللہ شوقہ۔ از کمترین بندگان محمد یعقوب بعد سلام مسنون اشتیاق مشحون کے معروض ہے تمہارا خط جواب خط احقر کے آیا جزاکم اللہ خیرا پرچہ علیحدہ کا جواب علیحدہ ہے حال حاجی عبدالسلام کا معلوم ہوا۔ وہ لوگ منتظر جواب ہیں اگر جواب نہ آیا اور خط بھیجیں گے اور

حال قصد عرب کا یہ ہے کہ ایک مہربان کے ہاتھ کچھ اپنا حال پریشان حضرت کی خدمت میں معروض کیا تھا آپ کی طرف سے ایسا ارشاد ہوا کہ یعقوب اگر امسال یہاں آجاوے تو بہتر ہے چنانچہ انھیں مہربان نے مجھے لکھ بھیجا اب اسوقت سے یہی عزم بندھا ہے اور دل خیال تو پہلے بھی تھا مگر بے سامانی کے سبب رہ گیا تھا اب کی بار بھی بظاہر صورت سامان کی کچھ نہیں دیکھئے کیا پیش آوے اپنے ارادہ سے کیا ہوتا ہے جناب مولوی محمد قاسم صاحب امسال تشریف لے گئے تھے عنقریب ان کے واپس تشریف لانے کی خبر ہے ان کی معرفت غالباً کچھ اور بھی حال معلوم ہوگا اور جانا نہ جانا احقر کا اس پر متحقق۔ انشاءاللہ ہو جائیگا خدا چاہے تو وقت تصمیم عزم تم کو بھی اطلاع ہوگی اور بندہ کا ارادہ تنہا ہے اور ارادہ قیام بھی بہت نہیں اور اب عرب کیا دور رہا ہے ۲۰ روز میں بآرام تمام بذریعہ ریل اور دخانی جہاز کے پہنچنا ممکن ہے البتہ خرچ کثیر چاہیئے اور اس سال تو کرایہ جہاز دخانی چالیس روپیہ سے زائد نہ تھا بلکہ بعضے پچیس ہی دے کر گئے اور کرایہ ریل غالباً ۱۳ روپیہ اس صورت میں خرچ بھی چنداں نہیں مگر تہیدستوں کو اتنا بھی مشکل ہو رہا ہے اللہ کریم مدد فرمائے اور انشاءاللہ تعالیٰ جب میں روانہ ہوں گا تم کو اطلاع دوں گا اور جو امورات اس وقت کے مناسب ہوں گے عرض کروں گا مولوی محمد احسن صاحب اور مولوی محمد منیر صاحب بریلی کالج میں نوکر ہیں اور ان کا ایک چھاپہ خانہ ہے جس کا نام مطبع صدیقی ہے یہی ان کے لئے نشان ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ اگر میری صورت روانگی ہوئی مولوی محمد احسن صاحب کو تمہارے باب میں لکھدوں گا۔ تم نے جو حال لکھا ہے اور عزیزہ خدام رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا و آخرت کی مثال ایسی فرمائی ہے جیسے اونٹ اور اس کی مینگنی جس کے پاس اونٹ ہو اس کی مینگنی کی کچھ کمی نہیں بلکہ خواہش بھی نہیں ہوتی اور مینگنی چننے والے کو اونٹ نصیب ہونا معلوم اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت سے سبب نکاح کبھی رغبت مال کی ہوتی ہے اور کبھی خواہش جمال اور کبھی دین تو اے طالب حق دین والے کو لے اور خوبصورتی کی ماہیت اور حقیقت میرے نزدیک کیا بلکہ سب عقلاء اس کو جانتے ہیں کہ موافق آنا ہے اپنے جی کے اور طبیعت ہر آدمی کی جدی ہوتی ہے جیسے کسی

کو کھانے میں میٹھا زیادہ مرغوب ہے اور کسی کو نمکین اسی طرح آنکھ کسی کی سرخ و سفید کی طالب ہے اور کسی کی حسن نمکین پر گرتی ہے اور کسی کی نظر رنگ کی فریفتہ ہے اور کسی کی خواہش ناز و انداز سے وابستہ اور جب لطافت طبع زیادہ ہوتی ہے تو جمال ظاہری کے ساتھ خوبی باطنی مطلوب ہوتی ہے حتیٰ کہ اگر کوئی خرابی نظر آتی ہے تو طبیعت کو نفرت ہو جاتی ہے اگر کھانا خوش رنگ خوشبودار بغایت لذیذ خوشگوار میں عین کھانے کے وقت یہ یقین ہو جائے کہ اس میں کوئی ناپاکی ملی ہوئی ہے تو عجب نہیں کہ اسے قے ہو جاوے اور سب کھایا پیا اس کے ساتھ نکل جاوے اور اس کا رنگ و روپ اور خوشبو اور لذت طبیعت کو روک نہ سکے ہاں حریص کثیف الطبع کو اگر ایک وجہ رغبت کی ملجاوے تو کتنا ہی کوئی امر خلاف طبع اس کی پیش آوے اس کی طلب میں فرق نہیں آتا یہ بات جو میں نے لکھی انشاء اللہ تعالیٰ اس مادہ فاسد کو تمہارے خیال میں سے نکال دیگی اور مجھے اللہ جل شانہٗ کی قدرت کاملہ سے یہ امید ہے کہ جو شخص بوجہ حلال تمہاری قسمت میں ہوا ہے وہ بوجہ حسن باطنی تمہارے حق میں ایسا مطلوب اور دلفریب واقع ہو کہ حسن ظاہری کی اس کے سامنے بات پھیکی ہو جاوے اور اگر یہ میرے خیالات کام نہ دیں اور رغبت قدیم جمی ہوئی تہ دل کی نہ نکلے علی الخصوص جب ادھر سے بھی سلسلہ جنبانی ہوتی ہو تو حقیقت میں ظاہر ہیں دشوار ہے تو تم اس عمل کی جو میں لکھتا ہوں چندروز مشق کیجیو امید فضل الٰہی سے یہ ہے کہ تمہارا قلب اس کدورت سے صاف ہو جائے اور وہ یہ ہے کہ کسی فراغت کے وقت خلوت میں بیٹھ کر اس کی صورت کا تصور کرو اور خیال میں یا زبان سے لاالٰہ الااللہ کہو اور وقت لاکہنے کے اس صورت کو کھینچ کر پیچھے پشت کے پھینکدو اور الااللہ کے ساتھ مطلوب حقیقی کو بے کیف تصور کر کے قلب پر ضرب کرو چند بار جس کی مقدار ۱۰۰ ہو اس کو کرو اول طبیعت کم جمے گی پھر دو چار روز میں وہ کوہ تمثال پرکاہ کی طرح لا کے ساتھ اُٹھ جائیگا اور اگر دور کرنا اس کا دشوار ہو اس سبب سے کہ وہ مطلوب ہے تو یوں کیجیو کہ زبان سے لامطلوب الااللہ اور اس صورت میں اتنا خیالی نظر کو جماؤ کہ گویا نظر اس کے اندر گھستی ہے اور طالب حقیقت کی ہے یہاں تک کہ نظر تمہاری تم کو انند نفوذ کرتی معلوم ہونے لگے

اسوقت یوں خیال کرو کہ بلا ہی۔ عدم ہے کچھ نہیں اور یہ بات تم کو اوّل برنگ اندھیرے کے معلوم ہوگی پھراس کے بعد ایسا نظر آوے گا کہ کچھ نہیں رہا جب یہ نوبت آوے تو وہ خیال خود بخود دفع ہونے لگے گا اور مجھے امید فضل الہی سے ایسی ہے کہ اس مشقت کی کچھ ضرورت نہ ہو یہ ایک خیال ہے یوں ہی رفع ہو جائے گا مگر ہمت ہر کام میں شرط ہے اور آدمی کے تمام کام خیال پر مبنی ہیں والسلام اور کثرت اس دعا کی چند روز بہت نافع ہے

لاحول ولاقوۃ الّا باللہ ولا ملجأ لامنجأ منك الا الیك عریضہ محمد یعقوب۔

۲۳ صفر ۱۲۸۷ھ۔

مکتوب سترہ[۱۷] مشفقی مکرمی منشی محمد قاسم دام لطفہ۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمائیں خط تمہارا بعد مدت آیا غنیمت ہے تمہاری خیریت دریافت کرنے سے خوشی ہوئی دربابِ اسقاط کے جو تم نے لکھا حقیقت یہ ہے کہ دعا و تعویذ اور دوا و علاج سب حیلہ ہیں موثر حقیقی جسکے اثر کو اجازت فرما دیوے اثر کرے اکثر بزرگوں کے نزدیک یہ طریقہ دعا و دوا میں مروج ہے کہ اس کے ساتھ التجا اور الحاح جناب باری عز اسمہ میں کرتے ہیں کہ الٰہی اس اسم کو یا دوا کو تاثیر دے اور اس بندہ کو شفا بخش غرض کہ ہر مرض اور حاجت میں ایسے طریقہ پر عمل ہے مگر شفا شافی مطلق کے ہاتھ ہے یہ تعویذ و گنڈہ مسان کے واسطے ہے شاید کوئی اور خلل ہو موافق رائے طبیب کے مسہل وغیرہ سے تنقیہ کرنا چاہیئے اور اس ملک میں گلقند املتاس کے پھولوں کا اکثر جائے حاملہ عورتوں کو موافق ہوا ہے اور یہ نرمی مادہ کو نکال دیتا ہے اور اب تک پھول امید ہے کہ ملیں گے اگر رائے طبیب ہو تو پھول املتاس کے لے کر تین حصہ اسے مٹھائی ملا کر خوب مل کر ایک ہفتہ دھوپ میں رکھو خوراک ہر روز دو تولہ تک ہے۔ اعراب اسمأ اصحاب کہف کے یوں ہیں عَلِیْخَا مَکْسَلْمِیْنَا[۱] کَشْفُوْطَطْ طَبْیُوْنَسْ کَشَافَطْیُوْنَسْ ؟؟ فَطْیُوْنَسْ یُوَانِسْوْس کَلْبُهُمْ قِطْمِیْرٌ۔ مسئلہ جمعہ کا جو تم نے استفسار کیا ہے اصل اس کی یہ ہے کہ چند شروط خاص مذہب حنفیہ کی ہیں اور جمعہ کا فرض ہونا قطعی ہے اور شروط اختلافی ہیں ایسی جائے احتیاط شرط ہے۔ علمأ حنفیہ نے اس مسئلہ میں تقلید ائمہ باقی کی کی ہے اور اسی سبب جمعہ کو جماعت اور خطبہ کے

---

[۱] اصل میں اسی صورت سے تھا شاید یہ لام ہے مدغم ہے (اشرف علی)

ادا کرتے اور اگر ظہر پڑھتے ہیں تو بنظر احتیاط یہ معنی نہیں کہ جمعہ اور ظہر دونوں مشکوک ہیں بلکہ جمعہ غالباً صحیح ہے اور چار رکعت ظہر کی احتیاط ہے اسی لئے اس کو بجماعت ادا نہیں کرتے اور کوئی کرے تو اس کی غلطی ہے اور حنفیوں کی کتابوں میں بھی یہ روایت ملتی ہے کہ اگر حاکم اعلیٰ مسلمان نہ ہو تو اس سے یوں کہیں کہ ہمارے واسطے ایک حاکم مسلمان مقرر کر دے اور اگر وہ نہ کرے تو مسلمان اپنا ایک سردار مقرر کر لیں جو جمعہ کا اہتمام کر دے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو مسلمان جمع ہو کر ایک کو امام مقرر کر کے نماز پڑھیں اس روایت پر کوئی جمعہ ایسا ہو گا جو درست نہ ہو چنانچہ ملک خطا میں جب کفار غالب ہوئے تو وہاں کے علمائے نے جمعہ ترک نہیں کیا اور دہلی میں جب مرہٹہ کی عملداری ہو گئی تھی تو بعضے علماء نے جمعہ ترک کرنا چاہا تھا اس زمانہ میں شاہ عبدالعزیز صاحب نے اس امر کا فتویٰ دیا کہ جمعہ ترک کرنا نہ چاہیئے اس لئے کہ اختلافی مسئلہ ہے غرض کہ جمعہ ہونا بہت طرح سے قریب بیقین ہے بعد جمعہ پڑھ لینے ہی کے ظہر پڑھ لینا احتیاط ہے جیسے جس نماز میں واجب ترک ہو جاوے اس کا ہٹا لینا احتیاط ہے اسی لئے اس نماز میں نئے آدمی کو شریک ہونا نہ چاہیئے اگر کوئی احتیاط نہ کرے اور ظہر نہ پڑھے تو اس کے ذمہ کچھ لازم نہیں اور جو احتیاط کرے اس سبب سے اس کے جمعہ میں کچھ تردد نہیں باقی رہا فرض ظہر کے ساتھ اس کی سنتوں کا پڑھنا چنداں ضرور نہیں اگر کوئی پڑھے کچھ منع کی جگہ نہیں مگر سنت جمعہ کی ترک نہ کرے اور چار رکعت احتیاط جو پڑھتے ہیں ان میں چاروں میں صورت ملا لینا بھی احتیاط ہے اگر کوئی فرض کی طرح پڑھے تو کچھ حرج نہیں فقط بارش یہاں بھی کم تھی اساڑھ کا مہینہ خالی گیا مگر اب دس بارہ روز سے خوب بارش ہوئی اور نرخ جو پندرہ سیر ہو گیا تھا اب اٹھارہ سیر ہے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قحط سے بچا لیا فقط تعویذ کے باب میں جو تم نے پوچھا ہے اب اس کا کھول رکھنا بہتر ہے اور بوقت ضرورت پھر استعمال کا مضائقہ نہیں فقط غلام حسین اور اپنے والد اور سب دوستوں کو کہو۔ ان دنوں میرا خیال تھا کہ تمہیں خط لکھوں اچانک خط تمہارا آگیا ضرورت یہ تھی کہ جب بندہ اجمیر میں تھا ان دنوں مولوی ارشاد حسین صاحب نے چار نسخے مختلف

امراض کے نہایت مجرب تبلائے تھے ایک نسخہ تو خوب یاد ہے اور میرا معمول ہے تین نسخے بھول گیا ایک بالکل بھول گیا اور دو نا تمام یاد ہیں ایک نسخہ جو یاد ہے دانتوں کا منجن ہے اور دو نا تمام ایک طلا ہے اور ایک آتشک کا ہے اور جو کاغذ مولوی صاحب نے عنایت فرمایا تھا وہ کھویا گیا۔ غرض یہ ہے کہ اگر کبھی مولوی صاحب سے ملاقات ہو تو یہ چاروں نسخے تحقیق کر کے مولوی صاحب سے لکھوا کر بھیجد یجیو اور یہ لکھو کہ مولوی صاحب کہاں ہیں ٹونک یا آبرو یا وطن یا دورہ میں اور خط اس پتہ پر ان کے پاس پہنچ سکتا ہے ان کے خط میں انشاء اللہ سب یاد اور مشکوک مفصل لکھوں گا فقط والسلام۔

مکتوب ۱۸ اٹھارہ منبع اشفاق و اعطاف مجمع اخلاق و الطاف دام لطفہ بعد سلام مسنون معروض ہے خط تمہارا آیا برادر من عذر ہر چند بظاہر تعلق یہاں کا اور قصد سفر کا کیا مگر اصل سبب ہے کہ پہلے میں جب وہاں تھا تو یاروں کا یار ہر بھلے برے کا شریک تھا اور اب ہر چند میرا باطن ویسا ہی ہے مگر یہ صورت منافقانہ کو تو بہ ظاہری کی جہت سے بنا رکھی ہے اب ان افعال کی مجوز نہیں اور وہاں علاوہ اس کے بہت بدعات مروج و شائع ہیں اگر ان کا شامل حال ہو تو بغایت انکو ہیدہ اور اگر منع کروں تو ایک جھگڑا اور اگر منع نہ کروں اور شامل بھی نہ ہوں تب بھی خالی مناقشہ سے گذرتی نظر نہیں آتی۔ اسی سے گوشۂ عافیت پسند کیا اور مجھے وہاں آنے میں بہت خوشی تم جیسے اور میاں جمال الدین جیسے طالبان حق کی ملاقات کی ہے اور ایک یہ کہ ایک گونہ میری طبیعت کو اس ملک سے انس ہے ورنہ اور کوئی وجہ ادھر رغبت کی نہیں۔

مکتوب ۱۹ انیسواں برادرم مکرم منشی محمد قاسم سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام مسنون مطالعہ فرما دیں در باب اختلاف علمائے زمانہ کے اور بعض کتابوں کے جو ایک دوسرے کی رد میں لکھی ہوئی دیکھی اور اپنے تردد کے باب میں جو تم نے لکھا ہے برادر من مسلمان کے واسطے قرآن شریف اصل ہے اور اس کا مضمون اتنا جو سہل ترجمہ سے سمجھ میں آتا ہے ہر کسی کے لئے حجت ہے اس کی بنا دیکھ لو کہ کس امر پر ہے شرک کی کون کون سی صورت کو رد کیا ہے۔ اور رسوم جاہلیت کو کیونکر اکھاڑا ہے اور اپنے زمانہ کے حالات کو ان احوال

کے ساتھ مطابق کر کے دیکھ لو وہ باتیں اب موجود ہیں یا نہیں تب یہ بات بخوبی واضح ہو جائے گی کہ حق کن لوگوں کا قول ہے ہاں ایک بات ملحوظ خاطر رہے کہ جب آدمی کوئی بات کہتا ہے تو اس کا نقشہ ایسا بناتا ہے کہ سننے والا اس کو قبول کر لے۔ تو اب یہ دیکھ لینا چاہیئے کہ وہ نقشہ جو ایسا ہے اس کی حقیقت کیسی ہے مطابق اس کے ہے یا مخالف مثال اس کی قرآن حدیث سے یہ ہے کہ عرب کے مشرک لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتراض کرتے تھے کہ انہوں نے اپنے باپ دادا کی چال چھوڑ دی یہ کیا اُن سے کچھ زیادہ عاقل ہوئے اور یہ کیسے ناخلف پیدا ہوئے کہ اپنے باپ دادے کے طریقہ کو جھوٹا بتلایا اور انہیں جہنمی کہا اور یہ کہتے تھے کہ انہوں نے کنبوں میں تفریق ڈالدی اور رشتہ داروں میں ان سے سبب اختلاف پیدا ہوا اور ایک چال اور راہ کے دو راہ کر دیئے اور وہ لوگ ان سب باتوں میں اتنا تو بے شک سچ کہتے تھے کہ قدیمی مذہب اور رسوم ترک ہو گئے اور اپنے بڑوں کو گمراہ کہا اور آپس میں تفریق اور خلاف ہو گیا مگر یہ بات کہ یہ سب امور ہر جگہ اور ہر طرح بُرے ہی ہوا کرتے ہیں غلط ہے اگر حق کے سبب اپنوں سے جدائی ہو تو قصور اس کا ہے جو حق سے الگ رہا اور اس سبب حق والے لوگوں سے جدائی کی نوبت آئی۔ یا قصور حق والوں کا کہ انہوں نے برادری کیوں چھوڑی حق کو کیوں نہ چھوڑ دیا ایک تو یہ دوسرے قصہ مسجد ضرار کا جو سورۂ توبہ کے اخیر میں اس کا ذکر قرآن شریف میں ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ منافقوں نے ایک مسجد بنائی تھی اور غرض یہ تھی کہ ہمارا مجمع اور جمگھٹا یہاں رہا کرے اور ضعیف الایمان لوگ ٹوٹ کر ادھر آجائیں اور مسلمانوں میں صورت تفریق کی پیدا ہو جائے اور ظاہر میں یوں کہا کہ مسجد ہمارے گھروں سے دور ہے اندھیرے مینہ بوند میں مسجد کے ثواب سے محروم رہنا ہوتا ہے اس ضرورت کے رفع کے واسطے یہ مسجد بنائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا فریب واضح فرما دیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسجد کو ڈھوا دیا ان دونوں قصوں سے چند فائدے عجیب حاصل ہوئے ایک تو یہ کہ آدمی سے یہ ممکن ہے کہ بات کو برائی پر اور بری بات کو اچھی طرح پر بنا سکتا ہے مگر اس میں یہ بات ہوتی ہے کہ بات پوری پوری نہیں ہوتی

کچھ کہا اور کچھ نہ کہا ہوتا ہے۔ ایسی بات سن کر آدمی ان کے قول کو نہ دیکھے اس کی حقیقت پہ غور کرے اور سب بات کو خیال کرے تا کہ حق و باطل میں تمیز ہو دوسرے بہت دفع ظاہر اچھا ہوتا ہے اور باطن خبیث ظاہر تو صورت فعل کی اور باطن نیت ہوتی ہے اور یہ برائی باطن کی کبھی تو اس کام کے ساتھ ہی شروع ہو جاتی ہے اور کبھی یوں ہوتا ہے کہ جب وہ بات شروع ہوئی تھی جب اس میں وہ خرابی نہ تھی بعد چند زمانہ کے وہ خرابی آ گئی نظیر اس کی زیارت قبور کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول منع فرمایا تھا تو وجہ اس کی یہ تھی کہ اکثر لوگ قبروں پہ جا کر نوحہ اور رونا پیٹنا کرتے تھے آپ نے اس سے روک دیا۔ جب لوگوں نے ان امور کو چھوڑ دیا تو آپ نے اجازت فرمائی اور یوں فرمایا کہ قبر کی زیارت سے دل نرم ہوتا ہے اور موت یاد آتی ہے۔ اب تم اپنے زمانہ کی قبور کی زیارت کو دیکھو کہ ان میں موت کی یاد ہوتی ہے یا کس غرض سے جاتے ہیں پھر سمجھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت میں یہ جانا داخل ہے یا نہیں؟ اور جب وہاں ماتھا رگڑنا اور حاجات طلب کرنا اس پہ علاوہ ہو تو پھر دیکھ لو کہ اس اجازت سے اب اس کو کیا علاقہ رہا تیسرا امر قابل سمجھ کے یہ ہے کہ شرع کے احکام جن چیزوں کی نسبت ہیں وہ احکام ان کی حقیقت سے متعلق ہیں اور جب وہ حقیقت نہیں رہتی تو وہ حکم بھی نہیں رہتا۔ مثلاً شراب حرام ہے تو اس کی حقیقت نشہ ہے جب شراب سرکہ ہو جائے یا نمک ڈالدیں اور نشہ دور ہو جائے تو وہ حلال ہو جاتی ہے تو اس سبب پر نظر کرنے سے یہ بات بخوبی سمجھ میں آجاوے گی کہ بہت سی چیزوں کے اختلاف زمانہ سے حقیقت مختلف ہو جاتی ہے تو بیشک اس کا حکم بھی مختلف ہو جائے گا۔ مثلاً ملفوظات میں اکثر بزرگوں کے تاکید ہے کہ عرسوں کا قائم رکھنا چاہیے تو اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس زمانہ میں عرسوں کی کیا صورت ہوتی تھی یہی صورت تھی جو اب ہوتی ہے یا کچھ اور۔ اور یہ خرابیاں جو اب بڑے کار ہیں ان کا کہیں نام و نشان بھی نہ ہوتا تھا۔ یہ مجمع تماشا والوں کے اور ناچ و رنگ کو وہ لوگ جانتے بھی نہ تھے۔ اب تم قرآن شریف کو ہاتھ میں لے کر مضامین کو ملاتے جاؤ اور اپنے زمانہ کے حال پہ

غور کرنے جاؤ تب انصاف کرو گے اور فقہ کی روایت لکھدینی سہل ہے مگر اس روایت کے مطابق اس زمانہ کے حال کو کر دینا ذرا مشکل ہے مثال اس کی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عورتیں مسجدوں میں نماز کے واسطے حاضر ہوتی تھیں۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ممانعت کر دی اور جب عورتوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے شکایت کی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یوں فرمایا کہ اب عورتوں نے جو وضع اختیار کی ہے اور جو باتیں ایجاد کی ہیں اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں یہ باتیں ہوتیں تو آپ بھی منع فرماتے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت اس امر کی بدل گئی جس کے سبب حضرت کے وقت میں اجازت تھی۔ اب وہ بات ہو گئی جس کو حضرت نے منع فرمایا اس سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ عورتوں کا جانا جب جائز تھا تو بدون شرط کے نہ تھا اب وہ شرطیں نہ رہیں اسی طرح اگر کسی بزرگ کے قول سے یا فعل سے ثبوت کسی امر کا معلوم ہو تو وہ دلیل اس بات کی نہیں ہوتی کہ وہ امر اب بھی ویسا ہی ہے اور اس کا حکم بھی وہی ہے اس امر کو حقائق شناس خوب جانتے اور سمجھتے ہیں اور جو لوگ ان کے مخالف ہیں یا تو جہل مرکب میں گرفتار ہیں اور یا جان بوجھ کر حق سے گریز کرتے ہیں علاوہ بریں حدیث شریف میں آیا ہے کہ حق ایک روشن بات ہوتی ہے یعنی اس کو سوا نظر صاف کے اور کسی دلیل کی حاجت نہیں اس سے یہ سمجھ میں آیا کہ باطل کے واسطے بہت بناوٹ اور تکلف درکار ہے چنانچہ تم انصاری اور اسلام کے مذاہب کی گفتگو اور ان کے دلائل کو دیکھو اور سنی شیعوں کی بحثوں کو خیال کرو یہ قاعدہ کلیہ ہر جائے پاؤ گے فقط مجھے امید ہے کہ یہ مجمل تقریر کافی ہو باقی رہی تصنیفات جناب مولٰنا محمد اسحاق مرحوم مسائل اربعین اور مائتہ مسائل وغیرہ وہ سب حدیث اور فقہ سے ماخوذ ہیں جناب مولوی صاحب کی عادت تھی کہ کبھی کوئی بات اپنی طرف سے نہیں فرمایا کرتے تھے جو کتابوں میں لکھا ہے وہ ہی نقل فرما دیتے تھے اور یہی طریقہ جناب مولوی قطب الدین صاحب کا ہے ان کی سب کتابیں ترجمہ کتب حدیث اور فقہ اور ان کی شرحوں کا ہے اپنی طرف سے کچھ نہیں

لکھتے جو کوئی شخص ان کی بابت گفتگو کرتا ہے وہ بڑا احمق ہے یا غرض اس کی یہ ہے
کہ یہ لوگ قرآن حدیث فقہ کو نہیں سمجھتے ہیں خوب سمجھا ہوں تو اس کے واسطے
اتنا کہتا بس کرتا ہے کہ ان لوگوں نے تمام عمر دین کی کتابوں کے پڑھنے و پڑھانے
میں صرف کی اور بظاہر متقی اور دیندار لوگ تھے اب اگر ان کا قول ہدایت نہیں تو تم
کسی ایسے اور کا قول لاؤ تو بسم اللہ ہم بھی دیکھیں گے باقی رہا بعضے مسائل اختلافیہ
وہ ایسے ہیں کہ علما کے ان میں قول ہمیشہ سے مختلف ہوتے چلے آئے ہیں اگر کوئی
احتیاط اور تقوے کو کام فرمائے تو جو امر دشوار ہو اس کو اختیار کرے نہیں تو سہل
جانب کو لے یا کسی عالم دیندار سے پوچھ لے جو وہ بتلائے اس پر عمل کرے۔ ہر کام
میں استاد کی حاجت ہے اور دین کا کام تو بہت باریک کام ہے اور بھائی عمل کرنے
کو تو راہ بہت صاف ہے اور درست ہے مگر جھگڑنے کو ایسے پہاڑ اور پتھر ہیں جن کا
کچھ ٹھکانا نہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو لوگ حق سے باز رہتے ہیں ان کو
جھگڑا نصیب ہوتا ہے آدمی اپنا کام کرے اس زمانہ میں دین پر قائم رہنا بہت دشوار
ہو گیا۔ نکٹوں میں بیچارہ ناک والا نکو ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی پناہ دے اور صراط مستقیم
پر قائم رکھے۔ اس کا خیال ہر گز مت کرو کہ اگر مجھے علم ہوتا تو میں ان کو خوب جواب
دیتا اور ساکت کرتا جواب دینے والے جواب دیتے ہیں مگر یہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا
ہے کہ اختلاف ہمیشہ رہیگا اور اللہ دوزخ کو بھرے گا ہونیوالا ہے اور فقہا کے کلام
سے خاص کر متاخرین کے فتووں سے ہمارے علمائے محققین نے چند جگہ خلاف کیا ہے
ہے ایک اس میں سے ذکر جہر ہے۔ اور ایک سماع مجرد بے مزامیر ہمارے اساتذہ کے
نزدیک مباح ہے اور متاخرین اس کی بھی حرمت کے قائل ہوئے ہیں ایسے مسائل
میں اگر آدمی احتیاط کرے یا کسی سے تحقیق کرے بہتر ہے اور تعجب ہے کہ وہ بعد
زمانہ شاہ عبدالعزیز کے کتابوں کو غلط بتلاتے ہیں خود تفسیر شاہ عبدالعزیز کی جس
کا نام تفسیر عزیزی ہے اس میں یہ مسائل مذکور ہیں اور ان کے بہت سے فتوے
مختلف مسئلوں کے مشہور ہیں اور اس زمانہ کے بعضے علماء کا جو خلاف پر ہوئے ہیں

رد کیا ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب کی تصانیف میں تو یہ امور مصرح موجود ہیں قصہ بہت طویل ہو گیا اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کرے اور وساوس شیطانی سے بچائے آدمی قرآن حدیث کو پیشوا بنائے اور سب کو الگ کرے ان کی وضع پر جس کی چال ہو اس کو پیشوا جانے فقط اب تلک کچھ سامان سفر کا نہیں بنا دیکھئے مرضی الٰہی کیا ہے۔ اگر کچھ صورت ہوئی تو انشاء اللہ تعالیٰ تم کو اطلاع دوں گا اور حال میرا ویسا ہی پریشان چلا جاتا ہے اور کچھ ٹھور ٹھکانا نظر نہیں آتا دعا کیجیو کہ امداد الٰہی دستگیری فرمائے۔ او اگر صورت سفر کی ہوئی تو جدھر مناسب ہو گا تمہارا حوالہ کر دوں گا مشکل یہ ہے کہ اس زمانہ میں اکثر عالم اور کامل لوگوں کو کچھ عام خلق کی طرف سے غفلت ہو گئی ہے اور یہ عاجز اول تو کچھ عالموں میں عالم نہیں اور پھر اس پر کاہل اور آپ بے عمل کسی کی کیا دستگیری کرے۔ اگر تم کوئی صورت ممکن ہوتی اور ادھر آتے تو یہاں چند عالم باعمل صاحب کمال تھے ان سے ملاقات ہوتی اور امید نفع کی تھی مگر ہر کام وقت پر منحصر ہے ان بزرگوں میں سے یہ نام یاد رکھو جناب مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی میرے ہم زلف اور پیر بھائی اور استاد اور استاد بھائی اور ہم وطن اور قریب رشتہ دار ہیں بڑے صاحب کمال جامع معقول و منقول عالم ظاہر و باطن کے ہیں اور شیخ کامل مکمل مگر خلق سے نہایت متنفر اور یکسو۔ ان دنوں میرٹھ میں مطبع ہاشمی میں کچھ علاقہ کر لیا ہے وہاں تشریف رکھتے ہیں۔ دوسرے صاحب جناب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی یہ بھی احقر کے پیر بھائی اور استاد بھائی ہیں اور مثل مولوی محمد قاسم صاحب کے ہیں اور یہ دونوں صاحب ہمارے حضرت مخدوم حاجی امداد اللہ صاحب مدظلہ جو احقر کے پیر ہیں ان کی طرف سے خلیفہ اور صاحب اجازت ہیں۔ اور تیسرے مولوی مظہر صاحب جو پہلے اجمیر میں مدرس رہ گئے ہیں احقر کے بھائی اور وطن دار ہیں سہارنپور کے مدرسہ میں مدرس اول ہیں اور ان کے چھوٹے بھائی مولوی محمد احسن صاحب بریلی کے انگریزی مدرسہ میں مدرس ہیں اور ان کے سوا اور بہت سے عالم اس ضلع میں ہیں اور احقر کے چار لڑکے ہیں ایک کا نام معین الدین جو اجمیر میں پیدا ہوا تھا اس کی عمر سولہ برس کی ہے قرآن شریف حفظ کر لیا ہے اب جناب مولوی محمد مظہر صاحب کی

خدمت میں عربی پڑھتا ہے اس سے برس دن چھوٹا قطب الدین نام ہے اس نے قرآن شریف ختم کر لیا اب کے سال انشاء اللہ کچھ اور پڑھنا شروع کرے گا۔ اس سے چار برس چھوٹا علاؤ الدین نام ہے وہ قرآن شریف حفظ کرتا ہے سات سپارہ اس نے حفظ کئے ہیں اور ایک چھوٹا لڑکا تیسرے برس میں ہے اس کا نام جلال الدین ہے اور ۲ میں غرق ہو کر مر گیا۔ اور ایک شمس الدین نام جلال الدین سے بڑا قریب برس دن کا مر گیا اور ایک لڑکی صدیقہ نام جو معین الدین سے بڑی تھی عذر کے دنوں میں مر گئی تھی اب ایک لڑکی فاطمہ نام جلال الدین سے تین برس بڑی ہے یہ ہے اولاد احقر۔ اور میری بہنوں کی اولاد میں دو لڑکے جوان عالم فارغ التحصیل قریب تکمیل کے ہیں۔ ایک مولوی عبداللہ جن کی عمر بیس اکیس برس کی ہے۔ بہت نیک طینت اور دیندار آدمی ہے۔ احقر کے شمول میں رہتا ہے اور گویا میری ہی اولاد میں شمار ہے احقر سے ہی اکثر پڑھا ہے اور دوسرا خلیل احمد اس نے کچھ احقر سے اور اکثر سہارنپور کے مدرسہ میں جناب مولوی محمد مظہر صاحب سے پڑھا ہے اور اب بھی وہیں پڑھتا ہے یہاں پر برسات بہت اچھی ہے نرخ گندم ۴۲ ثار گھی ۲ ثار تیل ۳ ثار ہے تم نے جو در باب زیارت کے لکھا ہے اے برادر یہ دولت عظیم نصیب سے ملتی ہے اور عمل اعمال سب بہانے ہیں یہ درود شریف ورد کرو شاید نصیب جاگ جاوے احقر کو بھی یاد رکھیو اگر وہ دولت میسر ہو یہ بے نصیب اب تک اس نعمت سے بے نصیب رہا ہے اور اپنے اندر قابلیت ایسی نہیں دیکھتا کہ اس کی آرزو کروں درود شریف یہ ہے اَللّٰھُمَّ صلی علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وسلم ایک سو ایک بار بعد نماز عشاء کے پڑھ لیا کرو کیا عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ نعمت نصیب فرمادے۔

۱۸ رجمادی الاول ۱۲۸۸ھ

خط بیسواں بمنبع الطاف واعطاف برادرم منشی محمد قاسم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں خط تمہارا بجواب احقر آیا۔ جو کچھ تم نے دربارہ اپنی سمجھ کے لکھا ہے بہت خوب ہے اللہ تعالیٰ جس پر حق واضح کر دے جس راہ سے چاہے کر

---

۲ ایک لڑکا علاؤ الدین سے بڑا قطب الدین سے چھوٹا فرید الدین نام دو سال ہوئے کہ تالاب ۲

دے اور جو مسئلہ تم نے پوچھا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بات کسی جگہ حدیث میں مصرح مفصل موجود نہیں مگر قواعد شرع کا اقتضاء یہ ہے کہ ثواب پہنچانا حقیقت میں اپنا استحقاق اوروں کو دیدینا ہے تو اسلئے جتنا ثواب اس عمل کا اس کرنے والے کو ہوتا۔ وہی جتنوں کو یہ چاہے پہنچ جائیگا اور اس کی نیت کی خوبی کا اثر ہے کہ اس کو بھی اس ثواب پہنچانے کا ثواب ہوگا جیسے کسی چیز کے دینے کا ہوتا رہا یہ امر کہ بعض احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے وہ بات خاص معلوم ہوتی ہے جیسے قل ہو اللہ کا ثواب تہائی قرآن کا ہوتا ہے اور یہی قول فیصل ہمارے استادوں کا ہے اور بعضے بزرگوں کے مکاشفے بھی اس کے مؤید ہیں واللہ اعلم اور جس حدیث میں ثواب پہنچانا مردوں کا وارد ہوا ہے غالباً اس میں قل ہو اللہ اور معوذتین اور الحمد کا پڑھنا فرمایا ہے ہرچند وہ حدیث ضعیف ہے مگر فضائل اعمال میں مقبول ہے۔ ۳۰ ر جمادی الثانی ۱۲۸۸ھ

خط اکیسواں | بنام اشفاق منشی محمد قاسم صاحب دام لطفہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں خط تمہارا آیا در باب علاقہ درگاہ جو کچھ تم نے لکھا عزیزمن اس میں یوں مصلحت معلوم ہوئی اور بعد استخارہ یہی خیال میں آیا کہ میں بذات خود اپنے لئے اس کی خواستگاری بشرط بھی نہ کروں۔ احتمال ہے شاید شرط و تورع میں آجائے پھر جائے انکار نہ ہو اور غالباً اجمیر رہ کر ساٹھ روپیہ سے کم میں میری گذر نہ ہو پہلے پچیس روپیہ مہینہ کا میرا خرچ تھا اور میں تنہا تھا اور وطن کو پندرہ روپیہ ماہوار بھیجتا تھا اور اب گھر پر بھی مجمع جب سے زیادہ ہے اور بہ نسبت سابق اب ہر چیز کی گرانی ہے اور میرے ایک دو لڑکوں میں سے کوئی رہے گا اور یہاں وطن کی بات ہے بہت سی چیزوں میں تخفیف ہے۔ ہاں اگر ممکن ہو تو برخوردار مولوی عبداللہ کے واسطے تم بھی سعی کیجیو اس کا اب نکاح ہو گیا ہے اور اس کو اب تلاش وطلب ہے۔ اور شغل کے باب میں جو تم نے استفسار کیا ہے حبس دم میں یہ ترکیب جب کرنی چاہیئے کہ کچھ مشاقی ہو جائے اول میں اتنا کافی ہے کہ بوقت صبح سویرے تنہا بیٹھ کر آنکھ بند کر کے زبان کو تالو سے لگادے اور سانس کو اوپر کھینچ کر سینہ میں بھرا رہے کہ کچھ جنبش نہ ہو پھر سر کو قلب کی طرف جھکا کر لا کو دہنے مونڈھے تک کھینچے اور

آلہ کو وہاں خیال کر کے سر کو بائیں طرف کو لاوے الا اللہ کو قلب میں خیالی ضرب لگائے
اوّل بطرز مشق ایک سانس میں تین بار کہہ کر بآہستگی سانس کو ناک کی راہ چھوڑے ایسا
کہ اگر کوئی پاس بیٹھا ہو تو اس کو اطلاع نہ ہو پھر جب سانس ٹھکانے لگجاوے تب دوسرا
دم کرے اس طرح دس بار کرے اور ہر روز ایک بڑھاتا رہے یا دو تین روز میں ایک
بار بڑھاوے جب اس میں اتنا مشاق ہو جائے کہ ایک سانس میں دو سو بار کہہ سکے جب
اس قسم کا شغل کرے جس کو تم نے پوچھا ہے۔ اور اگر حبس نہ کرے تو خواہ خفی خواہ سر خواہ جہر لآ
کو قلب سے یا بائیں گھٹنے سے کھینچ کر دہنے مونڈھے پر لاوے یہاں سانس کو چھوڑ
دے دوسری سانس سے الا اللہ قلب پر ضرب کرے اس میں سانس دو بار لیا جاتا ہے
اوّل مبتدی کو یہ شغل کرنا چاہیئے جب ذکر جہر میں گرمی پیدا ہو جائے تب شغل حبس کا ایک
وقت کرے جب اس کو منتہی تک پہنچاوے تب شغل سہ پایا جس کو تم نے پوچھا ہے
کرے۔ ترتیب ہر چیز میں لحاظ رکھنی بہتر ہے اگر تم کو شوق ہو تو اوّل حبس کو کرو جب وہ
پورا ہو جاوے تب لکھو ترکیب سہ پایہ کی مفصل لکھی جائیگی مگر میری رائے ناقص میں
اس زمانہ کے مناسب ذکر جہر بصورت معتدل ہے جتنا ہو سکے کرے جو شغل کہ نہایت
قوت چاہتے تھے وہ تو متروک ہو گئے ہیں مگر اب ایسے شغل کہ تھوڑی سی مشقت سے
ہوتے ہیں ہم لوگوں سے نہیں ہو سکتے اس واسطے ذکر جہر ہی مناسب ہے اور خفی کے
لئے پاس انفاس اگر یہ بھی نباہے جاوے تو غنیمت ہے۔ فقط

مکتوبات حصّہ دوم

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ

بنام قاضی محمد قاسم نیانگری

مکتوب ۲۲ ۲۵ ذی الحجہ ۱۲۸۸ھ ۔ مخزن الطاف عزیز القدر طالب صادق محب واثق دام الطافہم بعد سلام مسنون اشواق مشحون مطالعہ فرمادیں ۔خط تمہارا بعد مدت آیا احقر بتقریب عید الضحیٰ وطن گیا ہوا تھا وہاں سے آکر خط تمہارا ملا حال علاقہ اجمیر کا معلوم ہوا الخیر فیما وقع ۔میرے گمان میں محتاط آدمی کا وہاں گزارا مشکل ہے اور جو کچھ حال وبا اور بخار وغیرہ اس طرف کا لکھا ۔عزیز من یہ شامت اعمال ہم گنہگاروں روسیاہوں کی ہے عالم فتنہ وفساد سے ایسا پُر ہے کہ کیا عجب قیام قیامت ہو جاوے ۔یہ بھی رحمت ارحم الراحمین کی ہے کہ نہ آسمان سے پتھر برسے اور نہ کوئی طوفان آتا ہے اور نہ آگ برستی ہے یہ اس کی رحمت ہے وبا میں مرنا مسلمان کے حق میں شہادت ہے ایسے اوقات میں راضی بقضا رہنا اور جزع فزع نہ کرنا عین ایمان ہے ۔یاد رکھنا موت اور خوف عذاب کا ہونا نشانی ایمان کی ہے موت سے غافل ہونا عاقل کا کام نہیں اور عذاب الٰہی سے مامون ہونا ایمان سے بعید ہے اللہ کریم نے اپنی خوشنودی کو ان اعمال میں جن کا حکم ہوا ہے چھپا دیا ہے اور اپنے غضب کو ان کاموں میں جیسے منع کیا ہے چھپایا ہے ۔احتیاط تو یہی ہے کہ کوئی قصور نہ ہو اور اگر ہو تو اس کی تدبیر کرے ورنہ اپنے آپ کو مورد عتاب گنے اور فضل الٰہی سے مایوس نہ ہو یہ کلمہ توحید کا لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہنا کہ بنائے اسلام ہے اگر مرتے دم تک سلامت لے گئے اور اس پر مر گئے تو بہت کچھ ہے ورنہ ہم لوگ نماز روزہ جو کرتے ہیں کس کام کا ہے ۔کیڑے لگا اناج اگتا نہیں پھل کہاں سے

دے۔ یہ اعمال ہمارے ہزاروں عیب سے پُر ہیں۔ بارگاہ خداوندی کہ پاک مطلق ہے
وہاں لائق قبول کے کیونکر ہو مگر اس کی بے نیازی اور شان بلند سے یہ امید ہے کہ کیا
عجب ان کو بھی قبول فرمالے اس کی شان کے مناسب تو کسی کی بھی عبادت نہیں نبی ہو
یا ولی ہو تو جو ایسا بلند شان اور بے پرواہ ہو وہ اگر بُردں کو بھی قبول فرمالے تو کیا عجب
ہے۔ بارگاہ بلند خداوندی میں ہر کوئی قصوروار ہے اور اپنی نجات میں اسی کی رحمت کا
امیدوار ہے بڑی سے بڑی عبادت لائق بھروسہ کے نہیں اور بڑے سے بڑا گناہ ناامید
نہیں کرتا۔ ایمان خوف ورجا کے بیچ میں ہے کفر اور شرک بڑھ کر کوئی گناہ نہیں کہ ابدالآباد
کو رحمت خداوندی سے دور پھینک دیتا ہے۔ اگر عمر بھر دنیا کے کوئی برے کام کرے اور
مرتے دم اس سے باز آوے اور کلمہ توحید پر مرجاوے نجات پاوے۔ اے برادر جگہ
مایوسی کی نہیں وہ بارگاہ جہاں انبیأ اور اولیا کو امید کی جگہ ہے ہم جیسے گنہگار روسیاہ
تباہ کار لوگوں کو بھی امید ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے مرتے دم تک اس کلمۂ
توحید پر سلامت رکھے کہ اسی پہ خاتمہ ہو جاوے اور بیشک آدمی ہونا بہت مشکل ہے
اور جو کچھ کتابوں میں لکھا ہے وہ ان لوگوں نے اپنے حوصلہ کی موجب لکھا ہے۔ کروڑ
پتی لکھ پتی کو مفلس سمجھتا ہے اور لکھ پتی ہزاروں والے کو بے قدر گنتا ہے اور ہزاروں
والا سیکڑوں والے کو کچھ نہیں سمجھتا۔ اور حقیقت میں مفلس وہ ہے کہ جس کے پاس
کچھ نہ ہو اور مالدار وہ ہے جس کے پاس سب کچھ ہو۔ خداوند کریم غنی ہے اور ہم سب
مفلس۔ اور ہماری نسبت ہمارے زمانہ کے اولیأ غنی ہیں اور ان کی نسبت پہلے زمانہ
کے اولیأ اور ان کی نسبت ان سے پہلے کے اور ان کی نسبت انبیاء سے قیاس پر حال
سمجھنا چاہیئے۔ غرض جب تلک یہ ٹوٹا پھوٹا ایمان باقی ہے ہزاروں امیدیں لگی ہیں۔
مایوسی کی جگہ نہیں۔ مفلس حقیقی وہ ہے جو ایمان سے بے نصیب ہے مگر ایمان کام کا
وہی ہے کہ مرتے دم سلامت رہے۔ دیکھئے اسوقت جانکاہ میں کیا پیش آوے۔ اے
بھائی غم ایمان کا اصل سب کی ہے تو نماز روزہ کو کیا کہتا ہے۔ اگر لا الہ الا اللہ۔ محمد رسول اللہ
سلامت لے گئے تو ہماری بڑی معراج ہے اور سب آدمیت اور ولایت حاصل ہے

اور نہیں تو کچھ بھی نہیں اور جو کچھ حال تم نے محمد صالح کے خواب کا پوچھا ہے۔ برادر عزیز یہ کوئی شخص کذاب مفتری ہے محمد صالح نام کوئی بزرگ مدینہ شریف میں نہیں اور نہ یہ کاغذ عرب سے آیا اور نہ عرب میں کچھ اس کی خبر۔ واللہ اعلم یہ کون شخص ہے دو تین سال کے بعد ایک اسی مضمون کا کاغذ آتا ہے اور اکثر پنجاب کی طرف سے یہ شور اٹھتا ہے۔ اے برادر یہ بالکل جھوٹ اور افترا خدا رسول پر ہے۔ اللہ اُس شخص کو توبہ نصیب کرے۔ بے شک علامات قیامت کے بہت ظاہر ہیں مگر دیکھئے کہ کب ہو ابھی بہت باتیں باقی ہیں جن کا وعدہ صحیح حدیثوں میں ہوا ہے اور آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا سب سے پچھلی علامت قیامت کی ہے فقط والسلام اپنے والد اور بھائیوں کو اور سب دوستوں کو سلام مسنون کہیو۔

مکتوب ۲۳ موصولہ ۲۳ ؍ رجب ۱۲۹۰ھ۔ مشفق و مکرم مخزن الطاف و کرم دام الطافہم بعد سلام مسنون عرض ہے کہ پہلے آپ کا خط بہ استفسار مسئلہ جمعہ آیا تھا اس کا جواب مفصل روانہ کیا تھا کہ دوسرا خط پہنچا اس خیال سے جواب اس کا نہ لکھا کہ وہ خط پہنچ گیا ہوگا اب خط آیا تو اس سے معلوم ہوا کہ وہ خط نہیں پہنچا۔ اللہ جانے کیا آفت آئی اب یہ خط بے رنگ روانہ کرتا ہوں خدا کرے پہنچے۔ جمعہ کے باب میں مختصر یہ ہے کہ علماء حنفیہ نے شرائط جمعہ کے جو مقرر کئے ہیں ان میں سلطان بھی ہے اور اس ملک میں سلطان اہل اسلام نہیں تو موافق اس مذہب کے جمعہ نہ ہوگا۔ اور باقی ائمہ نے کچھ شرط نہیں کی تو جمعہ ہوگا مگر علمائے حنفیہ نے لکھا ہے کہ اگر حاکم اعلیٰ کافر ہو تو مسلمان اپنے لئے حاکم نائب مسلمان کی درخواست کریں کہ وہ اہتمام جمعہ کا کیا کرے اور جو یہ بھی نہ ہو تو مسلمان اپنا ایک حاکم اپنی مرضی پر اس کام کے لئے مقرر کریں اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو جب مسلمان مجتمع ہو کر ایک امام کر کے جمعہ پڑھ لیں گے تو جمعہ منعقد ہو جائیگا۔ اس روایت پر کوئی جمعہ اس ملک کا خالی نہیں رہتا البتہ بہ لحاظ اس شرط کے احتیاطاً فرض ظہر بے جماعت پڑھ لینے کا حکم کیا ہے۔ غرض کہ باتباع تینوں اماموں کے یا بنظر اس روایت کے جمعہ ہو جاتا ہے اس کے ہونے میں کچھ تردد نہیں جس پر یہ کہا جاوے کہ شک سے نماز نہیں ہوتی۔ اور احتیاط

بنظر اس شرط کے ہے ۔ اور اگر کوئی احتیاط نہ کرے تو عند اللہ معذور ہے ۔ اور یہی فتوی شاہ عبد العزیز صاحب کے زمانہ میں ہوا تھا ۔ جب مرہٹے دہلی پر غالب آگئے تھے اور بادشاہ باقی نہ رہا تھا ۔ اور سنا ہے کہ جب تاتار میں کفار کا غلبہ ہو گیا تھا اس زمانہ میں وہاں کے علماء نے کہ حنفی مذہب تھے جمعہ نہیں چھوڑا غرض کہ اس ملک میں جمعہ چھوڑنا کسی طرح جائز نہیں اور فرض جمعہ ہی کے ادا ہوتے ہیں اور نماز ظہر پڑھنا ایک احتیاط ہی ہے ۔ اور جو کوئی نماز ظہر کو جماعت سے پڑھتے ہیں غلطی کرتے ہیں ۔ اور چاروں رکعت کا بھرا پڑھنا اور نیت آخر ظہر کی جو ذمہ پر ہے کرنا یہ سب احتیاط اس امر کی ہے کہ یہ نماز درصورت جائز ہونے جمعہ کے لغو نہ ہو یا کوئی قضا ظہر ہو جائے یا نفل ہو جائے ۔

احقر کو اس مسئلہ میں اتنا معلوم ہے امید ہے کہ کافی ہو اور جھگڑے کبھی طے نہیں ہوتے اور نہ جھگڑنے والوں کا پیٹ بھرے ۔ ان کی تم مت سنو فقط اپنے والد اور بھائیوں کو اور سب احباب کو سلام کہیو ۔

مکتوب ۲۴ موصولہ ، رذیقعدہ ۱۲۹۰ھ ۔ منبع اشفاق مخزن الطاف برادرم عزیز منشی محمد قاسم بعد سلام مسنون التماس ہے خط آپ کا پہنچا حال قیام جناب مولوی ارشاد حسین صاحب کا معلوم ہوا ۔ خط ان کی خدمت میں آج روانہ کیا ہے ۔ دو مسئلہ جو تم نے پوچھے ہیں ان کا جواب یہ ہے کہ نماز تہجد میں قرأت کی کچھ تعیین نہیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم اور اصحاب رضوان اللہ علیہم بڑی بڑی سورتیں پڑھتے تھے ۔ اور بعضے بزرگوں نے تمام قرآن ختم کیا ہے ۔ سنت یوں ہے کہ جتنا قرآن آدمی کو یاد ہو اس کو ہر روز یا چند روز میں پڑھ لیا کرے اور ترکیب قل ہو اللہ کی گھٹا بڑھا کر عمل مشائخ رحمہم اللہ کا ہے ۔ ایک بزرگ سے سنا ہے کہ اگر حاجت دنیاوی کے واسطے پڑھے اول بارہ بار پڑھے اور پھر گھٹاوے ۔ اور اگر حاجت دنیاوی کے واسطے پڑھے اول ایک بار پڑھے اور پھر بڑھاوے اور یہ بھی معمول مشائخ رحمہم اللہ میں سے ہے کہ بارہ رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ اخلاص تین بار پڑھے ۔ اور عدد رکعات حدیث میں مختلف آیا ہے سنت یہ ہے کہ چار سے کم نہ پڑھے اور دس سے یا بارہ سے زیادہ نہ پڑھے اور اس سے کم و بیش جائز

ہے چاہے دو پڑھ لے یا جتنی جی چاہے اُتنی پڑھ لے کچھ حرج نہیں ۔ اور دوسرے مسئلہ کا جواب یہ ہے کہ ہاتھی دانت پاک ہے اور تر ہونے سے ناپاک نہیں ہوتا ۔ اور عاج جس کی کنگھی حضرت خاتون جنت رضوان اللہ کی تھی اس میں اختلاف ہے کہ وہ ہڈی کسی دریائی جانور کی ہوتی ہے یا دانت ہاتھی کا ۔ قول اوّل کو ترجیح ہے اور دانت پہننا جائز ہے مگر اس ملک میں مشابہت کفار کی ہے پرہیز افضل ہے اور حال مشفقی میاں غلام حسین کا معلوم ہوا اللہ تعالیٰ ہر بلا و آفت سے پناہ میں رکھے دفع اعداء کے واسطے اللھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذ بك من شرورھم ہر نماز کے بعد تین بار پڑھ لیا کریں اور سورہ لایلاف قریش ستر بار ہر شب پڑھیں ۔ اور اگر آیت کریمہ لا الٰہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین کا ختم چند آدمی مل کر جے دن میں ہو سکے سوا لاکھ بار پڑھ لیں تو بہت نافع ہو ۔ اور سنت بعد جمعہ دونوں روایت آئی ہیں چار بھی اور دو بھی علما نے جمع کو افضل سمجھا ہے یعنی چار اور دو چھ پڑھ لے ۔ اور اس ملک میں بھی دو سال سے گرانی ہے کچھ بیشی ہوتی رہتی ہے ۔ ان دونوں نرخ گندم ۱۸ یا ۱۷ آثار ہے مگر مونگ ماش اور موٹھ ۳۰ آثار ہے ۔ باقی اشیاء بدستور گراں ہیں دیکھئے کب تلک یہ صورت رہے یا مآل کیا ہو ۔ فقط اور سب کو سلام کہیو ۔ علی الخصوص اپنے والد اور بھائیوں کو ۔ یہ خط کئی دن ہوئے شروع کیا تھا آج فرصت کئی دن میں ہوئی اب ختم کر کے روانہ کرتا ہوں ۔

مکتوب ۲۵ موصولہ ۲۳ رجب ۱۲۹۳ھ یہ مکتوب چند سوالات کے جواب میں ہے پہلے سوال کا خط اور پھر جواب کی نقل ہے ۔

بجناب حضرت مولانا صاحب قبلہ ارباب فضائل وکعبہ اصحاب فواضل حضرت مولوی حافظ محمد یعقوب صاحب دام ظلکم ۔ احقر العباد محمد قاسم بعد آداب بصد نیاز کے عرض رسا ہے جناب من دریافت کرنا مسائل مندرجہ ذیل کا احقر کو ضرور ہے ترصد کہ جواب باصواب سے مشرف فرمایئے ۔

سوال (۱) مہر شرعی کتنی قسم کا ہے ۔ اور جس کسی کا عقد نکاح بلفظ مہر شرعی کے

بلا تعداد ہوا ہو تو عورت کس قدر مہر لینے کی مستحق ہے۔
مسئلہ (۲) مہر مثل عورت کے باپ کی قوم کے مہر کو کہتے ہیں اور مہر معجل وہی ہوتا ہے جو اُسی وقت ادا کر دیا جاوے یا اور کوئی۔ اور مہر معین اسی کو کہتے جس کی تعداد مقرر ہو جاوے یا اور کچھ۔ علاوہ اس کے اور بھی کوئی قسم مہر کی ہے یا بس۔
مسئلہ (۳) ایک شخص مرگیا اور مال منقولہ غیر منقولہ جائداد اپنی چھوڑ گیا۔ دو پسر دو دختر ایک زوجہ اس کے پیچھے باقی رہے۔ مثلاً پانصد روپیہ کی جائداد ہے ہر ایک کا حصہ جائداد میں کس قدر ہے اور من جملہ دو بیٹیوں کے ایک بیٹا میت کا مر گیا۔ جو بیٹا مرا اس کا بیٹا یعنی پوتا میت کا موجود ہے۔ اس جائداد میں اس کا کتنہ حصہ ہے۔ پوتا دعویدار تقسیم جائداد موروثی کا اپنے چچا و پھوپا و دادی سے ہے۔ اور دادی یعنی زوجہ میت کا یہ عذر ہے کہ مہر میرا میرے شوہر کے ذمہ تھا اس کے عوض میں یہ جائداد مجھ کو شوہر میرے نے دے دی اور مہر صمأ کا میرا تھا ثبوت مہر صمأ کا عورت کے پاس نہیں ہے۔ اور مہر مثل عورت کے باپ کے قوم کا بھی ثبوت نہیں ہو سکتا کہ کوئی عورت کے باپ کی قوم کی یہاں میسر نہیں آسکتی البتہ عورت کے شوہر یعنی میت کے بھائی ہیں مثلاً ان کا مہر سو یا سوا سو روپیہ کا ہے۔ اور اس عورت نے بعد فوت ہونے شوہر اپنے کے نکاح ثانی ہمراہ برادر شوہر متوفی کے کر لیا۔ اور نکاح ثانی کا مہر مامعہ کا بندھا یہ صورت اس مسئلہ کی ہے اور میت کا پسر زندہ اور دونوں دختران تائید کلام والدہ اپنی کی کرتی ہیں پوتا ان سب سے دعویدار تقسیم جائداد کا ہے تو اس صورت میں پوتا کس قدر حقدار حصہ جائداد موروثی کا ہے اور عورت میت کا مہر کس قدر شرع سے مل سکتا ہے یعنی مدعی کی دادی کا عذر مہر صمائی کی نسبت لائق پذیرائی کے ہے یا نہیں اور ہے تو کتنا ہے فقط والداور برادران و امام الدین برادرزادہ کی طرف سے تسلیم نیاز اور بخدمت شریف صاحبزادگان جناب کے سلام نیاز تاریخ ۱۸ رجب ۱۲۹۳ھ از نیا نگر ضلع اجمیر

شجرہ نسب
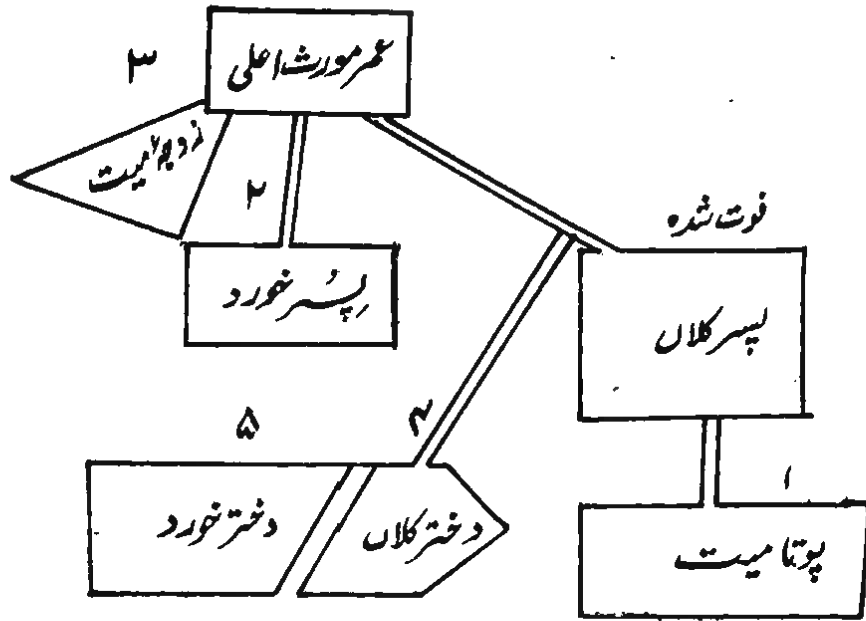
۲، ۳، ۴ و ۵ مدعا علیہم مدعی

دعویٰ تقسیم جائداد مورث اعلیٰ۔

جواب حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ

جواب سوال (۱) مہر کم سے کم حنفیوں کے نزدیک دس درہم کا ہے جس کے قریب تین روپیہ کے ہوتے ہیں اور زیادہ کی حد نہیں اور اکثر مراد مہر شرعی سے یہی ہوتا ہے اور کبھی مراد اس سے یعنی مہر شرعی سے مہر مسنون یعنی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ازواج مطہرات اور صاحبزادیوں کا مقرر فرمایا ہے ہوا کرتا ہے اور اس کی مقدار پانسو درہم ہیں جس کے قریب ایک سو تبیس روپیہ کے ہوتے ہیں۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ اس ملک کا عرف اس باب میں کیا ہے عرف کے اعتبار پر حکم ہوگا اور اگر عرف نہ معلوم ہو یا کچھ عرف ہی نہ ہو دس درہم ہوں گے فقط

(۲) مہر شرعی معجل یعنی سردست جو دیا جاوے یا جس کی ادا کی مدت مقرر نہ ہو جب چاہے عورت مہر اپنا وصول کرلے اور مہر موجل یعنی جس کے ادا کی مدت مقرر ہو جیسے دس برس یا غیر معین جیسے موت زوج اور زوجہ کی یا طلاق۔ اور ایک اصطلاح مہر مثل کی ہے یعنی اس جیسی عورت کا جو عرف میں مہر ہوتا ہو اور اس میں معتبر اس کے باپ کی جانب ہے نہ ماں

کی۔ اور اس جہت سے کہ مہر کا ذکر کرنا نکاح کے وقت لازم نہیں اگر مہر کا ذکر نہ ہوا ہو مہر مثل لازم آیا کرتا ہے ورنہ جو کچھ معین ہو کم ہو مہر مثل سے یا زائد جو باہم ٹھہر جائے وہ لازم آتا ہے اور کوئی قسم مہر کی نہیں ہے فقط۔

(۴۳) یہ مسئلہ اڑتالیس سہام سے ہوا۔ چھ سہام زوجہ کو اور چودہ چودہ سہام دونوں لڑکوں کو اور سات سات دونوں لڑکیوں کو پہنچے اور وہ پوتا قائم مقام اپنے باپ کا ہوا اگر اس کا اور کوئی وارث نہ ہو اور یہ دادی حقیقی اس پوتے کی اس کے باپ کی حقیقی ماں نہ ہو ورنہ چھٹا حصہ اس کو ملے گا۔ اور اگر اور کوئی وارث ہوگا اس کا حصہ اس کو ملے گا باقی یہ پوتا اپنے حصہ کے موافق پائے گا۔ اور دعویٰ کرنا عورت کا کہ یہ جائداد بعوض مہر کے کہ وہ پانسو روپیہ ہے مجھے میرے خاوند نے دیدی ہے اگر ثابت ہو جاوے پھر کسی کو کچھ نہیں پہنچے گا۔ اور دعویٰ مہر معین کا ہے۔ اگر وہ پوتا یوں کہے کہ مہر اسقدر نہ تھا بلکہ اس سے کم تھا یا نکاح میں مہر کا ذکر نہ ہوا تھا تب تو مہر مثل کے تلاش کی حاجت ہے ورنہ کیا ضرورت ہے اور اس کی صورت یوں ہو سکتی کہ دیکھے ایسی عورت کا یعنی جیسا نسب جیسی عمر جیسے دیس کی ہے کیا مہر ہوا کرتا ہے وہی مہر ہوگا۔ اور اس صورت میں ایک اور بات بھی ہے کہ یہ پوتا جو دعویدار میراث کا ہے اس کا باپ مرنے سے پہلے موافق اپنے بھائی بہنوں کے مقر اور مصدق اپنی ماں کے دعوے کا تھا یا نہیں اگر مقر اور مصدق تھا اب پوتے کو کچھ دعوے کی گنجائش نہیں اور اگر وہ ساکت تھا یا مخالف تب البتہ گنجائش ہے اور در صورت صحت دعوے کے عورت کے ذمہ گواہ ہیں۔ اگر گواہ نہ ہوں اور پوتا کوئی مقدار معین مہر کی بتلاتا ہے اور اس کے گواہ اس کے پاس ہوں عقد کے یا اقرار عورت کے کہ میرا مہر اتنا ہے تو اس کے گواہ سنے جائیں گے ورنہ مہر مثل اگر عورت کی مطابق ہے اس کا کہا قبول ہوگا اور اگر اس پوتے کے مطابق ہے قول اس کا معتبر ہوگا اور دونوں سے قسم لی جاوے گی اور یہ دعوے عورت کا کہ زوج یہ جائداد بعوض مہر مجھے دے گیا ہے مہر چاہے کم ہو یا زیادہ اس کے لئے بھی عورت کے ذمہ گواہ ہیں اور بولدرث پر قسم آوے گی فقط

حررہ محمد یعقوب نانوتوی عفی عنہ (یعقوب ۱۱۹)

مکتوب ۲۶ موصولہ ۲۶ محرم ۱۲۹۴ھ ۔ مشفق و مکرم عزیزم منشی محمد قاسم صاحب دام لطفہم بعد سلام مسنون واشواق کے مطالعہ کریں ۔ بعد مدت خط تمہارا آیا ۔ اس راہ میں استقامت اصل ہے یافت ونا یافت کے ساتھ کام نہ رکھے اور دروازہ کریم کا کھڑ کھڑائے جائے اس در سے کوئی محروم نہیں رہا تم بھی انشاء اللہ تعالیٰ محروم نہ رہو گے اور اب بھی محروم نہیں ہو ۔ توفیق دوام ذکر اللہ یہ کیا تھوڑی بات ہے یہ ناکارہ روسیاہ کہ مدت سے اس نعمت سے محروم ہے اب اس کو بھی غنیمت سمجھتا ہے کہ اس کا نام زبان سے لوں میاں ہم جیسے روسیاہ بھی بارگاہ میں قریب اور درجہ والے ہوں معلوم ۔ مگر ایک دھن لگی رہے تو کیا عجب ہے کہ کبھی کچھ پوچھ ہو جائے ہمارے طریقہ چشتیہ خصوصاً صابریہ میں سوائے درد وسوز اور اضطراب اور بے چینی اور کچھ مطلوب نہیں ۔ سو بحمد اللہ وہ تمہارے اندر معلوم ہوتا ہے جائے شکر ہے جتنا ذکر کی کثرت کرو گے یہ بات بڑھے گی ۔ اور کچھ نظر آنا یا معلوم ہونا طالب اللہ کے طریقہ سے ایک الگ بات ہے کسی کو ہووے یا نہ ہووے برابر ہے ہاں اور تم نے مبتدی اور متوسط اور منتہی کے معنی پوچھے ہیں اور فنا اور بقا کے سمجھنے کا قصد کیا ہے سنو! مبتدی وہ ہے جس کے دل میں طلب اس راہ کی جوش کرے اور تلاش میں مصروف ہو اور موانع سے دامن چھڑا دے ۔ اور متوسط وہ ہے کہ یہ طلب غالب آ کر اس کی عادات قدیمہ کو بدل دیوے ۔ اور اثر اس کا اس کی حرکات و سکنات میں ظاہر ہو جاوے جن کی محبت پہلے تھی ان کی محبت نہ رہے یا ضعیف ہو جائے اور منتہی وہ ہے کہ سوائے یاد الٰہی کے کوئی بات اس کے دل میں نہ رہے ۔ اور ایسا غلبہ اگر روز کرتا ہے اور سب کو بھلا دیتا ہے اور اگر کچھ کمی ہوتی ہے تو یاد کسی کی آتی ہے مگر جیسے ہوا سے تنکا اڑتا ہے اس طرح اڑ جاتی ہے اور یہی معنی فنا کے ہیں جو لائق فہم کے ہیں یعنی محبت اور یاد غیروں کی فنا ہو جائے حتیٰ کہ اپنا خیال بھی اور یہ مطلب نہیں کہ موجود غیر موجود ہو جائے یہ بات محال ہے ۔ باقی وہ بات جو ان اشعار میں درج ہے ایسی کہ اس مثال سے سمجھ لو کہ کشتی چلتی ہے اور اس کنارہ سے اس کنارہ پہنچ جاتی ہے اور بیٹھنے والا بیٹھا ہوا ہے حرکت تلک نہیں مگر اس کنارہ سے اس کنارہ پہنچ جاتا ہے دیکھو حرکت ایک ۔ اور متحرک دو ۔ یا یوں سمجھو کہ آفتاب

روشن ہے اور اس سے زمین روشن ہے۔ روشنی ایک اور روشن دو۔ معنی یہ ہیں کہ وجود ایک ہے کہ ذات باری کے لئے ہے اور اسی کا وصف ہے اور باقی موجودات زمین آسمان اسی کی بدولت اس وصف کے ساتھ موصوف ہے وصف ایک ہے اور موصوف دو ہیں۔ اور یہ مطلب نہیں کہ معاذاللہ خدا اور بندہ ایک ہے یا ایک ہو جاتا ہے۔ باقی تفصیل ان مضامین کی موقوف ملاقات پر ہے روبرو بہت سے مضامین بیان ہو سکتے ہیں اور تحریر میں آنا دشوار ہے اور تم نے مراقبہ کو پوچھا ہے اب اتنا ہی مراقبہ کافی ہے کہ بعد تھوڑی دیر ذکر کر کے چپ ہو قلب کی طرف متوجہ ہو کر یہ دھیان کرو کہ ایک نور دل میں ہے یا کوئی گرمی یا جوش ہے یا اطمینان اور تسلی۔ اور جس وقت ذکر میں لذت اور مزہ آوے ذکر کو بڑھا دیوے معمولی عدد سے زیادہ کر دے بلکہ بے عدد جب تلک ذوق رہے ذکر کرتا رہے اور ذکر میں آواز خوش اور دردناک اختیار کرے اور مد کرے اور جب گرمی قلب میں بڑھے آواز کو بلند کرے اور اسم ذات میں اکثر ذوق شوق بڑھا کرتا ہے اور کسی وقت فرصت اللہ اللہ مکرر بے ضرب یا ضرب کے ساتھ یا اللہ مجرد بے ضرب یا ضرب کے ساتھ ذکر کرے اور باقی مراقبہ کی کیفیت اور ترکیبیں انشاء اللہ تعالیٰ بعد میں تحریر ہو سکیں گی فقط اپنے والد اور بھائیوں کو اور سب کو سلام کہیو۔

مکتوب ۲۷ | موصولہ ۱۹ صفر ۱۲۹۲ھ۔ عزیز القدر گرامی شان طالب مطلوب حقیقی سالک مسالک تحقیقی سلمہ وشرفہ ربی تعالیٰ۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں۔ خط آپ کا پہنچا قلت فرصت سے جواب میں دیر ہوئی عزیز من معنی نفی اثبات کے یہ نہیں کہ موجود کو معدوم کر دے بلکہ یہ معنی ہیں کہ غلط فہمی سے جس معدوم کو موجود سمجھ رہا ہے اور موجود کو معدوم اور حاضر کو غائب اور غائب کو حاضر اس کو صحیح سمجھ لے اور یہ بات پوری پوری بدون دفع حجاب ممکن نہیں التجا جناب باری میں کرو کہ الٰہی اس پردہ کو اٹھا دے اور وہ دھن لگا دے۔ امید ہے کہ اگر پورا نہیں ادھورا ہی سہی کچھ نہ کچھ اپنے مرتبہ کی موجب منکشف ہو جاوے گا مگر مطلب صوفیہ کرام علیہم الرحمۃ کا سمجھ لینا اول مناسب ہے ان کی غرض یہ نہیں کہ سوائے ذات پاک خداوندی معدوم محض اور ہر اعتبار سے ساقط اور ہر حکم سے

بے نصیب ہیں آخر یہ فرقہ فرقۂ اسلامیہ ہے۔ انبیاء اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور ہوش وحواس والے ہیں دیکھتے ہیں سنتے ہیں کھاتے پیتے نکاح کرتے مال واولاد رکھتے ہیں۔ تجارت زراعت معاملات کرتے ہیں۔ یہ کب ہوسکتا ہے بلکہ غرض ان کی یہ ہے کہ وجود حقیقی ذات پاک کو ہے اور مجازی اور ظلی اور اعتباری باقی موجودات کو اس کو ایک مثال سے خیال کرلو ہوا پر اگر انگلی سے لکھو اب ج۔ اب دیکھو کہ الف بے سے اور جیم سے متمیز ہے نہ الف جیم ہے نہ بے ہر ایک کا وجود جدا۔ حکم جدا۔ مگر جو یوں کہیں کہ الف کا وجود خیالی ہے سوائے انگلی کے کہ اوپر سے نیچے کو آئی اور کیا ہے صحیح ہے۔ اسی طرح ذات وصفات وافعال خداوندی کا یہ تمام عالم ایک اثر ہے اگر فیض وجود ایک آن اُدھر سے منقطع ہوجائے سب کی اصلی حقیقت نظر آجائے یعنی عدم محض ہوجاوے مگر اس وقت کون دیکھے اور کس کو دیکھے اس سے زیادہ یہ اسرار لائق بیان نہیں۔ اللہ تعالیٰ نصیب کرے۔ جب تلک واضح نہ ہو عقیدہ ظاہر شریعت پر رکھو اور تصدیق ان حضرات کی کرو اور اپنے قصور کے قائل اور حریص کشف حقیقت کے رہو۔ خداوند تعالیٰ کے در پر کسی کے سوال کا جواب لا نہیں ہوتا گھبرانا اور چھوڑ بیٹھنا نہ چاہیئے ؎

چوں نشینی بر سر کوئے کسے عاقبت بینی تو ہم روئے کسے

فقط والسلام ہاں مسئلہ لنگوٹ کا اس کی کہیں ممانعت نہیں ہے جب ناف سے گھٹنوں تلک چھپا ہو۔ اگر اوپر یا نیچے کچھ بندھا ہو کیا ڈر ہے فقط والسلام اور سب کو سلام خوب یاد آیا من عرف نفسہ فقد عرف ربہ یعنی اس یہ نشان کا اس جہان میں یہ ایک نمونہ ہے۔ جیسے نفس یعنی جان اور حقیقت آدمی کی نہ عین جسم کی ہے نہ داخل نہ خارج اور یہ مکان اسی سے آباد دار اسی کے نور سے منور ہے۔ نہ جدا ہے نہ ملا ہے اور اول سالک کو نور نفس کا نظر آتا ہے اسی لئے فرمایا من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔ کہ کشف عالم غیب کی اول منزل یہی ہوتی ہے واللہ اعلم۔

مکتوب ۲۵ | موصولہ ۱۲ شوال ۱۲۹۴ھ۔ منبع اشفاق وعنایات منشی محمد قاسم صاحب دام لطفہم۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں۔ خط آپ کا رمضان شریف میں آیا تھا جب فرصت

نہ ملی بعد عید ارادہ سفر عرب مصمم ہو گیا قافلہ دسویں تک روانہ ہونے والا ہے آج نویں تاریخ ہے۔ احقر بھی روانہ ہونے والا ہے۔ آپ نے پوچھا ہے کہ یہ لڑائی روم و روس وہی موعود لڑائی ہے یا نہیں؟ زمانہ بسبب ظہور علامات قرب قیامت وہی ہے مگر صورت اس لڑائی کی ویسی نہیں۔ کوئی قوم نصاری سلطان کی طرف ہو کر لڑتی نہیں جب یہ امر ظہور ہو گا تب البتہ وہی صورت ہے وہ اللہ جانے کب ہو جاوے۔ باقی پریشانی لاحاصل ہے بے شک زمانہ فتنہ کا خوفناک ہوتا ہے مگر خداوند کریم جس کو چاہتا ہے محفوظ رکھتا ہے تدبیر اس کی سوائے دعا اور التجا جناب باری میں اور کیا اور ہر وقت ڈرنا اور پھونک پھونک قدم رکھنا چاہئیے اور اتباع شرع کو اصل ایمان کی ہے اور جب ہی توبہ ہوتی ہے کیونکہ جب تک گناہ کو گناہ نہ سمجھے اس سے باز آنا معلوم۔ حدیث شریف میں یہ دعا منقول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی ہے نعوذ باللہ من جمیع الفتن ما ظہر منہا وما بطن اس کو دوام کریں معنی یہ ہیں کہ پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے سب فتنوں سے جو ظاہر ہوں ان میں یا باطن۔ خبر بعضے اہل کشف کا گمان ہے کہ اگلی صدی کے شروع میں ظہور مہدی اور آثار قیامت موعودہ ظاہر ہوں گے۔ اور بعضوں نے یوں کہا ہے کہ وہ زمانہ ابھی دور ہے واللہ اعلم اگلی بات کہنی فضول ہے جو خدا چاہے سو ہو۔ بارش کی اس طرف نہایت قلت ہوئی شروع اساڑھ میں کچھ برس کر پھر تمام مہینہ نہ برسا اور ساون بالکل خالی گیا۔ آخری جمعہ کو بعد نماز اوّل آندھی اٹھی پھر عید تک خوب مینہ برسا امید آگے کی ہو گی۔ ساونی نہایت کم کیا بالکل نہیں ہوئی اکیھ ضائع ہو گئی اناج اگر پیدا ہو جائے تعلق جی جاوے نرخ یہاں دس سیر تھا اب بارہ سیر ہو گیا اور ایک حال پر ٹھہرا ہوا ہے فقط سب کو سلام دعا جو تم نے بھیجا تھا پہنچا مدرسہ میں صرف ہوا۔ اب اگر خط لکھو مجھے لکھنؤ معرفت مولوی عنایت اللہ صاحب کے لکھیو۔

مکتوب ۲۹ موصولہ ۲۵ شوال ۱۲۹۴ھ۔ مشفق و مکرم منشی محمد قاسم سلمہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمائیں۔ خط تمہارا بجواب خط احقر پہنچا اب تک صورت روانگی کی نہیں ہوئی تھی اب ٹول مرکب دخانی کا کیا ہے۔ اول تنق کے پچیس روپیہ اور

چھتری کے ۳۵ - اور کوٹھری میں ایک آدمی کے ساٹھ روپیہ ہوئے تھے - اب نرخ گراں ہوگیا ہے اور جہاز بھر گیا ہے بظاہر خبر روانگی کی اٹھائیسویں شوال کو مشہور ہے مگر گمان غالب یوں ہے کہ یکم ذیقعدہ کو چلے اس جہانہ کا نام اگست ہے اور حاجی قاسم کے ٹھیکہ میں یہ معاملہ مولوی عنایت اللہ صاحب اور ان کے دلالوں کی معرفت ہوا ہے دو جہانہ اور قریب ہی روانہ ہونیوالے ہیں نرخ یہاں اب کسی قدر ارزاں ہے آٹا گیہوں کا ۹ ثنار ہے مگر موسم نہایت گرم ہے مینہ بعد عید کے نہیں برسا فقط والسلام سب صاحبوں کو سلام پہنچے -

مکتوب ۳۲ مشفق و مکرم عزیز القدر طالب صادق منشی محمد قاسم صاحب ادام اللہ شوقہ وذوقہ - بعد دعوات مزید عمر و علم و عمل وسلام مسنون مطالعہ فرماویں خط تمہارا عین انتظار میں آیا - دھیان تھا کہ الٰہی کیا مانع ہوا ہے ظاہر ہوا کہ طبیعت اچھی نہ تھی اب الحمد للہ ساتھ ہی دریافت صحت سے اطمینان ہوا جو کچھ کیفیت دوام توفیق ذکر الٰہی کی لکھی ہے اس کے دریافت سے اس عاجز کو نہایت خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ ترقی دیوے -

اور کمالات ظاہری و باطنی سے مشرف فرمائے تم نے اوراد کے باب میں پوچھا ہے درود شریف میں سو بار ضروری سمجھنا اور باقی کو موصوف ذوق اور فرصت پر رکھنا بہتر ہے اور ذکر کو بارشد و اطمینان کے ساتھ کرنا اصل سمجھو اگر بعد تہجد پورا نہ ہو بعد نماز صبح ورنہ بعد ظہر بعد عصر بعد مغرب غرض اسی طرح پورا کر لینا چاہیئے اور بوقت ذکر حرکت قلب کے طرف کچھ التفات مت کرو اور نہ اس کی فکر کرو باطمینان ذکر میں لگے رہو حرکت چشتیہ خاندان میں مقصود نہیں گرمی اور ذوق اور شوق اگر پیدا ہو اور درد اور قلق اور حزن و غم اور بیتابی بے چینی اور زور ہو جانا طلب کا اور اشتیاق کا اور کبھی اضطراب اور خفقان یہ آثار نسبت گرم کے ہیں اور اکثر ذکر کے وقت یا بعد ذکر ان کا ظہور ہوا کرتا ہے اور رغبت آواز خوش کی طرف اور لذت اس میں ہوا کرتی ہے - جب یہ علامتیں تمام یا کوئی اس میں سے ہو شکر الٰہی کرنا چاہیئے اور اگر کچھ ظاہر نہ ہو یا ظاہر کر ترقی نہ ہو یا کم ہو جاوے مایوس نہ ہوں اور کام میں مصروف رہیں کیونکہ محنت کسی کی اللہ کریم کے ہاں ضائع نہیں جاتی

ع چوں نشینی بہ سرِ کوئے کسے عاقبت بینی تو ہم روئے کسے

گفت پیغمبر کہ چوں کوبی درے
عاقبت زاں در بروں آید سرے

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں ؂

طلبگار باید صبور و حمول
کہ نشنیدہ ام کیمیا گر ملول

اور یہ وہ کیمیا ہے کہ خاک سے روح پاک تیار ہوتی ہے اور بگولا ہوا کی قوت سے آسمان کو جاتا ہے۔ یہ آتش عشق اس خاک کو آسمان بلکہ عرش کو لیجاتی ہے اور وہاں پہنچاتی ہے کہ فرشتہ بھی وہاں پر نہ مار سکے ؂

ہمنے گمنام وہاں پاؤں جمائے اپنے
پا فرشتہ کا بھی جس جا پہ پھسلتا دیکھا

اور جب ذکر غلبہ کرتا ہے ایک قلب کیا تمام جسم متحرک ہو جاتا ہے بلکہ آواز آتی ہے بلکہ ہر طرف سے آواز آتی ہے۔ اور ایسی آواز کا غلبہ اس قدر ہو جاتا ہے کہ نقارخانہ کی آواز اس پر غالب نہیں ہوتی اور یہ ثمرہ مشغولی ذکر اللہ کا ہوتا ہے اور اس کو سلطان الذکر کہتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ جب خواستہ ایزدی ہے ظہور اسکا ہوگا اور بوقت فرصت ذکر آرہ کرتے رہو اور مراقبہ کسی قدر اگر طبیعت چسپاں ہو کر و خواہ کچھ معلوم ہو یا نہ ہو انشاء اللہ تعالیٰ سب کچھ معلوم ہونے لگے گا۔ اور جتنے ورد و وظائف تم پڑھتے ہو بہت ہیں ان میں سے جن پر مداومت ہو سکے رکھو باقی کو ترک کر دو اور تم نے اللہ الصمد کو اور یا حی یا قیوم کو پوچھا ہے اللہ الصمد کو پانسو بار اور یا حی یا قیوم کو گیارہ سو بار کا معمول ہے۔ اللہ الصمد اکثر بزرگوں کے نزدیک اسم اعظم ہے اور اس کو گدازگی ع قلب میں نہایت تاثیر ہے اور مجاہدہ پر اس سے اعانت ہوتی ہے اور یا حی یا قیوم کی مداومت سے دل زندہ ہو جاتا ہے اور زندہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اثر ذکر اور مراقبہ کا جلد قبول کرنے لگے اور یا حی یا قیوم کو ضرب کے ساتھ بھی کیا کرتے ہیں ایک ضربی یا دو ضربی۔ ایک ضربی میں حی پر ضرب کرتے ہیں اور دو ضربی میں ایک ضرب حی پر اور ایک قیوم پر۔ کبھی فرصت میں اس کو بھی کر لیا کرو۔ تم نے پوچھا ہے کہ صبح اور شام کے وظیفے کب تلک ادا کئے جائیں۔ بھائی اول روز صبح ہے اور اول رات شام جب تلک ممکن ہو ادا کر لیں اور یہ وظائف چلتے پھرتے کر لیا کرو بات چیت کرتے رہے اور

پڑھتے بھی رہے یوں آسانی ہوتی ہے جتنی فید زیادہ ہوتی ہے اتنا ہی کام دشوار ہوتا ہے اور پھر نبھتا نہیں اور اصل دوام اور نباہ ہے۔ تم نے ذکر ارّہ کے باب میں پوچھا ہے کہ یہ آواز سانس کی ہے یا کیا۔ اول آواز سانس کی ہوا کرتی ہے جب قلب میں حرارت آتی ہے قلب میں سے آواز نکلا کرتی ہے مگر ذریعہ سانس کا پھر بھی ہوتا ہے اور اس میں تصور اللہ ہو کا چاہیئے۔ اور آواز خود اس وضع پر ہو جاتی ہے اور جو دعائیں حدیث میں آئی ہیں ان میں سے صبح و شام کے وظیفہ میں کسی قدر جو پڑھتے ہو کافی ہیں اور سبحان اللہ وبحمدہ کی ایک تسبیح جو ارشاد مرشد میں ہے اس کے مقدم موخر ہونے کا کسی وظیفہ سے مضائقہ نہیں اور ایسا ہی سب وظائف میں اور دعائیں متفرق اوقات ظفر جلیل میں دیکھ کر یاد کر لو مگر ان کی قدر اتنی ہی رکھو کہ دوام ممکن ہو۔ باقی تم نے جو تیمم ضرورت غسل میں کیا جب مرض میں خوف ضرر ہو تب غسل کی جائے پر تیمم کر لے اور غسل اور وضو جیسے امر الٰہی ہے اور اس کے کرنے سے آدمی کو امید ثواب ہے ویسے ہی ہر تیمم سے امید قبول ہے اور یہ جو تم نے لکھا ہے کہ کاہلی سستی رہی اور اس میں اپنا معمول کرتا رہا اور شغل کو نہ چھوڑا یہ بڑی مردانگی کا کام ہے مبارکباد اللہ تعالیٰ مزید توفیق سے موفق کرے۔

ایسے ہی ہمت ہمیشہ رکھو۔

ملنے نہ ملنے کا تو وہ مختار آپ ہے　　پر تجھ کو چاہیئے تگ و دو لگی رہے

طالب کا کام طلب ہے اور وہ وصول مطلوب قسمت سے تعلق ہے آدمی اپنا کام کرے انشاءاللہ تعالیٰ خداوند کریم کسی کی محنت رائگاں نہیں فرماتا فقط تمہارے متعلق مضامین تمام ہوئے میاں دوست محمد نے جو پوچھا ہے اس کا حساب یہ ہے کہ ان دنوں قحط کے سبب کہ ۱۲ اثار گیہوں ہیں سوا یا ڈیڑھ روپیہ کا اناج فی آدمی کا صرف ہوتا ہے اور ایک روپیہ کا گھی ایک روپیہ سے کچھ زائد مصالحہ ایندھن پکوانے کی مزدوری غرض تخمیناً چار روپیہ مہینہ میں صرف خوراک کی صورت ہے اور کھانا پکنے کی دو صورت ہیں۔ ایک بھٹیاری کے گھر اور دوسری کسی عورت کو پکانے کو مقرر کر دیں کہ وہ اپنے گھر پکا دیا کرے ہرچند تدبیر کی ہے مگر اب تک اس باب میں پورا انتظام نہیں ہے جیسے

جی چاہتا ہے ویسا بندوبست اس کا نہیں ہے مگر صورت گزارہ کی ہے ۔ اگر شوقین ہو اس کے لئے تو راحت ہے ورنہ گھر کی سی آسائش دیوبند میں کہاں والسلام اور سب کو سلام کہو۔ تعبیر خواب جدی پرچہ پہ لکھی ہے اور اسی پر بھورے خاں کا جواب ان کو مہیا کر کردیجیو فقط اپنے والد اور سب دوستوں کو سلام پہنچائیو یہاں سب تم کو سلام کہتے ہیں۔ تم نے لکھا ہے کہ بوقت مراقبہ تصور شعلہ کا نہیں آتا کچھ مضائقہ نہیں انشاء اللہ تعالیٰ سب کچھ ہونے لگے گا۔ اتنا ضرور کرنا چاہیئے کہ دل ایک طرف لگا رہے انتظار نظر آنے شعلہ ہی کا رہے خیالات متفرق نہ آویں اگر آویں ان کو لاحول پڑھ کر دفع کرو اور پھر متوجہ ہوجاؤ اول طبیعت کم جا کرتی ہے پھر بے تکلف دل کا خالی ہونا میسر ہوتا ہے ۔

تعبیر خواب

واللہ اعلم جو سمجھ میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ بکری کا ملنا راہ میں اشارہ برکت کی طرف ہے سلوک میں برکت ہوگی۔ تالاب اشارہ جماعت علما کی طرف ہے۔ چشمہ جاری درویش ہے جاری چشموں سے تالاب کو مدد ہوتی ہے جاری پانی تم کو ہاتھ آیا انشاء اللہ تعالیٰ فیض باطن پہنچیگا۔ ٹیلہ پر چڑھنا بعد لا الہ الا اللہ کے ہے جتنا توحید میں قدم راسخ ہوا اتنا ہی اس پہاڑ کا چڑھنا آسان ہوا اور آواز غیبی مرشد کی ہدایت ہے کہ وہ مظہر اسم ہادی کا ہے اور فیض اس کا ہردم طالبوں کو پہنچتا ہے اور ہر حاجت کے وقت امداد کرتا ہے یہ خواب امید ہے کہ موجب برکات کا ہو۔

مکتوب ۲۱ موصولہ ۱۵ رشعبان ۱۲۹۶ھ ۔ مخزن الطاف و اعطاف مظہر اشفاق و اخلاق طالب حق صادق منشی محمد قاسم صاحب دام لطفہ ۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں ۔ خط تمہارا آیا حزب البحر کی زکوٰۃ کا اتفاق نہ ہوا کیا خطرہ ہے وظیفہ دائمی سال بھر میں قائم مقام زکواۃ ہوجاتا ہے اور جو بات تم نے پوچھی ہے یہی کہ بعد غروب آفتاب تلک دن شمار ہوتا ہے اور شرع میں یہی معتبر ہے سوائے حج کے کہ وہاں رات دن کے تابع ہوتی ہے اعتکاف رمضان شروع ماہ ختم ماہ اسی قاعدہ پہ مقرر ہے کہ غروب سے پہلے مثلاً شعبان ہے جب چاند ہوا بعد غروب سے رمضان شروع ہوا اور جب ختم ہوگا۔

غرضکہ مغرب سے تا اگلے دن کے عصر کے ختم تک عدد معین پورا کرلے اور درود شریف ہر وظیفہ کے شروع میں بعد وطاق ضروری ہے جتنا ممکن ہو معاش کی طرف سے جو تم نے لکھا ہے اچھا ہوا جو کام پہلے کرتے تھے اس کو اختیار کیا اللہ تعالیٰ تشویش وافکار سے نجات دے اور اطمینان اور توکل نصیب کرے۔ کچہری کی چھٹی سے گھبراؤ نہیں کارساز موجود ہے بندہ کا کام انشاء اللہ تعالیٰ اٹکا نہ رہیگا۔ طبیعت آزادی طلب کو آزادی دو فکر سے اور تشویش سے نہ کہ کام سے کیونکہ نفس امارہ معطل ہو کر سوائے اپنی خواہشوں کے اور طرف نہیں لیجاتا مشغولی بہتر ہے مگر دست بکار و دل بیار چاہیئے جیسے پیاسا سو وے جاگے چلے پھر بات چیت کرے ملے جلے دھیان پانی کا چھوٹتا نہیں ایسا ہی حال طالب حق کا ہونا چاہیئے ؎

آب کم جو تشنگی آور بدست تا کہ آبت جو شد از بالا و پست

اس سے خوشی ہوئی کہ امام الدین نے قرآن ختم کر لیا۔ دو ہرانے کی ترکیب یہ اچھی ہے کہ ہر روز پاؤ سیپارہ یا تین رکوع یا زیادہ جیسا یاد ہو اور جیسی قوت ہو ہر روز صاف کر لیا کرے اور بعد مغرب نماز میں سنا دیا کرے اور جب تک قرآن شریف صاف نہ ہوے اور کچھ مت شروع کراؤ۔ ہاں اگر وہ اپنے شوق سے اردو پڑھنے لگے تو راہ نجات کنز المصلی مفتاح الجنۃ چھوٹے چھوٹے رسالے پڑھا دینے چاہئیں بعد سنا دینے قرآن شریف کے رمضان میں اور چیز کا مضائقہ نہیں اور دعا ترقی حافظہ کے لئے جو حصن حصین اور بعض قرانوں میں چھاپی ہے وہ اگر پڑھ لے تو اچھا ہو۔ اور زکوٰۃ کے مسئلہ کی صورت یہ ہے کہ زیور عورتوں کے باپوں کے گھر کا ہے اور جوان کے قوت بازو سے پیدا کیا ہوا ہے وہ ان کی ملک ہے بے شبہ اور جو زیور ان کے خاوندوں نے دیا ہے اس میں یہ شبہ ہے کہ اگر محض پہننے کے لئے دیا ہے عاریت ہے اور عرف اکثر ہند کا یہی ہے اس صورت میں وہ ملک خاوندوں کی ہے اور اگر بالکل دیدیا ہے تب ملک عورتوں کی ہے اب صورت زکوٰۃ کی یہ ہے کہ اگر ملک ایک شخص کی بقدر نصاب ہو یا زائد نصاب سے اور پورا برس اس پر گزر جاوے زکوٰۃ چالیسواں حصہ دینا واجب ہے۔ اور اگر کم نصاب سے ہے

زکوٰۃ اس میں آتی نہیں۔ اور دو کی یا تین کی ملک ملا کر نصاب پورا کرنا معتبر نہیں مشترک
چیز میں حصہ کا دھیان کر لینا چاہیئے باقی تم نے جو بہ نسبت سماع کے لکھا ہے اصل
یہ ہے کہ سماع حلال کا مضائقہ نہیں اور اس کی بھی مشغولی اور قصد اچھا نہیں کیونکہ مبتدی
کو مضر ہوتا ہے۔ اور سماع حرام اگر سر دست کوئی نفع بھی دے مآل اس کا برا ہے
جو ہو گیا ہو گیا آئندہ ایسا قصد نہ کرنا چاہیئے بندہ سراپا گناہ ہے ہمارے خاندان میں بقصد
سماع سننے میں طبیعت مکدر ہو جاتی ہے اور بعضی بار قبض واقع ہو کر نہایت ضرر
واقع ہوا کرتا ہے اور بے قصد؏ کہیں آواز کان میں پڑ جائے اس سے بعضی بار عمدہ
حالت اور نفع ہو جاتا ہے آدمی وہی کرے جس میں امید نفع ہو۔ اور تم نے لکھا ہے رات
کا اٹھنا نہیں ہو سکتا یہ رات کے چھوٹے ہونے کے سبب تھا اب رات بڑی ہونے لگی اب
پھر اپنا کام شروع کر دو۔ استقامت میں برکت ہے پانی کی کمی میں بہت موثر ہے اور
کسی قدر کھانا بھی کم کھاوے۔ کنویں کے بارہ میں سوائے دعا اور کیا ہو سکتا ہے۔ فکر تاریخ
کی فرصت نہیں ملی۔ امتحان تحریری کل شروع ہونیوالا ہے اور امتحان تقریری دس روز
سے شروع ہے اسی لئے جواب خط آج جمعہ کو ہی لکھ کر روانہ کرتا ہوں فقط سب کو سلام
کہیئے اور سب سلام کہتے ہیں۔ دیوان جی کو پرچہ دے دیا تم نے اجازت سورہ یٰسین طلب
کی تھی اجازت عام ہے اور ایسی ہی حزب البحر کی اجازت عام ہے جس کو چاہو اجازت دو

مکتوب ۳۲ | موصولہ ۲۳ ربیع الاول ۱۲۹۷ھ مشفقی مکرمی منشی محمد قاسم صاحب دام لطفہ
بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں۔ تمہارا خط مع مسودہ خطبہ مکتوب پہنچا۔ قلت فرصت کے
سبب جواب میں دیر ہوئی مسودہ کو جمعہ کو دیکھ لیا تھا مگر جواب لکھنے کی فرصت نہ ہوئی اور
کوئی خط جواب طلب پڑے ہوئے تھے۔ رائے تمہاری در باب جمع کرنے ان مکتوبات
کے مبنی محبت پر ہے اور نہ یہ عاجز کیا اور کیا اس کی تحریر۔ لائق رکھنے کے اور جمع
کرنے کے عمدہ کلام اور اچھی تحریر ہوتی ہے۔ اب ان چند امور کا جواب لکھوں جو تم
نے پوچھے ہیں۔ بعد مغرب جو چپ چاپ بیٹھے تو اس میں یہ تصور رکھے کہ فیضان الٰہی

؏ قولہ بے قصد یعنی نہ ملنے کے قبل نہ سننے کے بعد ۱۲ انظوط

عرش اعظم سے بوسیلہ قلب شیخ مرشد کہ بمنزلہ پرنالہ کے ہے میرے قلب کے اوپر آرہا ہے اور اگر تصور شعلہ چراغ کا یا نور سرخ کا ہو سکے کرے ورنہ تکلف نہ کرے۔ اور اگر خطرات تشویش دیں تو لاحول پڑھ کر پھر اسی تصور کو جما دے۔ اور اگر قلب خطرات سے خالی نہ ہو اور ہجوم ان کا موقوف نہ ہو ان کو منجملہ صنعت خداوندی سمجھ کر دفع نہ کرے اور یوں تصور کرے کہ میرے پروردگار کی کیا کاریگری ہے کہ انسان کو ایسا ضعیف ان خطرات کے آگے کر دیا ہے اور ان کو اس پر ایسی قوت دیدی ہے کہ اپنے قلب سے دفع نہیں کر سکتا۔ اور اسی تصور میں مشغول رہے اور وقت ذکر اللہ اللہ کے احاطہ ذات پاک کا زمانہ کے اول و آخر جو مضمون ہو الاول ہو الآخر کا ہے تصور کرے اور مکان کے اوپر نیچے جو مضمون ظاہر و باطن کا ہے ملحوظ رکھے اور وقت ذکر اللہ یعنی اسم ذات مجرد کے اس آیت کا تصور کرے قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون۔ یعنی کہہ تو اللہ[عہ] اور چھوڑ دے ان کو اپنی فکر میں کہ کھیلتے ہوں اور جب کسی قدر ذکر کر چکے تھوڑی دیر با مبدء فیضان وہی تصور آنے فیض کا قلب مرشد سے کر کے بیٹھا رہے پھر ذکر الٰہی شروع کرے اور اگر اول ذکر سے کچھ اشعار صوت خوش سے پڑھ کر قلب کو نرم کرے تو مفید ہے۔ اور ذکر میں آواز نرم اور رسیلی رکھے تاکہ قلب بے تکلف اس کا اثر قبول کرے فقط ہاں تم نے اپنی پریشانی لکھی ہے۔ بھائی دل ایک ہے اس کے دو دلبر نہیں ہو سکتے جب ایک ہوگا وہ دوسرے کو کب جمنے دے گا اور اس کے پاس ہونے کا کب روادار ہوگا۔ مگر معاش اور پرورش بچوں کی ناچاری ہے۔ اور جب عادت زیادہ خرچ کی ہوتی ہے قلت پر صبر نہیں ہو سکتا۔ بناچار کچھ وقت اس کام کے لئے رکھو اور اس کو امر ضروری مثل پاخانہ اور پیشاب کی ضرورت کے سمجھو اور قلت پر کچھ افسوس نہ کرو۔ گھر والے یا اعنی اگر کچھ مانگیں اور پاس نہ ہو لطف سے عذر کر دو۔ اور نہ ہونے میں کیا شرم ہے فقر ہمارے فخر الاولین والآخرین کا فخر ہے اگر یہ ہمارا دل نہ قبول کرے اپنی حرص کے سبب مگر زبان سے تو کہہ لیں کہ ہمارا فخر ہے فقط سورۂ یٰسین کا عمل ایک چلہ پڑھ لو اور یہ دعا کرو کہ الٰہی روزی واسع کی کوئی سبیل سہل عنایت فرما دے۔

[عہ] قولہ کہہ تو اللہ یہ اقتباس من القرآن ہے تفسیر القرآن نہیں تفسیر میں تو انزل کا فاعل ہے ۱۲ محفوظ۔

امید ہے کہ کوئی صورت نکل آوے گی کچہری کا جانا اور مقدمات کے خلجان میں پڑنا فضول ہے روزی رازق حقیقی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ اگر یہ نہیں ہو سکتا یا کفایت نہیں ہوتی کوئی صورت انشاء اللہ نکل آوے گی فقط سب کو سلام اور سب کا سلام۔ میاں دوست محمد بعد سلام معلوم فرماویں یہاں طلبا کے کھانے کی وہی ایک صورت ہے کہ جب کوئی جگہ خالی ہو کہیں کسی کے گھر روٹی مقرر ہو جائے اکثر غریب غربا میں جو جوار یا جیرہ جو چنا ان کو میسر ہے جو آپ کھاتے ہیں طالبعلموں کو دیتے ہیں۔ جب کبھی ہو سکتا ہے یہی ہو سکتا ہے۔ اور ہم لوگوں سے کیا ہو سکتا ہے۔ جو بندگان خدا تھوڑا تھوڑا ہر طرف سے بھیج دیتے ہیں وہ ہم ایک انتظام سے اس کو کار خیر میں خرچ کر دیتے ہیں۔

فقط والسلام

مکتوب ۳۳ مشفق و مکرم مخزن لطف و عطف طالب صادق منشی محمد قاسم صاحب زاد اللہ شوقہ و ذوقہ۔ بعد سلام مسنون اشواق مشحون مطالعہ فرماویں۔ تمہارا خط پہنچا پہلا خط تمہارا آیا تھا جواب انہیں دنوں لکھا تھا اللہ جانے پہنچا یا نہ پہنچا۔ انتقال میاں عبدالرحمٰن اور اس کیفیت کے ساتھ ایک نمونۂ قدرت و عنایت حق تعالیٰ شانہٗ کا ہے اس کی رحمت جب ہوتی ہے اس کے آثار ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔ بہتیرے اللہ کے بندے مقبول ایسے ہوتے ہیں کہ سوائے اللہ تعالیٰ اور کسی کو ان کے راز کی اطلاع نہیں ہوتی اور ان کی کیفیت دل کی کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ تعالیٰ یا بعض اس کے خاص بندے کوئی اس کو نہیں پہنچاتا۔ اور مدار ساری عمر کا خاتمہ پر ہے دیکھئے اسوقت کیا رنگ ہو خاتمہ کے ڈر سے جگر آب اور سب حال خوب خراب ہے ساری عمر کا کیا کرایا ایک آن بھر میں اکارت ہو جاتا ہے۔ جو اس معرکہ سے ایمان سلامت لے گیا اس کو مبارکباد اور سو مبارکباد وہ ہمیشہ ہمیشہ کو نجات پا گیا اس کا کیا کہنا ہے۔ دیکھئے ہم اپنی روسیاہیوں کے پیچھے کیا رنگ لاویں اور کس طرح جاویں سوائے دعا اور التجا کیا چارہ ہے۔ تم بھی اس ناکارہ درماندہ کے حق میں دعا کیجیو کہ اللہ تعالیٰ ایسے وقت نازک پر یاور و مددگار ہو اور ایمان سلامت لے جاویں۔ آمین۔ یا اللہ سب مسلمانوں کا ایمان پر ہی خاتمہ ہو۔ نو کر ی کا حال معلوم ہوا کیا

مضائقہ ہے اگر کچھ ہاتھ آگیا کچھ کام چل جاوے گا بے دھیان جو مل رہے اس کے
قبول میں کیا انکار ہے۔ شغل حبس کا نفی اثبات کے طور پر شروع کیا اللہ برکت دے اب
وقت گرمی کا آگیا ہے پسینہ بہت آیا کرتا ہے یہاں تلک کہ آدمی نہا جاتا ہے اور
کپڑے قابل نچوڑ نیکے ہو جاتے ہیں اسوقت ہوائے سرد سے بچنا اور آب سرد کے
استعمال سے پرہیز چاہیئے بدن کو پونچھ کر اور کپڑے سے ڈھانپ کر مکان خلوت
سے باہر آوے۔ اور طریقہ سانس کے کھینچنے کا سینہ تلک ہے دل تلک نہیں۔ سانس
سینہ تلک لاکر روک رے اور مدلا کا دل سے شروع کر کے اشارہ داہنے مونڈھے کی جانب
کرکے اللہ کا تصور کر کے ضرب الا اللہ کا اشارہ دل پر کرے۔ مطلب ضیاء القلوب اور
ارشاد مرشد کا سانس کا روکنا نہیں بلکہ لاالہ کا اٹھانا اور اس پر ضرب کرنا ہے۔ میری فہمید
میں یوں آتا ہے کہ تم اسم ذات کو سو سے زیادہ بڑھاؤ بھلا دو سو تلک پہنچا دو اور شغل
کے جمجانے اور بے تکلف ادا ہونے کو اصل سمجھو بڑھانے کا فکر زیادہ مت کرو۔ ایک
اور بات سب ذکر و شغل اور مراقبہ میں بلکہ نماز روزہ حج زکوٰۃ میں بندہ کو دھیان رکھنی ضرور
ہے اور جو کام کرے اول دل کو اس مضمون پر خوب جمالے کہ میں بندہ ہوں اور اللہ جلشانہٗ
وعم نوالہ کی عبادت میرے ذمہ لابدی اور اس کا ذکر میرے ذمہ اس طور کہ خطرہ غیر کا نہ ہو
فرض عین مدام اور جو کچھ توجہ بہت یا تھوڑی ما سوی اللہ کی طرف ہوتی ہے یہ سراسر میرا
قصور اور خطا ہے اور جو کام بھلا برا بندگی کا کرتا ہوں وہ لائق اس کی شان کے نہیں اس
کے حکم کی فرمانبرداری اور اپنی بندگی کا اظہار اپنی لیاقت اور حوصلہ کی قدر اور قوت و قدرت
کے اندازہ پر کر رہا ہوں۔ اب یہ تصور کہ میرے ذکر و شغل سے کوئی بات پیدا ہو یا مزہ
آوے یا جذب قلبی پیدا ہو سراسر فضول ہے یہ اس کی عنایت ہوگی جو اس ذرہ کمتر کو باوجود
ناکارہ اور آوارہ ہونے کے اور بے کسی لیاقت اور خوبی کے خاک مذلت سے اٹھا کر اپنے
ذکر کی لذت سے سرفراز فرماوے اور اپنی عبادت کا ذوق دے اور اپنی بارگاہ تلک
رسائی دے اور اگر یہ اور اس سے بڑھ کر کوئی عنایت ہوا پنا اس میں کوئی استحقاق
اور اجارہ نہیں۔ یہ سراسر اسی کا فضل و کرم ہے جتنی توفیق پاؤ اس کا شکر کرو کہ میں ناپاک

کہاں اور یہ عنایت کہاں اور جو تقصیر اور کوتاہی ہو اس کو اپنے حق میں سراسر خرابی اور نقصان سمجھو اور جان لو کہ میری یہ لیاقت اور حوصلہ کی موجب معاملہ ہے۔ اسی سے پناہ مانگو اور اسی سے مدد چاہو اور اسی پہ بھروسہ کرو اور کام کے پورے ہونے یا ناقص ہونے سے دل آزردہ مت ہو ؎

ملنے نہ ملنے کا تو وہ مختار آپ ہے پر تجھ کو چاہیئے کہ تگ و دو لگی رہے

اس امر کو ہر بات اور حال میں خیال کر لیا کرو کہ بندہ کا کچھ حق اور اختیار نہیں کوئی دعوے کوئی حجت نہیں جو کچھ ہے ادر ہو گا مالک کی رحمت اور اس کی عنایت ہے حال دل کا پریشانی اور استقلال اور مشغولی اور فراغ میں یوں چاہیئے کہ اپنے مطلب سے غفلت نہ ہو اور کیا ہے وہ تلاش اور طلب۔ بندہ کا کام تلاش و طلب ہے ملنا اس کا کام ہے۔ بندہ کی غرض بندگی سے ہے قبول فرمائے یہ اس کی نوازش و عنایت ہے رد کرے سے ہم اسی قابل اور اسی لائق ہیں۔ میرا مطلب تم سمجھ گئے ہو گے اور اس کلام پریشان اور مضمون متفرق سے غرض جو ہے وہ انشاء اللہ نشین دل میں ہو جائے گی اس ناکارہ کو بھی دعا سے یاد رکھو کہ پچاس کی عمر آئی اور یہ یوں ہی گنوائی لڑکپن کے خصال ہنوز ویسے ہی ہیں ایک وضع نہ بدلی ایک رنگ نہ پلٹا کیسی کیسی صحبتوں میں رہا مگر کسی کا کچھ اثر نہ ہوا۔ ہاں شقی کو کون سعید کر دے اصل کا بدل دینا اسی کا کام ہے۔ حضرت مخدوم العالم کی خدمت میں جو کوئی کچھ بھی رہ لیا اس پہ ایک اثر ہو گیا کہ تمام عمر نہ گیا میں کم نصیب جیسا تھا ویسا ہی رہا یہ عمر بیہودہ کٹی اور آگے اب کیا امید۔ اب قافیہ تنگ ہے۔ دیکھئے کلمہ زبان پہ ہے اللہ تعالیٰ اسی پہ خاتمہ کر دے آمین۔ تم بھی دعا کیجئو۔ ہاں تم نے معین الدین کے جودھپور جانے کی وجہ پوچھی ہے۔ بھائی! معین الدین مدتوں سے بیہودہ گھر بیٹھا تھا ہر کام سے جی چراتا تھا اتفاقاً میرے مہربان مکرم منشی عنایت حسین ساکن بلگرام ضلع فرخ آباد جو نرسنگھ گڈھ کی ریاست کے کامدار ہیں اجمیر سے ملنے کو آئے اور اپنے لڑکے کو مدرسہ میں چھوڑنا منظور تھا ان کی زبانی معلوم ہوا کہ وہ اپنی ریاست کی جانب سے جودھپور جانے ہیں۔ یہ نرسنگھ گڈھ بھوپال کے پاس ہے

اور جودھپور والے سے وہاں کی قرابت ہے شاید لڑکی بیاہی ہے اور ایسا ہی رشتہ اودھ پور سے ہے بالجملہ معین الدین کو انہوں نے اپنے ساتھ لے لیا کہ جہاں موقع ہوا کسی نہ کسی جگہ ان کا تعلق ہو جاوے گا۔ جودھپور پہنچنے کا خط آگیا ہے ابھی راجہ کی ملاقات نہیں ہوئی وہ اجنٹ کے ساتھ ہے راہ میں ملے تھے جب وہ جودھپور آوے تب کچھ تجویز ہو۔ دعا کیجیو کہ اللہ اس بے ہودہ کو توفیق نیک دیوے اور کسی کام کا کر دے فقط سب کو سلام پہنچے اور سب کا سلام قبول ہو۔

مکتوب ۳۴ موصولہ ۲۴ ذی الحجہ ۱۲۹۹ھ۔ مشفق و مکرم طالب صادق واصل واثق منشی قاضی محمد قاسم صاحب دام لطفہ۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں۔ تمہارا خط پہنچا شاہ محمد رضا صاحب کی خوابیں دیکھ کر اور کیفیات ان بزرگ کی سن کر طبع نہایت خوش ہوئی مگر اے عزیز تم کو اس ناکارہ و درماندہ کی طرف حسن ظن ہے میں بیچارہ کہاں اور بزرگوں کے واقعات کی تعبیر کہاں۔ اے ایاز قدر خود بشناس۔ بندہ کا حال ایسا ہے جیسا کسی نے کہا تھا کہ پیش ملا طبیب و پیش طبیب ملا و پیش ہر دو ہیچ و پیش ہر دو۔ نہ علم میں کمال نہ عمل میں خوبی۔ اور تعبیر کے لئے مرتبہ کشف چاہیئے تاکہ سمجھے کہ حقائق نے غیب سے کیا صورت پکڑ کر ظہور کیا ہے اور تلونیات ان کی کس طور ہوئی ہے اور پھر عالم خیال نے اس کی کیا صورت بنا دی ہے اور اصل غیبی امر کتنا ہے اور ملاؤ خیال کا کتنا ہے تاہم بنظر مزاج داری حضرت شاہ صاحب اور تمہاری تحریر کے جو کچھ اس ناکارہ کے خیال ناقص میں آیا جدی پرچہ پر لکھ کر ملفوف کیا ہے۔ جو کچھ اس میں صحیح ہے وہ فیض بزرگوں کا ہے اور جو غلط ہے وہ اس ناکارہ کی اصلی قابلیت ہے۔ حال مقدمہ کا معلوم ہوا اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرماوے جو کوئی ہو اس سے اپنا کام لے لے اللہ اعلم شاید بد بجانے میں کوئی بہتری ہو بہر حال دعا سے غفلت نہیں اور انتظار ختم مقدمہ کا ہے فقط والسلام۔ شاہ صاحب کی جناب میں سلام نیاز عرض کیجیو اور بندہ بھی مشتاق ہے مگر دیکھئے اگلی بات پہ پورا بھروسہ کرنا زائد ہے اللہ تعالیٰ راست لاوے۔ شروع محرم میں شاید دو چار روز کی دیر ہو یا راہ میں دہلی یا بے پور ایک دو روز ٹھہرنا ہو واللہ اعلم۔ سب صاحبوں کو سلام کہیو۔

تعبیر خواب

پہلے خواب کے تین جزو ہیں ایک یہ کہ قرآن شریف حفظ ہونے تلک قرآن کے حروف اڑ جائیں گے قرآن شریف کے اٹھ جانے کی جیسی کچھ روایات ہیں ان سے مراد یہ نہیں کہ حروف کاغذ سے مٹ جاویں اور یاد سینوں سے محو ہو جائے بلکہ غرض یہ ہے کہ دھیان مسلمانوں کا اس کی طرف سے کم ہو جاوے۔ یہی تفسیر حدیث میں آئی ہے چنانچہ عمل کی رو سے قرآن اب اٹھا ہوا ہے۔ معاملات میں بالکل ادھر کسی کو دھیان نہیں بعض معاملات اور نکاح وطلاق اور میراث وشفعہ میں جو کچھ باقی ہے بدولت قانون انگریزی کے ہے ورنہ مسلمانوں کی طرف سے یہ بھی اٹھا ہوا ہے۔ نماز روزہ میں جو لوگ مشغول ہیں اول تو عدد ان کا کم اور ان کو بھی پوری غرض یہ نہیں کہ موافق شرع ہو جو انسو تیسو کچھ کر لیا کفایت سمجھا۔ دوسرا جزو یہ ہے کہ مکانات اور درخت اڑتے ہوئے دیکھے اور حضرت عمرؓ کی جماعت میں سے سنا کہ دو فریق اڑ گئے ایک رہ گیا بندہ کے خیال ناقص میں یہ برکات کا اٹھ جانا ہے۔ ہر چیز میں بعض اجزاء پر برکت منحصر ہوتی ہے جس سے نفع اس چیز کا ظہور کرتا ہے۔ وہ برابر گرد باد کی طرح اڑے چلے جا رہے ہیں اور جو کچھ کمی بیشی کی نسبت کہیں کچھ قیام ہے وہ کسی اچھے بندہ کی بدولت ہے تیسرا جزو جس میں اوّل اشارہ طلب شہادت کا اور اوسط شرکت نماز کی آخر ملاقات امام مہدی کی طلب ظاہر ہے۔ اور شرکت نماز کی استقامت سنت پر ہے۔ مگر قعدہ اخیرہ میں ملنا یعنی کچھ کوتاہی ہے اور ملاقات امام مہدی کی کیا عجب ہے نصیب ہو کیونکہ علامات اس کی بہت ظاہر ہیں اور مکشوف اولیاء کے مطابق کیا عجب ہے کہ اس صدی کے پہلے یا دوسرے سال میں ظہور ہو جاوے واللہ اعلم۔ اور یہ لازم ہے کہ تمام اہل خدمت اور اولیاء اللہ معلوم ہو ان کو یا نہ ہو اس زمانہ میں وہاں پہنچ جاویں گے۔ اس لشکر میں سائیس تک ولی کامل ہوگا واللہ اعلم۔

دوسرے خواب میں قابل تعبیر بات یہ ہے کہ آسمان اوپر گرا اور کچھ نہ معلوم ہوا یہ اشارہ اسی امر کی طرف ہے کہ نافرمانی خداوندی ایسی ہے کہ جیسے آسمان گرا اور آدمیوں پر وہ ایسا

آسان ہے جیسے گالا۔ حدیث میں آیا کہ گناہ کو ایسا سمجھتے ہیں جیسے مکھی آئی اور ناک پر بیٹھی اور اس کو اڑا دیا۔ اور جو آواز غیبی ہوئی وہ توفیق منجانب اللہ ہے اور تائید آسمانی ہے جس نے ایسے تنگ وقت میں دستگیری کی ورنہ ایمان کھو یا جانا عجب نہ تھا۔ تیسرے خواب کی تعبیر کی حاجت نہیں یہ نہ رنگ مجذوب معلوم ہوتے ہیں اس لئے کہ شکل مخ نسبت مجذوبیہ کی صورت پر ہے۔ باقی سب امور وصول فیض کے ہیں۔ الحمد للہ علی ذلک چوتھے خواب کے معنی رزق باطنی کے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اس قحط کے زمانہ میں آپ کی ذات سے بہت لوگوں کو فیض پہنچے گا باقی جو شہادت کی آرزو قلب میں ہے اس کے متعلقات کا نظر آنا دلیل اس کے حصول کی ہے انشاء اللہ تعالیٰ اللھم ان کان صحیحًا فمن فیوض کرمک والا فانا لعبد عاجز معترف بتقصیرہ فعفوًا وغفرًا

مکتوب ۳۵ موصولہ ۱۳ رجمادی الثانی ۱۳۰۰ھ مشفق و مکرم طالب صادق واصل واثق منشی محمد قاسم صاحب دام لطفہ۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں۔ تمہارا خط بہت دن ہوئے کہ آیا تھا اور پہلے بھی اور بعد میں بھی حال رضا شاہ صاحب کا معلوم ہوا اور کیفیت عرضی وغیرہ کی بھی معلوم ہوئی۔ خیر اللہ نے سہل یہ بلا ٹالدی۔ احقر کی اب بھی رائے یہی ہے کہ وہ لڑکی کہیں نکاح کرلے تو اچھا ہو۔ رضا شاہ صاحب کی نسبت اس امر کا تعجب کیا ہے کہ ان کو طلب ہوئی اور محبت کا جوش ہوا۔ آدمی ان امور میں معذور ہے مگر اس کو اس فریب اور دھوکوں سے ظاہر کیا اور اس کے حصول کی فکر ایسی بری صورت سے کی یہ ان کی عقل کی خوبی ہے اگر وہ اس امر کو خوبصورتی سے کرتے اور راز دل چھپاتے بہت اچھا ہوتا تم نے ان کے معتقدین کی طرف سے جو لکھا ہے کہ ان کا اعتقاد ان کی طرف نہ رہا اور اب وہ تم سے طالب ہوئے ہیں۔ بھائی یہ روسیاہ ان سے کہیں بدتر ہے وہ ایک ہی بلا میں مبتلا ہوئے یہ ناکارہ ایسی ایسی لاکھوں زنجیروں میں قید ہے۔ اور یہ ایک امر اتفاقی تھا گذرگیا اور شاید ان کو کچھ خیال بھی نہ رہے اور یہ ناکارہ جن بھسٹوں میں پھنسا ہوا ہے ان سے نجات کی امید نہیں۔ مرید کے لئے عمدہ یہ بات ہے کہ اگر پیر کو دیکھے کہ راہ مستقیم سے لغزش کر گیا ہے اس کے لئے دعا اور التجا جناب باری میں کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس بلا سے

نجات دے کیونکہ یہ راہ طریقت کا امداد و اعانت کا ہے اور اتنی بات پر بد عقیدہ ہونا اچھا نہیں اُن صاحبوں کو احقر کا کیا حال معلوم ہے دو چار روز دیکھکر دھوکہ نہ کھاویں اگر حال واقعی معلوم ہو تو شاید خلق سنگسار کرے اور یہ لوگ جو بزرگوں کی جائے پر سجادہ نشین ہوتے ہیں اصل پیر نہیں۔ پیر ہمارے وہ بزرگان خاندان ہیں۔ بالجملہ ایسے واقعات سے اس سلسلہ کا قطع کرنا اچھا نہیں۔ اگر اب کسی صورت سے طبیعت ادھر نہ جمے تو تم وہاں موجود ہو ہر اک کو اس کے مناسب حال وظیفہ تعلیم کردو اللہ کے نام بتلانے میں کیا دریغ ہے احقر بھی سب کے حق میں دعا کرتا ہے اور سب صاحب احقر کے حق میں دعائے خیر سے یاد رکھیں فقط۔

ہر چند رشتہ پیری مریدی کا ایک مستحکم رشتہ ہے مگر حکم شرع مقدم ہے یہ بے پردگی اسوقت احقر کے مزاج کے نہایت مخالف تھی مگر موقع کہنے کا نہ تھا اگر کہتا بے شک یہ سلسلہ بند ہوتا اور ان کو ناگوار ہوتا۔ اور خدا جانے کس بات پر محمول ہوتا۔ خیر جو کچھ ہوا ہو گیا اب اس امر کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ اس ناکارہ سے اپنے بعض اقربا اور بعض اجنبی عورتیں بہت بیعت ہوئی ہیں مگر طریقہ پر وہ حسب شرع ان سے ہے۔ آدمی شیطان کو دور نہ سمجھے اس ملعون نے بڑے بڑوں کو دے مارا ہے ہم جیسے کمزور کس شمار میں ہیں بلکہ ہماری کمزوری ہی کے سبب وہ ملعون ہمارے درپے سے نہیں جاتا ہے کہ ان کی کیا حقیقت ورنہ ہمارا کیا ٹھکانا تھا۔ اور یہ ایک حفاظت الٰہی کا ظہور ہے اسی کی پناہ سے یہ سارا رنگ جما ہوا ہے فقط تمہارے خط کا جواب چند بار چاہا کہ لکھوں مگر اتفاق نہ ہوا آج حسب اتفاق یہ صورت بن پڑی جو مرضی اس کی وہی صحیح۔ سب کو سلام کہئے یہاں سب خیریت ہے اور سب کی طرف سے سلام۔

مکتوب ۳۶ موصولہ ۱۰ر شعبان ۱۳۰۰ھ۔ برادرم مکرم طالب صادق واصل منشی محمد قاسم زاد اللہ مرتبتہ۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں۔ خط تمہارا پہنچا تمامی کیفیت واضح ہوئی۔ اولاد علی کے خواب میں تلقین ذکر سے مناسبت اس کی ظاہر ہے اس کو تم بارہ تسبیح صاف کرا دو اور یہ کہہ دو کہ اس امداد غیبی کا یہ شکر ہے کہ اس کو مداومت

کرو اور ترک نہ کرو۔ اگر ذوق شوق ہو تب بھی اور اگر وحشت اور کدورت ہو تب بھی
یہ مدد غیبی ہے کہ بشکل اس ناکارہ کے ان کے حسن ظن کے موجب مشکل حل ہو گئی کیونکہ
کیونکہ ہادی وہی ہے اور تمام عالم اسی کا مظہر ہے۔ پیر اسم ہادی کا مظہر ہے۔ الحمد للہ
علی ذلک۔ اور میاں عبداللہ کو کہدو کہ بیعت تمہاری قبول کرلی اللہ برکت کردے اور
درود شریف اور استغفار کا وظیفہ اور یا حی یا قیوم اور اللہ الصمد بتلادو اور اگر شوق
ذکر کا کریں اللہ اللہ چلتے پھرتے بتلادو کہ زبان سے کہتے رہیں اور جب بھول جاویں یا
کسی بات میں لگ جاویں پھر اللہ اللہ کرنے لگیں اور اپنے بھائیوں کو بھی یہی مضمون
فرمادو کہ بیعت تمہاری احقر نے منظور کرلی اور مناسب وظیفہ اور ذکر ان کو بتلادو۔
اور لڑکی کے نکاح کرلینے سے بہت ہی جی خوش ہوا اللہ تعالیٰ اس کو توفیق نیک اور
ہدایت اپنے رستہ کی پوری عنایت فرمادے۔ احقر کی طرف سے اس کو مبارکباد
اس توفیق کی دیجو۔ اور کہیو کہ شکر اس نعمت الٰہی کا ادا کرے اور تابعداری زوج کی
نہایت ادب سے کرے اور اپنے اس عمل کو مقبول بارگاہ خداوندی سمجھے اور وسیلہ اپنی
نجات کا جانے۔ اور درباب ملاں کے جو صورت ہوئی اس کو تم پر امت سمجھو انشاء اللہ
تعالیٰ کوئی لطیفہ غیبی ایسا ہوگا کہ یہ سب تشویشات دور ہو جاویں گی اور درباب عید کے
نہ تم اپنی طرف سے سامان کرو نہ دو کرنے کا فکر کرو وقت پر جو ہوگا ہو رہے گا۔ اللہ قادر
مطلق ہے اسی پر بھروسا کرو۔ میاں الٰہی بخش مرحوم کے انتقال سے رنج ہوا اللہ تعالیٰ
بخشے ہمارے پرانے یار تھے۔ اللہ تعالیٰ جنت میں مقام عالی نصیب کرے فقط علاء الدین
سلام کہتا ہے اور کہتا ہے کہ جب ہو سکے اس سامان کو بنوا کر روانہ کردو فقط اور سب
کو سلام کہیو اپنے والد اور بھائیوں کو اور میاں اولاد علی اور عبداللہ اور سب احباب کو
بندہ الٰہی خاں جمعدار کا ایک خط آیا تھا یہ ان کو بعد سلام فرمادو کہ جو وظیفہ تم پڑھتے ہو
جتنا ہو سکے کرتے رہو اور ترقی کے واسطے الحمد کتالیس ۴۱ بار بعد نماز صبح پڑھو انشاء اللہ
ترقی ہوگی۔ بھورے خاں کو اور ان کے فرزند کو اور سب کو سلام

مکتوب ۳۷ | موصولہ ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ۔ مشفق و مکرم طالب صادق واصل واثق

قاضی محمد قاسم صاحب اوصلہ اللہ الی المتمنے ۔ بعد ادعیہ وافیہ و سلام مسنون مطالعہ فرمائیں
آپ کا خط پہنچا عجائب اتفاق سے ہے کہ چند بار خط لکھنا چاہا اور نہ ہو سکا اور آج
پھر شروع کیا ہے اللہ تعالی پورا فرماوے ۔ جو کچھ اپنی پریشانی لکھی ہے بھائی بنائے
رنج تو قع ہے اور یہ زمانہ اس قابل نہیں کہ کسی بار کی یاری یا کسی اپنے کی غمخواری کی
امید رکھی جائے ۔ اگر آدمی غور کرے تو ہر کسی کو طالب اپنی غرض کا پاوے گا ۔ اور جو
آدمی کسی کی طرف متوجہ ہے حقیقت میں اپنی غرض کی طرف متوجہ ۔ سوائے پاک پروردگار
کہ اس کی طرف سے نعمائے ظاہری اور باطنی جو ہر دم بے عدد و حساب آدمی پر بطور مینہ
برس رہی ہیں مبنی کسی غرض پر نہیں ۔ آدمی اسی کی طرف دل لگاوے اور اسی کی رحمت
پر خیال جماوے اور اسی سے اگر بن سکے بات بناوے تو البتہ اپنا مطلب پاوے ۔ اور
اگر یہ نہ ہو سکے تو جب سب کو دیکھ چکا اور ہر کسی کو آزما لیا اور سب کی قلعی کھل گئی اب
چاہیئے کہ ان کی طرف اپنا دل نہ پھنساوے ضرورت زندگی کے قدر ہر چیز اور ہر کسی
سے علاقہ رکھے اس کی مثال پاخانہ کی سی ہے جب بلا پیٹ میں زور کرتی ہے اس
کا دفع کرنا ضروری ہے اب برابر ہے کسی جنگل پہاڑ میں کسی زمین پہ دفع کر دے
یا کسی عمدہ مکان مرصع چوکی پر کسی طشت زریں میں ڈالدے ۔ ضرورت برابر دفع ہے
اور راحت برابر حاصل ۔ زینت ظاہری اور صورت کا فرق بھی ضروری ہے مگر دل
کسی طرف نہ لگاوے تم نے امامت کے باب میں لکھا تھا بے وجہ مت چھوڑو ایسا نہ
ہو کہ تم چھوڑ دو اور امام کوئی اور نا قابل ٹھہر جاوے اور نماز مسلمانوں کی تباہ ہو ۔ کام دین اور
خدا کا سمجھ کر کرو خلق کے رد و قبول سے نظر اٹھالو ۔ اور اگر کوئی ایسی بات ہو کہ بے تمہاری
سعی کے آپ تم پر سے یہ خدمت دور ہو جائے اس کا فکر مت کرو اور شکر الٰہی بجالاؤ کہ اچھی
نجات ملی ۔ اور وہ جو آنکھوں کا حال لکھا ہے ضعف دماغ ہی غالباً ہے کوئی حلوا یا مغزیات
کھاؤ اور دماغ کے علاج سے غفلت مت کرو ۔ کشتہ کا حال جو تم نے لکھا کہ کچا رہ گیا جو
بن گیا اس کو بقدر ایک رتی کے استعمال کرو مگر اس کے استعمال کے دنوں میں چکنائی زیادہ
کھاؤ ۔ اور غذا بھی بقدر ہضم پیٹ بھر کر کھاؤ ۔ انشاء اللہ تعالی قوت سب اعضا کو ملے گی

اور بھائی کو جو تم نے لکھا ہے کہ درد ہاتھ پاؤں میں ہو جاتا ہے اور ان کی آنکھوں کا حال
بھی ایسا ہی سا ہے ان کو اب سردی میں گھی کوار کا حلوا بنا کر کھلاؤ۔ ترکیب یہ ہے کہ لعاب
گھیکوار اناج پڑا لکر حلوہ بنالو اور مغزیات اور خوشبو تولہ تولہ بھر جیسے دونوں الائچی بادام پستہ
کشمش جائفل جوتری لونگ اس میں کوٹ کر ملا دو اور پانچ تولہ کی قدر کھاؤ انشاء اللہ
تعالیٰ بہت مفید ہو گا۔ اور اس مقدمہ کی نسبت جو لکھا ہے بھائی یہ زمانہ سراسر شر کا ہے
اس میں امید بھلائی کی دشوار ہے ہوں اللہ اپنے فضل سے کچھ زمانہ کی کیفیت بدل دے
وہ اور بات۔ سوائے دعا اور التجا جناب باری میں اور کیا ہو سکتا ہے اور تم بعد مغرب
بالضرور بیٹھا کرو گھبرانے کی بات کیا ہے آدمی دربار پر منتظر دیدار اگر عمر گزار دے
گنجائش ہے ملنا نہ ملنا قابو سے باہر ہے اپنی طرف سے کوتاہی قصور ہے۔ تمہاری طرف
اکثر دھیان رہتا ہے جی اب کے سال بھی بہت متوحش ہے مگر جتنا وحشت کا زور
ہے زنجیریں بھی قوی ہو گئیں ناچار دم بخود کبھی کام میں کبھی بیکار گزار رہا ہوں دیکھئے
مآل کیا ہوتا ہے۔ بھائیوں کا جو حال تم نے لکھا ہے کہ اب تلک کچھ ذوق شوق نہیں
ہوا قاعدہ ہے کہ طبیعت مکدر دیر میں شگفتہ ہوتی ہے کام کریں انشاء اللہ تعالیٰ فیض
بارگاہ الٰہی سے تبصدق مقبولان بارگاہ خداوندی بہت کچھ پہنچے گا۔ درود شریف اور
استغفار جو یاد ہے کافی ہے اسی کو پڑھا کریں اور استغفر اللہ کی ہے کو فتحہ ہے ضمہ
غلطی سے لکھا گیا ہو گا۔ اللہ اللہ یہ دونوں وقف بدون ضمہ کے سانس کے ساتھ کہنا
پاس انفاس کی ایک ترکیب ہے۔ پاس انفاس کو مشائخ بہت طور سے کرتے ہیں
بعض اللہ ہو بعض اللہ اللہ بعض ہو ہو بعض لاالہ الا اللہ۔ بعض ایک ایک سانس میں چند
بار اللہ جلد جلد کہتے ہیں۔ چنانچہ حضرت نے ضیاء القلوب کے حاشیہ پر اس کو لکھا
ہے۔ اتنا دھیان رکھنا مطلوب ہے کہ ذکر خدا ہر دم ہو وضع اور طرح چاہے کچھ ہی ہو
ذکر کریں جس طور جی لگے اور آسانی معلوم ہو۔ لڑکوں کی کھانسی کی طرف سے تردد ہوا
تم ان کو شہد کھلاؤ انشاء اللہ تعالیٰ نفع ہو گا اس وقت یہی دوا اچھی معلوم ہوتی ہے اور
شاید وہ اچھے ہو گئے ہوں تب بھی چند روز شہد کھلا دو اس میں اللہ نے شفا رکھی ہے

فقط والد کو اور بھائیوں کو اور سب احباب کو سلام کہیو۔ اولاد علی کو امید ہے کہ شفا ہو گئی ہو سلام کہیو۔ علاء الدین دہلی گیا ہوا ہے ایک ہفتہ میں لوٹ آنے کا ارادہ تھا۔ بہت دنوں کے بعد آج یہ خط پورا ہوا احقر اس سال کسی طرف نہیں گیا سال بھر سے یہیں دیوبند ہے شاید حجاج کے جانے سے کسی کو شبہ ہوا۔ یہ خبر کس نے کہی۔

مکتوب ۳۸ موصولہ ۱۳ شوال ۱۳۰۱ھ۔ عزیز القدر گرامی شان برادرم عزیز قاضی محمد قاسم صاحب زاد اللہ ذوقہ و شوقہ۔ بعد ادعیہ وافیہ و سلام مسنون مطالعہ کریں خط تمہارا سابق جو آیا تھا اس کے جواب میں دیر ہو گئی۔ میاں علاؤ الدین کا انتظار رہا وہ کچھ بیمار ہو گئے تھے ان کے گھر میں اور ان کی لڑکی بیمار ہو گئے میرے گھر میں بیمار تھی چنانچہ اب تلک بیمار ہے۔ اب یہ دوسرا خط آیا اس کا جواب لکھتا ہوں اس کے جواب میں بہت دیر ہو گئی۔ میاں ان دنوں کاہلی بہت ہو گئی ہے خاص کر لکھنا بہت ہی دشوار معلوم ہوتا ہے اور جو لکھتا ہوں غلط لکھا جاتا ہے جی بہت گھبرایا ہے حیران ہوں کام میرا لکھنا پڑھنا اور اب اس سے طبیعت کو تنفر ہوا ہے مآل کار کیا ہونا ہے۔ خیر الحمد للہ کہ تم کو عارضہ بثور اور فساد خون سے اللہ تعالیٰ نے نجات دی اللہ تعالیٰ اسی طور تفکرات اور ظاہری پریشانیوں سے نجات دے بھائی اللہ تعالیٰ بندہ کے دل کو اپنی طرف سے نہ ہٹاوے۔ باقی سب سہل ہے اگر دل ادھر لگا ہوا ہے مآل اس کا ہر طور بہتر ہے راحت ہو مصیبت ہو طاعت ہو گناہ ہو رنج ہو کلفت ہو مرض ہو صحت ہو کچھ ہی ہو۔ اللہ سے مانگو اور میں بھی دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ ان مخمصوں سے فراغت نصیب کرے اور اپنی طرف ہر طور پر متوجہ رکھے آمین تم بھی دعا کرو میرے لیے کہ عمر آئی ہے آخر ہونے پر اور کام ادھورا رہا اور کچھ صورت پورے ہونے کی نہیں اس درد کو کس کے سامنے روؤں اور اس مرض کا کیا چارہ کروں۔ کوئی ایسا بھی نہیں کہ دو گھڑی درد دل اس کے سامنے کہکر دل خالی کر لیجئے انا للہ و انا الیہ راجعون اور تم پر جو کچھ پریشانیاں پیش ہوئیں یہ شامت اس پریشان کی ہے کہ تم کو محبت ہے اور اس کا شرکت حالی ہے اللہ مجھے اور تمہیں دونوں کو اور سب احباب کو پریشانی سے بچا رکھے بارش اول رمضان سے قدرے ہوئی تھی پھر شروع رمضان میں ایسی تیز گرمی ہوتی کہ اللہ

پناہ دے پھر بارش متواتر ہوتی رہی ہے۔ ہر چند جھڑی لگ کر شدت گرمی کی فرو کرنیوالی بارش نہیں ہوئی مگر بہرحال جائے شکر ہے رمضان کے چاند میں اختلاف رہا آخر بدھ کا غرہ ثابت ہوگیا اور عید بلا خلاف جمعہ کو ہوگئی۔ الحمد للہ علی کل ذلک۔ میاں اسمٰعیل کو بعد سلام کے ان کے خوابوں کی تعبیر واضح ہو۔ یہ جو قبر میں سے چنگاریاں نکلنا اور اپنی پشت پر لگنا دیکھا ہے یہ تنبیہ اس بات کی طرف ہے کہ عذاب قبر جیسا تم نے دیکھا ہولناک ہے اور اس سے اپنے آپ کو بچانا چاہیئے۔ سورہ تبارک الذی بیدہ الملک کو رات کو ایک بار ہر روز وظیفہ کرنا عذاب قبر سے نجات دینے والا ہے پڑھا کرو۔ اور دوسرے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ مردے مع ہمارے مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ لوگ مغفور ہوئے اور تم بھی ان کے ساتھ مغفور ہوئے اور خوبصورت عورت مع بچہ کے دنیا ہے اور اس کا پاؤں آلودہ قاسم کے کپڑے پر رکھدینا اشارہ قدرے آلودگی دنیا سے ہے اور اس کا پھر چلے جانا بہت مبارک ہے کہ اس ناپاک سے اللہ نے نجات دی اور تیسرے خواب میں جو قبروں میں آگ جلتی اور دھواں نکلتے دیکھا وہ اول خواب کی مانند ہے اور تعمیر مسجد کے خیال سے اور تمنائے مال کے خیال سے اس کو کچھ علاقہ نہیں معلوم ہوتا ایک تنبیہ غیبی ہے اور کنکھجورہ اور سانپ یہ مال دنیا ہے اس کا مارڈالنا حاصل ہونا ہو یہ حلال ہے کہ کچھ مضرنہ دے اللہ تعالیٰ رحمت فرمادے اور فراغت نصیب کرے فقط اپنے والد بزرگوار اور بھائیوں کو سلام مسنون پہنچاؤ اور برخوردار عبدالحق اور عبدالقیوم اور سب بچوں کو دعا عبدالحق کے پڑھنے سے جی خوش ہوا روان میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ رواں ہوجاوے گا جب ہجے آگئے رواں آسان ہے عادت ہے رواں کی مشق میں ذرا دیر لگتی ہے۔ اس کی تدبیر عمدہ یہ ہوا کرتی ہے کہ سبق کو حفظ سنے اور کچھ سورتیں یاد کرادے تم خود اس کو پڑھانے ہو یہی اچھا ہے اسکول جانے سے کیا توقع نفع کی ہے صحبت وہاں کی بہت خراب ہوتی ہے جب اردو پڑھنی آجاوے راہ نجات وغیرہ چھوٹے چھوٹے رسالے فقہ حدیث کے پڑھادیجیو۔ میاں اولاد علی کو سلام پہنچے اب معلوم نہیں اُن کا کیا حال ہے۔ الہ رخاں صاحب ٹال والے اور سب احباب کی خدمت میں سلام

کھیو۔ ہم نے آگ جلانی سیکھی اور اس میں سے چند فوائد حاصل ہوئے آگ میں جلنے والی چیزیں تین قسم ہیں۔ ایک جیسے پھونس کہ جلے جلد اور بڑا شعلہ اُٹھے اور پھر چھائی ہو کر کچھ نہ رہے دوسرے پتلی لکڑی کہ پھونس کی نسبت کسی قدر دیر میں آگ کے اثر کو لے مگر پھونس کی طرح جلد بجھتی نہیں اس کی آگ دیر تک قائم رہتی ہے۔ تیسرے موٹی لکڑی آگ بھی دیر میں قبول کرے اور آگ اس کی دیرپا ہو۔ حضرت شیخ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ نے بجواب حضرت شیخ جلال کہ انہوں نے لکھا تھا کہ مجھے دیر میں اثر ہوا تحریر فرمایا ہے آرے دیگ مرداں دیر پختہ می شود۔ یعنی اثر دیر میں قبول کیا۔ پھر اس کی آگ دیکھو آج تک بھڑک رہی ہے اور کتنوں کے گھر پھونک رہے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ پھونس ہو پھر چھوٹی چھپٹیاں پھر موٹی لکڑی۔ اس ترتیب آگ جلے تب کام نکلے۔ بہر حال اللہ کی رحمت بہت بڑی ہے۔ کوئی حال مایوسی کا نہیں ہے

نا امیدی را خدا گردن زدست   کہ گنہ مانند طاعت آمدست

فقط کاغذ تمام ہوا ورنہ کچھ اور لکھنا باقی تھا۔ میاں علاء الدین نے اگر جواب لکھا غالباً جدا روانہ ہوا ان کے انتظار میں دیر کرنا فضول سمجھا فقط۔

مکتوب ۳۹ برادرم مکرم منشی محمد قاسم سلمہ ربہ۔ از محمد یعقوب نانوتوی بعد سلام مسنون اشواق مشحون مطالعہ فرماویں۔ پہلے تمہارا خط متضمن خبر انتقال اہلیہ تمہاری کے آیا تھا چنانچہ جواب اس کا ان ہی دنوں روانہ کیا۔ اب ایک ضرورت سے تمہیں تکلیف دیتا ہوں کہ حاجی عبدالسلام کے متعلقین ان کے حال کی دریافت چاہتے ہیں اور ایک خط تمہارے پتہ پر روانہ کیا ہے اگر حاجی عبدالسلام کہیں پاس ہوں تو یہ خط اُن تک پہنچا کر اور جواب حاصل کر کے روانہ فرما دیں۔ اور اگر کسی اور طرف گئے ہوں مناسب ہے کہ اس خط کو براہ ڈاک ان کے پاس لفافہ بدل کر روانہ فرما دیں اور ان کے حال قیام اور مقام سے مطلع فرما دیں اور اب احقر کا قیام دیوبند میں چند سے اور ہے اگر پانچ چھ ماہ کے بعد منظور الٰہی ہے تو قصد عرب کا ضروری معلوم ہوتا ہے اگر سامان بن پڑا تو انشاء اللہ اس سال میں عازم دھر کا ہوں گا تم بھی دعا کیجئو کہ اللہ اس مشکل کو آسان کرے۔

فقط والسلام ۔

مکتوب ۴۲ برادم مکرم منشی محمد قاسم سلمہ اللہ تعالی ۔ بعد سلام مسنون اشواق مشحون مطالعہ کریں ۔ تمہارا خط بعد رمضان کے جیب میں وطن آیا تو مجھے ملال ان دنوں کچھ ایسی طبیعت پریشان تھی کہ کسی کام کو جی نہ چاہتا تھا طوعاً وکرہاً مدرسہ کا کام شروع کیا بعد اس کے یہ خط آیا اور تقاضائے جواب مسطور تھا ۔ وہ خط پہلا تمہارا بہت دنوں تو جیب میں پڑا رہا مگر پھر کہیں کھو گیا مضمون بھی کچھ اس کا یاد نہ رہا ۔ یہ خط جب سے آیا تھا بہت ارادہ تھا کہ جواب لکھوں گا مگر کشاکشی طبع وحشی اور ہجوم کاروبار سے یا مہلت نہ ہوتی تھی یا کاہلی لکھنے سے کرتا تھا ۔ اب آج اتفاق سے یہ خیال آیا کہ کچھ لکھوں حال اس اطراف کا ۔ قبل رمضان کثرت بیماری تھی مگر بحمداللہ میں بذات خود اچھا رہا اور اکثر متعلقین بیمار رہے اور اس سال میں بہت کچھ دست و پا مارے مگر کوئی سبیل سفر کی نہ بنی ناچار مدرسہ میں قیام کیا ۔ اب پھر وہی جنون پختہ ہے اخیر برسات انشاء اللہ عزم سفر مصمم ہے اور اب کے بار کچھ فکر سامان اور قید کسی خیال کی نہیں اللہ تعالی راست لاوے اور مولوی محمد قاسم صاحب اخیر محرم سال گزشتہ میں حج سے آئے تھے اور حضرت مخدوم پیر و مرشد مدظلہ کا شقہ بحکم قیام مدرسہ لائے تھے ۔ بنا بر آں نیت سفر ہر چند پختہ تھی مگر موقوف سامان پر رکھتا تھا کہ اگر ہو گیا تو جائے عذر رہے ۔ مگر تقدیر الہی سے کوئی سبیل نہ ہوئی ۔ اور کتابوں کے باب میں جو تم نے لکھا ہے بشرط یاد پھر کبھی اس کا جواب لکھوں گا اور پڑھنے کے لئے بعد قرآن شریف کے قلیل سی فارسی جس سے عبارت سلیس سمجھ میں آجاوے پڑھنی چاہیئے اور بعد اس کے صرف و نحو عربی اتنی جس سے عربی سمجھ میں آنے لگے ۔ بعد میں پھر کچھ فقہ کچھ حدیث پڑھے اور اس زمانہ میں اردو میں اکثر دینیات کی کتابیں ترجمہ ہو گئی ہیں اگر فارسی عربی سے ہمت کوتاہی کرے تو کسی استاد سے ترجمہ قرآن شریف کا اور ترجمہ مشکوٰۃ کا اور ترجمہ کنز کا بہ تحقیق پڑھ لے علم دین اتنا بس ہے اگر اللہ توفیق عمل کی دے فقط اور مجھے چند بار خیال آیا کہ تم اینٹی میں روزگار تلاش کرو انشاء اللہ اللہ ترقی ہو گی اور امید ہے کہ روزگار ملجاوے کسی شخص کے وسیلہ سے

کسی حاکم سے ملاقات کرو اور اظہار کاردانی اور لکھنے پڑھنے کا کرو مجھے اللہ کے فضل سے
یوں امید ہے کہ اگر اول کچھ امیدواری کرنی ہو یا قلیل تنخواہ ہو تو آخر میں بہت کچھ ترقی
ہو گی اگرچہ یہ امر بظاہر ایک خیال خام ہے مگر خیال کرو کہ ساری دنیا خیال ہے فقط
والسلام اور اب یہاں بیماری کثرت سے نہیں کہیں کچھ قلیل ہے اور نرخ بھی بہت
ارزاں ہے۔ گیہوں ۲۵ ثار اور اسی قیاس پر سب چیزیں اور امید بڑھنے کی ہے۔ اور نصیحت
کے واسطے موت کافی ہے اور غفلت کا سوائے ہوش کے کچھ علاج نہیں۔ ہر صبح صبح
قیامت کا نمونہ ہے اور ہر شام شام عدم کی نقل ہے رات کو آدمی سوتا ہے مردہ کے برابر
ہوتا ہے صبح اٹھتا ہے قبر سے سر نکالتا ہے کل کا کیا آج پھرتا ہے یہ تو یہاں موجود ہے
آنکھ ہو تو دیکھے اور وہاں جو کچھ ہو گا اس کو سب کوئی دیکھیں گے آدمی کم ہمتی کو جواب دے
اور آنے والی چیز کو آئی سمجھے اور جانے والی کو گئی ہوئی گنے اور کل کا فکر آج کرے فقط
والسلام اپنے والد اور بھائیوں کو سلام کہیو۔ اجمیر کے دوستوں نے میرے لئے ایک علاقہ
وہاں تجویز کیا تھا مگر مجھے پابندی یہاں کی اور خیال سفر مانع ہوا۔ اگر یہ صورت ہوتی
تو تم سے ملاقات کی بہت اچھی صورت نکل آتی فقط محررہ ۵ صفر ۱۲۸۸ھ۔

مکتوب ۱۴۲ | بخدمت منبع الطاف مجمع اعطاف مخزن اشفاق برادرم عزیز منشی محمد قاسم
سلمہ اللہ تعالیٰ والبقاہ بعد سلام مسنون اشواق مشحون کے معروض ہے۔ والا نامہ بعد مدت
مدید پہنچا۔ بحمد اللہ تعالیٰ دریافت خیریت اس دیار سے حصول اطمینان ہوا۔ حال یہاں
کا بحمد اللہ تعالیٰ مستوجب شکر ہے اس سال میں اس اطراف میں ہیضہ وبائی کی کثرت
ہوئی خاص اس بستی میں بھی قریب دو مہینہ اس مرض کا زور شور رہا جس میں تین چار روز
کمال شدت رہی مگر بچنے والے مرنے والوں سے بہر حال زیادہ رہے یہ ناکارہ مع جملہ متعلقین
اس آفت سے محفوظ رہا۔ الحمد للہ علی کل حال۔ اور برخوردار امام الدین کا جو حال تم نے لکھا
ہے یہ بخار غالباً چوتھیا مرکب ہے اگر تلی پر ورم ہو تو دلیل قوی ہے۔ بہر حال یہ دوا نہایت
نافع ہے اس کو کھلائیو ترکیب دوا کی یہ ہے کوپل بیدانجیر۔ یعنی ارنڈ اور نمک سانبھر دونوں
مساوی اور آدھے وزن سیاہ مرچ ان سب کو باریک پیس کر بقدر کنار دشتی کے گولی

بنا لیوے اور ایک گولی ہر دو وقت بعد کھانا کھانے کے اور جب وقت تپ کا قریب آوے تو بفاصلہ دو دو گھڑی کے تین گولیاں کھلا دیویں انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہفتہ کے استعمال میں یہ مرض بالکل رفع ہو جاوے اور کتاب مظاہر حق کے خریدنے سے خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ نول کشور کے چھاپے کی کتاب میں نے دیکھی نہیں مگر امید ہے کہ بہت غلط نہ ہو کام چل سکے گا۔ اور میاں غلام حسین کی تنخواہ کم ہو جانے سے رنج ہوا اللہ تعالیٰ روزی فراخ عنایت فرمائے استعفیٰ دینا مناسب نہیں کیا عجب ہے کہ پھر صورت ترقی کی ہو جاوے۔ یا مغنی گیارہ سو بار اور سورۂ مزمل گیارہ بار چند روز وظیفہ کرلیں اور احقر نے جناب مخدومی شاہ راج خانصاحب کی زیارت میرٹھ میں کی ہے نہایت بزرگ آدمی ہیں اور کمال متبع شریعت احقران کو اس زمانہ کے مستثنیٰ لوگوں میں سمجھتا ہے فقط ۲ ذی الحجہ ۱۲۸۹ھ۔

مکتوب ۴۲ | مخزن اشفاق منبع اخلاق مکرمی منشی محمد قاسم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد سلام مسنون التماس ہے آپ کا خط مع استفتا آیا جواب کئی دن سے لکھا ہوا رکھا تھا فرصت خط لکھنے کی نہ ہوئی اس سے دیر ہوئی معاف فرماویں اور پہلا خط آپ کا طول طویل تھا اس میں کوئی امر ایسا جواب طلب نہ تھا اور چند روز یہی خیال رہا کہ خط لکھوں گا پھر بھول گیا حال اتصال ریل کا اجمیر شریف تک معلوم ہوا۔ کیا کیجئے قضا وقدر کے ہاتھ سب کارخانہ ہے اول تو قلت فرصت دوسرے ان دنوں کچھ دھن سفر عرب کی لگی ہوئی ہے شاید اگر وہ بردئے کار آیا سب حکایات خیالات غلط ہو جاویں گے ورنہ بشرط فرصت کبھی عزم انشاء اللہ تعالیٰ ادھر کا کروں گا۔ کیا کہئے اگر یہی راستہ بمبئی تک متصل ہوتا اسی جانب کو ارادہ کرتا جائے نا چاری ہے سب صاحبوں کی خدمت میں سلام پہنچائیو فقط۔

مکتوب ۴۳ | برادرم مکرم منشی محمد قاسم صاحب دام لطفہ۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں۔ خط تمہارا تعزیت میں پہنچا اللہ تعالیٰ تم کو جزائے خیر دے تم نے حال مرض اس مرحومہ کا پوچھا تھا اول رجب میں کچھ خفیف بخار تھا کچھ علاج کیا کچھ نہ کیا تخفیف

ہوگئی تھی اخیر رجب بخار کی شدت اور یرقان ہوا اور کچھ صورت ورم معدہ کی بھی تھی
اوّل شعبان بندہ علاج کی نظر سے نانوتہ گیا مرض کی شدت تھی علاج کرتا رہا کچھ تخفیف
ہوتی تھی پھر مرض عود کرتا تھا اور بسبب حمل کے کوئی تدبیر کافی نہیں ہو سکتی تھی۔
دسویں کو بسبب امتحان کے بندہ دیوبند پہنچا بعد میرے بھائی نہال احمد صاحب کے
گھر کی مستورات بنظر عیادت نانوتہ گئیں وہاں ان کی صلاح یہ ہوئی کہ اس کو ساتھ
دیوبند لے آئیں یہاں علاج ہوتا رہا۔ ورم جگر اور ہاتھ پاؤں پر ورم تمام ہوگیا۔ آخر
شعبان میں مسہل دیئے کچھ تخفیف ہوئی ارادہ وطن کا تھا مگر ضعف کے بسبب قصد نہ ہو
سکا رمضان شروع ہوگیا تکالیف مرض کی کبھی کم کبھی زیادہ ہوتی تھیں بارھویں رمضان
کو آٹھ مہینہ کا اسقاط ہوا ایک لڑکی پیدا ہوئی چھ پہر زندہ رہ کر مرگئی اسی شب کو اس
کو بھی علامات ردی پیدا ہوئیں تیرھویں کو تمام روز بیچینی اور سوءِ تنفس میں کٹا چودھویں
کی رات شام سے نبض ساقط ہوگئی۔ بعد نماز عشا دس بجے قریب گیارہ بجے کے
انتقال کیا صبح کو یہیں دیوبند ہی میں دفن کیا۔ اس کے تیسرے روز بندہ سب بچوں
کو لے کر نانوتہ گیا اسی روز غالباً تمہارا خط آیا تھا یہ سبب تھا اس مضمون کا جو تم کو
لکھا تھا۔ اور دیوبند میں قدیم سے ہم سے رشتہ داری ہے میری شادی میرے والد
کے خالہ زاد بھائی کے ہاں ہوئی تھی۔ والدہ معین الدین کو اپنے باپ کے گھر سے بہت
علاقہ تھا اسی کا یہ اثر تھا کہ یہیں انتقال کیا اور ماں باپ کے پاس دفن ہوئی فقط۔

مکتوب ۴۲ | عزیز القدر گرامی شان طالب صادق عالی ہمت منشی محمد قاسم صاحب
زاداللہ ذوقہ و شوقہ۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں۔ تمہارا خط آیا میاں غلام حسین
نے اچانک انتقال کیا اس خبر کو سن کر کمال افسوس و کلفت ہوئی اللہ تعالیٰ ان کو اپنی
رحمت عام اور عنایت تام سے درجۂ عالی جنت میں دے۔ اعتبار خاتمہ کا ہے اور
چھوڑ دینا رسوم کا بخوف الٰہی اس سے بڑھ کر اور کوئی عمل مقبول نہیں اس کے لئے بڑی
عالی ہمتی چاہیئے اللہ مغفرت فرماوے۔ اللہ ہم کو بھی ہوش نصیب کرے انا للہ و انا
الیہ راجعون اللہ تعالیٰ ان کے پسماندوں کو صبر کرامت فرماوے اور عافیت سے

زکیے بے شک ان کی والدہ کا حال جو ہو کم ہے۔ فرزند لائق تابعدار جوان اچانک یوں
گزر جاوے خیر سوائے اس کے کہ ان کے لئے دعائے ثبات و استقامت۔ کی جاوے
ان کو اس باب میں صبر دلانا بھی غم پر برانگیختہ کرنا ہے۔ میاں لال محمد کے انتقال کی
خبر سے اور طبع متوحش ہوئی ایسا سمجھ میں آیا کہیں اُس اطراف میں یہ صورت وبا کی شروع
ہوئی ہے یا کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو بخشے نہایت عمدہ آدمی اور بڑے دوست اور علما کے
خادم تھے انا للہ و انا الیہ راجعون فقط والسلام سب کو سلام کہنا کیفیت سالانہ مدرسہ
کی تیار ہو چکی ہے اور روانہ بھی ہوئی پہنچی ہو گی۔ اور کیفیت تعمیر اب تلک تیار نہیں ہوئی
پہنچی ہو گی۔ اور کیفیت تعمیر اب تلک تیار نہیں ہوئی۔ اس سال میں بسبب کمی آمدنی
کے تعمیر میں قرضہ بڑھ گیا ہے اللہ تعالیٰ امداد فرمائے۔ فقط

مکتوب ۴۵ مشفق و مکرم منشی محمد قاسم صاحب سلمہ۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرما دیں
آپ کا خط آیا تمام حال معلوم ہوا کیفیت مدرسہ اس سبب روانہ نہ ہو سکی کہ انتظار تیاری
کیفیت تعمیر مدرسہ کا رہا وہ اب تیار ہوئی ہے اور تمہاری طرف سے تائید مد تعمیری میں
ہوئی تھی اسلئے مہتمم صاحب نے بدون کیفیت تعمیر روانہ کرنا کیفیت سالانہ کا مناسب
نہ سمجھا اب تمہارے محصول بھیجے ہوئے میں جے نسخے دونوں کیفیتوں کے روانہ ہو سکیں
گے آج روانہ ہوں گے آپ نے ایک بات پوچھی ہے کہ تدبیر حسن خاتمہ کیا ہے۔ بھائی
بندہ کا سب کام مالک کے اختیار ہے سوائے اس کی التجا کے اور کیا تدبیر بن سکتی ہے
اس کے در کا ملتجی کبھی محروم نہیں رہتا اور تم نے حال ایک علاقہ کا لکھا ہے اور مولوی
عبداللہ کا حال پوچھا ہے وہ گلاوٹھی کے مدرسہ میں بیس روپیہ مشاہرہ پر مدرس ہیں اور
وہاں خوش ہیں اور دوسرا بھانجہ میرا مولوی محمد خلیل سکندر آباد میں مدرس ہو گیا ہے۔
اولاد خاص میں سے میرے کوئی بچہ کچھ پڑھا نہیں اور نہ لائق کسی کام کے قطب الدین

عہ قولہ صبر دلانا بھی الخ شدت صدمہ میں متعارف طریق سے قولاً صبر دلانا یہی اثر رکھتا ہے اسوقت عملاً صبر دلانا
یعنی مغموم کو کسی شغل میں لگا دے جسمیں غم کا نہ ذکر ہو نہ فکر اور یہ مشورہ حضرت کے اعلیٰ درجہ کے حکیم ہونیکی دلیل
ہے ۱۲ خلوظ۔ عہ قولہ کوئی بچہ کچھ پڑھا نہیں۔ اسوقت تک ایسا ہی ہوگا ۱۲ خلوظ۔

نے کچھ ریاضی سیکھی شاید کوئی مدرسی دیہاتی مدرسوں کی مل رہے گی فقط

مکتوب ۴۶ منبع اشفاق و الطاف مخزن اعطاف و اخلاق منشی محمد قاسم صاحب دام لطفہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمادیں۔ خط تمہارا بنام بندہ پہنچا ادراک حال سے خوشی ہوئی بندہ بحمداللہ تعالیٰ عرصہ چھبیس روز کا ہوتا ہے کہ یہاں پہنچا ادر سفر خیر ختم ہوا۔ مزاج حضرت مخدوم العالم جناب حاجی امداد اللہ صاحب مدظلہ کا خوش و خرم پایا اور ایسے ہی چھوڑ کر روانہ ہوا اللہ تعالیٰ ایسا ہی رکھے۔ و باء مکہ بعد حج دو تین روز بشدت رہی مگر نہ ایسی کہ وہاں مشہور ہے بیس اکیس جنازے حرم میں آئے وہاں سینکڑوں کی نوبت ہوا کرتی ہے پھر تخفیف ہو کر موقوف ہو گئی۔ البتہ تپ ولرزہ قبل حج بھی اور بعد حج بھی رہا۔ ہمارے قافلہ کے بھی اکثر ساتھی مریض رہے مگر بندہ بحمداللہ تعالیٰ اس سے بھی محفوظ رہا۔ البتہ بہ سبب قلت سامان اور اس لئے کہ اس سال کرایہ گراں ہوا بندہ مدینہ شریف کے سفر سے معذور رہا یہاں خدمت میں حضرت پیر و مرشد مدظلہ کی چند سے سعادت اندوز ہونا غنیمت جانا۔ پھر ہر چند تدبیر کی کہ صورت قیام میسر آئے مگر نہ ہو سکا ناچار بمعیت قافلہ روانہ ہو کر ویسا ہی وطن کو واپس پہنچا۔ اثنائے راہ میں جہاز میں طبیعت جناب مولوی محمد قاسم صاحب مدظلہ کی بہت بیمار ہو گئی تھی ایسا کہ ایک روز نوبت یاس پہنچ گئی گی مگر فضل الٰہی نے دستگیری فرمائی اور مرض رفع ہوا مگر ضعف ایسا ہو گیا ہے کہ اب تلک طاقت نے بحالت اصلی عود نہیں کیا اب بھی ادنے تکان سے حرارت ہو جاتی ہے۔ اب جناب مولوی صاحب وطن تشریف رکھتے ہیں۔ باقی سب امور بحمداللہ بخیر و خوبی ہیں حال مدرسہ کا بدستور پایا البتہ قلت آمدنی کے سبب یہ تمام سال تنگی سے گزرتا نظر آتا ہے اللہ تعالیٰ دستگیری فرمادے تعمیر جاری ہے مگر بقدر ضرورت۔ اگر روپیہ کافی ہوتا اب تلک تعمیر قریب ختم ہوتی۔ خیر جو اس کی مرضی وہی ہوتا ہے۔ تم نے حال روم و روس کا پوچھا ہے۔ عرب میں بہ نسبت یہاں کے کم خبر پہنچتی ہے وہاں کے لوگ اخبار کے شائق نہیں ترکوں کو عادت افشاء خبر نہیں البتہ کونسل انگریزی جو جدہ میں رہتا ہے اس کی زبانی کوئی

خبر تار برقی کی جدہ سے مکہ میں پہنچتی تھی۔ اور اب یہاں بھی خبر کی پوری پوری امید نہیں فقط والسلام اپنے والد اور بھائیوں کو سلام اور بچوں کو دعا کہیو۔ میاں بھورے خاں کی تحریر دیکھی وعلیکم السلام۔ تم نے تعویذ کے لئے لکھا ہے یوں چاہیئے کہ مابین سنت فرض وقت فجر کے سورہ فاتحہ اکتالیس ۴۱ بار پڑھ لیا کرو۔ یہ وظیفہ دائمی ہے اور بعد مغرب سورہ واقعہ اور جب حاکم کے سامنے جاؤ واللہ المستعان علی ما تصفون۔ اس آیت کو گیارہ بار پڑھ کر اور شہادت کی انگلی پر دم کر کے ماتھے پر الف کھینچ لو۔ اور افیون چھوٹنے کے لئے تھوڑی سی ہمت درکار ہے اور علاج یہ ہے کہ وزن افیون سے جو عادت ہو کسی قدر کم کرو اور اتنے وزن کچلہ کی گولیاں کھاؤ یہاں تک کہ افیون نہ رہے اور گولیاں اس کے قائم مقام ہو جاویں پھر ایک ایک گولی کم کرو کہ وہ گولیاں بھی چھوٹ جاویں اس ترکیب سے افیون بھی چھوٹ جاوے گی اور خلل بھی کچھ نہ ہوگا۔ ترکیب گولی کچلہ کی کچلہ کسی قدر لیکر کنوار کے پٹھے کے لعاب میں ترکرو اور لعاب کو ہر روز بدلتے رہو، چودھویں دن کچلہ کو چھیل کر گرم پانی سے دھوڈالو اور ہموزن سیاہ مرچ پیس کر اور ہموزن مغز بادام کے ساتھ کوٹ لو جب کٹ جاوے لعاب کنوار پٹھہ ڈالکر کوٹتے رہو جب قابل گولی بندھنے کے ہو گولیاں بقدر سیاہ مرچ بنالو اور یہ گولیاں نزلہ کو بھی بہت مفید ہیں فقط ۸ ربیع الثانی ۱۲۹۵ھ۔

مکتوب ۷۴ مشفق و مکرم طالب صادق محب الفقرا منشی محمد قاسم صاحب دام لطفہم۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں خط تمہارا آیا تمام حال منکشف ہوا اس خط کے آنے سے پہلے انتظار تھا کہ کیا وجہ ہے کہ اب تلک خط نہیں آیا۔ بعد تمہاری روانگی کے جناب مولوی محمد قاسم صاحب اتفاقاً تشریف لے آئے اور اب تلک تشریف رکھتے ہیں افسوس ہوا کہ اگر تم دو چار روز اور ٹھہر جاتے تو مولوی صاحب سے مل لیتے۔ خیر جو ہوا بہتر ہوا تم نے خط میں چند امور پوچھے تھے وہ خط کہیں گم ہو گیا اب جواب لکھتے میں بہت ڈھونڈا ملا نہیں۔ جو بات یاد ہے اس کا جواب لکھتا ہوں اور جو بھولا معاف فرمائیو اور پھر تکلیف فرما کر لکھیو۔ تم نے اپنی مشغولی کا حال

لکھا جی خوش ہوا اللہ تعالیٰ استقامت نصیب فرماوے استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے ورد و وظائف کی کثرت خوب نہیں ہوتی تھوڑی مقدار ہر چیز کی نبہ جاتی ہے اور زیادہ میں طبیعت اکتا جاتی ہے اور گھبرا کر چھوٹ جاتی ہے بارہ تسبیح شد و مد کے ساتھ کرتے رہو ارہ کے جاری ہونے سے امید نفع کی ہے۔ ذکر ارہ میں اللہ ہو جاری ہو تو خوب ہے یوں معلوم ہوا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ذکر میں گرمی آنے لگی ہے اول ذوق شوق خوب ہوا کرتا ہے مگر بعد میں کبھی کچھ کمی ہو کر کیفیت گم سی ہو جایا کرتی ہے اس وقت مردانگی چاہیئے اور رحمت خداوندی سے مایوس نہ ہو۔ اور اپنے قصور پر معترف اور کام معمولی کتنا ہی گراں معلوم ہو پورا کرے ہاں خوب یاد آیا کہ ہر وظیفہ اور معمول میں ایک مقدار ضروری ٹھہرالو کہ وہ ہر حال میں کر لو اور وہ کبھی نہ چھوٹے اور ایک مقدار زائد کہ اگر فرصت ہوئی اور ذوق شوق ہوا کیا نہیں تو نہیں۔ مثلاً بارہ تسبیح معمولی ہیں اور اگر گرمی آگئی اور ذوق شوق جوش پر ہوا بے تعداد یا تعداد سے اور زائد کر گئے ایسا ہی ہر وظیفہ کے لئے مثلاً ورود شریف کے لئے سو بار ضروری گنو اور زائد کو موقوف وقت اور ذوق کے رکھو یا اور کم و بیش مقرر رکھو اور تم نے پوچھا تھا حزب البحر میں کہیعص کے اول میں جو انگلیاں بند کریں تو اس لفظ کو تین بار کہیں دو بار انگلیاں بند کر کے کھول دیں اور تیسری بار کے بند کئے ہوئے انصرنا فانک خیر الناصرین وغیرہ کے ساتھ ایک ایک انگلی کھولدے۔ اور تم نے یاد دلایا ہے کہ ایک کتاب در باب سلوک لکھی جائے۔ بھائی یہ کام شیخ کامل مکمل کا ہے یعقوب ناکارہ اب تلک مرتبہ طلب میں خام ہے سلوک اور وصول کس کا اور حضرات مشائخ رحمہم اللہ نے اتنی تصانیف فرمائی ہیں کہ کچھ حاجت نہیں رہی اور تاہم جو کچھ تم پوچھو گے اس کا جواب جو کچھ سنا سنایا بزرگوں کا ہے یہ عاجز لکھے گا انشاء اللہ تعالیٰ چند عرصہ میں یہی مجموعہ ایک کتاب ہو جاوے گی اور صراط مستقیم نام علم سلوک میں ایک کتاب تصنیف مولوی اسمٰعیل شہید کی ہے کہ ارشاد حضرت میر سید احمد صاحب کو بطرز عمدہ جمع کیا ہے وہ کتاب چھپ گئی ہے فقط حال بیماری کا یہاں بدستور ہے اگرچہ وہ زور شور نہیں مگر بالکل نجات بھی نہیں نرخ کا رخ بھی گرانی کی طرف ہے

اللہ تعالیٰ اپنے عاجز بندوں پر رحم فرمائے ۔ باقی اور کوئی بات یاد نہیں آتی کہ لکھوں فقط والسلام اپنے والد کی خدمت میں سلام فرمائیو اور سب عزیزوں کو سلام تمہاری مطلوب کتابیں جب کوئی ہاتھ آئی روانہ کروں گا فقط اخیر ذیقعدہ ۱۲۹۵ھ

مکتوب ۴۸ | برادر دینی محب یقینی عزیز القدر طالب صادق منشی محمد قاسم زاد اللہ شوقہ وذوقہ باللہ ۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں ۔ خط تمہارا آیا معلوم ہوا کہ میرا خط نہ پہنچا ۔ تعجب ہے کہاں ضائع ہوا ۔ اب اتنی گنجائش نہیں کہ چھٹی ساتویں تلک یہ خط پہنچے ۔ زکوٰۃ حزب البحر کی دو ترکیبیں ہیں ۔ اول ۳۶۰ دفعہ پڑھنا تین دن میں یا بارہ دن میں ۔ اس میں اعتکاف اور احتیاط کھانے پینے کی اور پہننے کی شرط ہے جیسے ترک جلالی وجمالی کہتے ہیں ایک جنس غلہ کی بے نمک بے دودھ مٹھائی وغیرہ کھانا ہے اور کپڑا ایک مثل احرام کے اور ہر روز غسل مگر سردی میں سینکنا یا آگ پاس رکھنا مضائقہ نہیں ایسا ہی کمل رضائی وغیرہ اوڑھ لے یہ بھی ڈر نہیں ۔ مگر اس کے لئے کوئی وقت معین نہیں گرمی کے موسم میں کرے کہ یہ تکلف نہ کرنا پڑے ۔ دوسری ترکیب خاص صفر کے مہینہ میں تین دن کا اعتکاف اور تین بار ہر روز پڑھنا ۔ اس میں کچھ شرط نہیں البتہ کھانے میں اگر ترک لذات یعنی نمک مٹھائی وغیرہ کرے بہتر ہے ضروری نہیں اور سبحان اللہ سوا لاکھ بار پڑھنے کے لئے جو کہا تھا غرض یہ تھی کہ تین دن اعتکاف کے جو دوسری ترکیب میں ہیں اسمیں پڑھنا حزب البحر کا تین بار ہوتا ہے باقی وقت فرصت کا ہے اس میں اس سبحان اللہ کو پورا کرے تاکہ وقت بیکار نہ جاوے اور رات کو کچھ جاگنا سونا معین نہیں اپنے معمول کی موجب سووے جاگے دونوں صورت میں اور تیسری صورت زکوٰۃ کی یہ ہے کہ مدام پڑھتا رہے برس دن میں زکوٰۃ ہو جاتی ہے حاجت اعتکاف وغیرہ کی نہیں اور یہ قاعدہ عام ہے جب حزب کو چند بار پڑھنا ہوتا ہے خواہ زکوٰۃ میں یا عمل میں ایکبار اشارات اور مکرر پڑھنا سب معمولی امور ادا کرتے ہیں باقی میں صاف بدون تکرار واشارہ وغیرہ کے پڑھ لیتے ہیں اور چراغ جلانے اور خو[illegible] بو جلانے کا کچھ مضائقہ نہیں اور ان ترکیبوں میں نہ حصار کی حاجت ہے نہ خوف [illegible] رجعت کا ہے

اور نہ کسی قسم کی دہشت اور خوف انشاء اللہ ہو باقی تم نے فوائد سورۂ فاتحہ کے پوچھے یہ صورت ہر حاجت دینی ہو یا دنیوی کے لئے مفید ہے اور سلوک میں معین ہوتی ہے اور درود ہر وظیفہ کے اول و آخر تین بار یا سات بار یا گیارہ بار پڑھ لینا بہتر اور افضل ہے اور یا حی یا قیوم کو بقدر ذوق بھر و ضرب سے کرے باقی کو ویسے ہی وظیفہ کے طور سے ادا کرے۔ جواب تمہاری باتوں کا پورا ہوا طالب حق کو ذکر و شغل کو اصل سمجھنا چاہیئے اور درود و وظیفہ کو اور زکوٰۃ عمل وغیرہ کو فرع۔ اگر بن پڑا کر لیا یا جیسا ہو سکا پورا کر لیا کیونکہ منظور رضائے مولا اور یہ اپنی خواہشوں کا علاج ہے فقط نرخ یہاں بھی گراں ہو رہا ہے اٹھارہ گیہوں ہے باقی غلہ اسی کے قریب ہے اللہ رحم کرے میر امداد علی جو یہاں آئے تھے تو اس زمانہ میں طبیعت جناب مولوی محمد قاسم صاحب کی بدرجہ علیل تھی وہ مولوی صاحب کے ملنے کے لئے گئے تھے۔ اور حکیم جناب مولوی رشید احمد صاحب نے کہ احقر نے جب مولوی صاحب[۲] بالکل صحیح و سالم ہیں نقاہت اب تلک باقی ہے۔ فقط ۳ صفر ۱۲۹۶ھ۔

مکتوب ۴۹ عزیز القدر گرامی شان طالب صادق بلند ہمت منشی محمد قاسم اطال اللہ عمرہٗ وزاد شوقہ باللہ۔ بعد ادعیہ وافیہ وسلام مسنون مطالعہ کریں خط تمہارا آئے ہوئے بہت دن ہو گئے اسی دن سے جیب میں ہے فرصت جواب کی نہ ہوئی جمعہ کو مہلت ہوتی ہے۔ پہلے جمعہ کو مظفر نگر جناب مولوی محمد قاسم صاحب کے دیکھنے کو گیا تھا۔ جناب مولوی صاحب کو ان کے ایک مرید بنظر علاج وہاں لے گئے ہیں اب طبیعت مولوی صاحب کی اچھی ہے کسی قدر کھانسی باقی ہے آج جواب لکھنے بیٹھا ہوں خدا کرے پورا ہو جائے۔ تم نے درباب زکوٰۃ حزب البحر چند امور پوچھے ہیں۔ اعتکاف کے لئے بعد عصر سامان کرے اور قبل غروب آفتاب بیٹھے مثلاً یکم ربیع الثانی روز سہ شنبہ ہے تو دو شنبہ کے عصر سے سامان کرے اور کچھ پہلے غروب آفتاب سے اعتکاف کی جگہ میں جا بیٹھے اور آخر اس کا وقت غروب آفتاب تیسرے دن یا گیارہویں دن ہوگا۔ تعداد معین تمام شب در دزمین پورا کر لے مگر ایک سو بیس بار پڑھنے میں

---

۲ کی طبیعت کا حال پریشان تب آن کو بلا لیا تھا اب بحمد اللہ مولوی صاحب ...

فرصت نہیں ملتی کہ کچھ کہہ سکے بعد سونے اور حاجت ضروری اور وظیفہ معمولی قلیل ہی
وقت سے اسے پڑھ کر بچے یا شاید نہ بچے جب ترک جلال و جمال باحتیاط ہے کھڑاؤں
کھونٹی دار پہننے اور کتاب کا بعضوں نے مضائقہ نہیں سمجھا۔ تہ بند اور چادر خواہ ملی
ہو یا جدا برابر ہیں مقصد یہ ہے کہ چادریں ہوں بشکل کفن سی ہوئی ہوں یا نہ ہوں۔
اور جانماز دوختہ کا کچھ مضائقہ نہیں۔ ایسے ہی بچھونا وغیرہ اور جائے مقرری اعتکاف
میں ہی بیٹھے لیٹے سووے کیونکہ خلوت مقصود ہے بے ضرورت باہر نہ نکلے۔ جو وظائف
و اوراد تم نے اختیار کئے بہت بہتر ہے اللہ تعالیٰ اور توفیق زیادہ دیوے۔ استقامت
فوق ہے کرامت سے اور جب کبھی اداء معمولی میں طبیعت بسبب دیر کے تنگ ہو نعمت
الٰہی کا شکر کرو کہ حرج بہ نسبت کام کے کم ہے اور دوسرے تیسرے وقت اس کو ادا کر
لو اور یہ سمجھو کہ عجز و خطا اور کمی و کوتاہی بندہ کی اصل اور خمیر ہے اور جو کچھ قوت یا درستی
یا کمال یا ہمت ہوتی ہے یہ محض اس کا فضل ہے۔ ورنہ یہ خاک ناپاک کجا اور اس کا
ذکر اسکی عبادت اس کی تابعداری کجا چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ سورۂ فاتحہ اگر
مابین سنت و فرض نہ ہو سکے بعد فرض یا بعد طلوع آفتاب پوری کرے اور یہ جو غلبہ
نیند اور اونگھ کا لکھا ہے اس کا باعث کسی قدر زیادتی پانی پینے کی ہوتی ہے اور زیادہ
کھانا بھی اس کا باعث ہے اگر چند لقمے کم کھایا کرو تو اچھا ہے

اور پانی پینے میں
ایک معمول کر لو کہ اس سے زائد نہ پیا جاوے اور مشق اس کی باہستگی اور دیر میں ہوتی
ہے خشکی وقت ذکر کچھ مضائقہ نہیں اس کیلئے پانی کا استعمال نہ چاہیئے کہ مضر ہوا کرتا
ہے اس کے لئے یہ تدبیر ہے اگر جہر میں پیش آوے تھوڑی دیر خفی کرتا رہے اور نشست
کو بدل دے یا سکوت کرکے مراقب ہو بیٹھے جب طبیعت اصلاح پر آجاوے جب پھر
جہر کرے اگر اسوقت نہ ہو سکے دوسرے وقت پر رکھے اور اگر ذکر خفی یا مراقبہ میں پیش
آوے تھوڑی دیر تامل کر کر چھوڑ دے۔ تم نے لکھا ہے کہ اتفاق گھی کھانے کا نہ ہوا،
بھائی گھی پر موقوف نہیں خربوزہ یا تربوزہ یا کدو یا ککڑی کھیرے کے بیج یا مونگ پھلی یا بادام

یا اور کوئی مغز یا تیل تلوں کا یا جو چکنی چیز میسر آوے اور کھا سکو کھاؤ۔ تم نے تنگی معاش کی لکھی بھائی اس صابریہ خاندان کا یہ اثر ہے گھبراؤ مت۔ انشاء اللہ تعالیٰ خدائے کریم بہت کچھ عنایت فرمائے گا اگر کوئی ایسی نوکری میسر آوے جس میں مشغولی تھوڑی ہو کر لو۔ اس زمانہ میں اکثر کارخانوں کا حال ایسا ہی ہو گیا ہے مزدوری کم چلتی ہے بندہ بھی تمہاری کشائش کے لئے دعا کرتا ہے تم بھی دعا ہی کرو اور سب عملوں سے دعا کو افضل سمجھو یہ لطیفہ جو تم نے لکھا ہے کہ یا یہ دعا تھی کہ تیری رضا کے لئے دنیا اور سب کچھ ترک کیا اور یا یہ دعا کرنے لگا کہ نعمت دنیا اور آخرت عنایت فرما۔ اس پر ہنسی آئی۔ بھائی یہ بظاہر مخالف ہے نعمت دنیا مال کی وسعت اور جاہ کی ترقی نہیں نعمت دنیا عبادت الٰہی بفراغ خاطر کرنا ہے اور نعمت آخرت جنت میں دیدار محبوب حقیقی سے مشرف ہونا ہے غرض ان دونوں میں کچھ مخالفت نہیں طالب حق جو تلاش روزی کرتا ہے یا روزی کی دعا کرتا ہے طالب روزی کا نہیں ضرورت کے سبب کرتا ہے بخلاف طالبین دنیا کے کہ انکا اصلی مطلب دنیا کا حصول ہے۔ سورہ فاتحہ معہ بسم اللہ اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور یا حی یا قیوم برحمتک استغیث اور یا حی یا قیوم لا الہ الا انت اور آیت کریمہ یہ وظیفہ عام ہیں ہر حاجت دینی اور دنیوی اور برکت اور اعانت اور حفاظت کے لئے مؤثر ہیں دوام شرط ہے تسخیر مخلوق اور تسخیر سلاطین مطلوب طالب حق نہیں ہوتی اور اگر کوئی کسی غرض خاص دینی کے سبب طلب کرے اس کے لئے بھی یہی وظائف کافی ہیں اور تسخیر کا عمدہ نسخہ یہ ہے اگرچہ مشکل ہے جو شیخ سعدیؒ نے کسی بزرگ سے نقل کیا ہے ؎

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ
کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

تم نے یہ پوچھا ہے کہ حزب البحر کے روز پڑھنے میں کیا نفع ہے منافع اس کے بیحد ہیں حفاظت بلایا سے نجات دشمنوں سے خاصکر غلبہ نفس و شیطان پر۔ تسخیر عام

عہ قولہ اس صابریہ خاندان کا۔ مراد تنگی ہے زیادہ کشائش نہ ہونا اب حضرت مرشدنا و مرشد عالمؒ کے اس ارشاد سے تعارض نہ رہا کہ ہمارے یہاں فاقہ نہیں ہے وجہ تطبیق ظاہر ہے کہ حد فاقہ تک تنگی مراد نہیں ۱۲ حظوظ۔

کشائش رزق۔ دفع کید اعدا۔ پناہ امراض ناکارہ سے غرضکہ بہت ہی کچھ منافع ہیں۔ اور اس صورت پر برس دن کے وظیفہ میں زکوٰۃ ادا ہوجاتی ہے۔ ہاں تم بعد نماز مغرب یا بعد عشا سورۂ واقعہ ایک بار پڑھ لیا کرو امید کہ ہر بلا اور تنگی دور ہو فقط والسلام اپنے بھائیوں اور والد کو اور سب احباب کو سلام کہیو اور سب تم کو سلام کہتے ہیں۔ مشفقی جمعدار بھورے خاں سلمہ بعد سلام مطالعہ فرمادیں آپ کی تحریر دیکھی تعجب ہے کہ افیون چھوڑی نہیں۔ بھائی نامردی اور مردی میں ایک ہی قدم کا فرق ہے اگر اجوائن اور ارنڈ کی کوپل اور دارچینی کی گولیاں یا سفوف استعمال کرو اور تھوڑا تھوڑا کم کرکے چھوڑ دو تو ہوسکتا ہے یہ تو کام مدبر حقیقی کا ہے کہ تمہارے قلب میں نفرت اس رد سیاہ گندی کی ڈال دے اور چھڑا دے یا تیرے ہاتھ کو بند کردے کہ کھانہ سکو اور تم نے پوچھا ہے کر ترقی کے لئے کوئی وظیفہ اور اپنے صاحبزادہ کی ترقی کے لئے۔ ہمارے یہاں سورہ یٰسین کا عمل اس بارے میں بہت مجرب ہے ترکیب اس کی جدا کاغذ پر لکھی ہے پڑھو انشاء اللہ تعالیٰ ترقی ہوگی۔ یا گیارہ سو بار یا مغنی اور گیارہ بار یا مغنی اور گیارہ بار سورہ مزمل کو دائمی وظیفہ کرو فقط ۱۰ ربیع الثانی ۱۲۹۶ھ۔

ترکیب سورۂ یٰسین برائے کشائش رزق و حصول نوکری وغیرہ

اوّل گیارہ بار درود شریف پھر سات بار سبحان اللہ پھر سات بار استغفر اللہ پھر اعوذ بسم اللہ کہکر سورت کو شروع کیا جب اول مبین پر پہنچے لفظ مبین کو سوائے لفظ قرآن کے سات بار کہا۔ مبین مبین مبین مبین مبین مبین مبین پھر بسم اللہ کہکر اول سے سورت کو پڑھا اوّل مبین کو برابر پڑھ گئے اور دوسرے پر پہنچ کر اس کو سات بار کہا پھر اول سے سورت کو پڑھا اور تیسرے مبین پر سات بار کہہ کر اول سے سورت کو لیا پھر چوتھے مبین پر اس کو سات بار کہا اور اوّل سے لیا پھر پانچویں مبین پر سات بار کہہ کر اوّل سے سورت کرلیا پھر چوتھے مبین پر اس کو سات بار کہا اور اول سے لیا پھر پانچویں مبین پر سات بار کہہ کر اوّل سے شروع کیا پھر چھٹے مبین پر اس کو یعنی لفظ مبین

کو سات بار کہا اور اول سے سورت کو شروع کر کے پھر ساتویں مبین پر پہنچ کر اسکو یعنی لفظ مبین کو سات بار کہا اور اول سے سورت کو شروع کر کے آخر تلک پہنچا دیا سورت ختم کر کے سات بار سبحان اللہ سات بار استغفر اللہ اور گیارہ بار درود شریف پڑھ کر دعا، کشائش رزق کی کرے اسی عمل کو ایک چلہ کرے اور ناغہ نہ کرے انشاء اللہ تعالیٰ کہیں نہ کہیں صورت روزگار یا ترقی کی ہو گی فقط۔

مکتوب ۵۰ مشفق و مکرم مخزن لطف و کرم طالب اللہ در طلب صادق منشی محمد قاسم زاد اللہ شوقہ و ذوقہ و عرفانہ۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں خط تمہارا آیا اور سب حال معلوم ہوا۔ اس دیار میں رمضان کے کچھ پہلے سے تا بقرعید بیماری کی کثرت رہی چنانچہ احقر بھی آخر رمضان میں بیمار ہو کر عید کو اچھا ہو گیا۔ پھر دہم عید الفطر کو بیمار ہوا قریب دو ہفتہ بیمار رہا پھر کبھی کبھی بخار کا دورہ ہوتا رہا۔ اثر ضعف کا اب تلک باقی ہے اب بحمد اللہ تعالیٰ ہر گونہ صحت ہے تمہارے خط کے نہ آنے سے زیادہ تر خیال بیماری کا تھا کیونکہ یہ بلا عام تھی۔ میاں دوست محمد سے تمہاری خیریت سنی رفع تفکر کا ہوا۔ تم نے افسوس نہ رہنے کا یہاں لکھا ہے۔ بھائی جو کچھ فیض بزرگوں کا ہے اس کے لئے کوئی جا اور کوئی زمانہ ضرور نہیں اولوں سے آخروں کو اور شرقیوں سے غربیوں کو نفع پہنچتا ہے اور واقعی فیض مفیض حقیقی کا ہے کہ وہ زمانی اور مکانی نہیں جو واسطہ ظاہری ہوتا ہے بے اعتبار محض ہے پرنالہ سے پانی آتا ہے پرنالہ ایک راہ ہے آسمان سے پانی چھت پر برستا ہے پرنالہ اس کا راہ ہے۔ اس سے بہتر اور مثال اس مضمون کی نہیں۔ اس بات سے بہت جی خوش ہوا کہ اپنے معمولات پر استقامت ہے استقامت کرامت پہ فوق ہے شکر الہی بجا لانا چاہیئے کہ شکر سبب مزید نعمت ہے۔ یہ کتنی بڑی نعمت ہے کہ اس غنی مطلق نے اپنے ذکر کی توفیق دی کہاں یہ مشت خاک ناپاک اور کہاں وہ بارگاہ بلند از ادراک۔ جو کتاب تم نے لکھی ہے مخزن الانوار کبھی دیکھی نہیں غالباً توحید کے مضامین ہوں گے کیا مضائقہ ہے سب ایک وضع کی کتابیں ہیں ایک جلد ہو جائیں بہتر ہے۔ شب کے وقت کھلنے کا لحاظ رہا کرے

قدرسے کم کھایا جاوے اور دن کو قیلولہ کر لینا تھوڑا سا ضرور چاہیئے انشاء اللہ آنکھ
رات کو کھلے گی اور نماز قضا نہ ہوگی اور بعد مغرب چپ چاپ تنہا گھڑی دو گھڑی،
بیٹھنا ہر روز معمول کر لو۔ اور اگر چپکے جی نہ لگے آہستہ اللہ اللہ کا ذکر ضرب خفیف سے
یا بے ضرب یا اللہ مجرد کا ذکر کرتے رہیے۔ عبدالقیوم کے پیدا ہونے سے خوشی ہوئی
اللہ تعالیٰ عمر دے اور موفق بخیر کرے۔ کیفیت مدرساب کے سال بسبب حرج
بیماری کے اب تلک طبع نہیں ہوئی بعد طبع ہونے کے انشاء اللہ تعالیٰ روانہ ہو گی
ٹکٹ دو آنے کے پہنچے رسید ملفوف ہے۔ تم نے آنکھ کے لئے لکھا ہے اس کی آسان
صورت یہ ہے کہ مصری باریک سرمہ سا پیس کر رکھ لو ایک چاول بھر احتیاط سے
ناخونہ پر لگا دیا کرو چند روز میں ناخونہ انشاء اللہ تعالیٰ دفع ہو جاوے گا اور التزام
سرمہ لگانے کا آنکھ میں رکھو تا کہ آنکھ کو قوت ہو اور کوئی تیز دوا آنکھ میں مت لگائیو
اس سے اتنی نفع کی امید نہیں جتنا خوف ضرر کا ہے ناخونہ میں اکثر معمول تیز دواؤں کا ہے
فقط ملا عبداللہ صاحب اور میاں خواجہ بخش سوداگر کو سلام کہئے۔ فقط میاں دوست
محمد صاحب کو بعد سلام مسنون فرما دیجیو کہ موافق تمہاری تحریر کے بندوبست کر دیا
اور مہتمم صاحب سے کہدیا اب امید ہے کہ کوئی تکلیف ان کو نہ ہو فقط مکرر میاں محمد
قاسم کو جناب مولوی رفیع الدین صاحب اور راحقر کی طرف سے معلوم ہو کہ میاں دوست
محمد کی تحریر خرچ بھیجنے کی طرف سے اطمینان دلاتی ہے اور میاں صدیق کی زبانی معلوم
ہوا کہ یہ امر دائم نہ ہو سکے گا اس لئے چندے خرچ آوے گا پھر ضرورت کھانا مقرر
کرنے کی ہو گی اسلئے مناسب ہے کہ یہ امر بے اطلاع میاں دوست محمد کے یا بعد استفسار
ان کے کے تحریر کر دو تا کہ اس کا فکر رہے اور یہ فرما دیویں کہ میاں صدیق کو شرح مأتہ عامل میں
شریک کر دیا ہے اور فارسی میں زلیخا شروع کی ہے اور غوث کو صرف کی کتابیں شروع
کرائی ہیں فقط ۲۹ صفر ۱۲۹۷ھ چہار شنبہ۔

مکتوب ۵۱ شفقی مکرمی منشی محمد قاسم صاحب سلمہ۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمادیں
تمہارا خط آیا بندہ میرٹھ گیا ہوا تھا۔ آکر خط تمہارا ملا جواب کی فرصت نہ ہوئی کئی دن

میں آج جواب لکھتا ہوں۔ تم نے وقت ذکر کے ملاحظہ کے لئے پوچھا کہ کیا کرے۔ اللہ حاضری اللہ ناظری کرے یا ہو الاول والاخر والظاہر والباطن کرے۔ اصل یہ ہے کہ ملاحظہ معین چیز نہیں ہوتی جو جیسا مناسب سمجھتا ہے مقرر کر دیتا ہے اگر عادت اول و آخر کی ہوگئی ہو وہی رکھو حاضر و ناظر کا فکر مت کرو۔ اور اگر جی حاضر و ناظر پر لگے اس کو کرو غرض اختیار ہے اور بدن کا کانپنا اور رونگٹوں کا کھڑا ہونا اور نعرہ کی آواز بے ساختہ حلق سے نکل جانا یہ اثر ذکر کا ہے۔ اگر فضل الٰہی شامل حال ہے سلطان الذکر پیش آوے گا اپنا معمول کرتے رہو فیض الٰہی دستگیری کرے گا اور مراقبہ جیسے کرتے ہو کرتے رہو۔ انشاء اللہ اس میں بھی کچھ معلوم ہونے لگیگا اگرچہ اب بے حاصل معلوم ہوتا ہے مگر فائدہ اس کا آگے کو ظاہر ہوگا تم نے حال انتقال جناب مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم کا پوچھا ہے مولوی صاحب سہارنپور تشریف لے گئے تھے کسی قدر طاقت آگئی تھی وہاں دورہ معمولی صفرا کا ہوا اس میں درد ذات الجنب بھی ہوا جب خبر یہاں ہوئی اسی وقت جاکر لے آئے حرکت راہ سے درد نے شدت کی یہاں تلک کہ سانس بند ہوگیا ناچار فصد لی درد کو تخفیف ہوئی رات کو پھر درد نے عود کیا کچھ تدبیر کارگر نہ ہوئی جونکیں لگیں درد موقوف ہوا مگر حرارت میں کمی نہ ہوئی اگلے روز کچھ طبیعت اصلاح پہ آئی ایک طبیب دہلی سے آئے تھے انہوں نے کوئی مفرح اور کوئی کشتہ دیا اس سے کچھ قوت کو نفع ہوا مگر بخار کی شدت ہوگئی پہلے ایک مسہل ہوا تھا اور اس کا نفع معلوم ہوا اس پر پھر مسہل کی رائے ہوئی مسہل دیا کچھ دن چڑھے تلک ہوش رہے دو دست آئے۔ دوپہر کے قریب بے ہوشی نے غلبہ کیا اور دست بند ہوگئے حرارت کی شدت تھی اسوقت شربت وغیرہ دیا نفع نہ کیا بلکہ نفخ ہوگیا اور بیہوشی ایسی ہوئی کہ نماز ظہر ادا نہ ہوسکی یہ منگل کا دن تھا شام کو حالت نزع کی سی ہوگئی مگر پھر سانس درست ہوگیا۔ یہ دورہ مرض کا تھا رات بھر وہی کیفیت رہی اور بدھ کا تمام دن یہی حالت رہی زبان بند ہوش مطلقاً مفقود البتہ سانس کے ساتھ پاس انفاس جاری جمعرات کی صبح کو پھر فصد لی سینگیاں لگائیں اقسام علاج کئے مگر کچھ نفع نہ تھا۔ بدھ کے روز تشنیع ہوتا تھا آج صورت اس کی لرزہ کی سی ہوگئی آخر بعد ظہر قریب

تین بجے رخصت ہوئے ہم سب لوگ، نماز کو آئے تھے اندر اور زنانہ تھا پھر کچھ آدمی پہنچ گئے تھے کہ یکایک، بلغم بول کر قے بلغم کی ہوئی اور سانس لمبا ہوکر منقطع ہوگیا جب ہی سے تجہیز و تکفین کا فکر کیا بعد عصر نماز جنازہ ہوئی بعد مغرب دفن کیا اور میرا حال کیا پوچھتے ہو یہ صدمہ جانکاہ ایک جہان پر ہے میں تو سخت دل سخت جان آدمی ہوں کسی کے مرنے کا رنج بہت نہیں ہوتا مگر اتنا غم کسی کا نہیں ہوا خلاصہ یہ ہے کہ اب زندگی تلخ ہوگئی۔ دو دن بعد جناب مولوی احمد علی صاحب کا انتقال ہوگیا کئی مہینے سے بیمار تھے یہ سہارنپور کے رہنے والے محدث فقیہہ مشہور تھے ہمارے استاد تھے بخاری مسلم کتابیں حدیث کی دہلی میں میرٹھ میں انہوں نے چھاپی ہیں نہایت مشہور بڑے عالم تھے اور مولوی عبدالحی صاحب لکھنؤ کے مشہور عالم ہیں مگر خبر انتقال ان کی غلط معلوم ہوئی مولوی لطف اللہ صاحب لکھنوی کا انتقال ہوا یہ دھوکہ ہوگیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون جہاں گزران جائے مقام نہیں آدمی کمر بستہ رہے جب کام درست ہو اللہ تعالیٰ استقامت نصیب کرے ۲۳ جمادالاول ۱۲۹۷ھ

مکتوب ۵۲ مشفق و مکرم طالب صادق منشی محمد قاسم صاحب دام لطفہ۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں۔ خط تمہارا پہنچا حال مولوی امیر علی صاحب کے تشریف لانے سے اطلاع ہوئی رائے حافظ قدرت اللہ شاہ صاحب کی درست ہے اکثر بزرگوں کو بمقتضائے بشریت رنج ہوا کرتا ہے مگر یہ امر چھپنا معلوم۔ اس سے اگر بطور معذرت اور ضرورت ذکر کر دیا جاوے بہتر ہے اگر راضی رہے اس سے کیا بہتر ہے اور اگر ناخوش ہوئے تمہارا کام ان کی طرف اعتقاد کو درست رکھنا ہے اور ہر امر کی تابعداری واجب و لازم نہیں مشائخ نے جو منع کیا ہے اس سے منع کیا ہے کہ ایک شخص کی رائے پر طریق ذکر و شغل اور تربیت سلوک کر رہا ہے اسیوقت میں دوسرے سے کچھ نہ پوچھے اور اس کا مضائقہ نہیں کہ بیعت کسی سے کرے اور سلوک کسی جائے پورا کر لے اور پیر طریقت اور ہو اور پیر صحبت اور ہو۔ مشائخ نے بعد تکمیل بہت بہت بزرگوں کی خدمت میں رہ کر فیض حاصل کیا ہے ہاں کسی بزرگ سابق کی نسبت سوء عقیدت نہ جاوے

ورنہ کسی کی خدمت فائدہ مند نہیں ہوتی کیونکہ گھر ایک ہے وہی مختلف ہیں اس ناکارہ کی رائے یہ ہے اور یہ ناکارہ رہزن نہیں اگر وہ بزرگ کوئی اور طریق ارشاد فرماویں یا کوئی فیض پہنچاویں مضائقہ نہیں فائدہ سے مطلب ہے کام ہو نام کسی کا ہو یا نہ ہو۔ اور بندہ کا نام کیا یہ کام سب بدست ہادی مطلق ہیں یھدی من یشاء الی صراط مستقیم تم نے درباب مراقبہ اور ملاحظہ جو لکھا ہے اصل ان سب کی خیال جمانا ہے تاکہ حدیث النفس خلل انداز نہ ہو اور تفرقہ نہ پیش آوے جتنی تصور سے طبیعت جمی رہے اتنے پر اکتفا کرو اور ان تصوروں کا خیال اجمالی بس کرتا ہے اگر تفصیل سے کرے یہ خود طبع کو پریشان کر دیتا ہے اور پیش آنا کاہلی وغیرہ کا یہ آمد قبض کی ہے اللہ تعالی اس کے شر سے بچاوے حالت قبض میں ذوق شوق کم ہو جاتا ہے بلکہ گم ہو جاتا ہے اور ذکر کرنا گرانبار ہوتا ہے مگر علاج اس کا سوائے توجہ جانب مرشد اور کام کرتے رہنا اور کچھ نہیں اور لذت ہو یا نہ ہو جی لگے یا نہ لگے کام کرے بلکہ ہجوم خطرات اور حدیث النفس سے طبیعت کو نہ روکے تاکہ اس کے شغل میں کام نہ کر سکے تم نے پوچھا ہے کہ ضرورت میں لیٹ کر ذکر کرنا کیسا ہے۔ بھائی ؎

لنگ ولوک خفتہ شکل وبے ادب ۔۔۔ تو بہر رنگے کہ باشی می طلب

ہر صورت ذکر کرے اور ہر حال میں ذکر الہی کرے مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ اگر سب آداب و تکلفات مقرری نہیں بنتے جو کچھ ہو سکے کرے اور ذکر کرے اور حزب البحر میں قرأت مصنف کی چاہے کچھ ہو یہ آیت قرآن ہے اپنی قرأت کے موافق پڑھنے میں آسانی ہے اور مقصود سب میں وہی ایک ہے اور تم نے حال ضعف دماغ وغیرہ کا لکھا ہے بھائی غریب آدمی کو مشکل ہے اگر کسی قدر دھنیا اور بادام اور خشخاش جمع کر کے کچھ شکر ملا کر بطور سفوف یا حلوا پکا کر کھاتے رہو بہتر ہے اور گندم بریاں چبانا ان کا حلوا ہیں کر بنا کر کھانا مقوی دماغ ہے اور مجرب ہے اور عمدہ تدبیر یہ ہے کہ آواز ذکر کی کم کر دو تاکہ خشکی کم ہو اور درود شریف کا وظیفہ زیادہ کر دو تاکہ راحت قلب کو ہو۔ کدو کا کھانا مقوی قلب و دماغ ہے کبھی کبھی کھاتے رہا کرو۔ تمہارے

خط سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ اثر تپ کا ہوا اللہ تعالیٰ صحت دے۔ مسلمان کے لئے بیماری صفائی ہے اور گناہوں سے نجات ہے اللہ تعالیٰ عافیت نصیب کرے اس سے بڑھ کر اور کوئی نعمت نہیں بلکہ تمام نعمتیں عافیت سے ہی نعمتیں ہیں۔ عافیت ظاہری جسم کا صحیح وسالم ہونا اور عافیت باطنی گناہوں سے بچا رہنا ہے تاکہ کدورت قلب پیش نہ آوے اللہ تعالیٰ نصیب کرے اور ظاہری باطنی امراض سے شفاء کامل وعاجل عطا فرماوے فقط۔

مکتوب ۵۳ مشفق ومکرم طالب صادق منشی محمد قاسم صاحب دام لطفہم۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرادیں۔ تمہارا خط پہنچا پہلا خط جو آیا تھا اس کے جواب نہ لکھنے کے عجیب اسباب پیش آئے جب خط آیا تھا ان دنوں ایک ضرورت سے دہلی جانا ہوا پھر بہت دنوں کے بعد میرٹھ وغیرہ ہو کر یکم رمضان کو گھر پہ پہنچا۔ رمضان بھر چاند کے جھگڑے میں مختلف تحریرات کرنی پڑیں۔ غرض کہ بعد رمضان وہ خط جو اکثر وقت جیب میں رہتا تھا خدا جانے کہاں رکھ کر بھولا پھر خیال رہا کہ جواب لکھوں گا جو بات یاد آوے مگر اتفاق نہ ہوا فرصت بہت کم ہوتی ہے دن چھوٹے ہونے کے سبب اکثر لکھنا رہ جاتا ہے رات کو لکھنا چھوڑ دیا ہے اور لکھنا کسی قدر دشوار بھی ہو گیا ہے دن کو بالکل فرصت نہیں اب تمہارا یہ خط آیا جواب لکھنے کے لئے کئی روز سے تہیہ کرتا تھا آج جمعہ ہے صبح سے کئی اور جواب لکھے اب تمہارے خط کا جواب لکھتا ہوں تم نے اپنی پریشانی بسبب جدا ہو جانے کے بھائی سے لکھی ہے۔ میاں یہ بھی بہت اچھا ہے یوں توفیق امداد کی ایک دوسرے کو ہے سبحان اللہ مگر برتاؤ روزمرہ تنہائی میں خوب ہے۔ عورتوں پر کیا مدار ہے یہ زمانہ کا مقتضا ہے اب اجتماع کی صورت بندھی رہنی دشوار ہے اپنے فکر کی طرف سے جو حال لکھا ہے اس سے تشویش ہو گئی۔ بھائی رزق کے لئے کوئی ظاہری سامان قلیل سا کر لو۔ بہتر تو مزدوری اور ہاتھ کا کام ہے اگر یہ نہ ہو سکے کوئی مختصر سی نوکری کر لو۔ اور عرضی نویسی ہر چند مزدوری ہے مگر اسمیں احتیاط رکھنی دشوار ہے ایسا کرو اگر کوئی اچھا آدمی تابعدار ملے کہ اس کو اپنا ساتھی اپنے قابو کا رکھو جو کام بے ڈھنگا دیکھا اس کو سپرد کر دیا ورنہ جو موافق شرع کے ہوا اس کو آپ

کرلیا اور اجرت تحریر پر لکھوا در گھر کا فکر اگرچہ ابھی ہو تو کیا کوئی تمہاری غیبت میں اتنا بھی نہ کر سکے گا کہ خبرگیری رکھے۔ اگر دورہ ہوا اور باہر گئے آخر والد تمہارے اور بھائی گھر پر رہتے ہیں۔ ایک خیال اور آتا ہے کسی سیٹھ کی نوکری کر لو یا کوئی شغل پڑھانیکا ہو وہ کر لو غرض کہ ایسی تدبیر کرو کہ بے فکری ہو جائے تشویش دور ہوا ہوا اگر کچھ نہ بنے توکل بخدا صبر کرو اور بیٹھ رہو روزی دینے والا ایک طور پر مقرر نہیں کہ دے کوئی اور صورت ہوگی جس سے روزی مقدر ہے وہ ظہور کر آوے گی بالجملہ تشویش کو دور کرو اور منتظر لطیفۂ غیبی کے رہو تا کہ کیا ظہور کرے۔ تم نے لکھا ہے کہ اپنا کام معمولی ادا ہوتا ہے سبحان اللہ میاں ہم جیسے پریشان اوقات سے تو تمہیں اچھے استقامت کرامت سے عمدہ چیز ہے۔ اور جو شوق ملاقات کا تمہارے دل میں ہے اللہ تعالی کے نزدیک کیا دشوار ہے وہ مسبب الاسباب ہے جب کبھی ہیئے ارادہ کیجو۔ اور ملاقات پر کیا موقوف ہے فیض خداوندی سب جائے پر یکساں ہے اور اس کے آگے سب جائے ایک نسبت وہ ہر جائے قریب ہے۔ بعد نماز مغرب گھڑی دو گھڑی چپ چاپ بیٹھ کر انتظار وصول فیض کرو کہ ایک نور بقدر دو شمع شکل شعلہ چراغ جانب قبلہ سے میرے قلب کی طرف آتا ہے اور ہر روز بیٹھو خواہ جی لگے یا نہ لگے اور خواہ تصور بندھ سکے یا نہ بندھے بیٹھنا شروع کرو ترکیب اس حلوہ کی یہ ہے گندم بریاں کو پیس لو اور دھنیا صاف۔ خشخاش۔ مغز بادام آثار آثار آثار شکر سفید۔ روغن زرد۔ بطور حلوہ پکا لو۔ اور اگر قدرے دانہ الائچی کلاں۔ سونٹھ ملا لو تو امید آثار آثار ہے کہ ہضم بھی خوب ہو اور ناخوش نہ کے لئے اگر مصری لگانا کافی نہ ہو سیاہ چوڑیاں کانچ کی کوٹ کر کھرل کر لو کہ سرمہ سا ہو جاویں اور کچھ درد اپن نہ رہے اس کو مصری کے ساتھ ملا کر لگاؤ تم نے کمل کے لئے لکھا ہے کمل اس مہم کابل کے سبب ایسے گراں ہو گئے ہیں کہ اب ان کا لینا فضول ہے چار پانچ روپیہ کو کمل اچھا لائق اوڑھنے کے آتا ہے میرے نزدیک اس سے اچھی بانات یا لوئی۔ اس سے اس کی تلاش موقوف رکھی سا اب مہم ختم ہو گئی اگر نرخ کچھ انداز پہ آگیا تو خیال رہے گا کوئی مناسب کمل خرید اجاوے گا۔ فقط ملا رحیم بخش صاحب کے انتقال سے افسوس ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون

اس زمانہ میں کیا امید فلاح کی ہو اچھے لوگ برابر اٹھتے چلے جاتے ہیں اللہ مغفرت کرے اور ہم لوگوں کو توفیق نیک اور استقامت نصیب کرے فقط والسلام ترکیب حبس کی جدا کاغذ پر لکھی ہے اگر بن سکے کرو اللہ مددگار ہے ترقی ہوگی ۔

ترکیب حبس | ذکر میں حبس بہت مفید ہے کیونکہ دھیان ایک طرف رہتا ہے اور خطرات موقوف ہو جاتے ہیں اوّل دم کا روکنا اس کا طریق یہ ہے کہ سانس کو ناف سے اوپر کو کھینچے اور سینے میں لاکر روک رکھے اور زبان کو تالو سے لگاکر ذکر الٰہی تصور کرے دوسرے ذکر کا طریق یہ ہے کہ ذرا گردن داہنے مونڈھے کی طرف لاکر قلب پر ضرب کا اشارہ باہستگی کرے اور اس کو ایک گنے ۔ تیسرے یہ عدد ہر روز ایک یا دو تین تلک بڑھاتا رہے ۔ چوتھے اگر اسم ذات کا حبس کرے اللہ کی تشدید اور مد کا خیال رکھے پانچویں جب عدد معین پورا ہو جاوے اگرچہ سانس پورا نہ ہوا ہو اور ابھی اور طاقت کشش کی معلوم ہوتی ہو تب ہی ہاوے نہیں چھوڑ دے ۔ چھٹے سانس جب چھوڑے باہستگی چھوڑے ایسا کہ پاس بیٹھنے والے کو معلوم نہ ہو ۔ اور اول تھوڑا تھوڑا سانس لے کر پورا سانس لے اور دوسری بار جب شروع کرے جب سانس اپنی حالت اصلی پر آجاوے اور اتنی دیر مراقبہ میں رہے ۔ ساتویں وقت حبس کا بلکہ سب اشغال کا آخر شب بہتر ہے کہ نہ بھوک ہو نہ پیٹ غذا سے پر ہو ۔ نہ کوئی کام فکر کا ہو اور اگر وہ وقت میسّر نہ آوے بعد نماز صبح ۔ اور پیٹ بھرے پر ہرگز نہ کرے اور نہ زیادتی کی ہوس نہ کرے ۔ آٹھویں ہر روز دس سانس کر لیا کرے ۔ اور سات سانس سے ہرگز کم نہ کرے ۔ نویں زیادہ سردی سے اور زیادہ گرمی سے اپنے آپ کو روکے تھامکر وقت حبس اگر جی گھبراوے یا پیاس لگے جلدی نہ کرے نہ ہوائے سرد کا استعمال کرے نہ سرد پانی پیوے ۔ ذرا ٹھہر جاوے ۔ اور اگر ذوق و شوق ہو کچھ اشعار عشق خیز پڑھے ۔ اور غذائے گرم سے بھی پرہیز کرے اگر اتفاق ہو کم کھاوے دسویں سانس کھینچے اور چھوڑنے میں منہ کو بند رکھے اور ناک سے سانس لے اور اور آہستگی کا دونوں میں دھیان رکھے ۔ تم اگر اسی شغل کو کرو اول اسم ذات کیجیو ۔ اور اوّل روز گیارہ بار کیجیو ۔ اور ہر روز دو یا ایک بڑھائیو جب ایک تسبیح ایک سانس

میں ہونے لگے تب نفی اثبات کو شروع کیجیئو۔ اور اگر فرصت اور ذوق دلی ہوا یک دو دم اسم ذات کا بھی کر لیا ورنہ نفی اثبات کرتے رہو جب یہ نوبت آوے کہ ایک سانس میں دو سو پورے ہوں تب مت بڑھائیو اور اس کو دوام کرتے رہیو۔ اور اب وقت سردی کا ہے اب سے شروع کر دگے تو گرمیوں کی آمد تک پورا ہو جاوے گا۔ سردی میں اس شغل میں پسینہ آجاتا ہے اور گرمیوں میں تو پسینہ میں نہا جاتے ہیں اسلئے لنگی باندھ کر اس موسم میں کیجیئو۔ اور اگر آڑبند کس لیا کرو گے تو اکثر آفتوں سے حفاظت رہے گی۔ اور وہ ضلع گرم بہت ہے اگر شدت گرمی میں جی گھبراوے تو عدد کم کر دیجیئو مگر بالکل ترک مت کیجیئو۔ اور جو کچھ کیفیت پیش آوے لکھتے رہیو تاکہ اس کے موجب لکھا جاوے اللہ تعالیٰ امداد فرمائے اور توفیق مزید دیوے۔ ہر کام میں دوام شرط ہے اور استقامت مثمر برکات اور کوئی بات معلوم ہو یا نہ ہو اس کی طرف کچھ التفات نہ کرو کام پورا کر لینے کو اصل سمجھو فقط یکم محرم ۱۲۹۸ھ۔

مکتوب ۵۴ برادر دینی طالب صادق عزیز القدر منشی محمد قاسم صاحب زاد اللہ ذوقہ و شوقہ باللہ۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں تمہارا خط آیا فرصت جواب کی نہ ہوئی اس سے دیر ہوئی معاف کیجیئو۔ سانس روکنا ایسا چاہیئے کہ سانس کو حرکت نہ ہو اور سر کو قلیل ہلا کر ضرب تصور سے کرے اور شد و مد بھی تصور ہی میں رکھے اور تعداد ہاتھ پر بطور عقد انامل یا تسبیح پر کرنی چاہیئے تصور سے نہیں ہوا کرتی اور زبان تمام تالو سے ملی رہے اور منہ بھی بند رہے اور آنکھیں بھی بند رکھنا بہتر ہے جب سانس چھوڑے تب آنکھ کھول دے اور سردی گرمی سے بچانے کے یہ معنی ہیں کہ عین وقت شغل ہوا سرد میں نہ نکل آوے اور نہ ایسی بند گرم جگہ میں کرے جہاں ہوا کا دخل بالکل نہ ہو اور علاوہ وقت شغل کے جو بہت سرد تاثیر رکھتے ہیں جیسے کافور وغیرہ استعمال نہ کرے باقی اور سرد چیز کا مضائقہ نہیں اگر حرارت قلب میں یا سر میں یا تمام بدن میں مثل تپ کے کبھی ظہور کرے یہ اثر ذکر کا ہے اسکے علاج کے درپے نہ ہو اور تبرید کا فکر نہ کرے اور گرم چیزیں جیسے بعضی دوائیں جو شدید گرم ہیں استعمال نہ کرے اور جو غذا گرم ہو

جیسے میتھی وغیرہ کم کھاوے۔ اس شغل میں اصل تاثیر امساک کی ہے مگر کبھی شدت حرارت
کے سبب کچھ خلل ہوا کرتا ہے اگر خدانخواستہ کچھ ہوا دیکھا جائیگا۔ اور مجامعت کا پرہیز
نہیں اور گرم و سرد پانی میں نہانے کا مضائقہ نہیں ہے۔ حلوہ میں اگر مقوی چیزیں ہوں گی کیا
ڈر ہے موسلی وغیرہ۔ سیر بھر گیہوں ہوں تو تولہ بھر کافی ہو گی۔ ناخونہ کے علاوہ میں پوڑی
کا کچھ قدر ہے اور مصری کوئی چہار چند ہو جو مرض دائمی ہوتا ہے اس میں پرہیز مشکل ہے
میاں اشعار دیوان حافظ اور مثنوی وغیرہ میں بہت۔ شعراء میں سے خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ
کا سودا کا ذوق کا دیوان ہے کہ کچھ اشعار متفرق ہے یو وقت شغل حبس تصور نفی کا یعنی تمام
وجود اشیائے کے نیست محض میں رکھنا چاہیئے اور اللہ ہی موجود ہے اور ہر جگہ حاضر۔ یہ تصور
رہے شغل اسم ذات [illegible] بھی سر کو قابل جنبش [illegible] ی ہے۔ فقط والسلام فقط۔

مکتوب ۵۵ | برادرم طالب صادق شاغل باللہ مکرم منشی محمد قاسم [illegible] سلمہ ربہ و بلغہ الی
متمناہ۔ بعد سلام مسنون اشواق مشحون مطالعہ کریں۔ تمہارا خط آیا تمام حال معلوم
ہوا عاشق کو شغل اپنے یار سے ہے دوسرے شغل میں کب اس کا جی پھنستا ہے مگر کیا کیجیے
یہ بھی اس کے حکم اور اس کی رضا کے واسطے چار و ناچار جن کا حق ذمہ رکھ دیا ہے جو کچھ بن پڑے
ادا کرنا۔ اگر کوئی سبیل معاش آسان سی ہو سکے کر لو ورنہ توکل خدا پر کر کے بیٹھ رہو اس کے
فضل سے انشاءاللہ سب حوائج جاری رہیں گے مگر طمع کسی سے نہ رکھو اور امید بھائی باپ
دوست قریب سے قطع کر دو اور کسی طرف سوائے ذات پاک خداوند بھر دسا نہ کرو۔ جو کوئی
کچھ کر دے یاد بیدے اس پر بھی نظر نہ کرو اس کو بھی پر تو اعنایات مالک حقیقی کا گنو۔ جب ذرا
سے تکان ہے اور قوی کا ضعف ہے مراقبہ کرو کام سے خالی نہ ہو۔

گئے دن باندھنے کے ٹکٹکی کے ۔۔۔ اب آنکھیں رہتی ہیں دو دو پہر بند

احقر بھی دست بدعا ہے کہ خدائے تعالیٰ اپنی محبت و ذکر اور الطاف و عنایات
نصیب کرے اور بقیام قوائے ظاہری و درستی ہوش و حواس کمالات مردوں کے
نصیب ہوں کام اپنے کا سو افعال پر نہیں بلکہ رحمت پر ہے اور رحمت بے سبب ہے
یہ سب صورت سوال ہے اور کھٹکانا در کریم کا ہے ورنہ کہاں چال مور ضعیف اور کرہ مقصود

بود مورے ہوسے داشت کہ در کعبہ رسد دست بر پائے کبوتر زد و ناگاہ رسید

کبوتر کیا ہے وہی عشق و محبت ۔ طلب کام بندہ کا ہے عطا کام اس کا ہے اس درماندہ کو بھی دعائے خیر سے یاد رکھو ۔ کہ عمر اخیر ہوئی اور قدم راہ مقصود میں نہ پہنچا ۔

سرِ راہ بیٹھے صدا ہے یہ اپنی کہ اللہ یاور ہے بے دست و پا کا

صاحبان ہمت کہاں کہاں پہنچے ۔ یہ کم ہمت استخوان دنیا پر کتوں کی طرح چمٹ رہا ہے کیا کیجئے قسمت نہیں بدلتی جو نصیب ہے پہنچتا ہے ۔ فقط اپنا حال مختصر طور پہ لکھتے رہو نگرانی رہتی ہے ان بغدادی کے باب میں مختصر یہ ہے کہ یہ لوگ سائل ہیں اور طامع ان کا ٹالنا اور نرم جواب کفایت ہے ۔ یہ خط کئی دن سے لکھا ہوا رکھا رہا روانہ کرنے کی نوبت نہ آئی منگل کے روز بضرورت تحقیق بعضے مسائل چاند کے ایک آدمی گنگوہ مولانا مولوی رشید احمد صاحب کی خدمت میں بھیجا تھا اور اس کو کہا تھا کہ سہارنپور ہو کر آئیو ۔ جب وہ سہارنپور آیا وہاں سنا کہ ایک شخص سہارنپور کے رہنے والے ایٹہ سے آئے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے رمضان کا چاند بدھ کی شام کو ایٹہ میں بچشم خود دیکھا اور ان کے ساتھ ان کے بیٹے نے اور ان کے گھر کی عورتوں نے اور اس بستی کے اور آٹھ آدمیوں نے چاند دیکھا اور اسی بنا پر وہاں روزہ جمعرات سے شروع ہوا ۔ آخر انہوں نے اور ان کے بیٹے نے یہ گواہی قاضی صاحب کے سامنے دی اور قاضی صاحب نے اس دن کو کہ ہمارے حساب سے ۲۸ تھا ۲۹ قرار دیا یعنی جمعرات کو ۔ اور وہ آدمی اسی روز ریل میں پہنچا اور خط مہری قاضی صاحب کا احقر کے نام لایا بنظر احتیاط دو آدمی معتمد رات کو روانہ کئے انہوں نے قاضی صاحب اور میر جمعیت علی اور ان کے بیٹے شاہ علی سے خبر چاند کی پوچھ کر جمعہ کی نماز آ پڑھی اور تحقیق خبر دی اس وقت اعلان کیا گیا آج تیسویں ہے اور کل کو عید ہے شام کو باوجودیکہ کھلا تھا مگر مطلع میں قبل مغرب اور بعد مغرب ابر غلیظ رہا ۔ دیوبند میں بھی چند آدمیوں نے چاند دیکھا مگر دیکھا نہیں یا شبہ رہا ۔ مگر صبح کو اطراف دیہات سے خبر چاند کی متواتر آئی اور آج عید باتفاق جملہ مسلمانوں کے ہو گئی الحمد للہ فقط ۔

مکتوب ۵۶ مشفق و مکرم منبع الطاف مخزن اشفاق طالب صادق واصل واثق منشی محمد قاسم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ واوصلہ الی متمناہ۔ بعد سلام مسنون اشواق مشحون مطالعہ فرمادیں پہلا خط عزیز از جان کا پہنچا عجائب اتفاق سے ان روز دل میرٹھ جانا ہوا خط جیب میں رکھا کہ جواب لکھوں گا فرصت نہ ملی وہاں سے آیا قلت فرصت رہی چند بار ارادہ کیا مگر لکھنا نہ ہوا۔ یاد تمہاری اکثر رہتی ہے خطوط کے لکھنے کی ان دنوں ایک اور دشواری ہے رات کو لکھنا مدت سے چھوڑ رکھا ہے اور دن بہت چھوٹا ہوتا ہے کچھ مدرسہ کا کام باقی کاہلی۔ بالجملہ اب ضرور ہوا کہ جواب لکھوں۔ منی آرڈر پانچ روپیہ کا پہنچا حاجی سراج الحق آج وصول کر لائے کل انشاء اللہ تعالیٰ رسید اسی خط کے ساتھ روانہ ہوگی۔ اب جواب اپنے خط کا سنو۔ پہلے خط میں چند خوابیں تعبیر طلب تھیں ان میں ایک قید ہونا بجائے ایک لڑکے کے یہ لڑکا نفس امارہ ہے اور قید تابنی دین پر ہے کہ بجائے اس کے خود اپنے اوپر آدمی یہ بوجھ اٹھاتا ہے اور وضو کا کرنا طہارت اور رہنا اور ناپاک پانی معلوم ہوتا آلودگی دنیا کی ہے کہ پھر اس سے بھی اللہ نے طہارت نصیب کی بہت عمدہ خواب ہے۔ ستاروں اور چاند کا دیکھنا یہ انوار ذکر کے ہیں مبارک ہے اور دروازہ بلند بنائے دین ہے اور اس کا رخ شرق و غرب کو جانب قبلہ ہے اور چشمہ جاری علم ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اب کام دین کا چل نکلا۔ جو کیفیات ذکر کی لکھی ہیں دوام توفیق مبارک ہو۔ اگر حبس میں دو سو سے قدرے کم میں سانس بدستور رہے کچھ کم کا التزام کرو اور پھر اگر بڑھ سکے بڑھاؤ ورنہ جتنا اچھی صورت سے ہو سکے اتنا ہی کرنا بہتر ہے۔ اور جو کبھی نعرہ یا آواز بلند نکل جاتی ہے اس کا روکنا نہ چاہیئے جو بات غیب سے ہو اسمیں کیا عیب ہے اپنی طرف سے تکلف نہ کرنا چاہیئے۔ اور در باب معاش کے جو لکھا ہے۔ بھائی دنیا اسی طرح اہل اللہ کو ملی ہے کہ کوئی ان کا بار اٹھانیوالا ہو جاتا ہے اپنا ہو یا بیگانہ تم کام کرو انشاء اللہ کام دنیا کے بند نہ رہیں گے اور یہی توکل ہے کہیں اللہ میاں اپنے ہاتھ سے کسی کو تھوڑا ہی دیتے ہیں جس کے ہاتھ سے چاہتے دلوا دیتے ہیں یہ پہلے خط کا جواب ہوا۔ اب دوسرے خط میں تم نے کوئی نئی بات کیا

لکھی ہے دیکھوں دو خواب اسمیں ہیں ایک اونچے مکان سے جہاں گرنے کا خوف تھا کسی بزرگ کی مدد سے نیچے اتر آئے۔ انشاءاللہ تعالیٰ بزرگوں کی پناہ میں ہر قسم کے مکروہات سے محفوظ رہوگے اور آفتاب کا نور نور مرشد و ہادی ہے جو ہر وقت مربی ہے دوسری خواب بچھیا نے ٹوپی کھالی۔ یہ نفس امارہ ہے کہ درپے خرابی ہے اچھا کیا کہ اس کو کھانے کی طرف لگا دیا نفس کی خواہش کچھ پوری کر دینا اس کے تقاضہ سے چھوٹ جانا ہے دودھ فیض خداوندی ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ بہت کچھ پہنچے گا۔ اور امید ہے کہ چشمۂ ہدایت تم سے جاری ہو اور بہت خلق کو تمہاری ذات سے فیض ملے اللہ کریم کی بارگاہ میں کیا کمی ہے اور اس کے نزدیک کیا مشکل ہے۔ یہ عاجز درماندہ دورافتادہ امیدوار دعا ہے اور جو کچھ تکلیف مخلوق کی طرف سے پہنچتی ہے لائق التفات نہیں۔ حال خلق کا یہی ہے آدمی اپنا کام کرے اور کسی سے کچھ غرض نہ رکھے۔ امامت عید کی اگر مخلوق کی طرف سے اصرار ہو کرو ورنہ ترک کردو اور اس موذی کا کچھ خیال نہ کرو جو ایسی نیت کے آدمی ہوا کرتے ہیں مآل الامر پشیمان ہوا کرتے ہیں اگر زیادہ کچھ اس کا شر ہو لایلاف ستر بار پڑھ لیا کرو انشاءاللہ وہ موذی دفع ہو جاوے گا وہ لکھنے والا خود برا ہے تم اللہ کے فضل سے سب سے اچھے ہو وہ نابینا لوگ ہیں تمہاری قدر کیا جانیں۔ جس کے آنکھ نہ ہو وہ معذور ہے۔ یہ حسن و جمال خوبرویوں کا اندھوں کو اس سے بھلا کیا فیض؟ بالجملہ تم ہرگز ایسے امور سے تشویش مت کرو اور بفراغ خاطر اور بکشادہ پیشانی اپنا کام کرتے رہو کسی کا کیا مقدور ہے کہ تمہارے درپے ہو ع

با دردکشاں ہر کہ درافتاد برافتاد

انشاءاللہ تعالیٰ وہ موذی ایسی پچھاڑ کھاوے کہ پھر پتہ نہ ملے۔ حاجی قدرت اللہ صاحب کے لئے ضیاء القلوب کا نسخہ طلب کیا ہے کل اس خط کے ساتھ ہی ایک نسخہ روانہ ہوگا خاطر جمع رکھو تم خود ان کو دیجیو۔ اور یہ جو ارادہ آنے کا جلسہ میں کیا اور امان نہ ہوا اس کا کیا خیال ہے ع

دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر

ملاقات ظاہری معتبر نہیں اسی کا اعتبار ہے فقط ۲۹ ذی الحجہ ۱۲۸۹ھ

مکتوب ۵۷ منبع عنایات والطاف برادرم عزیز القدر مکرم معظم طالب صادق باللہ واثق قاضی محمد قاسم صاحب دام لطفہ۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمائیں۔ خط تمہارا آیا اور منی آرڈر للعہ کا پہنچا۔ رسید یں مدرسہ سے روانہ ہوئیں پہنچی ہوں گی بندہ کو اتفاقاً جانا میرٹھ کا ہوا اس سے دیر جواب میں ہوئی۔ اور ضیاء القلوب پہلے روانہ کرنی بھول گئے تھے اب حاجی سراج الحق نے روانہ کر دی ہے تم نے لایلاف کے اول و آخر درود شریف کو پوچھا ہے اکثر اعمال کے اول و آخر درود شریف معمول ہے۔ اور درباب اونگھ کے جو الفاظ غلط منہ سے نکلجاتے ہیں ہر چند آدمی ان میں معذور ہے مگر یوں چاہیئے کہ ایسے وقت میں اٹھ کر ٹہل لیوے نیند کو دفع کر دیوے یا کچھ سکوت کر کر ذرا آرام لے لیوے اور لاالہ کہہ کر چپ ہو رہنے کا کچھ ڈر نہیں اس لئے کہ لاالہ سے نفی معبود غیر حقیقی کی مراد ہے اگر اس پر سکوت کیا کچھ ڈر نہیں۔ اور حبس کے باب میں جو کیا بہتر ہے شغل وہی اچھا جو بے تکان ہو۔ تم نے حال شرح المذاہب کتاب کا پوچھا ہے یہ کتاب نہ میں نے دیکھی نہ سنی اور مصنف سے البتہ شناسائی تھی وہ کچھ اہل علم شمار نہ ہوتے تھے پیرزادہ تھے غالباً کتابوں کی نقل ہو گی زیادہ ان کو مذہبوں سے کیا آگاہی فقط والسلام آخر محرم ۱۲۹۰ھ

مکتوب ۵۸ برادرم مکرم طالب صادق داصل واثق منشی محمد قاسم صاحب دام لطفہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں۔ خط تمہارا پہنچا زکوٰۃ حزب البحر ادا کی اس سے بہت خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ توفیق نیک اور مزید عطا کرے اب وظیفہ مدام ایک بار روزانہ پڑھنا دعا کا لازم ہے اگر قضا ہو جاوے اگلے روز قضا کرے اور جو ترکیب وقت حاجت کے لکھی ہے٭ ہے خواب جو لکھا ہے بہت مبارک ہے۔ پہاڑ مقام شہادت ہے اور نیچے اترنا مقام عبودیت اور عجز ہے اور وقت عصر بہ آخری زمانہ کی طرف اشارہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ ترقی روز افزوں ہو اور آخر نہایت عمدہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسا ہی کرے فقط والسلام اور جیسے سبحان اللہ کو سوا لاکھ بار ختم کر لیا ایسے ہی کسی فرصت میں سوا لاکھ بار یا حی یا قیوم کو بھی ختم کر لو انشاء اللہ تعالیٰ موجب برکات ہوگا۔ اور حزب البحر کے

٭ اسکے لئے کوئی وقت متعین نہیں نہ کسی حاجت کی ہر حاجت کے لئے یہی صورت کافی ٭

طریق میں جو جو باتیں لکھی ہیں اب حسب طور پر کرو گے انشاء اللہ تعالیٰ نفع ہو گا۔ اول نیت کشائش رزق اور ترقی باطن کی کرو اور کید نفس اور شیطان کے دور ہونے کی نیت رکھو فقط صفر ۱۳۰۰ھ۔

مکتوب ۵۹ | بخدمت عزیزم طالب صادق واصل واثق قاضی محمد قاسم صاحب دام لطفہ زد ذوقہ باللہ۔ بعد سلام مسنون اشتواق مشحون مطالعہ فرمادیں۔ بعد مدت خط تمہارا آیا ہر چند معتمد علاقہ قلبی ہے اور یہ سب تعلقات ظاہری بے اعتبار مگر تاہم کبھی کبھی اپنا حال لکھتے رہا کرو مکان کی تعمیر کا حال معلوم ہوا جی خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور موضع برکت و خیر اور جائے عبادت و تقویٰ کرے اور مدام آباد رکھے تم نے قطعہ تاریخ کو لکھا تھا ایک بے جوڑ سا مضمون تاریخ کے چار مصرعہ میں سردست لکھا۔ اب فکر شعر گم ہے؟ اور طبیعت لگتی بھی نہیں اگر کبھی کچھ حسب حال کوئی بیت دو بیت ہوئے تو یاد کرنا اور لکھنا کہاں۔ بالجملہ وہ چار مصرعہ یہ ہیں ؎

میاں قاسم نے اپنے رہنے کو کیا مکاں یہ بنایا ہے انمول
بہر تاریخ یہ اشارہ ہوا، برکت کی ہے جائے خوبی بول

اور آیت عیدی کاغذ پر لکھ کر روانہ کرتا ہوں چاہو ہی یا کسی خوشنویس سے لکھوا کر چسپاں کر لو۔ اور حزب البحر کو تم نے پوچھا ہے ایکبار یا دو بار صبح و شام پڑھ لیا کرو اور سات بار بوقت کسی حاجت کے ہے۔ اور شغل کا دوام اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور اپنی محبت و معرفت و تابعداری نصیب کرے اور مدارج قربت عطا فرماوے فقط آیہ۔ فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ ط۔

مکتوب ۶۰ | منبع عنایات والطاف طالب صادق واصل واثق منشی قاضی محمد قاسم صاحب دام لطفہم۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمادیں۔ دو خط تمہارے پہنچے اور منی آرڈر مدرسہ کے لئے پہنچا۔ اول خط کا جواب قلت فرصت کے سبب نہ لکھ سکا اور ارسال قانون دکان اسلامی بھولا تھا اب دوسرے خط پر دو عدد قوانین دوکان تمہارے نام

مرسل کیئے ہیں۔ اس سال میں شروع دو ہزار روپیہ تھے اور اب دس ہزار کی رقم جمع ہو گئی ہے باوجود اس کے کہ کام جیسا چاہیئے پورا انجام نہ ہوا مگر حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ صورت نفع کی ہے اخیر ذی الحجہ پر سب حساب پورا پورا ہوگا۔ اور اس سال سے انشاءاللہ تعالیٰ صورت ترقی دوکان کی لگائی جاوے گی منی آرڈر مدرسہ میں وصول نہیں ہوا آج شاید وصول ہو رسید بعد میں روانہ ہوگی۔ کئی دن رسید کے انتظار میں خط لکھنے کا اتفاق نہ ہوا آج جمعہ ہے لکھا۔ مقدمہ مسجد کا امید ہے کہ بہتر ہو۔ ایک استفتائ اجمیر سے بھی اس بابت آیا تھا وہی جواب ہے کہ روپیہ لگانے سے مسجد میں اختیار نہیں ہوتا جو اصل متولی مسجد کا ہو وہی مسجد کے کاروبار کا اختیار رکھتا ہے۔ انتظار اور نگرانی لگی ہوئی ہے اور دست بدعا ہوں مقدمہ کے حال سے مطلع کرتے رہو تم نے احقر کے ادھر آنے کی استدعا کی ہے معلوم ہے کہ فرصت معدوم ہے اور مدرسہ والے چھوڑتے نہیں مگر بہت دنوں سے طبیعت متوحش ہو رہی ہے جی سفر کو چاہتا ہے ارادہ ہے کہ اب کے محرم سے قید تنخواہ کی اٹھا دوں اور گزر توکل بخدا رہے اور محرم میں رخصت مدرسہ سے لے کر پندرہ بیس روز کے قصد سے اجمیر شریف کی طرف چلوں اور اسی ذریعہ سے نیا نگر بھی جاؤں آئندہ دیکھئے مرضی الٰہی کیا ہے اور ارادہ کس طور ظہور پکڑتا ہے فقط والسلام ۷؍ ذی الحجہ ۱۲۹۹ھ۔

مکتوب ۱۶۱ منبع عنایات و الطاف طالب صادق واصل واثق منشی محمد قاسم صاحب رفعہ اللہ الی مدارج الکمال۔ بعد ادعیہ وافیہ وسلام مسنون اشواق مشحون مطالعہ فرمائیں نامۂ سابق پہنچا اور دوسرا خط کل پہنچا۔ مولانا صاحب ۲۸ صفر کو جہاز سے اتر کے دو روز ٹھہر کر قصد تھا غالباً آج یا کل اجمیر پہنچے ہوں۔ وہ خیال جو تم نے کیا وہ اور لوگ تھے سوا کپڑے کے کہ گاڑھے کا نرخ دو روپیہ جوڑی ہے یعنی ۱۲ گز یہاں کے گز سے قریب بائیس کچھ اوپر انگریزی گز سے۔ اور کوئی چیز لائق روانہ کرنے کے سمجھ میں نہیں آئی یہاں ابکی بار گڑ ارزاں ہے مگر لاڈڑا اور اس کے اطراف میں دو روپیہ من ہے اور نانوتہ میں بائیس سیر فی روپیہ ہے مگر مال ناقص۔ اور نیل اڑھائی روپیہ

سیر یہاں بک رہا ہے۔ ارادہ ہے کہ کچھ تھان گاڑھے کے روانہ کریں اگر نفع نکلا پھر روانہ ہوئے آسان ہیں جو باتیں تم نے پوچھی ہیں ان کے جواب۔ قواعد کا جو وعدہ کیا تھا وہ میرٹھ ہیں وہاں سے آدیں تب روانہ ہوں اور نماز تہجد کی قضا مستحب ہے طلوع آفتاب سے دوپہر تلک رع

دل بدست آور کہ حج اکبر است

اس سے مراد دل اہل اللہ کا ہے احقر نے ایک رباعی میں یہ مضمون کہا ہے ؎

جسکو نہ عـــہ سما سکا ہو یہ ارض و سما | اس جائے ہیں کسطرح سے وہ
گمنام یہ بھید اور کچھ ہے ورنہ | اک مضغۂ گوشت کی حقیقت ہی کیا

یہ ترجمہ ہے حدیث قدسی کا لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی عـــہ المؤمن یعنی نہیں وسعت رکھتا ہے میرے لئے میری زمین اور میرا آسمان مگر وسعت رکھتا ہے میری دل میرے بندہ مومن کا۔ مومن سے مراد کامل ہے اور یوں راحت رسانی ہر دل کی اچھی ہے یہاں تلک کہ کفار فجار اور سگ و خوک تلک۔ اور جو نعرہ نکلجانے کو لکھا ہے واقعی یہ اثر ذکر ہے مبارک ہو۔ بندہ نے بھی دیکھا تھا اس کو ہر گز مت روکو اور خلق کی کیا شرم طالب دنیا کا کسی سے شرم نہیں کرتا طالب حق کیوں شرم کرے۔ حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ ایسی ہی جگہ فرماتے ہیں ؎

مے نوش و مے جوش دمے خروش | وہیچ مفروش

عـــہ قولہ جس کو نہ سما سکا ہوا الخ ونعم ما قیل بالفارسیۃ ؎

پرتو حسنت نہ گنجد در زمین و آسمان | در حریم سینہ حیرانم کہ چوں جا کردۂ ۱۲ حفظ

عـــہ قولہ حدیث قدسی لا یسعنی الخ کتب تصوف میں اس کو حدیث باعتبار روایت بالمعنی کے کہدیا گیا ہے الفاظ حدیث کے مع سند یہ ہیں۔ فی شرح الاحیاء قد روی الطبرانی فی الکبیر فی حدیث عتبۃ الخولانی رفعہ ان اللہ تعالی انیۃ من اھل الارض وانیتہ ربکم روس شان الانیۃ وسعھا لما فیھا فحصل المعنی قلوب عبادہ الصالحین واحبھا الیہ ارقہا وفی سندہ بقیۃ بن الولید وھو مدلس الکنہ صرح بالتحدیث فیہ وقال الہیثمی اسنادہ حسن اھ ملخصا کذا فی التخریج علی المثنوی ۱۲ حفظ۔

نہ کسی کی طرف طلب قبول ہے نہ کسی سے خوف رد چاہیئے۔ یہ شروع سلطان الذکر کا ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہر بن مو سے یہ شور جاری ہو جائیگا اور استقامت ہو جائے گی اور کسی کو خبر تلک بھی نہ ہو گی اور نور کا نہ ظاہر ہونا کچھ بات نہیں امید کہ ظاہر ہو گیا ہو یا ظاہر ہو جاوے ان چیزوں پر طالب کو نظر نہ چاہیئے۔ تمہارا حال الحمد للہ بہت اچھا ہے اللہ کا شکر ادا کرو اور کام میں چست رہو استقامت فوق ہے کرامت اور خرق عادت سے اور وہ بحمد للہ تعالیٰ تمہارے اندر موجود ہے بزرگوں کی برکت سے فیض پہنچاوے گا فیاض حقیقی کہ جو قوت ظاہری اس کو نہ اُٹھا سکے اس کا فضل ہی ہو گا کہ استقامت ہو گی اور اتباع شرع قائم رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ ناکارہ دعا کرے گا سوائے دعا اور کسی کام کا نہیں تمہارے قلب کی گرمی سے لذت اٹھاتا تھا اللہ تعالیٰ اپنے طالبوں کو اپنی طلب میں چست و چالاک رکھے اور مطلوب حقیقی تلک فائز فرماوے تم کسی طرف التفات مت کرو اور یود نہ بود دیکھا جاو کسی کی کوشش رائیگاں نہیں جاتی تمہاری کوشش بھی انشاء اللہ تعالیٰ رائگاں نہ جاوے گی۔ فقط چودھری رمضانی بعد سلام مطالعہ فرماویں۔ درود شریف اور استغفار سے بڑھ کر دین دنیا کا نافع کوئی وظیفہ نہیں۔ کوئی پانچ پانچ تسبیح دونوں کا وظیفہ مقرر کرلو اپیل کی خبر معلوم ہوئی دعا سے غفلت نہیں خبر اس کی لکھ بھیجو فقط والسلام مکرر یہ کہ کیفیت سفر چتوڑ کی حاجی قدرت اللہ صاحب کے خط سے واضح ہو چکی تھی جو ہوا بہتر ہوا احقر کا جی کچھ ادھر جانے کو نہ چاہا اور یہی بہتر تھا یہاں پہنچنے پر ایسا ہی سمجھ میں آیا۔ اب جناب مولانا رشید احمد صاحب کے تشریف لانے پر معاملہ احقر کا شاید طے ہو دیکھئے حضرت کا کیا ارشاد ہوتا ہے اور مولانا کیا فرماتے ہیں محرم اور صفر ایسے ہی گذرا میرے پیچھے میرے گھر والوں نے مدرسہ سے کچھ اٹھایا تھا اور کچھ پہلا قرض میرے ذمہ تھا شاید کل پچاس روپیہ ہو گئے ہوں۔ عادت قرض کی اول سے پڑی ہوئی ہے یہ ایک بلا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ کام چلے گا اور مدرسہ سے لینے کی احتیاج نہ رہے۔ جب سے دیو بند آیا ہوں مدرسہ سے کچھ نہیں لیا اور کام چل رہا ہے۔ تم بھی دعا

کیجئو کہ اللہ تعالیٰ استقامت نصیب فرماوے اور کسی آزمائش میں نہ ڈالے۔ ہم لوگ کم ہمت اور بے صبر ہیں اور تم نے لکھا تھا کہ شادی کی تاریخ ٹھہر گئی ہے اللہ تعالیٰ طرفین کو یہ شادی مبارک کرے کچھ بکھیر امت کیجیئو موافق سنت کے نکاح کردو اور اگلے دن ولیمہ کردو فقط ۲ر صفر ۱۳۱۱ھ۔

مکتوب ۶۲ | برادرم مکرم طالب صادق واصل واثق قاضی محمد قاسم صاحب دام لطفہ بعد سلام مسنون اشواق مشحون مطالعہ کریں۔ خط تمہارا آیا اولاد علی کی خوابیں معلوم ہوئیں الحمدللہ اطفال طریقت کے لئے یہ ایک عنایت خداوندی ہوا کرتی ہے جس سے ان کا جی کام میں لگا رہے۔ چاہیئے کہ ان کی طرف بہت التفات نہ کریں اور اپنے کام میں سرگرم اور مشغول رہیں۔ اور مشغولی ذکر اور مراقبہ کو لازم اور ضروری سمجھیں اور یہ جو خواب میں دیکھا ہے کہ بجلی مجھ پر گری یہ اثر ذکر کا ظہور ہے اللھم زد فزد اور یہ جو دیکھا کہ سر تلوار سے کاٹ ڈالا یہ اشارہ دفع اوصاف ذمیمہ کی طرف ہے۔ اور نعرہ الا اللہ کا نکلنا ایسے وقت اور گریہ ہونا مبارک ہو اس سے بہتر آدمی کو اور کیا ہے کہ بوقت مرنے کے یاد خدا زبان اور دل سے ہو۔ الحمدللہ کا اثر ذکر کا شروع ہو گیا۔ اور جو کسی بزرگ نے ایک ہزار سورۂ اخلاص اور ہزار بار درود شریف فرمایا بہت بڑا وظیفہ ہے چند روز پڑھلو انشاء اللہ تعالیٰ نفع سے خالی نہ ہوگا۔ اور درباب اپنے بھائیوں کے جو لکھا ہے کہ میرا بتلانا بے سود ہے۔ تم نیابتہً بزرگوں کی طرف سے بتلادو جیسا میں بتلا رہا ہوں ورنہ میں خود لائق اس کام کے نہیں۔ یہ ایک خدمت ہے خیر تم ان کو کسی قدر درود کسی قدر استغفار پانسو بار یا ہزار بار یا کم و بیش جیسا ان سے دوام ہو سکے بتلا دو اور ذکر یوں بتلا دو کہ کام کے وقت دونوں حرکتوں کے ساتھ اللہ اللہ ضرب کے ساتھ تسبیح کر لیا کریں۔ یہ ان کو دکھلا کر سمجھا دو اور ان کے ذکر کرتے کو دیکھ لو کہ موافق قاعدہ کے ہو انشاء اللہ تعالیٰ بہت نفع ہوگا۔ اور ایک بار سورۂ واقعہ رات کو پڑھ لیا کریں اور گیارہ بار سورۂ مزمل اور گیارہ سو بار یا مغنی اور مابین سنت و فرض فجر کے ورنہ بعد نماز فجر کے اکتالیس بار سورہ فاتحہ پڑھ لیا کریں

ان وظیفوں میں سے جتنا ہو سکے کریں۔ اور بعد نماز مغرب تم مع ان سب کے مراقب ہو کر تھوڑی دیر تلک چند روز بیٹھو انشاء اللہ تعالیٰ فیاض حقیقی کی طرف سے بواسطہ بزرگان دین فیض پہنچے گا۔ اور اطمینان خاطر میسر آوے گا۔ اور یہ وظیفہ دونوں کو بتلا دو کہ بعد ہر نماز اور سوتے وقت آیۃ الکرسی ایک بار اور سبحان اللہ ۳۳ بار اور الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھ لیا کریں انشاء اللہ تعالیٰ ظاہری اور باطنی کام پر جی لگے گا اور مدد ہوگی۔

اور حال نماز عید کا معلوم ہوا تشویش تھی الحمد للہ یہ خرخشہ رفع ہوا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ ملاں کی عزت عوام کی نظروں میں کم ہو جاوے گی ایسا ہی ہوا اب وہ بے حیا ہے، جو اپنی بات کی پیچ پر پڑا ہوا ہے خدائے تعالیٰ بڑا قوی اور غالب ہے امید ہے کہ کوئی لطیفہ غیبی ایسا ہو کہ یہ فتنہ بہت آسانی سے دفع ہو جاوے بارش کی اس اطراف میں بھی کمی ہے خاص دیوبند میں اور جگہ کی نسبت بارش زیادہ ہے مگر نرخ غلہ گراں ۱۶ اثار یہاں بھی غلہ ہے مگر یہاں کی تول انگریزی تول سے چھٹانک بھر زیادہ ہے اس حساب سترہ سیر ہوئے۔

عید کے چاند میں اب کے بہت اختلاف ہوا ہمارے اطراف میں کہیں شنبہ کی شام چاند نظر نہ آیا۔ بعض جا ابر قلیل اور بعض جا صاف تھا۔ اسلئے اتوار کو تیس ۳۰ پورے کر کے پیر کو عید کی۔

تم نے پوچھا ہے کہ اس وقت تنگی میں کیا کیا جاوے۔ اس وقت میں کثرت استغفار اور دعائے عفو زیادہ کرنی چاہیے۔ اور جتنا ممکن ہو ہر آدمی بقدر حیثیت تصدق کرے اور راضی قضا الٰہی پر ہو۔ وہ حکیم مطلق ہے جو کچھ کرتا ہے وہی عین مصلحت ہے۔ ہم بیچارے نادان کیا جانیں کہ ہمارا بھلا کس صورت میں ہے اور اس دعا کو اکثر پڑھتے رہیں۔ اللھم مغفرتک اوسع من ذنوبنا و رحمتک ارجی عندنا من اعمالنا۔ یعنی یا اللہ تیری مغفرت بہت واسع ہے ہمارے گناہوں سے۔ اور تیری رحمت کی زیادہ امید ہے بہ نسبت ہمارے اعمال کے اور جو تنگی یا تکلیف پیش ہو

اس کو کشادہ پیشانی سے منظور کریں۔ اور کچھ جزع فزع نہ کریں۔ اور سمجھیں کہ ہم اس سے بھی زیادہ عتاب کے لائق ہیں اور ہر وقت التجا اور استدعا صبر کی کریں الٰہی تو نے ہی بلا بھیجی ہے اور تو ہی صبر عنایت فرما ورنہ ہم کیا اور ہماری قوت کیا۔ اور امید اللہ کے فضل سے یہ ہے کہ قحط کو امتداد نہ ہو جلد دور ہو جاوے آئندہ اس کی مرضی۔ اور یہ سمجھنے کی بات ہے کہ وہی رازق مطلق ہے۔ یہ تو ایک طریقہ ہے اس طریق سے نہ دے کسی اور طریق سے رزق پہنچا دے سبحان اللہ کیا قدرت کاملہ ہے اس کی۔ غرض بندہ اپنے مالک کی طرف متوجہ رہے رزق کی کمی بیشی سے متغیر نہ ہو۔ رزق بہر حال ملے گا۔ اور اگر موت فاقہ سے مقدر ہوئی ہے تو اس کا ٹالنے والا کون ہے؟

غرض کہ اسی قسم کے دھیان رکھیے۔ اور تم نے جو حال برخوردار عبد القیوم کا لکھا ہے اس سے جی خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ سعادت اور خوبی نصیب کرے۔ اس بچہ کے اندر آثار خوبی کے معلوم ہوتے تھے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسا ہی کرے۔

فقط والسلام

مکتوب ۶۳ بخدمت برادرم عزیز القدر گرامی شان واصل الی اللہ منشی محمد قاسم صاحب زاد اللہ فیضہ۔

بعد سلام مسنون اشتیاق مشحون مطالعہ فرماویں۔ اس سال جو عریضہ عرب کو حضرت مخدوم العالم جناب حاجی امداد اللہ صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں معروض ہوا تھا اس میں تمہارا ذکر بھی تحریر کیا تھا اور یہ استدعا کی تھی کہ حضرت کے نزدیک اگر مناسب نظر آوے ان کو اجازت سلسلہ پیران جاری کرنے کی ہو جاوے اور خلافت اسلاف کرام سے عزت بخشی ہو جاوے۔ چنانچہ اب جواب اس عریضہ کا حضرت نے تحریر فرمایا اور اجازت لکھی۔ عبارت مخدوم کی یہ ہے۔

میاں محمد قاسم نیانگری کا حال جو تم نے لکھا تھا معلوم ہوا کہ مرد نیک اور مستعد اذکار و اشغال میں ہیں۔ فقیر کو بھی

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اجازت دی جاوے اور ہدایت
کی جاوے کہ خلاف شریعت سے بچیں اور اپنے طالبین
کو مسائل فقہ ضروریہ اور تصحیح عقائد اہلسنت وجماعت
تعلیم کریں اور اوامر شرع کے اوپر مستقیم رہیں اور ممنوعات
اس کے سے بچتے رہیں اور حسب استعداد طالب کو ذکر
اور شغل تلقین کریں فقط انتہے بلفظہ۔

اب احقر تحریر کرتا ہے کہ اس خدمت کو اپنے حق میں نعمت عظمیٰ تصور فرمائے اور اذکار واشغال میں بقدر طاقت وفرصت خود بھی مشغول رہو۔ اور جو کوئی طالب نام خدا کا ہو اس کو بھی تاکید کرو۔ عجب نہیں کہ رحمت الٰہی جوش فرمائے اور تمہاری بدولت ہم جیسے ناکارہ روسیاہ بھی فائز مقصود اصلی اور واصل مطلوب حقیقی ہو جاویں ع

با کریماں کارہا دشوار نیست

فقط تاریخ جلسہ دستار بندی کی مدرسہ کی طرف سے اطلاع پہنچی ہوگی اگر گنجائش ہو تو ارادہ کیجیو اسمیں بزرگوں کی زیارت ہو جاوے گی اور ملاقات احباب سے جی خوش ہو جاوے گا اور یہ جلسہ قابل دید ہے۔ فقط والسلام

مکتوب ۶۴ ایک خط قاضی محمد قاسم صاحب کے ایک دوست نے قاضی صاحب کو دیا کہ اس کا جواب مولانا محمد یعقوب صاحب سے منگادو اس لئے قاضی صاحب نے یہ خط مولانا کی خدمت میں بھیجا چنانچہ مولانا نے اس کو جواب مرحمت فرمایا پہلے اس خط کو نقل کر کے اس کے بعد مولانا کا جواب منقول ہے۔

نقل خط جناب مولانا محمد یعقوب صاحب دام عنایتکم

بعد سلام علیک کے معلوم ہووے کہ تاریخ ۲۲ ماہ ذیقعدہ ماہ حال کو بعد پڑھنے نماز ظہر میں سوتا ہوا تھا۔ خواب آیا کہ دہلی کی جامع مسجد میں باہر کے دروازہ پر میں کھڑا ہوا ہوں۔ منہ قطب رخ تھا پشت طرف جنوب تھی۔ میں نے وہاں دیکھا

کہ مسجد کے اندر سے پانی صاف ونفیس بہتا ہے اور طرف مغرب سے بہہ کر طرف شرق کے جاتا ہے پانی ہردم ہرطرف سے جاتا ہے اور جو حوض ہیں ان کے اوپر ہو کر پانی برابر بہتا ہے دیوار شمال وجنوب کی چھوڑ کر در کے اندر سے پانی نکلتا اور برابر بہتا ہے فقط ۔

جواب مولانا محمد یعقوب صاحب رح

جامع مسجد دہلی اس کی یہ تعبیر ہے کہ دہلی ہندوستان کی دارالسلطنت اور اصل ہے اور مسجد جگہ دین کی ۔

اور جامع مسجد جو سب مسلمانوں کو عام ہو ۔ پانی بہنا صاف شفاف ترقی باطنی اور ظاہری ہے ۔ امید ہے کہ حالت ہندوستان کے مسلمانوں کی مبدل ہو ۔ ظاہر میں بھی اور باطن میں بھی ۔ فقط اور یہ فیض مغرب کی طرف سے آویگا ۔

مزید ان مکتوبات کے علاوہ ایک پرچہ خاص حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک کا تحریر فرمایا ہوا دستیاب ہوا جسکی پشت پر قاضی محمد قاسم صاحب مرحوم کی لکھی ہوئی ایک عبارت بھی تھی اول اس عبارت کو جو بطور تمہید کے ہے اور اس کے بعد حضرت کی تحریر کو جو بطور مقصود کے ہے نقل کیا جاتا ہے ۔

تمہید محرم ۱۳۰۰ھ میں حضرت مولانا مرشدنا صاحب غریب خانہ پر رونق افروز نیا نگر ہوئے برادر کریم بخش مرحوم کی تحریک سے آیات وغیرہ اکھاڑہ کی حضرت نے بدستخط شریف خود تحریر فرمائیں فقط محمد قاسم ۔

مقصود جب اکھاڑہ میں آوے یَا جَبَّارُ یَا قَہَّارُ یَاسَتَّارُ یَا غَفَّارُ ۔ اور جب کثرت کا ارادہ کرے پڑھے یا قادر یا مقتدر یا علی یا کریم ۔ اور جب مقابل حریف کے ہو پڑھے ۔ انا فتحنا لک فتحا مبینا یا حی یا قیوم جب وار دکھے کہے ۔ اللہ اکبر نصر من اللہ و فتح قریب ۔ جب پھری اُٹھاوے کہے ۔ یا مانع یا نصیر یا ظہیر یا قدیر ۔ جب وار روکے پڑھے ۔ بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ

شئی۔ جب طمانچہ مارے کہے۔ فضرب الرقاب۔ جب ہنکٹی لگاوے پڑھے اللھم انصر من نصر دین محمد۔ جب پالٹ مارے پڑھے۔ سبحان اللہ القادر القاھر القوی۔ جب الٹا ہاتھ مارے کہے۔ قل ان الامر کلہ للہ۔ جب پاؤں پر مارے پڑھے۔ حسبی اللہ و نعم الوکیل۔ جب دشمنوں کا خوف ہو پڑھے اللھم انا نجعلک فی نحورھم و نعوذ بک من شرورھم۔ جب دشمن دعوے کرے پڑھے۔ واللہ المستعان علی ما تصفون۔ جب دشمن مقابل کھڑا ہو کہے۔ ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین۔ جب دشمن پر غالب ہو پڑھے الحمد للہ رب العلمین۔ اور اگر مغلوب ہو پڑھے فصبر جمیل الحمد للہ علی کل حال۔ جب ہول رگاوے پڑھے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ جب علم بناوے لکڑی پر پڑھے یا رفیع یا علی۔ جب کپڑا لپیٹے کہے۔ یا عظیم یا کبیر۔ جب پھریرہ لگاوے پڑھے ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم۔ جب علم اٹھاوے پڑھے۔ لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون فقط۔

خاتمۃ الحواشی

بعض کتب کی ایک خاص روح ہوتی ہے جیسے مثنوی معنوی کی روح دو مضمون ہیں توحید اور حب شیخ کما قال بنفسہ ؎

مثنوی من دکان وحدت است ہر چہ بینی غیر وحدت آں بت است

اور ثانی متمم ہے اول کا اسی طرح ان مکتوبات کی روح اضمحلال وجود ہے تعلیماً و حالاً بھی۔ چنانچہ تمام اذکار و اشغال مندرجہ مکتوبات کے ثمرہ میں اسی کی تصریح ہے اور ذوقاً و حالاً بھی۔ چنانچہ ہر مکتوب میں حضرت کاتب کے قلم سے اس کے جو عنوانات صادر ہوئے ہیں ان کو پڑھ کر جسم و روح پگھلا جاتا ہے خود صاحب حال کا تو کیا حال ہوگا ؎

ساقی تیرا مستی سے کیا حال ہوا ہوگا جب تو نے یہ مے ظالم شیشہ میں بھری ہوگی

میں بلا تردد کہتا ہوں کہ اگر طالب کی استعداد میں تھوڑی صلاحیت بھی ہو تو ان عنوانات سے جو فیض حالی اس کو پہنچے گا وہ غالباً فیض قالی سے مغنی ہو جاوے گا۔ شروع میں یہ خیال تھا کہ حواشی میں رفع اشکالات کے ساتھ مسائل کی تحقیق اور تفصیل بھی کر دی جائے مگر اسمیں تطویل ہوتی تھی اسلئے تھوڑی دور چل کر صرف مقصود اول پر اکتفا کیا گیا تاکہ اختصار کے ساتھ ضرورت پوری ہو جاوے ۱۲ احقظوظ

تمہید بیاض یعقوبی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بعد الحمد والصلوٰۃ۔ یہ نقل ہے ایک بیاض کی جس میں زیادہ حصہ لکھا ہوا۔ دست مبارک حضرت استاذنا مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور کہیں کہیں دوسروں کے ہاتھ کا بھی۔ چونکہ ایسے مضامین کے اکثر حصہ میں احتمال غالب تھا کہ حضرت رح کی نظر انور سے گزرا ہوا ہے بلکہ غالباً حضرت کی فرمائش سے لکھا گیا ہے اسلئے اس کو بھی مکتوب تقریری کے حکم میں سمجھ کر باقی رکھا گیا اور امتیاز کے لئے ایسے مضامین پر (بخط غیر) کا لفظ بڑھا دیا گیا باقی جہاں کچھ نہ لکھا ہو یا بخط خاص لکھا ہو وہ سب حضرت کے دست مبارک کا ہے اشرف علی یکم جمادی الاوّل ۱۳۴۷ھ

نوٹ (۱) اس بیاض کے مضامین بطور کشکول کے مختلف مختلط تھے احقر نے ان میں ترتیب دے کر ان کو پانچ حصوں پر منقسم کر دیا۔ **حصہ اوّل تاریخیات۔ حصہ دوم علمیات۔ حصہ سوم عشقیات۔ حصہ چہارم عملیات۔ حصہ پنجم ادویات**

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کمال جامعیت کا علم جن حضرات کو ہے وہ ان مضامین کی عظمت اور وقعت کو سمجھ سکتے ہیں بخصوص آخر کے دو حصے جن کی ضرورت عوام و خواص سب کو واقع ہوتی ہے اس مجموعہ کی عام مقبولیت کے لئے کافی ہے واقعی بات یہ ہے کہ ایسے عزیز ذخیرہ کا ہاتھ آجانا یہ منجملہ احسانات و آثار سخاوت مولانا حکیم معین الدین صاحب مرحوم خلف حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ ہے ورنہ ایسی چیز کو تو کوئی ہوا بھی

نہیں لگاتا۔

(۲) اس بیاض کے بعض مقامات شرعی ضرورت سے تنبیہ طلب تھے اور بعض مقامات مقتضی تصریح فوائد تھے تنبیہات و فوائد کو بصورت حواشی جن کا لقب سوادِ خوبی بر بیاضِ یعقوبی قبل سے تجویز ہو چکا تھا پیش کیا جاتا ہے۔

(۳) اس کے طبی حصہ کو احتیاطاً مولانا حکیم محمد مصطفےٰ صاحب مقیم میرٹھ کی نظر سے گزارا گیا ہے کہیں کہیں حاشیہ کے طور پر کچھ فوائد حکیم صاحب نے بھی لکھے ہیں ان حواشی کا لقب بمناسبت اپنے حاشیہ کے لقب سواد کے میں نے مداد تجویز کیا ہے پس حواشی کے ختم پر کہیں لفظ سواد لکھا ہوا ملے گا۔ کہیں لفظ مداد فقط منتصف۔

صفر ۱۳۴۴ھ۔

بیاض یعقوبی

حصہ اوّل تاریخیات

(یعنی واقعات تاریخی)

سوادِ خوبی بر بیاض یعقوبی یہ حاشیہ ہے بیاض یعقوبی کا جس کی حقیقت بیاض کی تمہید میں مذکور ہے۔

کیفیت سفرِ عرب (بدست خاص) یکم ماہ جمادی الاول ۱۲۷۷ھ مطابق ۱۵ نومبر ۱۸۶۰ء یوم پنجشنبہ (کوئی کیفیت نہیں لکھی) ۲ مطابق ۱۶ جمعہ۔ آج انبہٹہ سے ہمشیرہ آئیں۔ ۳ مطابق ۱۷ شنبہ۔ آج خط اٹاوہ سے آیا ہنڈوی تیرہ روپیہ کی بھیجی۔ ۴ مطابق ۱۸ اکیشنبہ (سے) ۷ مطابق ۲۱ چہارشنبہ (تک کوئی کیفیت درج نہیں) ۸ مطابق ۲۲ پنجشنبہ۔ میں دیوبند گیا۔ ۹ مطابق ۲۳ جمعہ (کوئی کیفیت درج نہیں) ۱۰ مطابق ۲۴ شنبہ۔ دیوبند سے مولوی خورشید حسین صاحب کو ساتھ لے کر وطن آیا۔ ۱۱ مطابق ۲۵ (سے) ۱۳ مطابق ۲۷ (تک کوئی کیفیت نہیں لکھی) ۱۴ مطابق ۲۸ چہارشنبہ سواری زنانہ دیوبند سے آئی میری رخصت کے لئے۔ ۱۵ مطابق ۲۹ پنجشنبہ۔ نانوتہ سے

لہ قولہ کیفیت سفر عرب ہر چند کہ اس عنوان کے تحت میں ظاہر کوئی علمی مضمون نہیں محض تاریخی مضامین ہیں لیکن جو حضرات تاریخ کے افادہ کا درجہ جانتے ہیں وہ اس کی اہمیت کو سمجھ سکتے ہیں چنانچہ اس جدول سے یہ فوائد حاصل ہوتے ہیں ملہ مختلف مقامات کے حالات ملہ معاصرین کے بالخصوص بزرگوں کے باہمی تعلقات ملہ واقعات مختلفہ کے ازمنہ ملہ اس زمانہ کا اس زمانہ سے تفاوت وجوہ مختلفہ سے ملہ مقامات کی ترتیب تقدیم وتاخیر جغرافیائی ملہ بزرگوں کا طرز ملہ اشرت دمذاق جس کی تقلید خلف کے لئے موجب سعادت ہے ملہ بہت سے بزرگوں کے زمانہ کی تعیین ملہ بعض مزارات کے مقامات ملہ مختلف ومفید تجارب ملہ احقوق ومدد کے اہتمام اور سفر ارحضرا استقامت علی الاحکام میں بزرگوں کا طریق را شالہامن الفوائد الجلیاۃ ا لجزیلۃ کما یستفم من النظر

فی ھذہ الرحلۃ اولاسیطرح کے زائد بعد کے موالید و وفیات میں ہیں جو اس بیاض میں سند کتب مینہ تک درج ہیں۔ ۱۲ سواد

ڈیڑھ پہر دن چڑھے چلے بعد نماز ظہر رامپور میں مقام کیا۔ ۵ کوس۔ ۱۶ر مطابق ۳۰ر جمعہ
رام پور سے چار گھڑی دن چڑھے چلے عصر کے وقت سہارنپور پہنچے۔ دس کوس عشاء
کے بعد حافظ عابد حسین مع سواری زنانہ دیوبند سے آئے ایک روپیہ کرایہ گاڑی از
رامپور تا سہارنپور۔ ۱۷ر مطابق یکم دسمبر ۱۸۶۰ء شنبہ۔ ہنڈوی اٹاوہ عہ ۱۱ر
کو فروخت ہوئی ایک روپیہ سائی کو دیا ۔ عہ کو گاڑی کرایہ ہوئی بشرکت مولوی
مولا بخش صاحب بحساب پچد و دو حصہ میرے اور تین حصہ (باقی لفظ پڑھے نہیں گئے)
اور سہارنپور میں مقام ہوا اور حافظ عابد حسین صاحب نے بسبب ہمارے مقام کیا
۱۸ر مطابق ۲ یکشنبہ صبح سے سامان لادنے اسباب اور سایہ کرنے چھکڑے کا کیا اور
گاڑیبان کو للہ احقر نے اور چھ روپیہ مولوی صاحب نے کل دس روپیہ دیئے اور بعد نماز
ظہر چلکر سرساوہ میں دو گھڑی رات گئے مقام کیا۔ آردنی روپیہ ۹ ثار اور دال بھی اسی
بھاؤ یہ منزل سات کوس۔ ۱۹ر مطابق ۳ر دوشنبہ سرساوہ سے بعد نماز فجر چلے ظہر کی نماز
جگادھری میں پڑھی آردنی روپیہ ۹ ثار ۸ کوس۔ ۲۰ر مطابق ۴ر سہ شنبہ ڈیڑھ پہر رات
رہے جگادھری سے چلے راہ میں ریتی مارکنڈی کے طے کر کے نماز ظہر ملانہ میں پڑھی
۱۴ کوس۔ ۲۱ر مطابق ۵ر چہارشنبہ۔ ملانہ سے پہر رات رہے چلے قریب دوپہر
چھاؤنی انبالہ میں پہنچے سب دوستوں سے ملاقات ہوئی وہاں سنا کہ مولوی مظفر حسین
صاحب کل رات تشریف لائے اور صبح روانہ آگے کو ہوئے اسی خیال پر وہاں سے
بعد نماز ظہر چلے اور شہر انبالہ میں مقام کیا وہاں اتفاقات سے راؤ عبداللہ خاں صاحب
اور راؤ فاضل بخش خاں صاحب اور راؤ امیر علی خاں سے ملاقات ہوئی اور کھانا مولوی
محمد تقی صاحب کے ساتھ کھایا۔ ۱۴ کوس۔ ۲۲ر مطابق ۶ر پنجشنبہ۔ پہر رات رہے
انبالہ سے چلے اور دوپہر تیپارسی کی سرائے میں پہنچے حافظ عابد حسین صاحب جدا ہو
کر آگے کو روانہ ہوئے اور ہمارے گاڑیبان آگے چلنے پر راضی نہ ہوئے۔ ۱۲ کوس
۲۳ر مطابق ۷ر جمعہ۔ حسب معمول پہر رات سے چلے اور پڑاؤ سرہند میں کہ سڑک کے
کنارے شہر سے ایک کوس کے فاصلہ پر واقع ہے مقام کیا اثنائے راہ سے میں زیارت

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے شہر میں گیا وہاں سے ہٹ کے حافظ عابد حسین صاحب سے ملاقات ہوئی وہ قافلہ سے مل کر ٹھہر رہے تھے اور مولوی محمد قاسم صاحب بھی۔ اور قافلہ روانہ آگے کو ہوا ہم سے ملاقات نہ ہوئی بعد نماز عصر اتفاقاً میاں غلام فخرالدین دہلوی ساکن حویلی خان دوراں خاں سے ملاقات ہوئی یہاں ریاست پٹیالہ کی طرف سے داروغہ مقرر ہیں ان کے مکان پہ گیا اور اگلے روز بعد نماز ظہر رخصت ہوا۔ ۲۴ر مطابق ۸ر شنبہ سب ہمراہی حسب معمول رات سے چلے اور لشکری خاں کی سرائے میں مقام کیا اور میں قبل ظہر میاں فخرالدین سے رخصت ہو کر بسواری یکہ بعد نماز مغرب اسی سرائے میں سب کے آشامل ہوا ۱۴ کوس۔ ۲۵ر مطابق ۹ر یکشنبہ حسب معمول کچھ رات سے چلے اور قبل دوپہر لدھیانہ پہنچے قافلہ نے مقام کیا تھا سب بزرگوں سے ملاقات ہوئی الحمد للہ علی ذالک سب کو خیال کشتی کرایہ کرنے کا یہاں سے تھا مگر شام کو یہ رائے مخالف ہوئی اور ارادہ فیروزپور براہ خشکی مصمم ہوا مولوی محمد شفیع صاحب اور مولوی ابوالقاسم صاحب سے ملاقات ہوئی انہوں نے دعوت کی ۱۴ کوس۔ ۲۶ر مطابق ۱۰ر دوشنبہ۔ لدھیانہ میں مقام کیا اور قافلہ بعد نماز صبح روانہ آگے کو ہوا۔ ۲۷ر مطابق ۱۱ر سہ شنبہ بعد نماز عشا لدھیانہ سے چلے اور قبل دوپہر پڑاؤ جگراؤں پہنچے یہاں سے شہر جگراؤں متصل ہے معلوم ہوا کہ قافلہ بعد نماز مغرب یہاں پہنچا اور صبح روانہ ہوا۔ ۱۰ کوس ۲۸ر مطابق ۱۲ر چہار شنبہ۔ آخر شب چلے اور قبل دوپہر پڑاؤ میناں میں پہنچے۔ حافظ عابد حسین صاحب بعد نماز صبح چلے اور ہم سے کچھ دیر بعد پہنچے یہاں بھی قیام قافلہ معلوم ہوا اور روانگی ۹ کوس۔ ۲۹ر مطابق ۱۳ر پنجشنبہ۔ بعد نماز عشا چلے اور قریب دوپہر پڑاؤ کھل میں پہنچے یہاں بھی معلوم ہوا کہ قافلہ شب باش ہو کر روانہ آگے کو ہوا۔ ۲۱ کوس۔ ۳۰ر مطابق ۱۴ جمعہ۔ آدھی رات سے چلے اور کچھ دن چڑھے فیروزپور پہنچے ہم لوگ شہر کی سرائے میں ٹھہرے اور معلوم ہوا کہ قافلہ کے لوگ مختلف مکانوں میں ٹھہرے ہیں سب بزرگوں سے ملاقات ہوئی اور نماز جمعہ ادا کی ۹ کوس۔

یکم جمادی الثانی مطابق ۱۵ ار شنبہ۔ صبح بعد نماز میں مع مولا بخش صاحب کشتیوں کے دیکھنے کو گھاٹ پر گئے۔ وہاں سے ہٹ کر کوئی ایک کوس آئے تھے کہ مولوی نورالحسن صاحب و مولوی مظفر حسین صاحب سے جو وہاں ہی جاتے تھے ملاقات ہوئی ان کے ساتھ پھر واپس گئے اور ظہر کی نماز وہیں دریا پر پڑھی بعد اس کے شہر کو آئے عصر کی نماز راہ میں پڑھی دریا فیروزپور سے پانچ چھ کوس ہے ۲ر مطابق ۱۶ر دوشنبہ۔ خطوط وطن کو لکھے اور سامان سفر کا تہیہ کیا آٹا چاول دال خرید کیا ۳ر مطابق ۱۷ر دوشنبہ صبح سے ارادہ دریا پر چلنے کا کیا کھانا کھا کر اسباب لادا اور بعد نماز ظہر کچھ دیر بعد چلے بعد مغرب دریا کے گھاٹ کنڈھونامی پر پہنچے اور رات وہیں گزاری سردی نہایت ہوئی ۴ر مطابق ۱۸ر سہ شنبہ۔ تفریق کشتیوں کی اور سواریوں کی جب کی تو نہایت تنگی معلوم ہوئی اسی سبب سے ہمارے رفقاء نے بشرکت بعض اہل قافلہ ایک اور کشتی کرایہ کی (باقی عبارت نہیں پڑھی گئی) ۵ر مطابق ۱۹ر چہارشنبہ۔ تیاری چھپر بندی وغیرہ اس کشتی کا ہوا اور سب اہل قافلہ نے تینوں کشتیوں میں اسباب لادا اور سوار ہو کر ہمراہی اس کشتی کے ہوئے عصر کے وقت کشتی تیار ہوگئی اور نصف شب تک اسباب لادا اور کشتی ہی میں سو رہے۔ ۶ر مطابق ۲۰ر پنجشنبہ۔ صبح کی نماز کے بعد ترتیب اسباب کی کی اور قبل ظہر کشتی کھلی نماز ظہر کشتی میں پڑھی اور ایک کشتی ان کشتیوں میں سے ہمارے ساتھ ہوئی اور دو کشتیاں مولوی مظفر حسین صاحب و مولوی نورالحسن صاحب کی بسبب غائب ہونے ملاحوں کے گھاٹ پر رہیں۔ عصر کے وقت کنارہ مغربی پر نزدیک ملاحوں کے گاؤں کے گھاٹ سے بفاصلہ دو کوس کے مقام کیا رات بھر وہیں رہے نام گاؤں کا امیلیے ہے اور ہمارے ملاح شامی نام کا وطن ہے شامی اپنے گھر رہا اور اس کا بھائی گاما نام ہمارے ہمراہ ہوا۔ ۷ر مطابق ۲۱ر جمعہ کھانا کھا کر صبح کا اور حاجی جی کی کشتی روانہ ہوئی اور وہ دونوں کشتیاں باقی بھی نظر آنے لگیں اس لئے قصد چلنے کا کیا ظہر کے وقت مقام کیا دریا کے کنارہ امروٹ شہر سے بفاصلہ (عبارت کٹ گئی) اور چاروں کشتیاں اکٹھی ہوگئیں ۵ کوس چلے۔ ۸ر مطابق ۲۲ر شنبہ صبح کی نماز

بڑھتے ہی کشتیاں کھلیں۔ ہم نے کھانا کچھ رات سے پکار کھا تھا کشتی میں بیٹھ کر کھانا کھایا راہ میں ریتے بہت آئے اس سبب سے کشتیوں کے چلنے میں حرج ہوا عصر کے وقت مولوی مظفر حسین صاحب نے ایک گاؤں پنجڈانوں کے قریب لنگر کیا اور ہماری کشتی اور حافظ عبدالسمیع صاحب کی کشتی بھی وہیں آٹھہری اور مولوی نور الحسن صاحب کی نہ پہنچی وہ راہ میں پھنسے رہے شام تک انتظار رہا دس کوس چلے۔ ۹ر مطابق ۲۳ر یکشنبہ۔ صبح کی نماز کے بعد مولوی مظفر حسین صاحب مع چند آدمیوں کے واسطے تلاش حال کشتی مولوی نور الحسن صاحب کے روانہ ہوئے کہ اتنے میں کشتی نظر آئی اور اس کے پہنچتے ہی سب کشتیاں چل نکلیں اور آج کشتیاں پاس پاس رہیں راہ میں ظہر کے وقت ایک گاؤں کے قریب لنگر کیا اور سب ملاح کشتی والے گاؤں میں گئے گوشت خرید کر کے لائے عصر کے وقت وہاں سے چلے اور قریب مغرب لنگر کیا۔ ۱۰ر مطابق ۲۴ر دوشنبہ۔ صبح کی نماز کے بعد چلے دوپہر کو مولوی مظفر حسین صاحب کی کشتی بسبب خلل سکان کے ٹھہری اور کشتیاں ایک گاؤں کے قریب آٹھہریں۔ ہماری کشتی میں بھی کچھ خلل تھا اس کی درستی کی ظہر اور عصر وہیں پڑھی بعد نماز مغرب لنگر کیا آج کہتے ہیں کہ پندرہ کوس چلے۔ ۱۱ر مطابق ۲۵ر سہ شنبہ۔ صبح کی نماز بعد چلے دوپہر کے بعد سب کشتیاں ادائے نماز ظہر کے لئے ٹھہریں۔ ہماری کشتی کے ملاحوں نے کچھ درستی سکان وغیرہ کی کی ایک گاؤں یہاں تھا اسمیں سے شلجم خریدے اور عصر کی نماز اول وقت پڑھ کر سوار ہوئے عبدالسمیع کی کشتی آگے ہم سے چلی اور شام ہم تینوں کشتی والوں نے ایک جگہ مقام کیا اور ان کی (عبارت کٹ گئی) ہی رہی اس راہ میں دریا کے کنارے جھاؤ بکثرت ملتا ہے اور ایندھن سب قافلہ کو ملتا ہے۔ ۱۲ر مطابق ۲۶ر چہارشنبہ۔ آج صبح سے چلے اور راہ میں ظہر کی نماز پڑھی عصر کی نماز کے وقت لنگر کیا یہاں سے پاک پٹن جانب غرب واقع ہے مولوی محمد قاسم وحافظ عابد حسین ومولوی مولا بخش صاحبان اسی وقت روانہ ہوئے اور اگلے روز مقام کی ٹھہری۔ ۱۳ر مطابق ۲۷ر پنجشنبہ۔ صبح کے بعد کھانا کھا کر اکثر اہل قافلہ شہر کو

گئے میں بھی گیا۔ چوتھی ریشمی پلہ حضرت کی نذر کے واسطے (عبارت کٹ گئی) اور زیارت مزار حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کی کی اور مولوی دلاور بخش سے ملا (عبارت کٹ گئی) ملاح اس جائے گھاٹ سے تین کوس بتلاتے تھے مگر قریب پانچ کوس معلوم ہوئے ظہر کی نماز کے بعد چلے اور مغرب کی نماز گھاٹ پر پڑھی۔ اور خطوط وطن کو روانہ کئے ۱۴ مطابق ۲۸ جمعہ صبح چلے اور راہ میں بسبب ٹوٹ جانے سکان کشتی مولوی صاحب کے دوپہر کے وقت ٹھہرے۔ اور ظہر کی نماز اور عصر کی اول وقت وہیں پڑھی ہماری کشتی پیچھے رہی اور شام کو مقام کیا اور تینوں کشتیاں آگے ٹھہریں۔
۱۵ مطابق ۲۹ شنبہ۔ موافق معمول چلے کچھ دور چلے تھے کہ کشتیاں نظر آئیں اور سب ہمراہ راہ میں ظہر کی نماز ادا کی اور عصر کے وقت مقام کیا۔ ۱۶ مطابق ۳۰ یکشنبہ۔ صبح سے چلے اور راہ میں ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر عصر کے اور مغرب کے وقت ایک گاؤں کے قریب ملکھا نام کے مقام کیا۔ یہاں سے بہاولپور پچاس یا ساٹھ کوس ہے اور چالیس کوس پاک پٹن سے آئے۔ ۱۷ مطابق ۳۱ دوشنبہ۔ حسب معمول چلے اور مغرب کے وقت مقام کیا۔ ۱۸ مطابق یکم جنوری ۱۸۶۱ء سہ شنبہ حسب معمول چلے اور کچھ دن رہے مقام کیا۔ ۱۹ مطابق ۲ چہار شنبہ۔ صبح سے چلے اور بیچ میں نمازیں ادا کر کے شام کو مقام کیا۔ ۲۰ مطابق ۳ پنجشنبہ۔ آج توقع تھی کہ بہاولپور پہنچے مگر صبح سے ہوا شدت کی چلی اور کچھ دور چل کے مقام کیا۔ ۲۱ مطابق ۴ جمعہ۔ آج بھی کچھ دور چلے تھے کہ ہوا کی شدت ہوئی اور ظہر تک مقام رہا بعد ظہر کے شام تک چلے۔ ۲۲ مطابق ۵ شنبہ آج ہوا کم ہوئی اور علی الصباح چلے دوپہر کو بہاولپور کے گھاٹ پر مقام کیا اور اسی وقت اکثر اہل قافلہ اور ہمارے سب ہمراہی شہر کو گئے۔ یہ بستی دریا سے دو ڈھائی کوس ہے اور سب جنس خرید کی۔ ۲۳ مطابق ۶ یکشنبہ۔ آج مقام رہا اور بعضے لوگ اسباب خریدنے شہر کو گئے مولوی مولا بخش صاحب بھی گئے اور مولوی محمد مظہر صاحب کی کتابیں چند فروخت ہوئیں معہ ۲ کو جن کی تفصیل اس کتاب میں ہے (حاشیہ میں ایک جگہ یہ تفصیل تھی مگر نقل نہیں

کی گئی)۔ ۲۴ر مطابق ۷ر دوشنبہ۔ صبح چلے اور شام کو بعد عصر تین کشتیوں نے مقام کیا اور حافظ عبدالرحمن کی کشتی کچھ آگے بڑھ گئی تھی۔ ۲۵ر مطابق ۸ر سہ شنبہ صبح چلے سامنے سے کشتی نظر آئی اور سب ہمراہ چلے ظہر کے وقت ایک گاؤں میں سے گھی خریدا اور مغرب کے وقت مقام کیا اس گاؤں سے سات کوس اُچ اور بیس کوس بہاول پور رہا۔ ۲۶ر مطابق ۹ر چہارشنبہ۔ حسب معمول چلے کوئی چار پانچ کوس آئے تھے کہ ملاؤ دریا چناب جہلم راوی کا آملا اور پانی بہت گہرا اور صاف اور ٹھنڈا معلوم ہوا دوپہر کو بسبب ہوا کے ٹھہرے یہ کنارہ اُچ کے قریب تھا تین کوس اُچ کو بتلاتے تھے بعد نماز ظہر آگے کو چلے اور مغرب کے وقت مقام کیا۔ (عبارت کٹ گئی۔) ۲۷ر مطابق ۱۰ر پنجشنبہ۔ کچھ چلے تھے کہ دریائے سندھ بھی آملا۔ اور شام کو کچھ مٹھن کوٹ کے مقام کیا ۲۸ر مطابق ۱۱ر جمعہ صبح چلے راہ میں مٹھن کوٹ کے کنارہ ٹھہرے یہ شہر بہت اچھا ہے اکثر لوگوں نے غلہ وغیرہ خریدا ہم نے کھجوریں لیں اور ایک (پڑھا نہیں گیا۔) شیخ محمد عاقل نظامی خاندان کے بزرگ کی زیارت کی یہ بزرگ خلیفہ مولانا فخرالدین دہلوی کے ہیں اور شام کو حافظ عبدالرحمن صاحب کی کشتی آگے بڑھ گئی اور ہماری کشتی نے بیچ میں مقام کیا بعد نماز عصر اور دونوں کشتیاں باقی کچھ ہم سے پیچھے ٹھہریں۔ ۲۹ر مطابق ۱۲ر شنبہ۔ صبح سے چلے اور سب کشتیوں نے ہمراہ مقام کیا اور چاند نظر آیا اور حافظ عابد حسین ایک گاؤں سے گھی خرید کے لائے تے کا ۶ سیر۔ یکم رجب مطابق ۱۳ر یکشنبہ۔ صبح چلے اور ظہر کے وقت پہلے بسبب ہوا کے ٹھہرے اور وہیں سب نے مقام کیا۔ ۲ر مطابق ۱۴ر دوشنبہ۔ حسب معمول چلے اور شام کو یکجا مقام کیا۔ ۳ر مطابق ۱۵ر سہ شنبہ۔ رات سے ابر محیط آسمان رہا اور ترشح رہا اور ہوا بشدت چلی اسی لئے اسی کنارہ مقام رہا اگرچہ بعد ظہر سے ترشح موقوف تھا مگر ہوا شام تک ویسی ہی رہی۔ ۴ر مطابق ۱۶ر چہارشنبہ۔ رات کو ابر وہوا موقوف ہوا نماز صبح کی پڑھ کے چلے عصر کے وقت سب کشتیوں نے باہم مقام کیا۔ ۵ر مطابق ۱۷ر پنجشنبہ صبح چلے اور کچھ دن رہے سکھر کے

نزدیک پہنچے اور خیال تھا کہ آج پہنچتے مگر بسبب شام کے مقام کیا۔ ۶ر مطابق ۱۸ر جمعہ۔ بعد نماز صبح چلے اور کچھ دن چڑھے سکھر پہنچے اور جنس آرد و برنج و دال خریدی اور نماز جمعہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی مسجد میں پڑھی۔ یہ بزرگ بہت بڑے عالم اور نیک ہیں۔ ملاقات ہوئی۔ ۷ر مطابق ۱۹ر شنبہ۔ آج مقام کیا میں نے بھی شہر کی سیر کی خط وطن کو لکھے تلاش میاں عبدالحق کی کی (یہاں عبارت پڑھی نہیں گئی) میں ہیں ان کے پاس معرفت نوکر ان ٹین صاحب کے خط بھیجا۔ ۸ر مطابق ۲۰ر یکشنبہ۔ صبح ملاح ہماری کشتی کے چھپ کے بھاگ گئے گاما اور اس کا بھائی (یہاں لفظ پڑھا نہیں گیا)۔ ناچار مقام ہوا اور شام تک بندوبست میں مصروف رہے اور مولوی صاحب (یہاں بھی عبارت پھٹ گئی) ۹ر مطابق ۲۱ر دوشنبہ مولوی صاحب عشاء کے وقت روڑی سے آئے اور اس وقت جو یہاں الفاظ بوجہ پھٹ جانے کے پڑھے نہیں گئے)۔ ہوئیں صبح سے اسی فکر میں لگے ظہر ظہر کے وقت تین آدمی مقرر کئے (یہاں الفاظ پھٹ گئے) یہاں ایک گاؤں ہے کہتے ہیں سکھر سے آٹھ کوس ہے۔ ۱۰ر مطابق ۲۲ر سہ شنبہ۔ صبح نماز پڑھ کے چلے ظہر کی نماز راہ میں پڑھی کچھ دور چلے کہ بسبب اس کے کہ مولوی (یہاں بھی لفظ رہ گیا) بھاگ تھا مقام ہوا یہاں ایک گاؤں نزدیک ہے سکھر سے بیس کوس (یہاں بھی الفاظ پڑھے نہیں گئے تھے۔) کو بسبب ساگ توڑنے کے گاؤں کے لوگ پکڑ لیگئے بعد عشا کے مولوی (یہاں بھی لفظ رہ گیا) وہاں ایک سوار ملا پیران انبہٹہ کا رہنے والا یہاں کچھ الفاظ پھٹ گئے تھے۔ ۱۱ر مطابق ۲۳ر چارشنبہ۔ صبح چلے ظہر کے وقت دریا کے کنارہ ایک منڈی اناج کی تھی وہاں ٹھہرے مولوی مولا بخش صاحب بیس روپے کے اناج خرید کے لائے مولوی نورالحسن صاحب آگے چلدئے اور بعد ان کے مولوی مظفر حسین صاحب پھر ہماری کشتی چلی مغرب کے وقت ایک جا مقام ہوا۔ حاجی کی کشتی پیچھے رہگئی۔ ۱۲ر مطابق ۲۴ر پنجشنبہ۔ بعد اشراق چلے ظہر کے وقت حاجی کی کشتی بھی آملی قریب مغرب مقام کیا رات کو ترشح ہوا اور ابر محیط رہا صبح تلک اور ہوا چلتی رہی

۱۳ر مطابق ۲۵ر جمعہ۔ صبح سے چلے عصر کے وقت مقام کیا۔ ابر و ہوا بدستور ہوا اور حاجی کی کشتی ہم سے کچھ آگے ٹھہری۔ ۱۴ر مطابق ۲۶ر شنبہ۔ ابر و ہوا اور ترشح رات سے رہا۔ صبح سے انتظار ہوا کا کیا قریب ظہر چلے اور سب نے باہم یکجا مقام کیا ملاح سندھی بخش جو سکھر سے ساتھ ہوا تھا بھاگ گیا۔ ۱۵ر مطابق ۲۷ر یکشنبہ رات کو ترشح اور ہوا موقوف ہوئی صبح باوجود ابر کے روانہ ہوئے ظہر کی نماز کے وقت شہر لعل شہباز میں پہنچے اور میاں خدابخش نے اور گاما نے گھن[1] کھینچا اور حافظ عابد حسین صاحب سکان پر رہے۔ یہاں ٹھہرے اور شہر کو دیکھا۔ اور زیارت قبر حضرت لعل شہباز کی کی یہ شہر خام اور چوبی تعمیر ہے اس شہر کا نام سوان ہے۔ ۱۶ر دوشنبہ۔ صبح چلے راہ میں ظہر کے وقت ہماری کشتی بسبب درستی سکان کے کچھ ٹھہری عصر کے اول وقت نماز پڑھ کے چلے قریب مغرب حاجی کی کشتی کے پاس جو ہم سے آگے آ ٹھہری تھی مقام کیا دونوں کشتیاں پیچھے رہیں آج دو آدمی حاجیوں میں سے دو دو روپیہ کے نوکر رکھے کشتی کے گھن کھینچنے کے لئے۔ ۱۷ر مطابق ۲۹ر سہ شنبہ صبح سے انتظار کشتیوں کا کیا جب کچھ دن چڑھا نہیں گیا، تردد زیادہ ہوا ہم چند آدمی کنارے کنارے واسطے دریافت حال کے چلے بعضی کشتیاں جو ادھر سے آئیں ان سے معلوم ہوا کہ ہماری روانگی کے بعد ان کے یہاں کے ملاح بعضے بھاگ گئے اور یہ باعث دیر کا ہوا شام کو بعد عصر دونوں کشتیاں آپہنچیں ملاحوں کا بھاگنا اور پھر ملاح نوکر رکھنا اور ان کا انکار اور قافلہ کے لوگوں کا کشتی کھینچ کر لانا بیان کیا شکر الٰہی کیا۔ ۱۸ر مطابق ۳۰ر چہار شنبہ۔ صبح سے چلے اور ہوا چلتی رہی اور مولوی نورالحسن صاحب کی کشتی کو ان کے یہاں کے لوگ کھینچ کر ہی شام کو ٹھہر گئے سب کشتیاں یکجا ہوئیں۔ یہاں معلوم ہوا کہ سوان اور حیدرآباد کے بیچوں بیچ ہے۔ ۱۹ر مطابق ۳۱ر پنجشنبہ۔ صبح سے چلے بعد نماز ظہر مولوی نورالحسن صاحب کی کشتی کی طرف سے آواز آئی کہ ٹھہرنا چاہیے اور وجہ توقف نہ معلوم ہوئی اسی میں تینوں کشتیاں ایک کنارہ آ ٹھہریں اسوقت معلوم

[1] مفہوم سمجھ میں نہیں آیا غالباً کوئی اصطلاح کشتی کی ہے ۱۲۔

ہوا کہ مولوی صاحب کی کشتی چکر میں آگئی تھی ان کے لوگ کنارے کود کر رسی سے اسے کھینچنے لگے پھر موقع چڑھنے کا نہ ملا اور کشتی میں کوئی کھینے والا نہ رہا۔ اور پانی تیز تھا کشتی کو اپنے طرز پر لے چلا وہ ایک ریت پر جا چڑھی مولوی مظفر حسین صاحب نے توقف کر کے ملاح آگے کو بھیجے اور جو لوگ کنارے پر تھے پریشان حال ان کو اپنے یہاں سوار کیا حاجی کی کشتی آگے بڑھ گئی تھی۔ دو روز سے گرمی نے ظہور پکڑا ہے۔ ۲۰ مطابق یکم فروری ۱۸۶۱ء جمعہ۔ صبح سے باہم چلے اور وقت ظہر کوٹلے حیدرآباد میں پہنچے جانب شرق حیدرآباد واقع ہے بفاصلہ دو تین کوس وہاں جانا نہیں ہوا اور کنارۂ غربی پر یہ بستی واقع ہے یہ چھاونی ہے اور اکثر کارخانہ انگریزی یہاں ہیں یہاں سکھر سے ہر چیز کا نرخ گراں یہاں پان چھالیہ وغیرہ اشیاء ملے ۲۱ مطابق ۲ شنبہ۔ بعد نماز صبح چلے اور ظہر کے بعد ایک شہر جہر کہ نام کے متصل ٹھہرے دامن کوہ میں یہ بستی واقع ہے اور ہوا چلنے لگی۔ ۲۲ مطابق ۳ یکشنبہ۔ بعد نماز چلے کچھ دور چلے تھے کہ ہوا بشدت چلی اور کنارۂ شرقی پر مقام کیا تینوں کشتیاں ہم سے کچھ آگے بڑھ گئی تھیں حاجی کی کشتی بیچ میں دریا کے ایک لکڑ میں اٹک گئی اور شدت ہوا کی تھی بہت خوف ہوا چھنتا ملاح مولوی مظفر حسین صاحب کی کشتی کا کشتی کو سواری زنانہ مردانہ سے خالی کر کے اس کی مدد کو لے گیا اور اس کی سواریاں اور بعض اسباب اپنی کشتی میں لے کے اور کشتی کو زور لگا کر کھینچا بہت وقت سے اس بلائے ناگہانی سے نجات ہوئی اور بخیر اللہ نے کنارہ لگایا۔ ۲۳ مطابق ۴ دو شنبہ۔ تمام شب ہوا کی شدت رہی صبح کچھ تخفیف ہوئی تھی سورج نکلے چلے کچھ دور نہیں چلے تھے کہ پھر ہوا کی شدت بدستور ہوئی ہماری کشتی کنارہ غربی پر لگی اور وہ تینوں کشتیاں کنارہ شرقی پر اتنا نہ ہو سکا کہ ہم وہاں پہنچتے یا وہ یہاں آتے۔ ۲۴ مطابق ۵ سہ شنبہ ہوا بدستور تمام شب رہی صبح حسب دستور کچھ تخفیف تھی کچھ دور نہیں چلے تھے کہ پھر ہوا کی شدت ہوئی کشتی کو رسی سے کھینچ کر بہت دقت سے تین کشتیاں کنارۂ شرقی پر آئیں اور مولوی مظفر حسین صاحب کی کشتی کنارہ غربی پر رہی شام کو وہ بھی

اس کنارہ آ گئی ۔ ۲۵ / مطابق ۶ / چہارشنبہ رات سے کچھ تخفیف ہوا کو رہی صبح ہوتے
ہی سب کشتیاں چلیں اللہ کے فضل سے تمام روز ہوا (عبارت کٹ گئی) اور عصر کے
اول وقت مقام کیا ۔ ۲۶ / مطابق ۷ / پنجشنبہ ۔ صبح چلے اور ہوا کی شدت ہوئی
تینوں کشتیاں آگے بڑھ گئیں ہماری کشتی پیچھے ایک کنارہ (عبارت کٹ گئی) بعد ظہر
کھینچ کھانچ کر ان کشتیوں کے پاس کنارہ لا لگائی ۔ ۲۷ / مطابق ۸ / جمعہ ۔ صبح چلے
اور کچھ دور چل کے کچھ ہوا تھی سب کشتیاں ٹھہر گئیں مولوی نور الحسن صاحب
کی کشتی پیچھے رہ گئی تھی وہ بھی کچھ دیر بعد وہیں آ ٹھہری معلوم ہوا کہ چکر کھا کے ایک
پہاڑ میں اٹک گئے تھے ۔ ۲۸ / مطابق ۹ / شنبہ ۔ یہاں تک اثر مدو جزر دریائے
شور سے پانی گھٹتا بڑھتا ہے ۔ پانی ہٹنے کے ساتھ رات سے چلنے کا قصد کیا مگر
صبح چلے اور دوپہر کو بسبب ہوا کے کچھ ٹھہرے پھر عصر کے وقت (عبارت کٹ گئی)۔
۲۹ / مطابق ۱۰ / یکشنبہ بعد عشا کے کشتیاں چھوڑیں اور آخر شب میں جب آمد
موج کی زیادتی ہوئی صبح تک ٹھہرے بعد نماز پھر چلے ظہر کے بعد سے مزاحمت موج
کی پھر ہوئی قبل عصر مقام کیا ۔ ۳۰ / مطابق ۱۱ / دوشنبہ بعد مغرب چلے اور قریب
آدھی رات کے پھر آمد موج ہوئی مقام کیا کچھ رات رہے چلے اور صبح کی نماز راہ میں
ادا کر کے چلے ہوا کی شدت اور آمد موج ہوئی کشتی کو رسی باندھ کر کھینچ کھانچ کر کنارہ
شرقی پر لا لگائی یہ گھاٹ گھوڑا باری کا ہے ایک مختصر بستی یہاں ہے الحمد للہ علی
ذلک ظہر کے وقت ۔ یکم شعبان ۱۲۷۷ھ مطابق ۱۲ / سہ شنبہ ۔ کونٹوں کی تلاش
رہی اور بعضے لوگ مجھے جانے والی کونٹوں پر کرایہ کر کے روانہ ہوئے شام کو ایک
غنجہ مال کا بھرا ہوا آیا اس کا معاملہ شام کے وقت کیا ۔ عدن تک السماعیل
کو کرایہ ہوا ۔ سائی دیدی اور سب نے جا کر اس کو دیکھا ۔ ۲ / مطابق ۱۳ / چہارشنبہ
صبح اس مرکب کے دیکھنے کو اور مساحت اور تجویز زنانہ مردانہ سواریوں کا کرنے گئے
دوپہر کو آئے بعد ظہر سے اہل کشتی سے بالاجمال روپے وصول کر کے عشا تک فراغت
پائی ۔ ۳ / مطابق ۱۴ / پنجشنبہ ۔ روپے جا کر ابراہیم سیٹھ مالک غنجہ کو دئے اور اس

سے اقرار نامہ اسٹامپ کے کاغذ پر لکھوایا اور ناخدا نے غنجہ کو اسباب سے خالی کیا۔ ۴ر مطابق ۱۵ر جمعہ۔ مقام رہا اور غنجہ میں مٹی بھری اور جگہ کو برابر کیا اور سہارنپور کا قافلہ سکھر سے آگبوٹ پر سوار ہو کر یہاں پہنچا دو گھنٹہ ٹھہر کر کراچی کو روانہ ہوا۔ چودھری رحم علی اور حافظ اللہ دیا ساتھ تھے حجام نانوتہ کے اور شبراتن پیچھے رہے۔ ۵ر مطابق ۱۶ر شنبہ۔ آج ناخدا نے لکڑی اور پانی کا سامان کیا۔ ۶ر مطابق ۱۷ر یکشنبہ۔ ناخدا غنجہ کو لے کر ہماری کشتیوں کے قریب لایا۔ مگر سامنے کی ہوا کے سبب ذرا فاصلہ سے ٹھہرا۔ ۷ر مطابق ۱۸ر دوشنبہ صبح سے سامان اسباب لادنے کا جہاز پر کیا قریب شام کے اسباب لادکر بعضے مرد اور سب عورتیں جہاز میں رہیں اور ہم نے اور بعضے لوگوں نے کنارہ پر رات گذاری ۸ر مطابق ۱۹ر سہ شنبہ۔ صبح سب سوار ہوئے اور لنگر اٹھا جس جگہ غنجہ اول کھڑا تھا وہاں پہنچ کر مقام کیا۔ ۹ر مطابق ۲۰ر چہار شنبہ صبح لنگر اٹھایا اور کچھ دور چل کے ٹھہرے اور معلم ابراہیم آئے اسی میں ان کے انتظار میں ٹھہرے رہے۔ ۱۰ر مطابق ۲۱ر پنجشنبہ صبح لنگر اٹھایا اور جہاں دریائے شور میں آب سندھ ملتا ہے وہاں ٹھہرے۔

۱۱ر مطابق ۲۲ر جمعہ۔ سرکاری ہوڑی نے آکر جہاز کو اس جگہ سے کہ جائے خوف تھی نکالا اور تمام دن چلتے رہے۔ ۱۲ر مطابق ۲۳ر شنبہ۔ نصف شب سے ہوا کم ہوئی اور سب کو چکر اور قے آئی معلوم ہوا کہ سہارنپور کا قافلہ اب تک مقیم ہے اور جہاز کرایہ کر لیا السماحہ کو مگر اب تک چلنے (شاید کچھ لکھنے سے رہ گیا)۔

۱۳ر مطابق ۲۴ر یکشنبہ۔ بعد ظہر کراچی بندر پر لنگر کیا بعضے لوگ اسی وقت ہوڑیوں میں بیٹھ کر کنارے گئے۔ ۱۴ر مطابق ۲۵ر دوشنبہ۔ صبح اکثر آدمی ہوڑیوں میں کنارے پر گئے ہم بھی گئے سہارنپور کے قافلہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے جہاز السماحہ کو کرایہ کیا مگر چلنے میں توقف تھا۔ ۱۵ر مطابق ۲۶ر سہ شنبہ۔ صبح معلوم ہوا کہ بسبب پانی کے آج مقام ہے قاضی فضل الرحمٰن معہ فوجدار کے کہ نام کوتوال کا اس ملک میں ہے ہمارے جہاز پر آئے کوتوال بسبب تنگی جائے اور کثرت

آدمیوں کے مانع ہوا مگر وہ بلحاظ خاموش واپس گیا اور جہاز قاضی صاحب کو جاکر دیکھا ہمارے جہاز سے کچھ بڑا تھا دوپہر کو ہم اپنے جہاز میں واپس آئے ۔ ۱۶ر مطابق ۲۷ر چہارشنبہ آج صبح فوجدار آیا اور حکم سرکاری سنایا کہ یہ جہاز روانہ نہ ہو سکے گا حساب سرکاری سے آدمی اس میں دوگنے ہیں پھر سیٹھ ابن جی مالک بغلہ آیا اس کی صلاح سے فرنگی کے یہاں گئے اور اس باب میں گفتگو کی ۔ ۱۷ر مطابق ۲۸ر پنجشنبہ گفتگو باہم اسی مقدمہ میں پیش رہی مولوی مظفر حسین صاحب اور اکثر لوگ کنارے پر اترے اور قافلہ سہارنپور میں شب باش ہوئے ۔ ۱۸ر مطابق یکم مارچ ۱۸۶۱ء جمعہ ۔ سیٹھ نے ایک اور جہاز جو ۷۰ ٹن تھا تجویز کیا اور ہنر آدمی اس بغلہ کیلئے تجویز ہوئے ہم سب جمعہ کی نماز کے لئے شہر کراچی کو گئے اور نماز جمعہ ایک مسجد میں ادا کی ۔ ۱۹ر مطابق ۲ر شنبہ ۔ سامان اس نئے جہاز کا ہوتا رہا اور اکثر لوگ شہر میں رہے ۔ ۲۰ر مطابق ۳ر یکشنبہ ۔ ہم کئی آدمی جہاز کو دیکھنے گئے مٹی اس میں پڑتی تھی اور کاغذ لکھوایا اور ہم نے رمضان شریف کے لئے گھی خریدا ۔ ۲۱ر مطابق ۴ر دوشنبہ ۔ صبح سے اطلاع سرکار میں کی اور اجازت اسباب رکھنے کی ہوئی ۔ بعد ظہر سے اسباب رکھا اور بعضے آدمی جہاز میں رات کو سوئے ۔ اس کے بعد ۲۲ر مطابق ۵ر سے ۳۰ر مطابق ۱۳ر تک میں کوئی کیفیت نہیں لکھی ۔ یکم رمضان ۷۷ھ مطابق ۱۴ر پنجشنبہ ۔ بعد نماز مغرب کراچی سے لنگر تینوں جہازوں کا اٹھایا اور راہ میں تراویح پڑھی ۔ ۲ر مطابق ۱۵ر جمعہ ۔ ہوا پچھوا چلتی رہی اور خط جنوبی پر جہاز چلا ۔ ۳ر مطابق ۱۶ر شنبہ ۔ ایضاً ۔ ۴ر مطابق ۱۷ر یکشنبہ ہوا بدستور مغربی چلتی رہی اور ہم جنوب کو چلتے رہے ۔ ۵ر مطابق ۱۸ر دوشنبہ آج ہوا شمالی چلی اور ہم رخ بمغرب جنوب مغرب کو چلتے رہے ۔ ۶ر مطابق ۱۹ر سہ شنبہ کل کی نسبت آج مائل بمغرب رہے ۔ ۷ر مطابق ۲۰ر چہارشنبہ مائل بمغرب چلتے رہے شام کو ہوا سمت ہوگئی بلکہ بند ہوگئی ۔ ۸ر مطابق ۲۱ر پنجشنبہ ۔ آج ہوا بدستور بند ہے ۔ اس کے بعد تو تاریخ ۹ر رمضان مطابق

۲۲ر مارچ یوم جمعہ سے ۶ر شوال مطابق ۱۷ر اپریل یوم چہار شنبہ میں کوئی کیفیت نہیں لکھی)۔ ۷ر شوال مطابق ۱۸ر اپریل پنجشنبہ۔ آج بندر مکلا میں پہنچے مولوی نور الحسن صاحب ایک دن پہلے پہنچ چکے تھے ان سے ملاقات ہوئی۔ ۸ر مطابق ۱۹ر جمعہ شہر میں گئے نماز جمعہ ادا کی سہارنپور کا قافلہ منشی ایزد بخش وغیرہ بمبئی کی راہ پہنچے تھے ان سے ملاقات ہوئی (۹ر، ۱۰ر مطابق ۲۰ر، ۲۱ر شنبہ، یکشنبہ میں کوئی کیفیت نہیں لکھی۔ ۱۱ر مطابق ۲۲ر دوشنبہ۔ مولوی نور الحسن مال کے سنبوق پر روانہ جدہ ہوئے۔ ۱۲ر مطابق ۲۳ر سہ شنبہ میں کوئی کیفیت درج نہیں)۔

۱۳ر مطابق ۲۴ر چہار شنبہ۔ مولوی مظفر حسین صاحب مع خلیفہ جی وغیرہ سنبوق پر سوار ہوئے ۱۴ر مطابق ۲۵ر پنجشنبہ۔ آج مولوی مظفر حسین صاحب روانہ ہوئے ۱۵ر مطابق ۲۶ر جمعہ۔ بعد نماز جمعہ سنبوق آیا اور اسباب لادا اور سوار ہوئے۔ ۱۶ر مطابق ۲۷ر شنبہ۔ آج مقام رہا اور بیگم صاحب نے مرزا اترنے کی فکر میں رہے ۱۷ر مطابق ۲۸ر یکشنبہ۔ آج مکلا سے بسواری سنبوق روانہ ہوئے بیگم صاحب مع حاجی الٰہی بخش اتر گئے ۱۸ر مطابق ۲۹ر دوشنبہ سے ۲۰ مطابق یکم مئی ۱۸۶۱ء چہار شنبہ تک ہوا کم چلی۔ ۲۱ر مطابق ۲ر پنجشنبہ۔ آج صبح سے عدن کا پہاڑ نظر آتا ہے آتا رہا۔ دوپہر کو اس کے برابر سے گزرے جہاز اور بغلہ نظر آتے رہے۔ ۲۲ر مطابق ۳ر جمعہ آج کچھ دن چڑھے چلے باب المندب نظر آیا اور ہوا سیدھی تھی بے ہرج دوپہر کو باب سے گزرے اور شکر الٰہی کیا عصر کے قریب بندر مخہ پہنچے اور لنگر کیا۔ ۲۳ر مطابق ۴ر شنبہ۔ آج مقام کیا اور اکثر اہل قافلہ شہر میں گئے زیارت شیخ ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کی کی اور خربوزہ اور تربوزہ اور آنب خرید کر کے کھائے پیئے۔

۲۴ر مطابق ۵ر یکشنبہ۔ کچھ رات رہے سے چلے اور رات کو لنگر کیا۔ ۲۵ر مطابق ۶ر دوشنبہ۔ صبح چلے اور ظہر کے وقت حدیدہ میں پہنچے اسی وقت اکثر آدمی شہر کو گئے حجام نانوتہ اور شبراتن ملے۔ ۲۶ر مطابق ۷ر سہ شنبہ۔ صبح لنگر اٹھایا اول ہوا کم رہی پھر کچھ ہوا نکلی شام کو لنگر کیا۔ ۲۷ر مطابق ۸ر چہار شنبہ

بعد نماز فجر لنگر اٹھا ہوا کم رہی دوپہر جزیرۂ کامران میں لنگر کیا۔ اور پانی بھرا ۲۸ر مطابق ۹ر پنجشنبہ بدستور چلتے رہے۔ ۲۹ر مطابق ۱۰ر جمعہ۔ دوپہر جیزان میں پہنچے یہ وطن ناخدا اور مالک سنبوق کا ہے۔ ۳۰ر مطابق ۱۱ر شنبہ آج ہم اتر کر شہر کو گئے اور اور شام کو ناخدا نے کھانا کھلایا اور جامع مسجد میں ٹھہرے۔ یکم ذیقعدہ ۱۲۷۷ھ مطابق ۱۲ر یکشنبہ۔ مقام رہا اور صبح کو ناخدا نے کھانا کھلایا۔ ۲ر مطابق ۱۳ر سے ۶ر مطابق ۱۷ر جمعہ تک مقام۔ ۷ر مطابق ۱۸ر شنبہ۔ بعد نماز صبح جہاز پر گئے اور دوپہر کو لنگر اٹھایا بسبب ہوا سامنے کے کم چلنا ہوا قریب مغرب لنگر کیا۔ ۸ر مطابق ۱۹ر یکشنبہ سے ۱۱ر مطابق ۲۲ر چہارشنبہ تک کوئی کیفیت نہیں لکھی ۱۲ر مطابق ۲۳ر پنجشنبہ۔ آج کچھ دن چڑھے بندر قنفدہ میں لنگر کیا اور صبح روانہ ہوئے۔ ۱۳ر مطابق ۲۴ر جمعہ (کوئی کیفیت نہیں لکھی) ۱۴ر مطابق ۲۵ر شنبہ۔ آج لیس پہنچے اور جہاز سے اتر کر شہر کو گئے جامع مسجد میں ٹھہرے اور فکر اونٹوں کا کیا۔ ۱۵ر مطابق ۲۶ر یکشنبہ۔ اسباب جہاز سے اتار ا بسبب دیر ہو جانے کے شہر میں نہ لا سکے۔ ۱۶ر مطابق ۲۷ر دوشنبہ۔ آج اسباب شہر میں لائے اور ایک مکان اترے۔ ۱۷ر مطابق ۲۸ر و ۱۸ر مطابق ۲۹ر چہارشنبہ (میں کوئی کیفیت نہیں لکھی) ۱۹ر مطابق ۳۰ر پنجشنبہ۔ صبح سے اونٹوں کا کرایہ اور وصول لوگوں سے اور اسباب باندھنے کا فکر کیا بعد مغرب روانہ ہوئے مولوی عبدالرحمٰن بسبب لڑکا پیدا ہونے کے وہیں مقیم رہے۔ ۲۰ر مطابق ۳۱ر جمعہ۔ قریب ڈیڑھ پہر دن چڑھے منزل خضرا میں اترے حافظ عبدالسمیع صاحب کے اونٹ ہم سے جدا ہو گئے ان کا حال معلوم نہ ہوا۔ ۲۱ر مطابق یکم جون ۱۸۶۱ء شنبہ۔ تمام رات چلے صبح کچھ دن چڑھے سعدیہ میں اترے۔ بعد نماز ظہر غسل کر کے سب نے احرام باندھا اور بعد مغرب چلے۔ ۲۲ر مطابق ۲ر یکشنبہ۔ کچھ دن چڑھے منزل بیضا میں اترے اور قریب عصر روانہ ہوئے۔ ۲۳ر مطابق ۳ر دوشنبہ۔ تمام رات چلتے رہے صبح پہر دن چڑھے مکہ شریف پہنچے طواف بیت اللہ اور سعی کر کے احرام عمرہ سے حلال

ہوئے اور قدمبوسی حضرت کی حاصل کی اور اسی رباط میں مقیم ہوئے دونوں قافلہ ہم سے پہلے جدہ ہو کر پہنچ چکے تھے مولوی نورالحسن ایک دن پہلے اور مولوی مظفر حسین پانچ دن پہلے اور شبراتن بھی ۔ ۲۴ر مطابق ۴ر سہ شنبہ ۔ آج حافظ عبدالسمیع بھی آپہنچے (۲۵ر مطابق ۵ سے ۲۸ر مطابق ۸ تک کوئی کیفیت نہیں لکھی) ۔ ۲۹ر مطابق ۹ یکشنبہ ۔ آج مولوی عبدالرحمٰن بھی آپہنچے ۔ ۳۰ر مطابق ۱۰ر دوشنبہ سے ۷ر مطابق ۱۷ر دوشنبہ (تک کوئی کیفیت نہیں لکھی) ۸ر ذی الحجہ ۱۲۷۷ھ مطابق ۱۸ر سہ شنبہ ۔ حضرت مع رفقاء کے بعد نماز صبح اوّل وقت منا کو پیادہ پا تشریف لے گئے اور میں اونٹ پر ہمراہی مولوی مولا بخش صاحب و حافظ عابد حسین صاحب کے کچھ دن چڑھے چلے اور ظہر کے وقت منا میں پہنچے ۔ ۹ر مطابق ۱۹ر چہار شنبہ ۔ بعد نماز صبح روانہ عرفات کے ہوئے قریب دوپہر پہنچا اور بعد زوال وقوف عرفات ہوا بعد مغرب وہاں سے چل کے مزدلفہ میں عشا اور مغرب کو اکٹھا پڑھا ۔ ۱۰ر مطابق ۲۰ر پنجشنبہ ۔ صبح مزدلفہ سے چل کے کچھ دن چڑھے منا آئے رمی کی ذبح کیا سر منڈایا طواف کو مکہ گئے شام کو واپس آئے ۔ ۱۱ر مطابق ۲۱ر جمعہ ۔ رمی کی اور نماز جمعہ منا میں پڑھی ۔ ۱۲ر مطابق ۲۲ر شنبہ ۔ رمی کی اور بعد عصر مکہ شریف کو روانہ ہوئے قریب عشا مکان پر پہنچے ۔

حالات سفر

بخط خاص

(اسمیں نقشہ مذکورہ کے بعض احوال کا خلاصہ ہے)

حال ۱ جائے مقام سرائے وغیرہ حال ۲ منازل و تعداد آں دوری در خشکی حال ۳ کشتی و اندازہ نرخ و اندازہ جائے آں و متعلقات آں حال ۴ جائے مقام در سفر کشتی و سامان خورد و نوش وغیرہ حال ۵ آب و ہوا ممالک کہ دریں سفر خشکی و تری واقع می شود حال ۶ تحائف و عجائب ہر دیار و دستیابی اشیار حال ۷ دوری مقامات باعتبا

دریا باندازِ نقشہ تخمیناً و زبانی مردم۔

حال منازل و تعداد آں و دوری در خشکی از نانوتہ تا فیروزپور

رام پور ۵ کوس۔ سہارنپور ۵ کوس۔ سرساوہ ۷ کوس۔ جگادری ۸ کوس ملانہ ۱۴ کوس۔ شہر انبالہ ۱۴ کوس۔ پڑاو جلکراؤں ۱۰ کوس۔ پڑاو منیان ۹ کوس پڑاؤ گھل ۱۲ کوس۔ فیروزپور ۹ کوس۔ گھاٹ گندھو ۲ کوس۔ شہر انبالہ تک بھٹیاری سرائے ملتی ہے۔ اور حال ان کا اور سرایوں کا سنا ہے آگے پڑاؤ ملتے ہیں کہ مکان ان کے خوبصورت سرائے بنے ہیں مگر تنگ اور مسافروں کی کثرت اور کرایہ مکان کہیں ۱۔ اور کہیں ۲ اور کہیں کچھ کم اور بعضی جگہ ادھیلا آدمی اور بعضی جگہ علاوہ کرایہ مکان کے ادھیلا آدمی اور گاڑی کا آدھ آنہ اور کہیں دو پیسے[ع]۔ اور انبالہ سے آگے بھٹیاری نہیں ہے یہ سرائیں ٹھیکہ واروں کے پاس ہیں۔ اور کھانا چاہے آپ پکاوے چاہے مزدوری سے پکوائے ایک دو بھٹیارے دونوں وقت وہاں آکر چولہا گرم کرتے ہیں۔ اور پانی خاص شہر انبالہ میں بہت کم ہے اور اس کی تکلیف ہے اور باقی راہ میں کوئیں ملتے ہیں اور بعد لدھیانہ کے کھاری پانی کہیں کہیں آتا ہے اور کہیں کہیں میٹھا پانی خاص کر بیچ کی دو منزلیں لدھیانہ بہت اچھا شہر ہے۔ ہر قسم کی اجناس وہاں دستیاب ہوتی ہیں۔ علی الخصوص پشمینہ کا وہاں کارخانہ ہے۔ فیروزپور بڑا شہر ہے مگر لدھیانہ کی نسبت وہاں اجناس کم ملتی ہیں اور چھاؤنی اور شہر کچھ فاصلہ سے واقع ہے مگر چھاؤنی کچھ چنداں آباد نہیں بخلاف چھاؤنی انبالہ کے کہ باوجودیکہ شہر سے چار پانچ کوس ہے مگر نہایت پر رونق اور لاہوری نمک اس ملک میں بکثرت ملتا ہے اور سانبھر کم۔ اور لدھیانہ میں گوڑ بہت اچھا ملتا ہے آگے وہاں سے پھر مٹھائی اچھی نہیں ملتی اور جفت پاپوش پنجابی چلتے خوش وضع لدھیانہ اور اس کے اطراف میں ملتے ہیں ایسے آگے نہیں ملتے۔ اور لدھیانہ میں لنگیاں

ع مراد منصوری پیسہ جو ڈبل سے کم ہوتا ہے ۱۲

پنجابی بہت اچھی ہوتی ہیں اور سوسی اور دری شہرانبالہ کی قابل پسند ہے اور چھپائی
انبالہ میں یہ اجناس نہیں ملتی بلکہ مال ہندوستانی اور اسباب انگریزی کا اس میں
جھ چاہے فیروز پور لدھیانہ سے قریب ساٹھ کوس ہے اور راہ میں آٹھ جگہ بمسافت مختلف
پڑاؤ بنے ہیں مگر اکثر مسافر اس کو چار روز میں یا تین روز میں طے کرتے ہیں اس سبب
سے بعضی منزلیں بہت بڑی اور بعضی چھوٹی کرنی پڑتی ہیں اور راہ میں اور جگہ ٹھہرنے
کی کہیں نہیں۔ پڑاؤ سہرند سے کہ ایک گاؤں بارہ نام کے پاس واقع ہے شہر کوئی کوس بھر
سے کچھ زائد ہوگا اور مزار حضرت شیخ محمد دالف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا اور ان کے صاحبزادوں
کے مزار اجاڑ کے اندر شہر سے کچھ فاصلہ سے واقع ہیں یہ شہر کبھی بہت بڑا ہوگا اب
نہایت اجاڑ اور خراب ہے۔ صابون لدھیانہ سے بہتر آگے نہیں ملتا. گھاٹ ستلج کا
لدھیانہ سے کوئی چار پانچ کوس ہے۔ اور وہاں سے بھی کشتیاں کرایہ ہوتی ہیں مگر
وہاں کی کشتیاں چھوٹی اور تنگ اور سکھر تک جانیوالی ہوتی ہیں اور کرایہ میں کچھ بہت
تخفیف نہیں ہوتی اور فیروز پور کا گھاٹ شہر سے پانچ چھ کوس ہوگا۔ حال کشتیوں کا
یہ ہے کہ یہاں دو قسم کی کشتیاں اکثر ملتی ہیں۔ ایک چپو کہ لدھیانہ میں بکثرت اور فیروز
پور میں کم ہوتا ہے اور صورت اس کی مثلث ناتمام کی سی ہوتی ہے اور ایک بلند مخروط
مجوف اس کے اوپر سر کی طرف کھڑا ہوتا ہے بطرز پردے کے اسکے اندر چھاؤ کی لکڑیاں
بچھا کے اوپر گھاس کے بنے ہوئے فرش بچھاتے ہیں اور ٹٹیاں سر کی لگا کر مکان
بنا دیتے ہیں اور حال اس کا باقی ہمیں خوب معلوم نہیں ہوا کہ اس میں کیا راحت اور کیا
تکلیف ہے کیونکہ اسمیں اتفاق سواری کا نہیں ہوا اور دوسری قسم زورق یا کشتی اس کی
ہیئت ہمارے ملک کی کشتیوں کی سی ہوتی ہے اس کی تہ میں جو لکڑیاں لگی ہوتی ہیں
ان پر چھاؤ کی لکڑیاں بچھا کر بدستور فرش کرتے ہیں اور سر کی کا مکان بنا کر سر کی
کا چھپر ڈالدیتے ہیں گنجائش ان کشتیوں کی مختلف ہے اور کرایہ بھی مختلف۔ ہماری
کشتی جس میں ہم سوار ہوئے ہیں تین گز عرض اور ۱۲ گز طول بیچ میں ایک نالی قریب

گز بھر کے پانی نکالنے کے لئے بنی ہوتی ہے اور اس کے ایک جانب کوئی چار گز طول
اور تین گز عرض میں مردانہ مکان مقرر کیا اور اُس میں بارہ آدمی کے لیٹنے کی گنجائش اس
طرح نکلی کہ اسباب کو ایک دو بلیاں کہ ایک پہلے سے لگی ہوئی تھی اور ایک ہم
نے لگائی اون پر لگایا اور ایک دو بانس چھت میں لگا کر ایک جانب ایک مختصر
ٹانڈ بنایا اس پہ بعضا ہلکا اسباب رکھا۔ اور کپیاں گھی اور تیل کی چھپر میں اور ٹٹیوں
میں لٹکا دیں اور نالی چھوڑ کر باقی پانچ گز سے کچھ زیادہ طول میں زنانہ مکان تھا جس
میں پندرہ عورتیں اور چھ بچے شیر خوار اور تین لڑکے دس گیارہ برس کی عمر کے لیے جگہ
مقرر ہوئی اور اس کشتی میں نہایت آسائش ہے اور سفر بہت آسان مگر جگہ کی گنجائش
شرط ہے۔ حتی المقدور زیادتی کرایہ پر لحاظ نہ کرے۔ جتنے آدمی کم ہو سکیں اتنی خوبی
ہے یہ کشتی ایک سو تیس روپیہ کو کرایہ ہوئی اور پندرہ روپیہ چھپر بندی میں صرف ہوئے
اور لوگوں سے وصول اس طرح ہوا کہ ستائیس مرد و عورت سے فی کس پانچ روپیہ جس
کے ۱۳۵ روپے ہوئے اور چھ روپیہ چھ شیر خوار لڑکوں سے اور سات روپیہ تین بڑی
عمر کے لڑکوں سے وصول ہوئے کل ایک سو اڑتالیس روپیہ جس میں سے کرایہ اور خرچ
چھپر بندی ۱۴۵ روپیہ محسوب ہوئے اور باقی تین روپیہ متفرق ضروریات کے لیے رکھے
جیسے چپڑاسی گھاٹ کو چار آنہ دئے اور چال کشتی کی اُچ تک کہ بہاول پور سے تیس
کوس آگے ہے اور وہاں پانچوں دریا پنجاب کے آملے ہیں۔ اگر صبح سے شام تک
چلے پندرہ یا سولہ کوس سے زائد نہیں اور آگے اُس سے مٹھن کوٹ تک کہ اُچ سے
تیس چالیس کوس ہے اور وہاں دریائے سندھ جس کو اباسین اور اٹک کہتے ہیں
آملتا ہے قریب ۱۸ یا بیس کوس اور اس سے آگے ۲۰ کوس یا کچھ زائد اس سے اور
بحساب نقشہ تخمیناً سہارنپور سے فیروزپور تک ۱۵۰ کوس اور فیروزپور سے بہاولپور
تک ۱۹۰ اور بہاولپور سے حیدرآباد تک ۳۳۵ اور حیدرآباد سے گھوڑا بارگ تک
۵۷ کوس اور حال ملاحوں کا یہ ہے کہ ملاح مسلمان اس دیس کے رہنے والے ہیں
اور مبتدع ہر دم کشتی کے چلنے میں مدد بہاء الحق اور ایسے الفاظ کہتے ہیں اور پابند

خیالات کے کبھی مقدار راہ کی نہیں بتلاتے اور بتلا دیں تو غلط بتلا دیں اور اس امر کو
منحوس سمجھتے ہیں اور ہوا کا چلنا کشتی کے لئے بہت مضر ہے ایسا ہی مینہ کا برسنا
اگر ہوا مخالف ہو تو اکثر مقام رہتا ہے اور موافق ہوا میں بھی دشواری ہوتی ہے اور
نماز کشتی میں بہت دشواری سے ہوسکتی ہے حتی المقدور کنارہ پر اتر کر پڑھے
عورتیں اندر نماز پڑھ لیتی ہیں اور جتنا ملاحے لوگ یعنی ملاح خوش رہیں اتنی اکثر
آسانی رہتی ہے اور یہ لوگ غریب آدمی ہوتے ہیں تھوڑے سے کھانے دینے میں
یا کچھ کپڑا اچھا پرانا دینے سے راضی ہو جاتے ہیں اور ان کے ساتھ منت اور درگذر سے
بہت کام چلتا ہے اور کشتی تمام روز چلتی ہے اور رات کو دریا کے کنارے ٹھہر جاتی
ہے۔ سب کنارہ اتر کر کھانا پکا لیتے ہیں اور صبح کا کھانا سویرے رات سے اٹھ کر پکا
رکھتے ہیں بعد نماز کے اکثر کشتی چلتی ہے کشتی میں بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں پانی اس
دریا کا بہت ہاضم اور ٹھنڈا اور خوشگوار ہے۔ کھانا ڈیوڑھا ہو جاتا ہے مگر آخر میں
کچھ ریاح کے غلبہ کی شکایت لوگوں نے کی اس لئے چار چیزیں جیسے گرم مصالحہ اور
ادرک اور کثرت مرچ کی چاہیئے ہم لوگ اکثر دو وقتہ کھانے کے سوا بعد ظہر کے بطرز
نقل تلو ہے اور چنے کی دال اچھے کھانے کے موافق کھاتے رہے اور کسی روز کسی کو کچھ
گرانی معلوم نہ ہوئی اور دریا کے کنارہ اکثر جنگل جھاؤ کا یا ریگستان، ملتا ہے اور
ایندھن بکثرت ملتا ہے اور کنارے دریا کے کہیں کہیں کوئی گاؤں یا بستی ملتی ہیں
کسی میں کوئی چیز کھانے پینے کی ملے یا نہ ملے۔ اس لئے سب سامان فیروزپور سے یا اور
شہروں سے جو راہ میں آتے ہیں خرید کے رکھ لے۔ اور بعضے گاؤں میں گوشت بھی ہاتھ
آجاتا ہے اور کہیں کہیں شلجم بھی ملتے ہیں۔ فیروزپور سے چل کے ساتویں دن پاک پٹن
شریف کے گھاٹ پر پہنچے یہ شہر گھاٹ سے قریب پانچ کوس کے جانب غرب واقع
ہے اور اس میں مزار حضرت مخدوم بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے صاحبزادی
اور پوتے کا یکجا اور ان کے ایک خلیفہ حضرت شیخ بدرالدین اسحٰق کا ایک دوسری
جگہ اور مسجد میں واقع ہے ہم لوگ گئے تھے اور مشرف بزیارت ہوئے۔ یہ شہر

مختصر ہے چوتھی یہاں کا تحفہ ہے پھر پاک پٹن سے چل کے نو روز میں بہاولپور پہنچے۔
بر شہر کنارہ شرقی سے قریب دو تین کوس کے فاصلہ سے واقع ہے اور یہاں کی لنگی
ریشمی مشہور ہے اور پنڈ کھجور یہاں سے ملنے لگتی ہے۔ یہاں سات سیر کی خریدی تھی
اور اکثر اجناس یہاں ملتی ہیں بہاولپور سے چل کے تیسرے روز تین دریا راوی جہلم
چناب آملتے ہیں۔ یہاں سے شہر اچ نزدیک ہے اور مزار حضرت جلال بخاری
کا وہاں واقع ہے اور کنارہ سے تین کوس کہتے تھے۔ مگر ہمیں اتفاق وہاں جانے کا نہ
ہوا وہاں سے چل کے اگلے روز دریائے سندھ جسے اباسین اور اٹک بھی کہتے ہیں آملتا
ہے اس نزدیکی میں سردی زیادہ ہوئی اور فیروزپور میں البتہ سردی تھی آگے چل کے
روز بروز سردی کم ہوتی تھی یہاں دو تین روز سردی زیادہ ہوئی اس سے اگلے روز مٹھن
کو راہ میں دیکھا یہ شہر عین کنارہ پر واقع ہے اور مختصر سی بستی ہے اور خوشنما یہاں
بھی پنڈ کھجور، انار کی ملی اور ہر قسم کے اجناس غلہ وغیرہ بعضے لوگوں نے یہاں سے
خریدا یہ جگہ متعلق ڈیرہ غازی خاں ہے اس گھاٹ پر کشتی لکھی جاتی ہے اور اگلے
گھاٹ پر ایک کاغذ سند کا یہاں سے پہنچاتے ہیں۔ اس میں ایک دو پیسے صرف
ہوتا ہے یہاں سے دریا بہت بڑا ہے اس شہر میں ایک مزار شیخ محمد عاقل خلیفہ
مولانا فخر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے بہت مکان خوبصورت اور خوش وضع
اور جائے برکت ہے۔ ہم نے بھی زیارت کی ساتویں روز وہاں سے سکھر پہنچے بیچ میں
ایک مقام ہوا بسبب مینہ کے اور ایک روز کم چلنا ہوا اور جس روز پہنچے کچھ دن
چڑھے جا پہنچے یہ شہر کنارہ غربی پر واقع ہے اور بھکر اسی میں شامل اور چھاؤنی اور نئی
آبادی سب مل کے ایک بستی ہے اور کنارہ شرقی پر بفاصلہ ایک کوس تخمیناً
روہڑی واقع ہے۔ یہ شہر بھی بہت آباد ہے اور وہاں موئے شریف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی ہے کہتے ہیں کہ بہت معتبر اور سندی ہے
سکھر میں ہر طرح کی اجناس بہت ملتی ہیں اور بڑی تجارت کی جگہ ہے لاکھوں من کے اناج
کی آمد و رفت ہے صدہا اونٹ لدا آتا ہے اور صدہا جاتا ہے اور یہی حال کشتیوں

کا ہے اور ان دنوں بسبب قحط ہمارے اطراف سے اناج ادھر کو بہت جاتا تھا اور
اس سے وہاں بھی گرانی تھی ۸ / آثار آٹا اور چاول خریدے اور اکثر اسباب انگریزی
اور اجناس کشمیری وغیرہ یہاں ملتی ہے ہمارے رفقا نے جو پان کھاتے تھے
یہاں بہت توقع سے تلاش کی پر پان نہ ملے اس ملک میں کچھ چرچا نہیں یہاں بہت
درخت کھجور کے ہیں یہاں پنڈ کھجور پیسے فی من ملی ہمارے ساتھیوں نے ایک من خریدی
یہاں ایک واقعہ عجیب پیش آیا از بس کہ اس ملک کے لوگ معاملہ کے نہایت سست
اور اقرار کے بہت کچے اور اکثر بے ایمان ہوتے ہیں جو نوکر ہماری کشتی کے ملاح نے نوکر
رکھے تھے اس سے اول ناخوشی اظہار کرتے رہے اور یہ خبر سنی کہ اکثر آدمی نوکر کشتیوں
کے بھاگ جاتے ہیں ان کو نہایت خوشامد سے باہم مصالحہ کیا وہ دغا سے رات کو بھاگ
گئے ایک کشتی والا اور ایک اس کا بھائی تنہا رہ گئے۔ اور یہاں سکھر میں بسبب کثرت
اناج بھیجنے کے کرایہ بھی مہنگا تھا اور آدمیوں کو تنخواہ کی نوبت دو نے تگنے کی تھی اور اس
پر بھی ہاتھ نہیں آتے تھے آخر کشتی والے سے بہت گفتگو آئی اور سب قافلہ کو ہمارے
سبب ضرورت مقام ہوئی اور نوبت در کشتی کی پہنچی قصہ مختصر بہت اُتار چڑھاؤ کے
بعد کشتی والا احمق اس پر راضی ہوا کہ مجھے پندرہ روپیہ دو اور ایک چٹھی دو مہاجنوں کے روبرو
اس اقرار سے لکھ دے کہ یہ گھوڑا بارگ پہنچ کر ادا کروں گا شام کو یہ معاملہ پھر اکھڑ گیا
غرض صبح کو ایک آدمی ایک دوسری کشتی ہمراہی سے لیا اور ایک مسکین حاجی کو دو
روپے اور کھانے پر مدد کے لئے مقرر کیا۔ اور ایک آدمی سکھر سے نوکر رکھا وہ آدمی راہ
میں سے بھاگ گیا دو آدمی قافلہ میں سے ہم نے اپنے روپے سے نوکر رکھے اور کھانا
اپنے ذمہ کیا اس پریشانی سے یہ بندوبست ہوا اور راہ میں سے مولوی نور الحسن صاحب
کی کشتی کے آدمی بھاگ گئے۔ کشتی والا اور ایک آدمی باقی رہ گیا۔ سوان شہر میں انھوں نے
دو آدمی نوکر رکھے وہ پھر گئے بہت دشواری سے ان سے اپنا روپیہ لیا اور ایک روز حرج
کیا اور کشتی کے آدمی مولوی صاحب کے بیٹے وغیرہ کشتی کو کھے کر لائے اور یہ دشواری
یوں معلوم ہوا کہ اسی سال میں پیش آئی ہے۔ اس امر کے لئے چاہیئے کہ جب کشتی کرایہ

کرے ایک اقرار نامہ اسٹامپ پر لکھوا لے تاکہ ریاست انگریزی میں سماعت ہو سکے اور یہ اقرار ہو کہ گھوڑا بارگ پہنچانا راہ میں جو کچھ پیش آوے ہمیں عذر نہ ہوگا اس وقت کشتی والوں پر اس کا بوجھ رہے اور وہ درصورت دیگر مجرم ہوں گے۔ اور مستحق قید اور جرمانہ کے ورنہ یہ جواب دیتے ہیں کہ ہم کیا کریں آدمی بھاگ گئے ہمارا روپیہ لے گئے ہم لٹ گئے۔ ہم اب کیا کریں اور جانتے ہیں کہ مسافر بے چارہ آپ ناچار ہو کر یا کشتی چھوڑ دے گا یا اپنا کچھ خرچ کر کے پہنچیگا اور یہ بھی چاہیئے کہ روپیہ کرایہ کا کچھ نہ کچھ باقی رکھے گھوڑا بارگ تک اور کشتی کا کرایہ دوپہر تک کرنا بہتر ہے کبھی بیچ میں سے نہ کرے اور ایسا ہی لدھیانہ سے ہرگز نہ کرے وہاں کی کشتیاں سکھر تک آتی ہیں ہم نے جس کرایہ کو کشتیاں فیروزپور سے گھوڑا بارگ تک کئے تھے سکھر سے گھوڑا بارگ تک کچھ اس کے قریب کو ہوئی تھی۔ بالجملہ سکھر سے چل کے آٹھویں دن شہر سوان میں پہنچے۔ یہاں مزار حضرت لعل شہباز قلندر کا مشہور زیارت گاہ اور سائلوں کا بہت ہجوم۔ یہ بستی بھی بہت اچھی ہے خام اور چوبی تعمیر اکثر ہے میں نے بھی اس شہر کو دیکھا اور زیارت حضرت لعل شہباز کی بہت شان وشکوہ کی زیارت ہے یہاں بہت حاجتمند آتے ہیں اور پڑے رہتے ہیں اور مانگ کر کھاتے ہیں اور اپنے عقیدہ کے رو یہاں سے مرادیں پاتے ہیں۔ سوان سے چل کے پانچویں روز کوٹلے پہنچے یہ بستی کنارۂ غربی پہ واقع ہے۔ اور کنارہ شرقی کوئی دو کوس حیدرآباد سندھ واقع ہے یہ بستی بہت آباد ہے بعوض چھاؤنیوں کے اور اکثر چیزیں ملیں پان بھی ملے نرخ یہاں کا سکھر کی نسبت گراں ہے یہاں سے گھوڑا باگ دس روز میں پہنچے سوا ایک منزل کے کوئی منزل ایسی نہ ہوئی کہ اکثر روز میں چلنا ہوا ہو تین دن کا راہ تھا اول تو ہوائے مخالف کی شدت رہی دوسرے مد و جزر دریائے شور کے اثر سے کئی منزل سے دریائے سندھ کا پانی بھی مد و جزر میں آتا ہے اس کا لحاظ کر کے چلنا ہوا۔ تیسرے ایک نالہ ٹوا نام جسمیں کو راہ کشتیوں کا ہے دریائے سندھ سے جدا ہو کر غرب کی جانب بہکر دریائے شور میں جا ملتا ہے اس کی چکر ایسی ہے کہ شروع آغاز دو کوس تک جا کر ہٹ آیا ہے سارے دن میں چار

کوس سیدھے طے نہیں ہو سکتے غرض کچھ کم دو مہینے میں فیروز پور سے یہاں تک پہنچے
یہ بستی دریا کے کنارہ انگریزی آبادی ہے۔ اور غلہ کے اجناس یہاں بکثرت ہیں
باقی اشیاء کمیاب کشتیاں اور ڈنگو اور کورنٹ سیکڑوں آتے جاتے رہتے ہیں
بمبئی کو یہاں آمد و رفت بہت ہے اور قدیمی آبادی یہاں سے کچھ فاصلہ سے ہے۔
وہ کہتے ہیں کہ اب کچھ آباد نہیں یہ سفر دریا کا دیر طلب ہے اور بے اختیاری کا جو کوئی
آگے پیچھے ہو جاوے پھر ملنا وقت ہے باقی سواری بے تکان جو کام چاہو کشتی
میں کرتے رہو۔ سوتے جاگتے لکھتے پڑھتے چلے جاؤ کسی کام کا حرج نہیں مگر ٹھہرنا
اور کنارہ اترنا اپنے قابو میں نہیں گاڑی کے سفر میں تکان اور اسباب اتارنا لگانا
وقت رہتی ہے اور اتنا بوجھ نہیں لد سکتا۔ اور ان دنوں اس طرف میں قحط بھی
تھا اور اس جانب میں ارزانی بہر حال اس سفر میں آسائش بہت ہے اور حرج بھی
اور خشکی کے سفر میں تکلیف بہت اور حرج بھی اور خشکی کے سفر میں تکلیف بہت اور
حرج کم باقی جو واقعہ خوفناک دریا میں پیش آسکتا ہے۔ اس کے مشابہ خشکی کے سفر
میں بھی ممکن ہے۔

حالات سفر دوم حج

بخط دیگر

سنہ ۱۲۹۴ھ پنجشنبہ یکم ذیقعدہ بحساب یکم شوال چہارشنبہ بعد نماز صبح از بمبئی
روانہ شدہ۔ بہ نواخت سہ بر مرکب دخانی رسیدیم و سامان لنگر برداشتن از نواخت
۲ دو شد بعد چار لنگر برداشتہ روانہ شدند باز توقف کردہ باز روانہ شد آخر بعد مغرب از
کھاڑی خارج شدہ در دریائے اعظم رسیدیم در روز جمعہ ہم شوال بنواخت دوازدہ در
عدن رسیدیم و لنگر انداختند۔ بقیہ روز جمعہ و شب شنبہ توقف ماند مال عدن خارج
کردند و مال حدیدہ و جدہ از یکجائے در جائے دیگر افگندند و برائے مساوات وزن
در روز شنبہ بوقت عصر سامان لنگر برداشتن شد و قبل مغرب حرکت کرد و بعد

مغرب روانہ شدیم آخر شب روشنی مینار باب المندب بنظر آمد و بعد طلوع، صبح
صادق از باب کبیر جانب یسار گذشتیم و باب صغیر بہ یمین ماند۔ از صبح ہوائے
موافق درخواہش است وقدرے تلاطم و جہاز در حرکت است سہ شنبہ سیزدہم ذیقعد
۱۲۹۲ھ ہجری امید بود کہ بجدہ برسیم مگر بسبب آنکہ خوف بود کہ روز آخر شود و در شب
رسیدن دشوار حرکت کم کردند تمام شب ہمیں طور ماند صباح چہار شنبہ چاردہم
ذیقعدہ جبل جدہ بنظر می آمد مگر کپتان جہاز و دربان اختلاف کردند و راہ گم کردند آخر
بنواخت دہ از اتفاق ماہی گیر کہ در وقت رسید و خضر راہ شد بالجملہ بہ یازدہ لنگر انداختند
و در وقت ظہر بجدہ رسیدیم بر کنار با عبد اللہ مستان ملاقات شد۔

ولادت جناب مولانا محمد یعقوب صاحب بخط دیگر
۱۲۴۹ھ ۱۳ تاریخ صفر کو جناب مولانا مولوی محمد یعقوب صاحب پیدا ہوئے و نام تاریخی منظور
احمد و غلام حسنین و شمس الضحیٰ ہست۔

وفات زوجۂ اولیٰ جناب مولانا محمد یعقوب صاحب بخط خاص
واقعہ ۱۲۹۲ھ شب چہاردہم رمضان المبارک روز جمعہ بوقت نواخت دہ گھنٹہ شب انتقال
زوجۂ محمد یعقوب عمدۃ النساء، اسم باسمی بنت شیخ کرامت حسین مرحوم والدہ معین الدین
و قطب الدین و علاء الدین و جلال الدین و فاطمہ و خدیجہ کہ دید برائے یاد نوشتہ شد و
بروز جمعہ دفن شد عـــہ

بود ذات الصدع گفتم بے سر دل　　ازیں تاریخ ایں ماتم ہویدا

و نکاح او در شعبان ۱۲۶۶ھ شدہ بود مہر صد و بست و شش سال بعد
نکاح زندہ ماند وقت نکاح ہفدہ سالہ بود در عمر چہل و سہ انتقال شد۔

نکاح ثانی مولانا محمد یعقوب صاحب بخط خاص،
بیستم محرم ۱۲۹۳ھ روز شنبہ بوقت صبح نکاح محمد یعقوب با کرامن ساکنہ انبہٹہ کہ از زوج سابق منشی عبد الحق
پسر مولوی محمد صابر دیوبندی بیوہ شدہ بود بہ مہر فاطمی (۱۵۰) در انبہٹہ منعقد

عـــہ اشارہ بتخریجہ عدد دال ۱۲۔

گردید ۔

ہاتف نے کہا از روئے بہبود کیا خوب ہوا نکاح ثانی

دو دختر و یک پسر از و تولد شدہ دختر اولین برکت نام دو سالہ شدہ انتقال کردہ و یک پسر ہمراہش انتقال کردہ فرید الدین نام و یک دختر ام سلمہ نام باقی گذاشتہ ۔

وفات جناب مولانا محمد قاسم صاحب بخط دیگر

واقعہ جانگزا و وحشت افزا ۱۲۹۷ھ جمعرات کے روز وقت ایک بجے دوپہر کے جناب مولانا بالفضل اولٰنا جناب مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نے انتقال فرمایا اور عمر ۴۹ سال کی ہوئی شوال ۱۲۴۸ھ میں پیدائش اس آفتاب عالمتاب کی ہوئی اور بعد مغرب دیوبند میں بجانب غرب مائل بشمال دفن کیا اور وہ جگہ قریب چار بیگہ کے وقف کی گئی ۔

ولادت حضرت مولانا محمد قاسم صاحب بخط خاص

نام تاریخی خورشید حسین بود ۔

انتقال صاحبزادہ مولانا محمد یعقوب صاحب بخط خاص

شب عید الضحیٰ ۱۳۱۰ھ بوقت نواختن یازدہ فرزند مولوی حافظ محمد علاء الدین بعارضہ ہیضہ اسہال و قے بعد شدت مرض تا دہ روز انتقال نمود انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ تولد او در نانوتہ بماہ صفر ۱۲۸۶ھ شدہ دریں عمر بست و چار سال حفظ قرآن نمود و کتب درسیہ تمام کردہ از مدرسہ دیوبند بہ پائیں رضوان و در تکیہ شیخ لطف اللہ بجانب شرق بہ چبوترہ زیریں مدفون شد و دریں سال ۱۳۱۰ھ نظام الدین نام شش ماہہ فرزندم از بطن دختر مولوی محمد احسن صاحب آمنہ نام انتقال کرد ۔

وفات زوجۂ ثانیہ جناب مولانا محمد یعقوب صاحب بخط خاص

چاردہم عید الضحیٰ ۱۳۱۰ھ زوجۂ ام بی اکرامن ہماں عارضہ اسہال و قے انتقال کردہ و فرزندش فرید الدین نام ہماں شب انتقال نمود و بست روز اول از علاؤ الدین حافظ جلال الدین بستم

عـــہ اشارہ بتعمیہ عدد با ۱۲۔

ذیقعدہ انتقال کردہ بعارضہ اسہال خون وپیچش وایں سال عام الحزن شدہ۔

وفات جناب مولانا محمد یعقوب صاحب بخط دیگر

شب شنبہ یکم ربیع الاول ۱۳۰۲ھ جناب مولوی محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ اچانک بعد فراغت نماز عشا در ہیضہ مبتلا شدہ بیہوش شدند شب دوشنبہ قریب ایک بجے وفات از جہان فانی یافت قبر شریف اوشاں در مقام نانوتہ جانب شمال لب سڑک سہارنپور واقع باغ نوکہ اورا معین الدین پرورش کردہ است واقع شد انا للہ وانا الیہ راجعون ایں واقعہ جانکاہ است واقعی ایں سال بہمہ وجوہ عام الحزن شد۔ چونکہ زوجۂ معین الدین عائشہ نام بنت مولوی محمد منیر صاحب ۳ر صفر ۱۳۰۲ھ وپسر محمد یامین نام بعمر سہ سال و محمد زبیر بعمر ۱ ماہ انتقال کردہ شد یک اولاد محمد الیاس نام گذاشتہ بعمر چار سال۔

وفات دختر جناب مولانا محمد یعقوب صاحب بخط دیگر

روز منگل ۵ر محرم ۱۳۲۸ھ صلی اللہ علیہ وسلم۔ بوقت سہ پہر تین بجے عزیزہ فاطمہ کا انتقال ہوا بعد مغرب ساڑھے چھ بجے حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قبرستان متصل قبر تایا مولوی محمد احسن صاحب مرحوم میں دفن ہوئی چار ماہ متصل بامراض مختلفہ مریض رہی اولاد کچھ نہیں چھوڑی۔

حصّہ دوم

علمیات

(یعنی فوائد علمیہ)

سند الکتب الحدیثیۃ بخط الغیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال مخدوم علماء الآفاق مولانا محمد اسحٰق الدھلوی المہاجر حصل لی اجازۃ الکتاب المستطاب صحیح البخاری وقراءتہ وسماعہ من الشیخ الاجل والحبر الاکمل الذی فاق بین الاقران بالتمییز عنی الشیخ عبد العزیز وحصل لہ الاجازۃ والقراءۃ والسماع من والدہ الشیخ ولی اللہ بن عبد الرحیم الدھلوی وقال الشیخ ولی اللہ اخبرنا الشیخ ابو طاھر محمد بن ابراھیم الکردی المدنی قال قرأت علی الشیخ احمد القشاشی قال اخبرنا احمد بن عبد القدوس ابو المواھب الشناوی قال اخبرنا الشیخ شمس الدین محمد بن احمد بن محمد الرملی عن الشیخ احمد زکریا بن محمد ابی یحییٰ الانصاری

لہ جاننا چاہیئے کہ یہ سندیں جو آپ نے اساتذہ سے جامعین کتب تک پہنچتی ہیں۔ اثبات احادیث کے لئے شرط نہیں کیونکہ ان کتب کی نسبت جامعین تک تواتر سے ثابت ہے۔ پھر ان سے متن حدیث تک متصل طرق مذکور ہیں جو ثبوت حدیث کیلئے کافی ہے اس طرح ان سندوں کا یا اجازت کا عطا ہونا روایت حدیث یا درس حدیث کیلئے شرعاً شرط نہیں البتہ چونکہ عادۃً بدون استاد سے پڑھے ہوئے فن سے مناسبت نہیں پیدا ہوتی اسلئے کسی شیخ سے پڑھنا ضروری ہے لیکن اگر صرف مطالعہ کتب سے بھی بصیرت اور سلیقہ پیدا ہو جائے گو ایسا کم ہوتا ہے لیکن اگر ایسا ہو جائے تو پھر پڑھنا بھی شرط نہیں مگر احتیاط یہ ہے کہ اپنے سلیقہ کو کسی ماہر کے سامنے پیش کر کے اس سے مشورہ لے لے۔

بنمائے بصاحب نظرے گوہر خود را — عیسیٰ نتواں گشت بتصدیق خرے چند ۱۲ سراد

---

۲ اخبرنا والدی الشیخ ابراھیم الکردی المدنی قال ۲

قال قرأت علی الشیخ الحافظ ابی الفضل شهاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی عن ابراهیم بن احمد التنوخی عن ابی العباس احمد بن ابی طالب الحجار عن السراج الحسین بن المبارک الزبیدی عن الشیخ ابی الوقت عبد الاول بن عیسیٰ بن شعیب السجزی الهروی عن الشیخ ابی الحسن عبد الرحمن بن مظفر الداودی عن ابی محمد عبد الله بن احمد السرخسی عن ابی عبد الله محمد بن یوسف بن مطر بن صالح بن بشر الفربری عن مولفه امیر المومنین فی الحدیث الشیخ ابی عبد الله محمد بن اسمٰعیل بن ابراهیم البخاری رحمه الله تعالیٰ۔

قال مخدوم علماء الآفاق الشیخ محمد اسحق ایضا حصل لی اجازة الکتاب المستطاب صحیح مسلم وقراءة وسماعه من الشیخ الاجل والحبر الابجل الذی فاق بین الاقران بالتمییز اعنی الشیخ عبد العزیز وحصل له الاجازة والقراءة والسماع من والده الشیخ ولی الله الدهلوی وقال الشیخ ولی الله اجزنی به الشیخ ابو طاهر عن والده الشیخ ابراهیم الکردی المدنی عن الشیخ السلطان بن احمد المزاحی قال اخبرنا الشیخ احمد السبکی عن النجم الغیطی عن الزین زکریا عن ابی الفضل الحافظ ابن الحجر عن الصلاح بن ابی عمر المقدسی عن علی بن احمد بن البخاری عن المؤید الطوسی عن ابی عبد الله الفراوی عن عبد الغافر الفارسی عن ابی احمد محمد بن عیسیٰ الجلودی عن ابی اسحٰق ابراهیم بن محمد عن مؤلفه مسلم بن الحجاج رحمه الله تعالیٰ۔

قال الشیخ ولی الله احمد بن عبد الرحیم ما سنن ابی داؤد فقرأت علی شیخنا ابی الطاهر قال قرأت علی والدی واجازنی بقراءته علی القشاشی عن الشناوی عن الشمس الرملی عن الزین زکریا اجزنا به عبد الرحیم بن فرات عن شیخها ابی العباس احمد بن محمد الجوخی عن الفخر ابی الحسن علی بن محمد بن احمد البخاری عن ابی حفص عمر بن محمد بن طبرزد البغدادی سماعاً اخبرنا به الشیخان ابو الفتح ابراهیم بن محمد بن منصور الکرخی وابو الفتح مفلح بن احمد بن محمد بن الدومی

دمنسوب الی دومۃ الجندل ۱۲) سماعًا علیہما ملفقًا قالا اخبرنا بہ الحافظ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی عن ابی عمر القاسم بن جعفر بن عبد الواحد الہاشمی عن ابی علی محمد بن احمد اللؤلوی قال اخبرنا مؤلفہ ابوداود سلیمان بن الاشعث السجستانی ۔ **واما الجامع الترمذی** فقرأت علی ابی طاھر وفامنہ واجازۃ بیاشرۃ عن ابیہ عن المزاحی عن الشہاب احمد بن الخلیل السبکی عن النجم الغیطی عن الزین زکریا عن العز عبد الرحیم بن محمد الفرات عن عمر بن الحسن المراغی عن الفخر بن البخاری عن عمر بن طبرزد البغدادی اخبرنا ابو الفتح عبد الملک بن عبد اللہ بن ابی سہل الکروخی اخبرنا القاضی ابو عامر محمود بن القاسم بن محمد الازدی اخبرنا ابو محمد عبد الجبار بن محمد بن عبد اللہ الجراحی المروزی اخبرنا ابو العباس محمد بن احمد بن المحبوبی المروزی اخبرنا ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ الترمذی ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال مخدوم علماء الآفاق مولانا المولوی محمد اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فی اسناد سنن النسائی اخبرنا واجازنا شیخنا واستاذنا الشیخ الاجل المحدث الشاہ عبد العزیز الدہلوی بہذا الکتاب قال اجازنی بہذا الکتاب والدی الشیخ ولی اللہ بن عبد الرحیم المحدث الدہلوی قال اجازنی الشیخ ابو طاھر المدنی قال اجازنی الشیخ ابراھیم الکردی المدنی عن الشیخ احمد القشاشی عن الشیخ احمد بن عبد القدوس الشناوی عن الشیخ شمس الدین احمد بن محمد الرملی عن الشیخ الزین زکریا عن الشیخ العز عبد الرحیم بن فرات عن عمر المراغی عن الفخر بن البخاری عن الشیخ ابی المکارم احمد بن محمد اللبان عن الشیخ ابی علی حسن بن احمد الحداد عن القاضی ابی نصر احمد بن الحسن الکسار قال اخبرنا ابوبکر احمد بن محمد الدینوری عن الحافظ ابی عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی ۔

قال الشیخ ولی اللہ احمد بن عبد الرحیم الدہلوی اما سنن ابن ماجہ فقرات علی ابی طاھر بروایتہ عن ابیہ عن القشاشی عن الشناوی عن الشمس الرملی عن الزین زکریا عن الحافظ بن حجر عن ابی الحسن علی بن ابی المجد الدمشقی عن ابی العباس الحجار عن انجب بن ابی السعادات اخبرنا ابو زرعۃ عن ابی منصور محمد بن الحسین بن احمد المقومی القزوینی اخبرنا ابو طلحۃ القاسم بن المنذر الخطیب حدثنا ابو الحسن علی بن ابراھیم القطان قال اخبرنا مؤلفہ ابو عبد اللہ محمد بن یزید المعروف بابن ماجہ القزوینی ۔

قال الشیخ الشہیر العلامۃ العدیم النظیر مولی علماء الافاق الشیخ عبد العزیز الدہلوی اما کتاب الحصن الحصین فقد اجزت للشیخ ابی سعید الفاروقی المجددی نسبًا وطریقۃً وانا سمعت الکتاب المذکور بقرأۃ اخی الشیخ محمد علی والدی الاستاذ الشیخ ولی اللہ احمد بن الشیخ عبد الرحیم الدہلوی قال الاستاذ الماجد یعنی الشیخ ولی اللہ اجازنی بہ الشیخ ابو طاھر ابن الشیخ ابراھیم المدنی عن ابیہ عن القشاشی عن الشناوی عن الشمس الرملی عن الزین زکریا عن الحافظ تقی الدین بن محمد بن محمد بن فہد الہاشمی المکی عن مولفہ ابی الخیر محمد بن محمد الجزری الشافعی واما **دلائل الخیرات** فقد اجزت ایضا للشیخ ابی سعید الموصوف واجازنی والدی الشیخ ولی اللہ احمد قال اخبرنا بہ شیخنا ابو طاھر عن الشیخ احمد النخلی عن السید عبد الرحمٰن الادریسی الشہیر بالمحجوب عن ابیہ احمد عن جدہ محمد عن ابی جدہ احمد عن مؤلفہ السید الشریف محمد بن سلیمان الجزولی رحمہ اللہ تعالیٰ ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال الشیخ الاجل مولانا المولوی محمد قاسم النانوتوی انہ قال شیخی واستاذی قدوۃ العلماء مقتدی الفضلاء صاحب البرکات مولانا عبد الغنی بن قطب الوقت

الحافظ ابی سعید النقشبندی انہ قال الشیخ العلامۃ وحید العصر فرید الزمان الشیخ محمد عابد السندی اروی عن مولانا الامام الربانی الشیخ یوسف بن محمد بن علاء الدین المزجاجی عن والدہ الشیخ محمد عن والدہ الشیخ علاء الدین عن الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری والشیخ احمد النخلی والشیخ حسن العجمی والشیخ ابراهیم الکردی وقال مولانا محمد قاسم نکل اسناد ذکرہ سرد افیما بعد فهو من احد هذہ الشیوخ الاربعۃ هکذا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یروی الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری الشافعی المکی عن الشیخ محمد بن الشیخ علاء الدین البابلی المصری الشافعی فیروی عنہ صحیح البخاری سماعا منہ فی المسجد الحرام بروایۃ لہ عن ابی النجا سالم بن محمد السنهوری وهو یرویہ عن خاتم الحافظ النجم محمد بن احمد بن علی الغیطی عن شیخ الاسلام ابی یحیی زکریا بن محمد الانصاری عن حافظ العصر شهاب الدین احمد بن حجر العسقلانی عن الاستاذ ابراهیم بن احمد التنوخی عن ابی العباس احمد بن ابی طالب الحجار عن الحسین بن المبارک الزبیدی (بفتح الزائ) الحنبلی عن ابی الوقت عبد الاول بن عیسی بن شعیب السجزی (بکسر السین المهملۃ والزائ) الهروی عن ابی الحسین بن عبد الرحمن بن محمد بن مظفر بن داؤد الداودی عن ابی محمد بن عبد اللہ بن احمد سرخسی عن ابی عبد اللہ محمد بن یوسف بن مطر بن صالح بن بشر الفربری عن امیر المومنین فی الحدیث الجهبذ الناقد الامام الحبر الکامل ابی عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری بن ابراهیم بن المغیرۃ بن بردزبۃ (معناہ بالفارسیۃ الزراع ۱۲) الجعفی تغمدہ اللہ تعالی برحمۃ ورضوانہ واسکنہ فسیح جنانہ ۔ واما صحیح مسلم فنرویہ ۔

الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری عن الشیخ محمد البابلی المذکور عن ابی النجا

سالم السنهوری عن النجم الغیطی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری عن الحافظ ابی نعیم رضوان بن محمد العقبی عن ابی الطاهر محمد بن محمد بن عبد اللطیف بن الکویک عن ابی الفرج عبد الرحمن بن عبد الحمید بن عبد الهادی الحنبلی عن ابی العباس احمد بن عبد الدائم النابلسی عن محمد بن علی صدقة الحرانی عن نقیه الحرم ابی عبد اللہ بن الفضل بن احمد الفرادی عن ابی الحسین عبد الغافر بن محمد الفارسی عن ابی احمد محمد بن عیسی الجلودی النیسابوری عن ابراهیم بن محمد بن سفیان عن مولفه ابی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری ۔

واما السنن لابی داود فیرویها عن الشیخ محمد البابلی المذکور عن سلیمان بن عبد الدائم عن الجمال یوسف بن زکریا عن والده عن عبد الرحیم بن الفرات عن ابی العباس احمد بن محمد بن الجوخی عن الفخر علی بن احمد بن البخاری عن ابی حفص عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد البغدادی عن الشیخین ابراهیم بن محمد بن منصور الکرخی وابی الفتح مفلح بن احمد بن محمد الدومی کلاهما عن ابوبکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی عن ابی عمر القاسم ابن جعفر بن عبد الواحد الهاشمی عن ابی علی محمد بن احمد اللولوی عن ابی داود سلیمان بن الاشعث السجستانی ۔ **واما الجامع الکبیر للترمذی** فیرویه عن الشیخ محمد البابلی عن النور علی بن یحیی الزیادی عن الشهاب احمد بن محمد الرملی عن الزین زکریا بن محمد عن العز عبد الرحیم بن محمد بن الفرات عن ابی حفص عمر بن حسن المراغی عن الفخر بن البخاری عن عمر بن طبرزد البغدادی عن ابی الفتح عبد الملک بن ابی سهل الکروخی (بفتح الکاف وضم الراء) عن القاضی ابی عامر محمود بن القاسم الازدی عن ابی محمد عبد الجبار بن محمد بن عبد اللہ بن الجراح الجراحی المروزی عن الحافظ الحجة ابی عیسی محمد بن عیسی الترمذی **واما السنن** الصغری للنسائی فیرویها عن الشیخ محمد البابلی عن الشهاب احمد بن خلیل السبکی وابی النجا سالم بن محمد عن النجم محمد بن احمد عن زکریا عن العز

رضوان بن محمد عن البرهان ابراهیم بن احمد التنوخی عن ابی العباس احمد
بن ابی طالب الحجار عن ابی طالب عبد اللطیف بن محمد بن علی القبیطی عن ابی
زرعة طاهر بن محمد بن طاهر المقدسی عن ابی محمد عبد الرحمن بن احمد الدونی
عن احمد بن الحسین الکسار عن ابی بکر احمد بن محمد بن اسحق ابن السنی
الدینوری عن الحافظ ابی عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی ۔

واما السنن لابن ماجة فیرویها عن الشیخ محمد البابلی عن البرهان ابراهیم
بن ابراهیم بن حسن اللقانی وعلی بن ابراهیم الحلبی عن الشمس محمد بن احمد
الرملی عن الشیخ الاسلام زکریا الانصاری عن ابی الفضل احمد بن حجر العسقلانی
عن ابی العباس احمد بن عمر بن علی البغدادی اللؤلؤی عن الحافظ ابی الحجاج یوسف
بن عبد الرحمن المزی عن شیخ الاسلام عبد الرحمن بن ابی عمر بن قدامة المقدسی
عن الامام موفق الدین عبد الله بن احمد بن قدامة عن ابی زرعة طاهر
المقدسی عن الفقیه ابی منصور محمد بن الحسین بن احمد المقدسی القزوینی
عن ابی طلحة القاسم بن عبد المنذر الخطیب عن ابی الحسن علی بن ابراهیم
بن سلمة القطان عن الحافظ ابی عبد الله محمد بن یزید القزوینی ۔

واما سنن الدارمی فیرویه عن الشیخ البابلی المذکور عن الشیخ محمد الحجازی
الواعظ و سالم بن محمد کلاهما عن الغیطی عن ابی الکمال محمد بن حمزة عن ابی
الفضل احمد بن حجر عن ابی اسحق التنوخی عن ابی العباس الحجازی عن ابی النجا
عبد الله بن عمر اللیثی عن ابی الوقت عبد الاول بن عیسٰی السجزی عن ابی
الحسن عبد الرحمن بن محمد الداودی عن ابی محمد عبد الله بن احمد السرخسی
عن ابی عمر بن عیسٰی بن السمرقندی عن مولفه الحافظ ابی محمد عبد الله بن
عبد الرحمن الدارمی **واما السنن** للدارقطنی فیرویه عن الشیخ المذکور
عن ابی بکر بن اسمٰعیل الشنوانی عن الجمال بن زکریا عن والده عن الاستاذ
ابی الفضل بن حجر بدر الدین محمد بن محمد بن قوام عن احمد بن طالب الحجار

عن ابی الحسن محمد بن احمد بن عمر القطیعی عن الکرم المبارک بن حسن السهروردی
عن ابی الحسن محمد بن علی بن المهتدی باللہ عن مولفہ الحافظ علی بن عمر الدار
قطنی **واما الحدیث المسلسل** بالاولیة فیرویہ عن الشیخ محمد
البابلی وھو اول حدیث سمعہ منہ عن الشہاب احمد بن السنبلی عن الجمال
یوسف بن شیخ الاسلام زکریا الانصاری عن الجمال ابراھیم بن علی بن احمد
القلقشندی عن السند الشہاب احمد بن محمد بن ابی بکر المقدسی عن الصدر
محمد بن محمد بن ابراھیم المیدومی عن ابی الفرج عبد اللطیف بن عبد المنعم
الحرانی عن الحافظ ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن الجوزی عن ابی سعید اسماعیل
بن ابی صالح احمد بن عبد الملک النیسابوری عن ابیہ ابی صالح عن ابی طاھر محمد
بن محمد المحمش الزیادی عن ابی حامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال البزار
عن عبد الرحمن بن بشر بن الحکم النیسابوری عن سفیان بن عیینة عن
عمر بن دینار عن ابی قابوس مولی عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن عبد اللہ
بن عمرو بن العاص عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الراحمون یرحمھم
الرحمٰن تبارک وتعالیٰ ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء
واما الموطا الامام دار الھجرة مالک بن انس بروایة یحییٰ بن یحییٰ الاندلسی
فیرویہ الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری عن الشیخ البابلی عن الشیخ سالم السنھوری
عن النجم محمد بن احمد الغیطی عن الشرف عبد الحق بن محمد السنباطی عن البدر
الحسن بن محمد بن ایوب الحسینی النسابة عن ابی محمد الحسن النسابة عن ابی
عبد اللہ محمد بن جابر الوادیاشی عن ابی محمد عبد اللہ بن محمد بن ھارون
القرطبی عن القاضی ابی القاسم احمد بن یزید القرطبی عن محمد بن عبد الرحمٰن
بن عبد الحق خزرجی القرطبی عن ابی عبد اللہ محمد بن فرج مولیٰ ابن الطلاع
عن ابی الولید یونس بن عبد اللہ بن مغیث الصفار عن ابی عیسیٰ یحییٰ بن عبد اللہ
بن یحییٰ بن یحییٰ بن عبید اللہ بن یحییٰ بن یحییٰ عن یحییٰ بن یحییٰ اللیثی عن امام

دار الہجرۃ مالک بن انس وکذلک یرویہ الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری عن الشیخ البابلی من روایۃ ابی مصعب الزھری عن الزین عبد الرؤف المناوی (لیراحقہ ۱۲) عن النجم محمد بن احمد عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری عن الاستاذ ابی الفضل بن حجر عن مریم بنت احمد بن محمد الاذرعی عن یونس بن ابراھیم الدبوسی عن الحسن بن المغیرۃ عن الحافظ ابی الفضل بن ناصر عن ابی القاسم بن مندۃ عن ابی علی زاھر بن احمد السرخسی عن ابی اسحٰق ابراھیم بن عبد الصمد الہاشمی عن ابی مصعب الزھری عن الامام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ۔

واما مسند الامام ابی حنیفۃ للحارثی فیرویہ الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری عن الشیخ البابلی عن الشہاب احمد بن محمد الشلبی الحنفی عن الجمال یوسف بن زکریا عن والدہ عبد السلام بن احمد البغدادی عن الشرف ابی الطاھر بن الکویک عن ام عبد اللہ زینب بنت الکمال المقدسیۃ عن عجیبۃ بنت الحافظ ابی بکر الباقداری عن ابی الخیر محمد بن احمد الباغبان عن ابی عمرو عبد الوھاب بن ابی عبد اللہ عن محمد بن اسحٰق بن محمد بن یحیٰی بن مندۃ عن مخرجہ الامام ابی محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب الحارثی قال الشیخ العلامۃ وحید العصر فرید الزمان الشیخ محمد عابد السندی شیخ شیخنا واستاذنا قدوۃ العلماء ومقتدی الفضلاء صاحب البرکات مولانا عبد الغنی ابن قطب الوقت الحافظ ابی سعید النقشبندی اروی عن مولانا الامام الربانی الشیخ یوسف بن محمد بن علاء الدین المزجاجی عن والدہ الشیخ محمد عن والدہ الشیخ علاء الدین عن الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری والشیخ احمد النخلی والشیخ حسن العجیمی والشیخ ابراھیم الکردی واروی صحیح البخاری عالیا جداً عن امام المحدثین وخاتمۃ المجتھدین الشیخ صالح بن محمد العمری المسوفی الشہیر بالفلانی عن شیخہ المعمر المحقق محمد بن محمد بن سنۃ العمری الفلانی عن الشیخ احمد العجل عن قطب الدین محمد بن احمد النہروانی مفتی مکۃ عن ابی الفتوح نور الدین احمد بن عبد اللہ بن ابی الفتوح الحافظ الطاوسی

عن بابا یوسف الهروی المشهور بسہ صد سالہ ای المعمر ثلاثمائۃ سنین عن محمد بن شاد بخت الفرغانی المکنی بابی عبد الرحمن بن لقمان یحیی بن عمار بن مقبل بن هاشان الختلانی وکان عمره مائۃ وثلاثا واربعین سنۃ وهو احد الابدال بسمرقند وقد سمع صحیح البخاری جمیعه علی الامام محمد ابن یوسف بن مطر بن صالح بن بشر الفربری المکنی بابی عبد اللہ عن مولفه امام المحدثین الحافظ الحجۃ ابی عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری رحمه اللہ تعالی فیکون بینی وبین الحافظ البخاری تسعۃ انفس فیقع لی ثلاثیا بثلاثۃ عشر وهذه الطریقۃ لم تصل الی الحرمین الامع اشیاخ اشیاخ مشایخنا کالشیخ المعمر عبد اللہ بن سعد اللہ الدهوری وهذه الطریقۃ لم تبلغ الحافظ ابن حجر ولا السیوطی لانهما کانا بمصر والحافظ ابو الفتوح من رجال الثمانمأۃ کان بابرقوۃ مدنیۃ بخراسان العجم وکان موصوفا بالصلاح **ویروی الختلانی** المذکور عن ابی اسحق ابراهیم بن عبد الصمد الهاشمی عن ابی مصعب عن مالک الامام المشهور موطاه والشیخ محمد بن محمد بن سنۃ یروی عن مولائی الشریف محمد بن عبد اللہ الولاتی المکنی بابی عبد اللہ عن الشیخ محمد بن محمد بن خلیل عرف بابن ارکماش الحنفی عن الحافظ ابن حجر العسقلانی مولف فتح الباری شرح البخاری وغیره رالحق عدۃ کلمات من سند المسند ابی حنیفہؒ صورۃ الاجازۃ التی کتبها مولانا عبد الغنی المولانا محمد قاسمؒ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ اولا واخرا والصلوۃ والسلام علی نبیه وصفیه دائما وسرمدا وعلی اله واصحابه ابدا ابدا **اما بعد** فاقول وبعون اللہ اصول واحول وانا اضعف عباد اللہ القوی عبد الغنی بن ابی سعید المجددی الدهلوی ان الاخ الصالح الکاظم محمد قاسما سلمه اللہ شانه واکمل ایمانه قد قرأ علی الصحیح لابی الحسین مسلم بن حجاج القشیری النیسابوری وجامع ابی عیسی الترمذی الا القلیل من الکتابین

فانہ سماع غیرہ والثلث الآخر من صحیح البخاری بالقراۃ والسماع وموطا مالک بن انس سمع بعضہ بقراۃ ابن اخی المولوی مظہر وتفسیر الجلالین قرا علی فلماء آیت تاھلہ لدرایۃ الحدیث لکمال فطانتہ وتمام ذھانتہ مع صلاحیۃ الحال فی الاعمال و الاقوال والافعال اجزت لہ ما تیسر لی من حصول الاجازۃ من والدی ومرشدی عن الشیخ عبد العزیز المحدث رحمۃ اللہ علیھما وکذلک حصل لی الاجازۃ من محدث دار الھجرۃ الشیخ عابد السندی فانی قرأت علیہ البخاری وسمعت منہ الی کتاب الغسل واجازنی ببقیۃ الکتب وسمعت علی الناسک المھاجر الشیخ محمد اسحٰق رحمہ اللہ تعالی البخاری والترمذی وغیرھما۔

(واللہ الغنی وانتم الفقراء) ھذہ دائرۃ التی کتبت قبل ۱۲ صورۃ الخاتم صورۃ ما خط شیخ شیخنا لشیخنا۔

بعض مسائل تصوف

(بخط خاص)

طلب یکے آں است کہ کسے لذت چیزے دریافت بعد آں درپے آں شد کہ تجدید آں لذت وقتاً فوقتاً نماید۔ دوم آں است کہ میلے او چیزے بے دریافت حال او در دل او آمدہ چنانکہ تشنہ را ہر دم بسوئے آب کشش است ہمچناں دلش آں سو خواہی نخواہی می کشد اول را شوق وذوق می نامند وثانی را طلب ومیل وکشش گویند۔

طلب۔ آں است کہ یکے را می بیند کہ بہ میخانہ می رسد وشراب می کشد ودر گل ولائی می افتد وآبرو برباد میدہد مردم بر او خندند وطفلان سنگ می زنند وا ہیچ باکے از وئی کند بدلش میل آں چیز شود کہ البتہ می چیزے لذت دارست درپے آں افتد وخواہد کہ ایں میل وطلب در دلش ہم پیدا شود ودر سامان وادراک آں طلب شود۔

ہوس طلب۔ آں است می داند چیزے را کہ لذیذ است وتصدیق می کند ولش اما ہمت او در طلبش نمی ایستد وخود را یا کمتر یا از خیال برتر میداند کہ قوت خود را در ادراک آں کافی نمی داند دلش میخواہد کہ بکدام وبہ ہمتش قوی شود وطلب آں

معنی دامن دلش گیرد اما در سامان ادراک آں تقاعد می کند۔

ہوس۔ مردم را مشغوف کارے بینی آرزو کنی کہ مرا ہم حاصل آید اما برا ہے نپوئی درست دپائے نزدلی۔

طلب ہوس۔ میخواہی کہ مرا ایں چنیں تصدیق شود کہ از روئے آں کار درست توانم کرد و خیال خام توانم پخت و درپے سامان آں خیال اگر توانی قدمے زنی۔

ہوس ہوس۔ کسے آرزو می کند کہ آرزوے کارے بدلم درست گردد اما نہ درپے سامان آں شود نہ خود را لائق آں کار داند و نہ آں کار را لائق خود فہمد و ہر چند خواہد اما ہمتش تقاعد می کند ایں اضعف مراتب است چنانکہ طلب اقوی است۔ از جملہ

حساب صاع کا جو رمضان ۱۲۸۹ھ میں کیا (بخط غیر)

در مختار میں ہے کہ صاع وہ برتن ہے جس میں ایک ہزار چالیس درہم وزن کا ماش یا مسور سماوے۔ اور وزن درہم کا نواب قطب الدین خاں دہلوی مرحوم نے تین ماشے ایک رتی اور ایک پانچواں حصہ رتی کا مظاہر حق ربع ثانی میں نصاب زکوٰۃ کے بیان میں لکھا ہے جب اس طرح پر حساب کیا تو ایک ہزار چالیس درہم کے تین ہزار دو سو چھپن ماشے ہوئے اور اس کے دو سو تہتر تولے ہیں اور چالیس تولہ کا سیر خام نانوتہ میں تحقیق ہوا تو اس حساب سے چھ سیر آدھ پاؤ آئے اور نصف صاع تین سیر اور ایک چھٹانک خام ہوا فقط۔

؎ قولہ چالیس تولے کا سیر خام الخ۔ اور احقر نے تحقیق کیا تو ۸۰ روپیہ کا سیر پختہ ضلع سہارنپور و مظفر نگر میں ہوتا ہے اور نصف صاع اس سیر سے ڈیڑھ سیر ڈیڑھ چھٹانک یعنی دو سو اٹھاسی روپیہ بھر ہوتا ہے بحذف کسر ایک چونی کے اور نمبری یعنی اسّی کے سیر سے پورا پونے دو سیر ہوا یہ گندم کا حساب ہے اور جو وغیرہ جو ایک صاع واجب ہوتا ہے وزن میں اس کا مضاعف نہیں ہے جیسا کہ عام طور سے اس غلطی میں ابتلا ہے بلکہ جس برتن میں اتنا گیہوں سما جاوے اوس برتن کو دو بار بھر کر دیا جاوے خوب سمجھ لو اور یاد رکھو۔

حصہ سوم عشقیات

(یعنی تصوف و رقاق)

قصیدہ لامیہ[عہ] اند کے بخط غیر و اکثر بخط خاص تامیمیہ باد خال غایت

درمدح حضرت حاجی صاحبؒ

زندگی اپنی ہے کہ خواب وخیال	کہ ہر اک آن اک نیا ہے حال	ایکصورت رہی نہ ایک نہ ماں
متبدل صدا رہی اشکال	کبھی خورسند شادمان رہا	کبھی غم کا رہا کیا پامال
کبھی مالوف طبع لہو ولعب	کبھی مانوس دل خیال محال	کبھی مضطر کہ پاؤں کب مطلوب
کبھی مایوس ہو کے محو خیال	کبھی سوز دروں ہے شعلہ نمط	چشم فوارہ ساں کبھی سیّال
ہیں کبھی پاؤں راہ عشق میں تیز	کبھی دشوار سانس کی بھی چال	کبھی مانوس طالب مجمع
کبھی وحشی بطرز چشم غزال	خاک چھانی ہے کوہ و صحرا میں	کیا حقیقت رکھے صبا و شمال
کبھی مشرق میں گاہ مغرب میں	کبھی تھا میں جنوب گاہ شمال	اسپہ گاہے ہوئی شگفتہ نہ طبع
اسپہ گاہے نہ دل ہوا خوشحال	دل پژمردہ کیا شگفتہ ہو	تن کاہیدہ خود ہے مثل خلال
اب تلک یوں گذر گئی گمنام[عہ]	دیکھئے آگے کیسا ہووے مآل	کوئی سامان دین کا نہ بنا
پایا دنیا میں بھی نہ جاہ نہ مال	شکر ہے سینکڑوں سے بہتر ہوں	اب بھی جیسا بھلا برا ہے حال

عہ قولہ قصیدہ لامیہ الخ یہاں سے مخمس بر مثلث کے قبل تک جس قدر کلام ہے اس سے جو کچھ پستی اور نیستی اور شکستگی اور خستگی اور حیرت اور حسرت برستی ہے جس سب کا منشا افتقار اور فنا اور تواضع ہے اور جسکو پڑھکر جگر پاش پاش ہوا جاتا ہے اس کو دیکھکر عبرت ہوتی ہے کہ جب اکابر کی یہ کیفیت ہے تو ہم تہیدستوں کا کیا حال ہونا چاہیئے بر خلاف اسکے ہم لوگ عجب و پندار و کبر و دعوائے کمال میں مبتلا ہیں فالحذر الحذر ۱۲ اسواد عہ تخلص مولانا ۱۲

صبح کی کلفتیں مٹیں دل کی
بادشہ اپنا گو کہ ہے کنگال
مال اتنا کہ جس سے ہو خور و نوش
نہ ہوس ہو نہ آوے دلمیں خیال
صورت خوش سے ذوق ہووے اگر
اس سے مکشوف ہو حقیقت حال
درد دل کی ہوس رہے دائم
نہ مصلے نہ ذکر نے اشغال
کام عشاق کا ہے جانبازی
کوئی مہدی ہو یا کوئی دجال
جوش پیدا ہوا انکی باتوں سے
جسکے آگے نہ رعد ہو کچھ مال
ان کا باطن ہو جیسے موتی صاف
نہ بری اور بھلی کی قیل و قال
ہووے ظاہر میں جبۂ تسبیح
ترک ظاہر میں دلمیں خواہش مال
کشف و اشراق اور خوارق کو
ہاتھ کچھ آئے ان کی ہو وہ چال
دین کے کام میں بہانے سو
یارب ان سے کسی کو کام نہ ڈال
چھوڑ گمنام اس بکھیڑے کو
تیری تمہید کا یہی تھا مآل
بلکہ اس کا وسیع اور کم ہے

شام کو مل گیا جو روٹی دال
آفریں تجھ پہ ہمت کوتاہ
جاہ یہ خلق کا نہ ہوں پامال
آرزو ہے کہ طالب معنی
یہ نہووے کہ جی کا ہو جنجال
عشقبازی مرا ہے پیشہ
نہ کرامت طلب مقام نہ حال
ذوق اور شوق درد کا طالب
اور سارے بکھیڑے خواب و خیال
پشت پا مارتے ہیں دنیا پہ
ہر سخن جیسے آگ پہ ہو رال
دل سوزاں میں شعلۂ غم ہو
ان کا ظاہر نہ ہووے صید کا جال
یہ نہیں ہو ویں صورت مہدی
اور باطن میں اور کچھ احوال
کہیں ہوتے ہیں نام کے طالب
کر کے ظاہر بنائیں خلق کا جال
دین چھوڑا کہ یہ ملامت ہے
کار دنیا میں کم سے کم کی سنبھال
پیچ سے ان کے خلق کو تو بچا
طبع نازک کو اس سے ہووے ملال
ان کو سمجھے خدا۔ خدا پہ سونپ
یہ زمین آسمان بحار و جبال

پیٹ بھر کر جو سو رہا خوش ہے
طالب جاہ ہوں نہ طالب مال
مجھ کو کافی ہے اس سے زیادہ کیا
رہوں رہزن نہ ہو مجھے خط و خال
جلوۂ حسن ہووے آنکھوں میں
عشق میں ہو جو کچھ ہو میرا کمال
نہ وظیفہ نہ جبۂ و تسبیح
یہ نہیں محفلوں میں کھیلوں حال
کام سے اپنے انکو ہووے کام
ان کی مالوف طبع کب ہو یہ زال
سینہ جوشاں ہو دیگ کی مانند
چشم گریاں کا شمع کا سا حال
نہ برائی بھلائی کا مذکور
اور باطن ہو غیرت دجال
دین کی آڑ طالب دنیا
یعنی مشہور ہو ویں اہل کمال
وہ طرح جسمیں کوئی آن پھنسے
چاہی دنیا کرے یہ ستر حال
ان بزرگوں سے ہو خدا کی پناہ
چال بے ڈھب ہے اس سے سبکو سنبھال
کیا تو کہتا تھا کیا تو کہنے لگا
اس کی قدرت ہدایت اور ضلال
اسکی دریائے بیکراں قدرت

اس کا ہے انتہا جلال و جمال
کوہ و صحرا و وحش و طیر تمام
سب مکان و زمان ورم و سال
خواہ تفصیل سے نگہ کیجئے
ایک ہی ڈھنگ سب کے ہیں اعمال
طوع سے اپنی ہیں یہ طاعت میں
پر ہوئی عقل تیرے حق میں عقال
عقل ہر جائی کام کی ہے چیز
یعنی تصحیح کر غلط ہے خیال
جسکو جوہر کہیں وہ ہے پتھر
مشتبہ ہو گئے ہیں شیر و شغال
کیا ہلاہل ہوا ہے آب شیریں
غیرت آبنوس غیرت سال
ان کے ہے دیکھنے کی آنکھ جدا وسا
یعنی جو انبیاء کی چال اور ڈھال
پسر نوحؑ جب ہوا نا اہل
اسے دیکھ اسکا کیا ہوا اقبال
تو نے دامن پکڑ لیا ان کا
خصلتیں انکی انبیاء کی خصال
دیکھ قرآن اور حدیث کو پھر
ذات ہے انکی منتہائے کمال
فرق پائے گا کچھ نہیں ان میں
راہ سنت پہ ہے قیام کمال

بیکراں دیکھ عالم ملکوت
خشک و تر بحر بر صبا و شمال
تابع حکم اسکے ہیں کیونکر
دیکھئے سب کو یا کہ بالاجمال
ان کو تسخیر حکم طبع نہ کہہ
اپنی رغبت سے ہیں یہ سب اجوال
عقل کو صرف معرفت میں کر
بڑھ کے ہیں عقل سے وہ گر احوال
بادشہ ہے جو ہووے کمبل پوش
جسکو دیکھیں حجر وہی ہے لال
جب کہ ہووے نگاہ کا نقصان
آب حیواں ہے کس طرح بندال
کب تلک نور رہیگا ظاہر میں
ان کی پہچان کب ہے یہ خط و خال
جو ڈریں حق سے ہیں وہی عالم
نہ گنا اسکو حق نے انکی عیال
اصل ہے اتباع اس رہ میں
ایک عالم پہ جن کے ہیں افضال
ہیں یہ مردان مرد اس رہ کے
اس کسوٹی پہ کس لے انکے حال
ایسے ذاتی دئے ہیں حق نے کمال
نہ مخالف ہو ان کا حال و قال
مجتنب ایسے اہل بدعت سے

ان کی تسبیح و ذکر کر تو خیال
آسمان و زمیں و ابر و ہوا
سوچ اسمیں نکال بال کی کھال
ایک ہی رنگ کے ہیں سب ناپید
دور کر دل سے اسمیں سب اشکال
سب ہے صامت ہیں اور تو ناطق ہے
عمر بیہودگی میں یوں مت ڈال
احولی چھوڑ چشم بینا کھول
وہ گدا ہے جو اوڑھتا ہے شال
ہو گیا اشتباہ صورت کا
ایک ہی سوجھے اسکو بدر و ہلال
رو کہ جنجا نہیں از نڈ ہے رو کہ
تو نے دیکھے نہیں ہیں اہل کمال
چال ڈھال انکی اور ہی کچھ ہے
وارث انبیاء اور ان کی آل
سگ اصحاب کہف ساتھ رہا
یہی تفصیل اور یہی اجمال
ہیں جنید زمان و شبلی وقت
قدرت حق کے حق میں استدلال
حجۃ اللہ خلق میں ظاہر
کہ نہیں ان میں جائے استکمال
ظاہر و باطن اتباع نبی،
اپنی خدمت سے ان کو دیویں ٹال

ہاں سراپا وہ شرع کی صورت
ہیں وہ اسکے براعت استہلال
قطب اور غوث ان کے ہیں طالب
انکی خدمت ہے کیمیا کی مثال
ذات پاک ان کی سایہ حق ہے
جیسے پیاسے کے حق میں آب زلال
ان کے سایہ سے ہے جہاں کو بقا
لے کے گمنام اپنی آنکھ میں ڈال
جسکو ہووے نصیب وہ دیدار
اور شہود خدائے ذوالاجلال
ہیں وہ میزاب رحمت حق کے
تاکہ رحمت کا ہو ادھر کو ڈھال
کیمیا کیا وہ رشک پارس ہو
ایسے ملتے ہیں لوگ خال ہی خال
مظہر اللطف ملجا الآمال
مفتح العلم مقطع الاعمال
رہ باریک یعنی علم و عمل
آپ کی مدح زینت اقوال
ذات سے ان کی حق ہوا ظاہر
اسکی ظاہر پہ پھر نہ ٹپکے رال
راہ باطن میں ہو کوئی اشکال
خیر میں جیسے حضرت میکائیل
تابع حق ہیں ماحی بدعات

طرز احسان انکا حسب حال
معدن فیض ہے کلام ان کا
خادم ان کے ہیں فرد اور ابدال
پارس اور کیمیا کا ہے مذکور
جس پہ ہووے وہ سایہ اجلال
جس پہ ہو جائے اک نظر ان کی
دور سایہ سے انکے خوف زوال
اللہ اللہ مرتبہ ان کا
جسکی آنکھوں میں چھپائے انکا جمال
اصل انکی خدا نے نور سے کی
آب رحمت کی ہے ادھر سیال
ان کا تابع تو تابع حق ہے
اسکا چھتیس کام ہو فی الحال
مدح میں انکی وہ پڑھوں مطلع
منبع الجود مطلع الافضال
ان کا ملتا نہیں ہے کوئی شبیہ
وہاں جما ان کا پائے استقلال
نہیں تلوین ہو گئی تمکین
نہیں باطل کو حاجت ابطال
ہووے مشہود جب عیان و خبر
ہمت عالی اسکی ہے حلال
یادگار سلف وہ فخر خلف
کر دیئے دور اصر اور اغلال

ہے جو عالم کی اک کتاب کمال
ہادی راہ حق ہے انکا مقال
ان کی صحبت ہے جیسے پارس ہے
دور آداب اہل حق سے کمال
طالب حق کے حق میں ایسا ہو
عشق مولا سے ہو وہ مالا مال
خاک در ان کی کحل چشم ملک
اللہ اللہ ان کا جاہ و جلال
نقد ہے اسکو معرفت حق کی
آدمی کی گر اصل ہے صلصال
اسلئے ہے فروتنی ان کی
یہ کسوٹی ہے اور یہ ٹکسال
ہر کہیں ہوتے ہیں کہیں ایسے
واہ واسنکے کہدیں اہل کمال
مصدر الفضل معدن الاحسان
ان کا پیدا نہیں ہے کوئی مثال
مدح ممدوح کی جو ہو زینت
بنگیا مہر جو تھا بدر و ہلال
جس کو لذت ملی ہے باطن کی
ان کو حاجت نہیں ہے استدلال
علم میں جیسے حضرت جبریل
عید روز ان کی غرہ شوال
آپ کا فیض ہے نہار رہے

روضہ ماء نہر ہا سلسال
اور گئے جتنے تھے خیال تباہ
حل ہوئے سارے لاجواب سوال
دل بیمار کے یہی ہیں طبیب
طالبوں کو نصیب وہ احوال
یہاں مشقت نہ کچھ مجاہدہ تھا
طالب حق پڑا ہے کیوں ڈھونڈھ حال
مکہ چل تاکہ ان کی زیارت ہو
بیٹھ اس آستانہ پہ ہوش سنبھال
ہیں بچاؤں ایسے لوگ عالم کے
رک رہے ہوں جو کچھ عذاب نکال
ان کی برکت سے بچ رہا ہے جہاں
دست کوتاہ آستیں سے نکال
باطنی گر نہیں ہے تجھ میں نور
جیسے حضرت اویس اور بلال
اس سے زیادہ بھی کچھ خرابی ہو
مہر کا ارتفاع جیسے زوال
مجھ کو ہر سمت سے ہے دوری دور
نہیں ملتی کہیں سے نیک بھی فال
آپ کے لطف اور عنایت سے
پاشکستہ ہوں اور بے پر و بال
جو تھے اپنے وہ خیر خواہ نہیں
تم ہو صاحب نصاب میں کنگال

آپکے فیض لطف کے صدقے
چلدیئے جو خیال تھے بطال
حیرت جہل و ظلمت حیرت
چشم باطن کے ہیں یہی کحال
کہ نہایت مجاہدوں کے بعد
جس سے سرسبز ہووے بیخ نہال
تیری بیفائدہ تمام تلاش
سوچ ہے کیا خلاف شدر حال
دوست دشمن ہے فیضیاب ان سے
تیغ آفات کے لیئے ہیں ڈھال
دور ہوتی ہیں ہوں جو کچھ کہ بلا
نہیں اب ہووے حشر کا بھونچال
گر برا ہے تو اس سمت ہو خجل
ظاہری گر نہیں ہے تجھ میں جمال
فقر اور احتیاج باطن میں
فقر آوارگی شکستہ حال
مہر ذرہ پہ گر ہو جلوہ نما
نہیں سنتا کہیں تعال تعال
دیکھ کر یہ ترقی معکوس
دور ہوتا ہے میرے سر سے بال
روز و شب ہے تقاضۂ عصیاں
غیر ہوتے نہیں ہیں خیر سگال
کچھ تو ہو جائے بہر حق امداد

حل ہوئے جتنے پیش تھے اشکال
شبہات و شکوک دور ہوئے
دور ہو کھل گیا حقیقت حال
آپکے فیض لطف سے ہی ہو
ہوں تو معلوم ہو خیال محال
جا قدم لے تو دوڑ حضرت کے
مشرق و مغرب و جنوب و شمال
کیوں تو پھرتا ہے یوں گدائی خوار
عام عالم پہ ہے وہ دست نوال
ان کے باعث سے ہوں دور آفات
ہو و یا دور دور ہووے کال
دیکھ یہ لطف عام اسے گمنام
کچھ بھلائی نہیں ہے شرط سوال
چاہیئے اک علاقہ الفت کا
اور ظاہر میں سینکڑوں ہیں وبال
ہے ترقی مری تنزل میں
سامنے اس کے آگیا اقبال
نہیں خوبی نصیب یا قسمت
آگے بڑھنے کی کیا رہی ہے مجال
آستانہ پہ کھینچ لو اپنے
نفس و شیطان کھا گئے مری کھال
تم سخی اور در پہ ہیں سائل
میرا خالی پھرے نہ دست سوال

ایک قطرہ نصیب ہو مجھ کو
ایک عالم تو یوں ہو مالا مال
دوست جانی تھے جو کہ ناک کے بال
نہیں توفیق پھر کبھی مہ و سال
نفس سرکش نے پالیا قابو
ان بلاؤں سے کس طرح ہو نکال
دستگیری کرو خدا کے لئے
آپ احمد ہو اور میں ہوں بلال
ہے وہ درگاہ خوبیوں سے پر
خلف و قدام اور یمین و شمال
رہگیا اب میں نقطہ موہوم
لیجئے اب کہیں تو مجھ کو سنبھال
اب جو امید ہے تو آپ سے ہے
اپنی خواہش سے کرکے استقبال
اب بھی آتے نہیں ہیں مجھکو ہوش
باندھ رکھا ہے ایک خام خیال
ایک نقطہ کتاب میں سے رہا
نہ کہیں ہووے یہ بھی اب سیال
ہے جو باقی ضعیف سا ایمان
اسکے پیچھے پڑے ہیں لیکے کدال
یاالٰہی بچیگا کیا سپہ کاہ
ہو قوی جو ضعیف ہے فی الحال
نعم مولیٰ ہے اور نعم نصیر

موجزن ہر کہیں ہے بحر نوال
یہ رجا ہے نہیں میری بیجا
وہی اب ہو گئے ہیں سر کے وبال
خدمت درس علم و شغل تمام
اور شیطان نے وہ بچھایا جال
پڑی پیچھے بلائیں پیچھے جھاڑ
لیجئے ان خرابیوں سے نکال
نہیں لائق اگر میں خدمت کے
ہووے یہ نیل و رفع عین کمال
کنف لطف میں پناہ ملے
دور پہنچا ہے میرا اضمحلال
کیا ہے امید اب درستی کی
کہ سنبھل جائے ہے جو استقبال
کس کے سر پر یہ میں بلا ڈالوں
اب بھی کرتا نہیں ہوں اپنی سنبھال
اس خرابی پہ اب بھی ہر دم ہے
دور کردیں اسکو چھیل ہی چھال
یہ جو کچھ دم لبوں پہ باقی ہے
کون حافظ ہے بجز خدا تعالیٰ
ہے یہ ریشہ ضعیف سا باقی
جب اکھاڑے بڑے بڑے جبال
روک سکتا ہے اسکے کام کو کون
وہ نہ ہو جسکو مالہ من وال

یہ عجب ہے کہ بندہ ہو محروم
یہ تصور نہیں خیال محال
ایک دم گرچہ خدا کا نام لیا
اس پہ پھر بار سر پہ اہل و عیال
کیا ٹھکانا ہو ہم ضعیفوں کا
چھوڑتی ہے نہیں میری دنبال
آستانہ پہ لو بلا مجھ کو
رخ زیبا پہ چاہیئے اک خال
میں گھرا ہر طرف سے تحت و فوق
حد سے گزری مری خرابی حال
میری لغزش کا انتہا ہی نہیں
بگڑے سے جو کچھ ہیں مرے ماضی و حال
اپنے سر پہ بلا بلا لایا
کس کے سر ہو یہ میرے سر کا وبال
اک تمنا ہے لگ رہی تم سے
نفس و شیطان کو فکر استیصال
ایک باقی ہے یہ جو قطرہ خوں
آئے ہے اب نظر دکھاتا چال
یہ جو اب رہگئی ہے جز باقی
ہے نہ ہو اسکو پھینکدیویں نکال
اگر امداد ہووے یا اللہ
وہ خدا ہے کبیر اور متعال
مجھ میں اب کچھ نہیں رہا باقی

ہر طرح سے میں کرلیا پڑتال
گرمی حشر میں مرے سر پر
خادموں کا بلند ہوا قبال
مانگتا رہتا ہے کمینہ غلام
جب تلک نہر فیض ہو سلسال
جب تلک شرع کا قیام رہے
آدمی بہم نہار اور لیال
نہیں لائق قبول کے لیکن
لفظ و معنی بلند استعمال
بلکہ کچھ اسکا انتہا ہی نہیں

عجز سے ہو تو کچھ نہیں سکتا
ہووے امداد حق کا سر پہ ظلال
تا قیامت رہے قیام تمہیں
بیدعا بالغدو والآصال
جب تلک تازہ ہو زمان بہار
حکم جارے رہے حرام و حلال
یہ خزف ریزہ جمع کئے
ہو جو مقبول اسکا ہوا قبال
یہ ہے غایت غلام کی کوشش
رہگئے تھک کے عقل و وہم و خیال
ہووے گمنام کا قبول سوال

دل میں اٹھتے ہیں سینکڑوں ہی بال
سایۂ عاطفت بلند رہے
یہی فیضان وجود و افضال
جب تلک ہو نمود باغ و وجود
اور خزاں دور ہووے سال بسال
جب تلک گردش زمانہ رہے
وہ بھی نا منتظم باستعجال
طبع ہے نارسا کہاں سے ہوں
وصف[عـه] عالی اسے بس متعال
عذر معذور کا یہ ہو مقبول

قصیدہ میمیہ در نعت سید الابرار

کہاں کہاں تو پھرائیگی گردش ایام　　کبھی تو پائے کہیں خاطر حزیں آرام
غذائی خوار پھرا میں بہت ہی عالم میں　　ہوا حصول نہ مطلب یوہیں رہا ناکام
سفر میں گردش قسمت سے کچھ نہ ہاتھ آیا　　ملا نہ خاک وہاں جس جگہ کیا تھا مقام
یہ اس طرح گزرتی ہے عمر دیکھئے اب　　کبھی بھی اپنی خرابی بخیر ہوا انجام
شکستہ حال کو اب یاس ہے درستی کی　　امید چارہ مرے درد کو خیال ہے خام
مرض کو میرے نہیں اب امید صحت کی　　شکستہ ہو کہ درست اب یہ ایکساں ہے کام
پھرا ہو سر پہ جو پانی بہت وہ تھوڑا کیا　　سرے سے جو ہو خراب اس کو ایک نقص تمام
ہے عیب دار کو کیا اور عیب سے پرہیز　　لئیم کو نہ ہو پروا جو اس کی ہووے ملام

عـه قولہ وصف عالی مصرع موزون نہیں ہوتا نہ معنی مفہوم ہوتے ہیں یقیناً کوئی لفظ اصل یا نقل میں چھوٹ گیا شاید یوں ہو وصف عالی ہے اس سے بس متعال ۱۲ سوادہ

نصیب میرے نہیں ہے وہ کون ناکامی　　وہ کام کونسا ہے جس سے ہیں نہیں ناکام

بہت ہی چارۂ تدبیر میں میں کی کوشش　　مگر یہ زینہ کوتہ نہ پہنچا تا لب بام

جو موت آوے تو اس زندگی سے بہتر ہے　　حیات ہے کہ ہے رشک ممات اسکا نام

مجھے اگر نہیں حاصل کو مار مور کہ ہو　　یہ جسم خستہ کہیں ہو وے طعمۂ دو دوام

یہ ٹوٹ جائے سراسر طلسم ہستی کا　　یہ دور ہو دیں خیالات دفع ہوں اوہام

جو ہے وہ اصل حقیقت وہ صاف کھلجائے　　کہ جس پہ وہم و خیال جہان کا ہے قیام

نظر سے دور ہو جو کچھ وجود ہے موہوم　　نظر وہ آئے کہ جس سے ہے ان سبھوں کا قوام

نہ سہل کچھ ہے نہ مشکل ہے فرق ہمت کا　　کہ خوبی اور خرابی میں فرق کیا اک گام

میرے نصیب کے صفرا مزاجیں ہے کیا　　کہ تلخ عیش سے رہتا سدا ہے شیریں کام

نصیب ہے نہیں یہ بوئے عام صحت کی　　دماغ طبع کو میری ہوا ہے سخت زکام

نہ کام آئے وہاں قطع جامہ کی خوبی　　نہ جامہ زیب ہو جب نادرست ہو انجام

یہ اس طرح سے گزرتی ہے زندگی اپنی　　کہ ایسے جینے کو ہے دونوں ہاتھ ہی سے سلام

ہے درد غم کا ہی میری زباں پہ حیف بیاں　　حکایت ایک ہے کیا کہیے بار بار مدام

یہ حال خستہ گمنام اب ہوا مشہور　　کہ اس سے ہو گئی آگاہ اب تمام انام

نہ جائے صبر نہ تدبیر بن پڑی کوئی　　یہ حیص بیص میں کب تک گزارے ایام

یہ جی میں ہے کہ کروں فریاد نفس ظالم کی　　وبال جان ہے میرا یہ سخت نافرجام

اٹھا کے لاش دل مردہ کی وہاں پہنچوں　　صدور مسند عزت سے تا ہوں کچھ احکام

قصاص ہو کہ دیت میری مجھ کو مل جائے　　کسی طرح سے غرض ہو حصول میرا کام

وہ بارگاہ معلی وہ مسند رفعت　　جناب مالک تشریع حاکم اسلام

جناب پاک جو ہے ختم انبیاء و رسل　　وہ سرکلاہ کہ جملہ وجود خیر انام

رسول ایسا کہ مرسل ہیں امتی اس کے　　وہ بادشاہ کہ سب بادشاہ اسکے غلام

نبی کریم رؤف رحیم معدن جود　　شفیع عام شہ انبیاء و رسل کے امام

عـــہ قولہ جناب پاک جو ہے الخ۔ اصل میں یوں تھا جناب پاک ہے۔ قیاس سے موزوں کر دیا ۱۲ اسواد

ملاذ و ملجاء عالم پناہ پشت جہاں
شفیع روز جزا تکیہ گاہ خاص و عام

بدون آپ کے ناقص رہا تھا قصر رسل
وہ سنگ گوشہ ہے ذات خجستہ اسکا تمام

تمام تم نے کیا آمکارم اخلاق
تمام خوبیوں کا آپ پر ہوا اتمام

پڑھوں میں نعت میں برجستہ مطلع زیبا
کہ جس کو دیکھ کے چکرائے گردش ایام

ازل ابد کا ہوا ذات پاک پر ہے قیام
کہ دائرہ کا ہے آغاز پھر وہی انجام

تمہارا نور ہوا اصل نور ہستی کا
کسی کا نام نہ تھا جب ہوا تمہارا نام

یہ فخر ہے کہ ہوا ہی نہیں کسی کو نصیب
زبان آپ کی اور اس پہ ہے خدا کا کلام

تمہیں یہ خلق سے نسبت ہے اور خالق سے
ہے واسطہ سے ادھر اور اُدھر پیام و سلام

کمال ہے کہ حقیقت میں ہے کمال کمال
کہ جس کے آگے ہے سب پر کمال کا الزام

بڑھا ہے رتبۂ اعلیٰ تو قاب قوسین سے
فلک ہے آپ کے رتبہ کے آگے کوتہ بام

دنیٰ کہا فتدلیٰ وقاب او ادنیٰ
یہ رتبہ رتبہ ترقی ہوئی ہے گام بگام

محل ہے آپ کا ان سب سے بھی کہیں بالا
کہ عقل و فہم ہے وہم و خیال وہاں ناکام

وہ انبیاء کا ہے مغبوط یہ شرف پایا
رہا ہے خدمت عالی ہیں جو کمینہ غلام

شرف ہے حضرت عیسیٰ کا امتی ہونا
ہے ان کی ذات پہ امت کے اولیاء کا ختام

بشارت آپ کے آنے کی پہلے دیدی تھی
اس ابتدا کا کریں گے وہ آن کر اتمام

وہ ذات پاک صف انبیا کی خیر ختام
کہ جیسے غرۂ شوال عید ماہ صیام

وہ اصل سب کی ہے ہووے بھلا کوئی کہ برا
وہ نور سب کا ہے انوار ہوں کہ ہو دیں ظلام

اسی کی ذات سے ظاہر ہوا یہ سب عالم
اسی کی ذات سے فیض وجود ہے یوں عام

وہ جسکے قطرہ سے ہر ذرہ مست ہستی ہے
ملا ہے آپ کو اس بزم میں وہ پہلا جام

رسائی وصف معلی تلک نصیب نہ ہو
تمام خلق سے ہوش و خرد اگر یوں دام

یہاں ہے وہم غلط کار عقل ہے ششدر
خیال کوتہ نظر تنگ حوصلہ افہام

حواس خمسہ ہیں بیکار ہوش ہے بیہوش
سمجھ نے تھک کے کیا آ ترا پہ جا آرام

بشارت آپ کی سب انبیاؑ نہ کیوں دیتے
کہ بوئے مشک کو لازم ہے یہ کہ ہو تمام

خدا ہے عارف و مداح ذات عالی کا
بیان جو کرے ایسا وہ کونسا ہے وصف
جہاں میں جو کوئی اعلیٰ ہوا اس سے تم اعلیٰ
خدا کے بندۂ مقبول ابن عبد اللہ
خدا تمہارا خدا اور اس کے تم بندے
ممانعت ہے کہ کوئی تمہیں خدا نہ کہے
عبودیت کا ہوا مرتبہ کسے حاصل
ظہور ذات مبارک سے ہے جہاں کی تئیں
ملا ہے خلعت ہستی جو عام اشیاء کو
ازل میں سکہ ہوا مہر و مہ پہ آپ کا نام
جمال کا ترے نقشہ کہیں نظر آوے
وہ زلف و چہرہ ہے واللیل والضحیٰ لیکن
یہ کس کے چشم مبارک کو دے گئی تشبیہ
وہ صاد چشم کہ ہے صاد جس پہ صل علی
وہ لام زلف وہ ہے جیم گوش چشم ہے صاد
یہ صاد وہ ہے کہ جس نے صفائے عالم ہے
وہ کیا ہی آنکھیں تھیں جن کو نصیب تھا دیدار
حیات آپ کی ہے تا ابد یہ محرومی
نگاہ پاک ہو تب ہو نصیب وہ دیدار
جو کوئی آپ کی الفت میں ہووے دیوانہ
نصیب اس کے ہی عقل سلیم ایسی ہے
جو دیکھے آپ کو دیکھا ہے اس نے بیشک حق
گڑا ہے سرو زمیں میں خجل ہو قامت سے

جو کوئی مدح کا دعویٰ کرے خیال ہے خام
کہ اس سے رتبۂ عالی نہ ہو بلند مقام
مقام جو ہو بلند اس سے تم بلند مقام
مگر وہ عبد کہ ہو سید عبادت تمام
تمہیں ہو سید عالم ہیں سب تمہارے غلام
اور اس کے بعد زبان و قلم کو اذن ہے عام
خدا کے بندہ ہو نہ بیا تمہیں ہوا یہ نام
وجود پاک سے ہی ہے جو کچھ جہاں کا قیام
یہ ماہیات کو ہے نور پاک سے ہی قوام
کہ پائی اس کی بدولت ہر اک نے رد ہی تمام
بنایا آئینہ اسکندر اور جم نے جام
بیان یہ کرتے ہیں مضمون خوب صبح و شام
کہ صاد ہو گیا نرگس پہ کھل گیا بادام
کہ جس کے سامنے بادام بندۂ بیدام
کہ جل جل ہی کہنے کا اسجگہ ہے مقام
یہ لام وہ ہے کہ ثابت ہوا ول اسلام
ہماری آنکھوں کو حائل ہیں پردہ ہائے خیام
نصیب اپنے کہ دیدار سے رہے ناکام
ہمارے دیدۂ خوابیدہ کو خیال ہے خام
نہیں ہے اسکو جنوں اور نہیں اُسے برسام
کہ عاقلان جہاں آ اسے کریں ہیں سلام
وہ خواب خواب ہے اضغاث ہے نہ وہ احلام
ٹھٹک رہی ہے قیامت وہ دیکھ طرز خرام

بلند قامت عالی کہ ہے قیامت پست
قیام کر سکے کیا سامنے ہے روز قیام

نصیب اس کے ہیں جس کو نصیب ہو دیدار
شرف جو پائے زیارت سے ہے اسی کا نام

محاسن اور وہ لب اور تبسم اور دندان
سیاہ ابر شفق لمع برق حب غمام

یہ آپ ہیں کہ ترقی میں آپ کو ہے دوام
وہ کون ہے کہ مقرر نہیں ہے جسکا مقام

تمہارے حق میں زمیں مسجد و طہور ہوئی
ہوا ہے رعب سے مفتوح روم سے تا شام

قدوم پاک سے کانپے محل سلاطیں کے
کہ خوف کھانے لگے جس سے مصر کے اہرام

ہبل رہا نہ کہیں نام لات عزیٰ کا
اڑے ہیں ایک اشارہ میں یہ سب اصنام

جو نام پاک سنا تھا تو منہ کے بل گر کر
کیا تھا اپنے کلیجوں کو سب بتوں نے تمام

خدا نے نور کیا وہ تمہارا نورانی
کہ جس کے سامنے آئے نظر ہے نور ظلام

وہ نور نور الٰہی ہے روئے انور میں
تجلی ہے مہر حقیقت بھی کچھ ہے بدر تمام

یبایعونک انما یبایعون اللہ
تمہارے ہاتھ پہ بیعت کا یہ ہوا اکرام

وما رمیت اذا ما رمیتہ لکن سے
رماہ ربک ذا رمیتک ولست برام

کہ پھینکنا تھا تمہارا خدا کا پہنچانا
کہ ایک[ع] مشت سے ہو چشم کور وہاں ہر خام

وہ ہاتھ جسکو ید اللہ فوق ایدیہم
کہا خدا نے عجب رمز کا یہ ہے ایہام

اطاعت آپ کی بالکل اطاعت حق ہے
ومن یطع میں کسی نوع کا نہیں ابہام

کہا نہ آپ کا مانے وہ کیوں نہ ہو کافر
کلام آپ کا ہے وحی اور خدا کا کلام

وہ نور آپ کا تھا جو ہوئی امانت عرض
سماء و ارض و جبال و شجر رہے جی تھام

یہ حوصلہ تھا ظلوم و جہول انسان کا
کہ آنکھ میچ کے لاجرعہ پی گیا وہ جام

اثر تو دیکھ کہ کیا اسکے دیکھے جوش و خروش
کہا فرشتوں کو اسما کا اس سے کیا اعلام

معلم الملکوت اس سے ہو گیا محروم
ظلوم اور جہول اس پہ یہ ہوا انعام

وہ سیر باغ نہ مانے جو ہووے نابینا
وہ بوئے گل سے ہے محروم جسکو ہووے زکام

قلم ہے نیزہ کا کاتب جو کچھ لکھیں احکام
خطیب معرکہ میں آپ کی زبان حسام

ع قولہ ایک مشت سے ہو چشم. اصل میں لفظ ہو نہ تھا قیاس سے بڑھا دیا ۱۲ اسواد۔

ہے قلعہ دائرۂ قوس عصمت حق ہے
ہے ناوک ایلچی اور اس کے آگے پیک سہام

وہ تیر جس کے لئے شہپر قضا ہو نہال
وہ تیغ جس کی ہو حکم قدر بجائے نیام

خدا نے ایسی ہی ہیبت تمہیں عنایت کی
جہاں کے جتنے تھے سرکش ہوئے وہ سب کرام

چھٹا ہے شست سے تیر قضا تمہارا تیر
عدو کیواسطے جانسوز برق ہے صمصام

رواں ہے زخم میں کیا جو بہار آب تیغ
بجائے سرو جمے معرکہ میں ہیں اعلام

وہاں تیغ سے اب تک بھی خون اگلے ہے
یہ لگی ہے آپ نے سیراب تیغ خون آشام

ہوئی نہ دست مبارک سے جب ثمر نیابی
تو سینہ چاک ہیں اور اشک ریز سب اقلام

وہ ہوئے رحمت عالم ہوئی تمہاری عام
کہ جس سے ہر کس و ناکس ہوا ہے تازہ مشام

خدا نے تم کو کیا مرکز قبول ہو تم
مدار قرب ہو یا بعد خاص ہو یا عام

تمام مرتبہ ٹھہرے تمہاری نسبت سے
ہر ایک درجہ کا آخر ہوا تمہیں پہ تمام

وہ انبیاء ہوں کہ صدیق یا کہ ہوں شہداء
وہ صالحین کے اور مومنین کے اقسام

ظہور ایسا کمالات کا تمہارے ہوا
کسی کو اس میں نہ باقی ہے جائے استفہام

وہ نور غیب ہے ظاہر بشر کی صورت میں
کہ جیسے ضمہ سے کسرہ کا کیجئے اشمام

عرب کو جملہ ممالک پہ ہے شرف حاصل
قریش اعلی ہے اور پست اس سے سب اقوام

زمین کو وہ شرف آسماں پہ حاصل ہے
کہ جیسے آپ ہیں ہر چیز سے بلند مقام

شرف ہے آپ سے آباء اور ابناء کو
مکرم آپ سے اخوال اور سب اعمام

کمال ذات جو ہے آپ کا وہ ذاتی ہے
نسب کو ایسے نصیب آپ سے ہوا اعظام

چھڑا دیا ہے تکلف سے منعموں کے ہیں
کہ شمس اہل عرب کو کہا کہ ہے حمام

وہ کون ہے کہ نہیں ذات پاک کا خادم
مقام غار میں حاجب ہیں عنکبوت و حمام

گواہ آپ کے ہیں سوسمار و مار و شتر
بہائم اور طیور اور وحوش اور ہوام

ہے سنگریزوں کا نطق اور طعام کی تسبیح
ستون چوب کا گریہ ہے اور حجر کا سلام

وہ دست پاک کہ ابر کرم کا ہے دریا
عرق میں غرق خجالت سے ہیں بحار عظام

ہوا ہے انگلیوں سے بحر بیکراں کا جوش
ہے اک جام سے سیراب سارے تشنہ کام

ہوئی ہے یہ برکت دست پاک کی ظاہر ۔۔۔ ہوا ہزاروں کو بس گو ہوا قلیل طعام

اور اس پہ بھوک سے باندھے شکم پہ ہیں پتھر ۔۔۔ کیا ہے غیروں کو ایثار آپ نے اطعام

وہ مشت خاک سے ہے جسم کور اعدا کی ۔۔۔ ہے اک اشارہ میں دو ٹکڑے جیسے بدر تمام

قیامت آئی کہ شق قمر سے ہے ظاہر ۔۔۔ یہ ٹوٹ جاویں گے اجسام ہوویں یا اجرام

بتایا آپ نے امت کو راہ تقویٰ کا ۔۔۔ دیا ہے توسن امارہ کو عجیب لگام

بدولت آپ کے کیا دفع ہو گیا آسان ۔۔۔ ہمارا دشمن جانی جو ہے الد خصام

تمہارے امت عاصی کے حق میں ہے دوزخ ۔۔۔ خلیلؑ پہ ہوئی جس طرح نار برد و سلام

یہ امت آپ کی ہے جو کہ آخر و سابق ۔۔۔ محیط جملہ ہے جس طرح خلف اور قدام

لکھا جو وصف مبارک کو ہے ادب کی جا ۔۔۔ قلم نے سر کو رکھا اپنے یہاں پر تھام ہی تھام

اراک کو ہے شرف آپ نے جو کی مسواک ۔۔۔ تو سینہ چاک ہے زیتوں مشتعل کا بشامعہ

یہ سب بیان خیالات اپنے جی کے ہیں ۔۔۔ یہ اپنا محض تصور ہے بندش اوہام

ہجوم فتنہ سے ہے تنگ نوبت اسلام ۔۔۔ خدا کیواسطے اٹھئے بہت ہوا یہ منام

دھیان کیجئے کتنا زمانہ گذرا ہے ۔۔۔ ذلیل ہوتے ہیں جو کوئی دین کے ہیں کرام

کوئی نہیں کہ بنے دستگیر اب آ کر ۔۔۔ خدا کیواسطے آ کر لیجئے دین کو تھام

خدا نے کی تھی جو کچھ سعی آپ کی مشکور ۔۔۔ رہا ہے اس میں سے باقی نہ اب کہیں جز نام

نہیں ہے نام کو ایمان کا وجود کہیں ۔۔۔ جو رہ گئی ہے وہ باقی ہے صورت اسلام

ہمارا ہاتھ ہے اور آپ کا سدا دامن ۔۔۔ جبیں ہم سے غلاموں کی آپ کے اقدام

معاملات میں کچھ دین کا علاقہ نہیں ۔۔۔ برائے نام جو کچھ ہیں تو ہیں صلوٰۃ و صیام

ابھی یہ کچھ ہے خدا جانے اور آگے کو ۔۔۔ دکھائیگی ہمیں کیا کیا یہ گردش ایام

وہ کیا امید کرے اپنے حق میں بہروزی ۔۔۔ نصیب جسکو مصائب ہوں پے بہ پے آلام

یہ ایک آپ ہیں ملجا مآب عالم کے ۔۔۔ کہ ذات پاک یہ ہی ہے جو کچھ مدار مہام

تو اس زمانہ میں وہ آپ نے ہے جیب سادھی ۔۔۔ ہے عرض ایک جہان کی جواب سے ناکام

عہ قولہ مشتعل ۱۲۔ اصل میں مشتعل بشام تھا قیاس سے کا بشام بنا دیا ۱۲ اسواد

یہ سچ ہے ہم نہیں لائق نگاہِ عالی کے
یہ حال جس سے کہا یہ ہی وہاں تک تھی
کہ حال سارے جہان کا ہے کر لیا پڑتال
امید کیونکہ ہو اب دین یوں رہے باقی
سمجھ میں آتا ہے آخر ہے اب یہ دنیا کا
بجز خروش بجز خستگی و دست دعا
ملا ہے جسکو ملا تم سے خلعت ہستی
عجب ہے ہوں سگ دنیا تو اسطرح خرم
اگرچہ دولت عقبیٰ ہی ان کو کافی ہے
امید یہ ہے کہ ہووے جو متبع اُس سے
ظہور سنت عالی ہو دفع ہوں بدعات
یہ مدتوں کی ہیں جو کلفتیں مٹیں ساری
وہ پھر ہو ملت اسلام کی جو عزت تھی
غرض ہے ایک توجہ نہ آپ کی کلفت
یہ اک نگاہ سے امید فیض ہوتی ہے
نہ دیکھئے کہ بچے کون اس خرابی سے
گزر گئی ہے یونہی عمر آرزو کرتے
اب اسجگہ یہی بہتر ہے کہہ کے ہوں خاموش
وہ کس کا نام ہے جسکو فنا نہ ہووے پیش
وہ اور دین تھے جو ہو گئے سبھی منسوخ
نہیں ہے وصف معلی کا انتہا لیکن
رسائی مجلس عالی تلک نصیب نہیں
نیہ منہ نہیں ہو سگ کوسے آپکے نسبت

مگر بجز در دولت کدھر کو جائیں غلام
نہیں ہے کوئی کہ امداد کو کرے اقدام
پکارا سب کو میں ایک ایک کر کے نام بنام
نہ رہوے جب کہیں باقی جو دین کا ہے نام
اس امر خیر کا اسطرح ہو گیا اتمام
نہ بن سکے ہے ضعیفوں سے اور یہاں کچھ کام
ہوا ہے جسکو ہوا آپکے سبب سے قیام
عجب ہے ہو دیں یہ تنگ آپکے جو ہو دیں غلام
یہ منکروں کا مگر دفع سب خیال ہو خام
ملا سکے نہ کوئی آنکھ کر سکے نہ کلام
جہاں کے جتنے ہیں سرکش وہ دین کے ہوں رام
نصیب چین ہو خاطر کو جی کو ہو آرام
یہ خار دفع ہوں تازہ ہو گلشن اسلام
ہماری ہووے جو اصلاح ہے حقیر سا کام
رہے خرابی کا دنیا میں پھر کہیں بھی نہ نام
رہینگے زوروں پہ ایسے ہی گر یہ دانہ و دام
ہوئے شکستہ ہزاروں یونہی خیال ہے خام
تبارک اسمک یا ذوالجلال و الاکرام
یہ نام آپ کا ہے جسکو ہے نصیب دوام
یہ مدت آپکی ہے جس کو تا قیام قیام
یہ شوق نعت کا ہے میری طبع کو ابرام
تو ہم کہ خیر سے دلشاد کیوں نہ ہو نا کام
محال ہے کہ نہوں آپ کا کمینہ غلام

نہ رتبہ ہے کہ سگ در ہوں یا کمینہ غلام
کہ کام سے ہوں میں ناکام نام سے گمنام

زبان سے جبسے مدح آپکی بیاں ہے ہوئی[عہ]
تو ہر خیال کو میرے ہے دعوئی الہام

مبالغہ ہے نہ اغراق وصف عالی ہیں
ہے پست رتبہ اعلیٰ سے ہر بلند کلام

یہی سبب ہے کہ مشہور جو سخن گو تھے
جریر جیسے فرزدق ہے اور ابو تمام

گئے ہیں جان بچا اپنی ایسے کوچہ سے
کہ اپنی فکر کو پاتے تھے اسجگہ ناکام

بنائے شعر ہے تخیل اور مبالغہ پر
کہ کہے جود و سخا و[illegible] بحر اور ضرغام

تو ایسے وصف نہ لائق ہیں شان عالی کے
بیان سے بھی وہ باہر ہیں جو ہیں خلق عظام

یہی ہے بس کہ بجز منصب خدائی کے
ہوئے ہیں ذات معلی پہ سارے وصف تمام

خدا سے کم ہو خدائی سے تم زیادہ ہو
بڑا ہو چھوٹا ہو اچھا برا ہو خاص ہو عام

خدا کے بندہ ہو یہ وصف ہے تمہیں زیبا
یہ وصف وہ ہے کہ اوصاف کا ہے اس پہ ختام

کسی کے وصف سے حاصل تمہیں ہو کیا رتبہ
کہ آئینہ سے نہ رنگین ہو چہرۂ گلفام

کسی کے نعت سے کیا ہو تمہاری شان بڑی
جو وصف آپ کا ہو اس سے ہووے زیب کلام

تمہاری وصف سے ایمان تازہ ہوتا ہے
تمہارا وصف زبان پر علامت اسلام

حصول وصف معلی سے عزت دینا
حصول وصف معلی سے حشر کا آرام

جو نعت آپ کی ہو ہم سے وصف ہے اپنا
جو ہووے آپ کی تعظیم اپنا ہے اعظام

زبانکو وصف معلی سبب طراوت کا
دلوں کے وصف مبارک سے دور ہوں آثام

زبان کو وصف معلی سے خوش بیانی ہے
صریر وصف معلی سے نغمۂ اقلام

دل و زبان کو شرف اسکے لفظ و معنی سے
قلم کو یہ ہے شرف اس سے ہو گیا ارقام

یہ آرزو ہے گنہگار اس کمینہ کی
کہ پائے صحن شفاعت میں جائے اور قیام

وہ روز حشر کہ جس روز انبیا سارے
سوائے آپ کے رہجائینگے زبان کو تھام

یہ شور ہووے گا ہر سمت نفسی نفسی کا
وہ انبیا ہوں کہ ہوں اولیا کہ ہوویں امام

وہاں پہ حضرت آدم سے لیکے تا بہ مسیح
پھرے گی اپنا سا منہ لے کے خلق سب ناکام

[عہ] قولہ آپکی بیاں ہوئی ۔ اصل میں یوں تھا آپ کی ہے ہوئی کچھ ناقل سے رہا ہے ۱۲ سواد۔

یہ شان ہو دیگی اسوقت آپ کی ظاہر
کہ آپ سن کے کہیں گے کہ ہے یہ میرا کام

تمام خلق کی ہووے گی آپ پر ہی نگاہ
جب آپ بہر شفاعت کرینگے وہاں اقدام

ہے نام پاک محمد مقام وہ محمود
سوائے آپ کے زیبا ہے پھر وہ کسکو مقام

دعائے امت عاصی بھی اک بہانہ ہے
دگرنہ ہے یہ مقرر ازل سے آپ کے نام

شفاعت امت عاصی کی جبکہ ہونے لگے
پکارے جائیں گنہگار وہاں پہ نام بنام

بجائے نام سیہ نامۂ سفید ملے
کہ جسمیں جائے گنہ طاعتوں کا ہوا رقام

گناہ تلنے لگیں طاعتوں کی جائے گراں
جو گزریں پل پہ تو ہو جائے نار بردوسلام

گناہگاروں کو ملنے لگیں بڑے درجے
کھلے جہاں پہ جو ہے آپ کا بلند مقام

گناہگاروں پہ غبطہ ہو بے گناہوں کو
سزا کی جائے جو ملنے لگیں بڑے انعام

نصیب بحر شفاعت سے ایک قطرہ ہو
ہے ایک عمر سے یہ روسیاہ تشنہ کام

بدولت آپ کے پائی ہے اک جہاں نے نجات
نصیب اسکو بھی ہو جائے فیض ہے یہ عام

یہ شرم آتی ہے کیا منہ کو لے میں عرض کروں
یہ روسیاہ یہ شرمندہ سخت نافرجام

مناسبت ہی نہیں آپ کے غلاموں سے
خجل ہے اپنا سا منہ لے کے آپکا یہ غلام

مگر یہ عرض کروں کس سے جاکے درد اپنا
میں چاہوں کس سے کہ ہو جائے کچھ مرا انجام

ہجوم یاس سے ایسا ہے حال بے ساماں
امید کو نہیں امید ہو نجاح مرام

امید باندھ سکوں کس بھروسہ کیا کہئے
ہجوم یاس میں بھولا ہوں میں امید کا نام

وہ پہلے ایک تھا مطلب وسیلہ اسکا پھر
سبب سبیل تھی تدبیر پھر خیال تھا خام

خیال خام بھی اب چل دیا تو باقی ہے
یہ ایک حسرت نایافت اور تحیر تام

نہ کوئی چارہ ہے ناچارہ گر خدا کے لئے
سنبھال لیجئے ہماری کہ آپ کا ہے یہ کام

مجھے ہوس ہو جو کچھ کیا عجیب ہے کیونکر
ہو کامیاب جہاں میں رہوں سدا ناکام

مہک رہی ہے یہ ہر سمت بوئے گلشن عشق
مرے دماغ کو چھائے ہیں پردہ ہائے زکام

وہ کونسا ہے کہ مجھ میں نہیں ہے اب نقصان
وہ کونسا ہے کہ بگڑا نہیں ہے میرا کام

ہوس رہیگی یونہی جی میں اور حسرت میں
اسی طرح کبھی ہووے گا میرا کام تمام

یہ میرے عمیں ہوں انگور کب تلک کھٹے
رہے گرے ہوئے گیدڑ کا کیا گڑھا ہی مقام

جناب پاک سے گر اب بھی دستگیری ہو
تو پا شکستہ کو میرے نصیب ہووے قیام

کہاں تلک میں بچوں گا ہے میری کیا توت
کہ ہر قدم مجھے الجھا رہے ہیں لاکھوں دام

وہ دام سخت بچھائے ہیں نفس و شیطان نے
کہ اپنی ہمت کوتہ کے وہاں ہیں ہوش تمام

بدولت آپ کے پائی ہے دولت ایماں
کیا ہے آپ نے آغاز کیجئے اتمام

کہیں نہیں ہے مرا انتہا خرابی میں
خدا کے واسطے لیجئے کہیں تو مجھ کو تھام

کہ شرم آپ کو لازم ہے ہاتھ پکڑے کی
لئیم سے بھی ہو گر عہد تو بنا ہیں کرام

صفائے ظاہر و باطن کہاں نصیب مجھے
کہ جس سے خدمت عالی کا باندھلوں احرام

کرم ہی آپ کا گر کھینچ لے ادھر مجھ کو
یہ لطف آپ کو ہے زیب میرا ہو اکرام

غرض ہم آپ کے ہیں جیسے ہو دیں جو کچھ ہوں
خراب خستہ نکمے ادھورے اور کچ خام

ہمارا کون بجز آپ کے شفیع ہے اور
جو ہو شفیع سفارش کو آ کے اقدام

شفیع ہوئے ہمارا بجز کرم ہے کون
جو ہم کو کیجئے امداد آپ کا ہے کام

یہی امید ہے امداد کچھ جناب سے ہو
درست ہووے یہ اب حال خستہ گمنام

یہ آرزو ہے کہ ورد زبان سدا ہی رہے
جہاں سے جاؤں تو ہووے زباں پہ پکا نام

یہی مراد یہی آرزو یہی مطلب ،
یہی دعا ہے کہ اس طرح ہووے خیر ختام

زمانہ بعد زمانہ کے جب تلک آوے
رہے وجود میں دائم کو جب تلک کہ دوام

بہار آوے زمانہ میں نور ہستی کی
ہو جب تلک کہ بقا کے گلوں سے تازہ مشام

گسست تا نہ ہو یہ تار و پود ہستی کا
وجود کا رہے جب تک یونہی درست قوام

ازل سے پہلے ازل سے بھی جو زمانہ ہو
ابد کے بعد ابد تک رہیگا جسکا قیام

عدد سے زیادہ عدد ہو شمار سے باہر
صلوۃ اور سلام خدا و رحمت عام

وہ جتنے آپ کے ہیں آل پاک میں شامل
صحابہ آپ کے جو ہیں فدائی اور خدام

وہ اولیا کہ جہاں کا بقا ہے جن کے سبب
وجمع علما جن سے دین کا ہے قیام

الٰہی سب پہ نازل ہزار لاکھ کروڑ
زیادہ سنکھ مہا سنکھ سے صلوۃ و سلام

زیادہ ایسا کہ امکان ہووے وہاں ذرہ
زیادہ ایسا کہ موجود ہوویں سب اعدام

عدد ہوا ایسا کہ لاانتہا سے زیادہ ہو
دوام ایسا کہ کچھ اس سے کم ہی ہو مادام

یہ سلسلہ بندھے اس جمع روز افزوں کا
عدد کے سلسلۂ ضرب میں رہے یہ نظام

امید لطف و عنایات سے قبول کی ہے
بھلا بُرا یہ جو کچھ نعت میں ہوا ارقام

اگر قبول ہو وہاں تو زہے نصیب مرے
یہ حوصلہ سے بھی بڑھکر ہے اپنے اے گمنام

قبول ہووے یہ میری بضاعت مزجات
ملنے جناب نبیؐ کریم سے انعام

خراب خستہ فقیروں کو کچھ تو ہووے عطا
خدا نے آپ پہ بے انتہا کئے اکرام

میں جسطرح کہ رہا سب جگہ میں نامقبول
الٰہی میری طرح پر نہ ہووے میرا کلام

میرے نصیب سے اچھا نصیب ہو اس کا
مرے مقام سے بڑھ کر کے ہووے اسکا مقام

الٰہی بندۂ ناکارہ بے حقیقت ہوں
سدا خراب رہا اب بخیر ہو انجام

اسی پہ ختم ہوا میرا عرض مطلب کا
بخیر ہو مرا انجام ہے یہ خیر ختام

بخط خاص (بائیہ)

ہماری ہستی موہوم ہے کہ نقش بر آب
بگولا خاک سے اٹھا کہ آب سے یہ حباب

اگرچہ دبدۂ ظاہر میں کچھ نظر آیا
مگر یہ ہیں گے حقیقت میں پردہ ہائے سراب

نگاہ کر تو یہ کون و فساد عالم کا
کہ خاک سے ہوئی آتش ہے باد سے ہے آب

زمانہ کیسے گذرتا ہے آہ رنگا رنگ
کہیں ہے ہر طرح خوبی کہیں بحال خراب

کسی کو ربطِ گنہ سے نہ توبہ کی توفیق
کسی کو شغل ہے کرتا ہے روز کار ثواب

ہوئے ہیں اچھے برے یوں زمانہ میں مخلوط
کہ جس سے ہو نہیں سکتا جدا خطا و صواب

اگر ہے معجزہ اس کی نظیر سحر و نجوم
اگر کہیں ہے خوارق تو اسکا بھی ہے جواب

جہاں میں پل نہیں سکتا پتہ ہدایت کا
ہوئے ہیں لوگ ہدایت کے آجکل کمیاب

بہت سے ہوگئے عالم میں مدعی ظاہر
کہ اپنے وقت کے دجال ہیں یعین کذاب

کہاں کے مکر سے مانگے اماں شیطان بھی
وہ آپ خوار ہیں کرتے ہیں اک جہانکو خراب

غرض کہ عین تفرق ہے ان کی جمعیت — کہ جیسے گلشن عالم میں ہے صد آغراب
کہیں نظر نہیں آتے وہ تازہ گل خنداں — رہی ہے دلکی تسلی کو ایک پاش گلاب
مگر گلاب میں جز بوئے خوش وہ جلوہ کہاں — وہ رنگ رونق گلشن وہ صورت شاداب
کہاں وہ گل کی نزاکت کہاں ہجوم نظارہ — کہاں وہ چہچہے ہاں اور وہ مجمع احباب
چمن میں آئی نظر کب وہ جوش بارش ہے — کہ ہر طرف کو نئی طرح پر ہے عالم آب
کہیں ہے نہر رواں اور کہیں حوضین پر — کہیں ہے مینہ کی جھڑی جلسۂ شراب وکباب
کہیں اچھلتے ہیں فوارے ذوق شوق میں آ — کہیں ہے برق کہیں رعد اور کہیں ہے سحاب
وہ سبزہ نرم کہ شرمندہ فرش مخمل کا — وہ رنگ صحن کہ شرمندہ قاقم وسنجاب
اب اس بہار سے باقی ہے کیا بجز حسرت — اب اس چمن میں رہا کیا بغیر حال خراب
میں کس کے سامنے روؤں کہ میرا حال سنے — میں جا کے کسکو سناؤں اپنے غم کی کتاب
نہیں ہے دلکو تسلی مرے کسی صورت — نہیں ہے چین ذرا دور ہو وے یہ تب و تاب
جو صبر کر لوں تو باقی نہیں ہے صبر کی جا — اور اس سے کچھ نہیں حاصل جو یوں رہوں بیتاب

دیگر بخط خاص (مثنوی)

اے غمت ہمدرد دل را چارہ گر
خاک افتادہ ہو کب تک خاک رہ
بن تمہارے حال یوں اپنا تباہ
دستگیری ہو مری اب پھر بھی آ
چشم رحمت کا اشارہ ہو ادھر
آپکی نظروں کے قابل ہیں کہیں
خام ہے اپنی ہوس اور یہ طلب
ارض ہفتم اور نواں [illegible] آسماں
ہے ہوس [illegible] فدا ہو جاؤں میں

اک نظر کرتا ہو قصہ مختصر
آستانہ پر تمہارے اے میاں
جیسے ہے خورشید کے ذرہ سیاں
آیئے حضرت کبھی تو آئیے
ناجزوں سے یوں نہ رہئے بیخبر
پر تمہارے دیکھ کر یوں لطف عام
ذرہ کو خورشید سے نسبت ہے کب
ہے ہوس ہو تیرے دروازہ پہ بار
ہے ہوس حاصل کبھی دیدار ہو

کہ عنایت کی نظر سے اک نگہ
بے دل و دیں میں پڑا ہوں نیم جاں
چارہ سازی کیجئے بہر خدا
اک نظر اس سمت کو فرمائیے
ہم کسی لائق کسی قابل نہیں
یہ ہوس آتی ہے اپنے جی میں تمام
خاک تیرہ اور کہاں نور جہاں
ہے ہوس یہ خاک ہو وہاں پر نثار
ہے ہوس اس بزم میں جا پاؤں میں

ہے ہوس وہ ہاں پہ فدا ہو جاؤں میں
ہے ہوس زخم جگر پا دے رفو
کب تلک کرتا رہوں مشق جنوں
کب تلک ہر اک کا منہ تکتا رہوں
جس سے پختہ ہو ہمارا کار خام
عقل سے اور ہوش سے ہو جن کو کام

شمع پہ پروانہ ہو جیسے فدا
ہے ہوس سن لو مری تم گفتگو
کب تلک دیدار کی حسرت رہے
آ دے جو منہ میں مرے بکتا رہوں
عقل کی ہے یہ جو کچھ بیچارگی
ہوں خم مے دم بدم پر جوش ہوں
بھول جاؤں اپنا سب رنج و محن

نقش پا پر ہوں فدا ہے التجا
کب تلک ہو آرزو کا دل میں خون
دیکھ کر دیوار و در حیرت رہے
اپنی الفت کا پلا دو ایک جام
اس کو ہو وے سر بسر آوارگی
جیسے ساغر ہو لبالب قطرہ زن

دیگر بخط خاص[ع]

دیدہ جویائے دید ہے ہر دم
بے سبب انتظار کے انداز
حسرت و یاس جب کہ ہوں باہم
غم کروں کاہیکا گیا کیا ہے
جان جاتی ہے اضطراب ہے یہ
یاس ہو جائے پر نہ ہو تسکین
بوئے یوسف کہیں سے آ جائے
جس سے چشم سفید ہو بینا
نہیں آتے بہت ہوئی دوری

آہ حسرت مزید ہے ہر دم
یاس ظاہر ہے اس پہ سو امید
آہ باقی ہے کیا کہ پھر ہو غم
ایک باندھی جو تھی امید محال
دل جلا ہے کہ بس کباب ہے یہ
آہ باقی ہے کا ہے کی امید
جس سے وہ چشم سفید کھل جاوے
پھر بھی دیکھوں میں آہ وہ دیدار
کب تلک یہ رہے گی مہجوری

چشم بر راہ گوش بر آواز
شب تیرہ میں پرتو خورشید
کسکی حسرت کروں رہا کیا ہے
نہ ملی تب پڑا یہ سر پہ وبال
صورت غم نہ ہو یہ دل غمگین
چشم یعقوب ہو گئی ہے سفید
کہیں پاؤں قمیص یوسف کا
دیدۂ دل کو کردوں اپنے نثار
جان ہو تم مگر بدن سے دور

ع قولہ دیگر بخط خاص۔ اس مثنوی کے شعر (۱۳) میں لفظ نہیں کی جگہ کاغذ کٹا ہوا تھا اور شعر (۲۵) میں لفظ اب تو کی جگہ اور شعر (۲۸) میں لفظ یا کی جگہ اور شعر (۳۱) میں لفظ آہ کی جگہ اور شعر (۳۳) میں لفظ ہے ہائے کی جگہ اور شعر (۳۴) میں لفظ کیوں یہ ہر دم کی جگہ اور شعر (۳۷) میں لفظ سچے کی جگہ اور شعر (۴۰) میں لفظ کوئی کی جگہ اور شعر (۴۹) میں لفظ وہی کی جگہ کاغذ کٹا تھا وزن درست کرنیکے لئے یہ الفاظ لکھدے تاکہ پڑھنے والا بمزہ نہ ہو ورنہ ادب کا متقضا تھا کہ جگہ خالی چھوڑ دیجاتی لیکن چونکہ یہ ترمیمات قیاسی ہیں اس لئے اگر کسی کی رائے میں دوسرے الفاظ مناسب ہوں تو اپنے نسخہ میں لکھیں

روح تازہ ہو خشک تن سے دور نہ
دور مردوں سے تم ہو آب حیات
سرو قمری سے جیسے ہووے نفور
ہم کسی بات کے نہیں قابل
ابتدا جو ہوا سو پھر وہ رہا
دیکھئے اسکا اب ہو کیا آخر
پاؤں چلنا کہ جی چلانا بھی
اب تو مرنے میں مجھ کو راحت ہے
عشق میں نیک و بد کی کب ہے تمیز
یا میسر ہوئی طلب کامل
غم نے تاثیر کچھ دکھائی ہے
آہ پھر کیا ہے انتظار کا حال
طبع کیوں چین اب نہیں پاتی
کیوں یہ ہر دم نگاہ حیراں ہے
کیوں ہر اک صورت پہ ہے حال و گمہ
سچے طالب کو ہے ضرور وصول
کیونکہ ہمت ہی اپنی قاصر ہے
کوئی صورت نہیں یہاں ظاہر
کوئی محبوب یہاں نواز رہے
کوئی مونس کہ غمگسار رہے
کیا عجب ہے کہ ہووے تو ناکام
کیا کہوں اپنا حال خستہ عجیب
اس سے حاصل نہ ہوتی ہے کوئی شے

آب حیواں مگر نہ مردے کے پاس
لب بوطی سے دو قند و نبات
ہم پہ ہے سب ہماری بات بری
ہیں کچھ بھی کہیں ہوا حاصل
کام سب رہ گئے ہیں ناتمام
ہمت اس سے بھی اب ہوئی قاصر
میں جو مرنے سے جی چراتا ہوں
گرچہ مرنا بھی اک قیامت ہے
دیکھ کر اپنا حال حیرت ہے
اور پورا ہوا ہے جذبۂ دل
ورد دل بے اثر نہیں ہے اب
کیوں نہ آنکھوں میں آئے ہے دھجال
پھر یہ ہے ہائے بیقراری کیوں
کس کو دیکھے ہے کیوں یہ گریاں ہے
جسکو ہوتی ہے کہتے ہیں کہ طلب
کہتے ہیں ہے طلب ہی عین وصول
کام بنتا نہیں کوئی ہم سے
جس سے ہو کچھ تسلیٔ خاطر
کوئی ہمسایہ غم میں ہووے ساتھ
کوئی اپنا کہ پہ دیار رہے
کہتے ہیں یاس کو راحت ہے
ہے پریشانی اک عجیب غریب
عشق ناقص کا کیا اثر ہووے

یاس سے دور ہے مجسم آس
بلبل زار سے گل تر دور
سب بُرے دن بھی ادا رلت بری
کام کوئی کبھی نہ ہم سے بنا
نہ بنا کام ہم رہے ناکام
اب تو مشکل ہے پاؤں اٹھانا بھی
کاہلی کو ہی کچھ نبھاتا ہوں
مجھ کو باقی نہیں ہے جان عزیز
ہے یہ امید یا یہ حسرت ہے
آہ سوزاں اثر پہ آئی ہے
ہو گئی ہے اثر سے یاس طلب
کیوں وہ صورت نظر نہیں آتی
اور رہتی ہے انتظاری کیوں
کان بجتے ہیں کھٹکے کھٹکے پر
اسکو حاجت نہیں ہے اور سبب
اور جو حسرت ہے اور یہ ظاہر ہے
ربط رہتا ہے درد اور غم سے
کوئی مشفق کہ چارہ ساز رہے
کوئی ہمدم کہ ہاتھ میں لے ہاتھ
جب یہ سب کچھ نہیں تو اے گمنام
کیا ہے راحت کہ اک جراحت ہے
بے سبب جو امید ہوتی ہے
کیا اثر کی اسے خبر ہووے

پھر وہی اضطراب دل ہے روز
موسم گل ہے خوش خوں خوش ہو
اے جنوں عقل سے رہائی دے
ایک ہی دھن سے پھر لگا دے مجھے
ہوش سے مجھ کو کر دے پھر بیہوش
خواہ ہوں کامیاب یا ناکام
ہائے وہ ہووے جنوں پر سر جوش
مجھ کو ہر فکر سے رہے دوری
چارہ ساز مجھکو میری باندھ کر
سر سے اترے یہ بار ننگ و نام
سینہ کر دے خراش ناخن سے
مصرعہ عشق خوب ہو موزوں
آہ کرنے سے ربط ہر دم ہو
یعنی دیوانہ راست ہوئے بس
راہ گلشن مگر بتا دے مجھے
قصہ برسوں کا مختصر ہو دے
نقش پا کی طرح ہو خاک فتاد
چل بھی دو کس کا راز افشا ہو
اپنے مطلب سے خود رہے ناکام
ایک جہاں ہیں سرور ہو شادی
اک جہان کی ہو گر مراد حصول
اسکو کیا جسکی بگڑ گئی ساری بات
جب کہ باہم بگڑ گئے ارکان

ایک سینہ میں پھر مچا ہے شور
کیا تردد ہے مجھ کو ہر گام
دستگیری کر اور ثواب تو لے
عقل کی قید سے ہو آزادی
مار دوں اس خیال پہ پاپوش
یہ تردد تو ہر گھڑی کا نہ ہو
عقل کے جائیں دیکھ کر اسے ہوش
ہاں خبر لے شتاب سن فریاد
کوئی دم جی رہوں یونہی ہے مگر
تا کبھی لوٹ خاک منہ پر مل
دلکو کر پاش پاش ناخن سے
باندھ دے تار اشکباری کا
ضبط کا کام کم بہ کم کم ہو
تیز صحرا کو ہو دیں پھر پر و بال
ساتھ چل اسکا یا پتہ دے مجھے
کوئے جاناں میں جا پڑوں جوں توں
وہ اٹھاؤں جو سر پہ ہے افتاد
خوب ہو دے جو چل بسو یہاں سے
کیا ہوا گر بنا کسی کا کام
اسکو کیا جسکی چشم ہو پر آب
اسکو کیا جسکے غم کا قصہ طول
ہے مرض کو طبیب اور علاج
چارہ گر کے اڑیں نہ کیوں اوسان

پھر بہار آئی اے جنوں خوش ہو
ہے تردد تو عقل کا ہی کام
اس کشاکش سے آ چھڑا دے مجھے
کب تلک عقل کا ہوں فریادی
فکر سے ہر گھڑی کے ہو آرام
یہ تماشا تو ہر کسی کا نہ ہو
کارسازی تری ہو جب پوری
حد سے گزری ہے عقل کی بیداد
کر گریباں کو تار تار تمام
خاک پر خاک خاک سے دل مل
چشم جاری جو کر دے چشمۂ خوں
گرم بازار بیقراری کا
اک اشارہ میں توڑ تار قفس
یعنی ہو دور سر سے اب یہ وبال
بوئے گل سے مشام تر ہو دے
رہا مہجور ہوں بہت روزوں
آ کے گمنام بیٹھے تم کیا ہو
مفت دیتے ہیں تم کو سب جھانسے
سارے عالم میں ہووے آبادی
اس کو کیا جس کا ہووے حال خراب
کاٹے ہیں سارے چین سے دن رات
چارہ کیا اس کا جبکہ بگڑے مزاج
مرض لا علاج ہے اپنا

یعنی فاسد مزاج ہے اپنا
عیب سے کوئی آوے مرد خدا
کچھ ہوس بھی مگر بقا کی نہیں

عیب سے ہو تو چارہ اسکا ہو
تو تو ممکن ہے اس مرض کو شفا
ایسا ہونا کہ ہووے ننگِ وجود

عیب کی بات کا پتہ کیا ہو
ورنہ امید اب شفا کی نہیں
ایسے نقصان سے عدم بہبود

غزل

کاش پیدا نہ میں ہوا ہوتا
ایک رسوا نہ میں ہوا ہوتا
سب مصائب بہت ہی تھے آسان
اس کا پروانہ میں ہوا ہوتا

کاش شیدا نہ میں ہوا ہوتا
مرض عشق ہے نصیب میں گر
مشق سودا نہ میں ہوا ہوتا
ناز معشوق دیکھ کہتا ہوں

کاش ہوتا جو تھا وہ سب ہوتا
کاش اچھا نہ میں ہوا ہوتا
دیکھتا شمع روئے یار کو اور
اس کا جانانہ میں ہوا ہوتا

اور سب کچھ تو ہوتا اے گمنام — کاش پیدا نہ میں ہوا ہوتا

عود

کاش کے میں عدم ہی میں رہتا
مجھ کو ہر دم ہے حسرت نابود

ننگ ظلمت جو کچھ کہ تھا سہتا
اپنے جینے سے جی ہے ہر دم تنگ

یہ نہ ہوتا کہ ہو نمیں ننگ وجود
زندگی مایۂ ہزار ہے ننگ

شجرہ منظومہ مخدوم مکرم مولوی محمد قاسم صاحب
(بخط خاص)

نوٹ:۔ یہ شجرہ قصائد قاسمی میں طبع ہو چکا ہے ملاحظہ ہو۔ (الٰہی غرق دریائے گناہم الخ)۔

مخمس بہ مسمط مثلث شجرہ حضرت حاجی صاحب (بخط خاص)

نوٹ:۔ یہ مخمس طبع ہو چکا ہے۔

فائدہ متعلق شجرہ مذکور (بخط خاص)

شجرہ خاندان چشتیہ صابریہ کا نظم کیا ہوا جناب حضرت پیرو مرشد جہاں قطب الاقطاب زماں حاجی امداد اللہ صاحب کا جو بطرز مثلث تھا احقر کمترین روسیاہ محمد یعقوب نے دو دو مصرعہ اسمیں بڑھا کر اسکو مخمس کیا اگرچہ یہ ناپاک لائق اسکے نہ تھا کہ اس کلام قدسی کے ساتھ اپنے کلام کو پیوند کرے مگر دفع چشم بد کے لئے گل کے پہلو میں خار اور بہار کے ساتھ خزاں اور نور کے پاس ظلمت اور صفائی کے لئے کدورت لگی ہوئی ہے اس سے اس ناکارہ کو بھی جرأت ہوئی اور یہ بھی کمال توقع ہے کہ کیا بعید ہے کہ جسطرح تاگے مصری کے ساتھ تل جاتے ہیں اور گھونگچی سونے کے ہموزن ہوتی ہے اور ڈھاک کے پتے بیڑۂ پان کی بدولت امیروں کے ہاتھوں تک جا پہنچتے ہیں یہ ہیچکارہ بھی اس علاقہ کی بدولت باوجود موانع اور علائق کے کامیاب مطلوب حقیقی اور مقصود اصلی سے ہو امید ناظرین سے یہ ہے کہ اگر کسی کو کوئی مصرعہ خوش معلوم ہو جاوے اور اپنے خیال خوش کے سبب لذت دیجاوے تو اس عاجز کو بھی دعائے خیر سے یاد کریں اور اپنے دل مصفی منزل میں جائے دیں فقط اے خداوند کریم منظور نظر اہل نظر اور مقبول طبع ہنر کر آمین ثم آمین۔

شجرہ مثلثہ از حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

نوٹ ۔ یہ مثلث شجرہ چشتیہ میں طبع ہو چکا ہے ملاحظہ ہو۔

فائدہ بخط خاص متعلقہ بہ شجرات مذکورہ

بوقت قیام بریلی بزبانی بعضے احباب واضح شد کہ دریجا ہم مریدان سلسلہ حضرت شیخ عبدالباری امروہی رحمۃ اللہ تعالیٰ ہستند چوں شجرۂ ایشاں ملاحظہ نمود

اسمائے بعضے بزرگان کہ مابین حضرت شاہ محب اللہ الہ آبادی ملقب بہ شیخ کبیر و مابین شیخ عبدالہادی رحمہما اللہ واقع بودند متفاوت یافت وآں سہ نام است یکے عزالدین در شجرۂ ما کہ در آنجا عضدالدین بود و بعد آں محمد حامد کہ در شجرۂ ما محمد مکی بود و شیخ محمدی بعد آں در ہر دو متفق است احتمال آنکہ عضدالدین بشبہ تشابہ در رسم عزالدین نوشتہ باشند اما در محمد حامد مکی ہیچ گونہ توافق و اتفاق غلط معلوم نمی شود۔ و ایں حضرت شیخ عضدالدین را کتابے است مسمی بہ مقاصد العارفین در تصوف در بیان اسرار در آخر آں ذکر شجرۂ خود فرمودہ اند و تا شیخ محمدی رسانندہ اند و ہم در ذکر احوال حضرت مرشد خود اگرچہ نام حضرت شیخ محمدی نہ نوشتہ اند و ایں حضرت یعنی شیخ محمدی حضرت شیخ عضدالدین والد خود را ہم پیر خود در شجرہ نوشتہ باشند واللہ اعلم۔

در اول کتاب نسب خود را چنیں نوشتہ اند اما بعد می گوید فقیر کہترین خلائق خاک راہ درویشاں عضدالدین محمد امروہی ابن شیخ حامد ابن شیخ عیسٰی ہرکامی اللہم اغفرلی ولوالدی ولاہائی کہ چوں والا گرامی مرا در خدمت شریف مجلس عالی قبلہ قبلہ گاہ ارشاد پناہ قدوۃ العارفین امام المتقین شیخ کامل دریائے شامل شیخ محمدی ابن شیخ عیسٰی ہرکامی نوراللہ مرقدہما بیشتر ایام صحبت حاصل بود۔

شجرہ دیگر مختصر

نوٹ:۔ ان مختصرات میں بعضے طبع ہو چکے ہیں مگر مختصر ہونے کے سبب نقل کر دئے۔

واسطے اُنکے جو ہیں عالم کے پیر	حاجی امداد اللہ دستگیر	حضرت نور محمد پر ضیا
حاجی عبدالرحیم اہل عزا	عبد باری عبد ہادی کیلئے	عزدیں شاہ محمد پیر کے
شہ محمدی اور محب اللہ تمام	ابوسعید اور حضرت شیخ نظام	شہ جلال و عبد قدوس اولیا
شہ محمد شاہ عارف اصفیا	احمد عبدالحق جلال الدین کبیر	شمس دیں ترک و علاء الدیں ہیہ
شہ فرید و قطب دین حضرت معین	حاجی عثمان شریف زندنیں	خواجہ مودود ابو یوسف کریم

بو محمد اور ابو احمد رحیم | بہر بو اسحق اور ممشاد کے | بو ہبیرہ اور حذیفہ کے لیے
بہر ابراہیم ادہم اور فضیل | عبد واحد اور حسن سردار خیل | اور علی حضرت نبی فخر زماں
اپنی رحمت عام کر اے مستعان | اور علی حضرت نبی فخر زماں | رب مرے کر اپنی رحمت ہم پہ عام

شجرہ دیگر مختصر

حاجی امداد اللہ آں صراط مستقیم | حضرت نور محمد حاجی عبد الرحیم
عبد باری عبد ہادی عز دیں مکی مجید | شہ محمدی و محب اللہ شاہ بوسعید
ہم نظام و ہم جلال و عبد قدوس کمال | ہم محمد و عارف و عبد حق و شیخ جلال
شمس دین و صابر و شیخ فرید و قطب دیں | ہم معین الدین و عثمان و شریف و زندنیں
خواجہ مودود و ابو یوسف محمد محترم | ہم ابو احمد ابو اسحق و ممشاد کرم
بو ہبیرہ ہم حذیفہ ابن ادہم ہم فضیل | عبد واحد ہم حسن ہم مرتضیٰ سردار خیل
حضرت پاک نبی فخر زماں نور جہاں | بہر جملہ پاک کن قلب مرا اے مستعان

شجرہ مختصر بطرز دیگر

بہر امداد و بنور عبد الرحیم عبد بار | عبد ہادی عز دیں مکی محمدی مقتدا
ہم محب و بوسعید و ہم نظام و ہم جلال | عبد قدوس و محمد و عارف و احمد حقا
ہم جلال و شمس و صابر ہم فرید و قطب دین | ہم معین الدین و عثمان و شریف باصفا
خواجہ مودود و ابو یوسف محمد محترم | ہم ابو احمد ابو اسحق و ممشاد علا
بو ہبیرہ ہم حذیفہ ابن ادہم ہم فضیل | عبد واحد ہم حسن ہم مرتضیٰ ہم مصطفےٰ
از خیال غیر خود قلب مرا کن پاکباز | ساز نور پاک خود اندر دلم جلوہ نما

شجرہ مختصر ازاں مولانا مولوی رشید احمد صاحب

بہر امداد و بنور و حضرت عبد الرحیم | عبد باری عبد ہادی عز دیں مکی ولی

ہم محمدی و محب اللہ شاہ بو سعید
ہم نظام الدین جلال و عبد قدوس احمدی

ہم محمد و عارف عبد حق و شیخ جلال
شمس دیں ترک و علاؤ الدین فرید جود غنی

قطب الدین و ہم معین الدین عثمان شریف
ہم بو دود و ابو یوسف محمد و احمدی

بو سحاق و ہم ممشاد و ہبیرہ نامور
ہم حذیفہ و ابن ادہم ہم فضیل مرشدی

عبد واحد ہم حسن بصری علی فخر دیں
سید الکونین فخر العالمین بشری نبی

پاک کن قلب مرا تو از خیال غیر خویش
بہر ذات خود شفا دہ ہم ز امراض دلی

شجرہ مصنفہ میاں عبد السمیع رامپوری عہ

یا الٰہی فضل کر سب اولیا کے واسطے
حاجی امداد اللہ مقتدا کے واسطے

حضرت نور محمد حاجی عبد الرحیم
شاہ عبد الباری با اتقا کے واسطے

شاہ عبد الہادی با فیض و شاہ عضد دیں
حضرت شاہ محمد با صفا کے واسطے

واسطے شاہ محمدی و محب اللہ کے
بو سعید شمع ایوان ہدی کے واسطے

واسطے شیخ نظام الدین جلال الدین کے
عبد قدوس امام اصفیا کے واسطے

حضرت شیخ محمد شیخ عارف عبد حق
اس جلال الدین کبیر اولیا کے واسطے

ترک شمس الدین کے اور مخدوم صابر کیلئے
اس فرید الدین فرید اتقیا کے واسطے

قطب عالم قطب دین خواجہ معین الدین حسن
خواجہ عثمان با حلم و حیا کے واسطے

واسطے حاجی شریف و خواجہ مودود کے
ناصر الدین اہل تسلیم و رضا کے واسطے

بو محمد محترم بو احمد عالی جناب
اس ابو اسحاق محبوب خدا کے واسطے

خواجہ ممشاد علو و بو ہبیرہ کے لئے
اس حذیفہ مرعشی رہنما کے واسطے

خواجہ ابراہیم ادہم اور فضیل بن عیاض
خواجہ عبد الواحد با اہتدا کے واسطے

عہ قولہ رامپوری ۔ یہ لفظ آدھا کٹا ہوا ہے مگر مقطع میں بیدل تخلص جو مذکور ہے ان ہی کا ہے اور یہاں سے ایک فائدہ جلیلہ مستفاد ہوتا ہے ۔ کہ اس شجرہ کے ناظم ہیں اور ہمارے حضرات میں بہت شدید اختلاف مسلک تھا مگر باوجود اس کے خذ ما صفا اور النظر الی ما قال کی بناء پر اُن کا نقل ٹھنڈے دل سے کر دیا کس قدر بے تعصبی ہے ۱۲ سواد

حضرت خواجہ حسن بصری شاہ اولیاء
شیر حق یعنی علی مرتضیٰ کے واسطے
بیدل ناکام کو کر کامیاب دو جہاں
سید مرسل محمد مصطفٰے کے واسطے

غزل در توحید بخط خاص

ہو رہا ہے ذرہ ذرہ آئینہ
نور رخ سے اسکے دیکھا آئینہ
دیکھنے کے تو ہے قابل دیکھ لے
یار تیرے جلوے سے پیدا آئینہ
کہتے ہیں گمنام کو جو جو کوئی
خوب کرتا ہے یہ سودا آئینہ
نیچے اوپر کیا ہے کیا ہے اصل وعکس
ورنہ کیا جانے کہ کیا تھا آئینہ،
ہم نہیں ہیں ہے وہی جلوہ نما
ہو مرے دل کا مصفا آئینہ

عکس سے ہے اسکے سر جا آئینہ
دیدۂ عاشق میں دیکھا اپنی بہار
ہاتھ میں ہے اسے خود آرا آئینہ
دلشکستوں کو میسر دید ہے
دیکھتے ہیں اپنا اپنا آئینہ
کر نظر اوپر کہ آوے کچھ نظر
کیا ہے دھوکہ کیا ہے وہ کیا آئینہ
اس سے نسبت ہم کو ہے گمنام کیا
اصل ہے کیا عکس کیسا آئینہ
آئینہ پر ہم کو کیوں آوے نہ رنگ

آئینہ میں اسکا رخ دیکھا کہ جب
حسن خود کرلے ہے پیدا آئینہ
آئینہ سے جلوہ فرما تو ہوا
ٹوٹ کر بنتا ہے دل کا آئینہ
دیکھتا ہے اصل دکھلاتا ہے عکس
دیکھ لے ہے صاف دھوکا آئینہ
پڑ گئی امداد اللہ کی نظر،
مہر کا کیا ہووے ذرہ آئینہ
کردے امداد الٰہی اک نظر
حسن کا ہے اس کے شیدا آئینہ

غزل دیگر بہ تبدیل قافیہ

حسن سے ہوتا ہے باہم آئینہ
دیکھتے ہو جان من کم آئینہ
کیا ہوا ہے حال اسکی یاد میں

لطف اٹھاتا ہے یہ ہر دم آئینہ
ہر گھڑی اسکا ہوا مد نظر،
دیکھ لے اے چشم پرنم آئینہ

حسن پر اپنے نہیں شیدا ہوئے
اسلئے رہتا ہے پر غم آئینہ

قطعہ

ساقیا جرعۂ بجامم ریز
قطرۂ یا زمی بکامم ریز
در تامل کنی زہر دو یمن
ذرہ پُرز بین بنامم ریز،

نعت

یا رب صل علی النبی محمد — یٰسین وطٰہٰ ذی المکارم احمد
بابی وامی ذا الرسول الاکرم — نفسی الفداء لہ وما ملکت یدی
الیوم یا املی ویا کل المنی — وشفاعتی ونجاح نفسی فی الغد
انت الکریم ونادر حیمنا — یا سیدی یا سیدی یا سیدی
فبحبہ ارجو النعیم بجنۃ — وحظیت فی الدنیا بعیش ارغد
فی فرحۃ من حبہ ومسرۃ — لا زلت مذ ادعی باسم محمد

اشعار گفتۂ در راہ مدینہ منورہ

کن بر من خستہ جگر یا رحمۃ للعالمین — ہم از سر لطفے نظر یا رحمۃ للعالمین
پابستۂ عصیاں حقیر در دست شیطانم اسیر — پر خجلتم افگندہ سر یا رحمۃ للعالمین
اشکے نہ در چشم بود نہ گرمی در دل مرا — ہم آہ و نالہ بے اثر یا رحمۃ للعالمین
ہمچوں من سگ را اگر شد بر سر کویت گزر — ایں ہست زامدادت اثر یا رحمۃ للعالمین
من بدترین دو جہاں من کہترین کن فکاں — سرگشتہ حیراں در بدر یا رحمۃ للعالمین
بگذشتہ در عصیاں ہمہ ناکردہ اندر عمر خیر — از حال خود بس بے خبر یا رحمۃ للعالمین
اے کاش بودے چشم تر از عشق ہم داغ جگر — یا دود آہ پر شرر یا رحمۃ للعالمین
باور دو غم آسودمے در رنج و راحت بودمے — عشقت اگر کردے اثر یا رحمۃ للعالمین
اے کاش در دست صبا در کوئے تو بودے مدام — خاک من بے پا و سر یا رحمۃ للعالمین
ہر کس ازیں در فیضیاب اے کاش ایں ہم دریاب — یابد براں درگہ گذر یا رحمۃ للعالمین
از روئے خوبت دیدہ را در خواب ہم نا ید خیال — اے کاش دیدے یک نظر یا رحمۃ للعالمین
گمنام را اندر جہاں پس کیست فرما ملجائے — رفت از درت محروم اگر یا رحمۃ للعالمین
باد اصلوٰۃ و صد سلام بر آل و اصحابت تمام — تا روز محشر مستمر یا رحمۃ للعالمین

دیگر نعت

برسرم کوہ گناہ ہے یارسول
از سر لطف نگاہ ہے یارسول
نیست در کونین ہمچو من گدا
بستہ ام بار گناہ ہے یارسول
بر در فیضت رسیدم کن نگاہ
جز بامدادت پناہ ہے یارسول

پیش لطف برگ کاہ ہے یارسول
گر سلام ما چو یابد یک جواب
در دو عالم چوں تو شاہے یارسول
با چنیں نالائقیہا بر درت
بر چنیں حال تباہ ہے یارسول
کاش از ایں ہفتہ عشر ماند مے

بر من خستہ جگر ہم کن کرم
پس بود ایں عز و جاہ ہے یارسول
بر درت بالپشت دوتا آمدم
یافتم ناگاہ راہ ہے یارسول
ہیچ کس ما نیست در دور زماں
بر درت سالے و ماہ ہے یارسول

شجرہ پیران قادریہ رحمہم اللہ بخط غیر

تمامی حمد اے محبوب مطلق
بدرگاہ تو بندہ عرض می کرد
بحق آنکہ بیچوں و چگونی
مرا کن از غم دنیا و دیں[1] پاک
عطا فرما طریقت با شریعت
خداوندا نما راہ ہدایت
بحق شیخ حبیب عجمی شہ دیں
مرا از قید ہستی دہ رہائی
خداوندا بحق سر سقطی[2]
زقید دو جہاں ما را کن آزاد

بذات تو سزاوار است و لائق
خداوندا بحق ذات پاکت
بسوئے حق مرا کن رہنمونی
بانکہ اسمہ احمد محمد
دلم روشن کن از نور حقیقت
بحق شیخ حسن بصری الہی
دو عالم را بفضل خویش بگزیں
بحق خواجہ معروف کرخی
بنامم دہ براہ نیک بختی
بحق خواجہ بوبکر شبلی

پس از حمد و صلوٰۃ اے خالق فرد
پذیرا کن منا جاتم برحمت
خداوندا بحق شاہ لولاک
امام انبیا سلطان سرمد
بحق مرتضیٰ شاہ ولایت
زسر خویش کن آگاہ کماہی
بحق حضرت داؤد طائی
مرا محفوظ دار از شر چرخی
بحق شہ جنید آں شیخ بغداد
بکن بر عاشقان خود تجلی

---

[1] قولہ غم دنیا و دیں الخ دین سے مراد آخرت کہ عالم جزا ہے جو ثمرہ ہے دین کا ورنہ غم دین تو مطلوب ہے [2] ع
غم دین خور کہ غم غم دیں است ۱۲ سواد [2] قولہ خداوندا بحق سر سقطی انکا لقب سری بر وزن دلی ہے اس لئے اگر یوں ہو تو
اچھا ہے ع خداوندا بآں سری سقطی صرف راء کی تشدید بضرورت ہو گی ۱۲ سواد

بحق عبد واحد بو الفضل شاہ
مکن مارا ز رحمت خویش مایوس
بحق بوسعید آں شاہ بوالخیر
محی الدین غوث و قطب دوراں
بتاج الدین شاہ عبد رزاق
مزین بکن مرا از دین و تقوی
خداوندا بحق شاہ موسے
مرا کن غرق در موج معانی
بحق احمد قدسی عاقل
بگرداں مدفنم در خاک یثرب
خداوندا بحق شاہ الیاس
بگریہ چشم را دہ گریہ باہم
بحق شہ محی الدین ثانی
جمال خویش چشم ساز شامل
خداوندا بحق رحم علی شاہ
شہیدم کن بہ تیغ عشق شاہا
بحق حضرت امداد اللہ
مراہم در طریق شاں بمیراں
بغوث و فرد و ابرار و با وتاد
الہ العالمین مارا نگہدار
بجود مشغول دار اندر حیاتم
بوقت مرگ کن بالخیر انجام

خداوندا کن از اسرار آگاہ
بحق بوالحسن ہنکاری یا حق
بکن محو از دل من الفت غیر
بکن خالی مرا از ہر خیالے
بدہ چالا کیم در راہ عشاق
بحق شیخ یحیی زاہد حق
بمانم بر درت دائم جبیں سا
بعبد القادر راسی الہا
نشان ماسوا مگذار در دل
بحق شاہ عبد الحق عالی
پناہ خواہم ز تو از شر خناس
بحق بو محمد شاہ محمد
بدہ درد و غم و سوز نہانی
بحق شاہ سید عبد رزاق
بہ اسرار لدنی ساز آگاہ
بحق حضرت نور محمد
دمم آخر شود با یاد اللہ
بحق آل و ازواج و باصحاب
بعشاق و بزہاد و بعباد
بعصیاں میشوم بر باد اللہ
اگر میرم بدہ یا رب نجاتم
ہر آں شخصے کہ ایں شجرہ بخواند

بحق بوالفتح آں شاہ طرطوس
بہ تیغ عشق خود کن سینہ ام شق
خداوندا بحق شاہ جیلانی
ولیکن آنکہ زو پیداست حالے
بحق شاہ زین الدین والا
مشرف ساز از دیدار مطلق
بآں عبد الوہاب بحر ثانی
بملک معرفت کن شاہ مارا
بحق شاہ مولانائے مغرب
دلم را کن ز حب غیر خالی
بحق حضرت قمیص اعظم
عطا فرما مرا عرفان بیحد
بحق شاہ عبد الحی کامل
بوصل خویش مارا دار مشتاق
بشیخ عبد الرحیم آں شاہ شہدا
منور کن دلم از نور بیحد
خداوندا بحق جملہ پیراں
بجملہ اولیا ابدال و اقطاب
ز دست نفس کافر کیش خونخوار
بیا و جلد کن امداد اللہ
خداوندا بہ ایں پیران عظام عہ
مراہم از دعائے یاد دارد

عــہ قولہ عظام بتشدید خطا

مفردات شعر ۱۲ اسواد۔

بمقبولان غود یارب بہ رحمت	بدہ گمنام را باخویش نسبت	مشرف کن مرا با جذب توفیق

ز مسموعی رسانم تا بتحقیق

باباصاحب رحمہ اللہ (بخط خاص)

او مرا در عشق قرباں می کند | من یصدق اللہ اکبر می زنم
ہمچو مرغ نیم بسمل بہ درش | درمیان خاک وخوں پر می زنم

دیگر

ما نہ گدائیم کہ سلطان عشق | از مدد حسن تو سلطان ماست
در سحر از غیب شنیدم بدوش | درد وجہاں درد تو درمان ماست

دیگر

ما بلا بہر کس قضا نہ کنیم | تا مرا ورا ز اولیا نہ کنیم
ایں بلا گوہر خزانہ ماست | ما بہر کس گہر عطا نہ کنیم

دیگر

عاشقاں کشتگاں معشوق اند | ہر کہ زندہ ست بہ خطر باشد

دیگر

زیرکاں را چو روز معلوم است | پس شب و روز غافلاں شوم است

دیگر

اگر بیگانہ می بودی نمی بودے بلا چندیں | نشد بیگانگی ممکن بلا شد آشنائیہا

دیگر

فرعون را نہ دادیم ایدوست دردسر | زیرا کہ او نداشت سر دردہائے ما
ما پروریم دشمن و ما می کشیم دوست | کس را رسد نہ چون وچرا در قضائے ما

دیگر

ھجرت الخلق طرّا فی ھوا کا | وایتمت العیال لکی ارا کا

ﻪ یہ دو شعر بھی بخط خاص لکھے ہیں ۱۲

ولو قطعتنی فی الحب ا ر بًا | لما حن الفواد الی سوا کا
اے آشنائے کوئے محبت صبور باش | بیداد نیکواں ہمہ بر آشنا رود
بیعنی خوباں ۱۲

قطعہ

جستن مخلص در غم عشق او | در رہ او عین ضلال است و بس
خیز مکش اے بت مہر و مرا | کشتن عاشق نہ وبال است و بس

دیگر

سرے ست مرا با تو کہ کس محرم آں نیست | گر سر برود سر تو با کس نہ کشایم

غزل

دلا نصیب تو درد و بلا ست من چکنم | طریق یار تو جور و جفا ست من چکنم
ہزار بار مراد تو خواستم ز خدا | وے خدائے مرادت نخواست من چکنم
نگفتمت کہ بلائیست زلف اوائے دل | کنوں بکش کہ ترا ایں سزا ست من چکنم
تو از میانہ خوباں گزیدۂ یارے | کہ سخت بے مہر[ع] و بے وفا ست من چکنم

دیگر

در مذہب عشق جز نکو را نہ کشند | لاغر صفتاں ز شت خوار نہ کشند
گر عاشق صادقی ز کشتن مگریز | مردار بود ہر آنکہ اورا نہ کشند

دیگر

اتفاقم بسر کوے کسے افتادہ است | کاندراں کوے چو من کشتہ بسے افتادہ است

دیگر

نے اتفاق صحبت و نے اختیار ہجر
مشکل حکایتے است کہ مارا فتادہ است

ع قولہ بے مہر و - ہا کو متحرک پڑھنے سے شعر موزوں ہوتا ہے ۱۲ سواد -

دیگر

آرزو دارم کہ خود را بر درش قرباں کنم
تا مگر روزے بہ پرسد آنکہ قرباں شد کہ بود

دیگر

تا بر سر عاشقاں بلائے نہ رسد
آوازۂ مرگ شاں بجائے نہ رسد

دیگر

او رفیق ماست از دشمن چہ باک
در چنیں گلزار بیم خار نیست

دیگر

خوشوقت عاشقاں کہ بہنگام جاں سپار
معشوق رو نماید خنداں چو نو بہار

حصہ چہارم

عملیات

(یعنی رقیٰ و عزائم)

اصل کلی نقل عن کتاب درة الافاق فی علم الحروف والاوفاق

واعلم ان کل شکل اذا ضرب تکسیره الاداحده فی نصف ضلعه خرج اُسُّه
وهو اقل عدد صحیح یتفق فیه فاذا فرض فی شکل عدد وفرض وضعه بتفاضل معلوم
ضرب الاس فی عدد التفاضل وطرح الخارج من المفروض وقسم الباقی علی الضلع و
جعل الحاصل فی الاول فان خرج الحاصل منکسرا والفرض ان یکونا صحیحاً ولم
یکن شکل الثلاثة وکان من التی لا یتصل الاعداد فی ادوارها کتب باحد الوجوه
الخاصة به الی اول المنکسر من ادواره ویزاد فیه واحدا وینتقل کما تقدم وان کان
من التی لا یتصل فی الاواخر ادوارها کتب بوجه من الوجوه المرکبة فیه من الدور
الاخر ویتم کل ضلع ببقیة من المفروض وان زید فیما[عہ] عدا المقید بالدور الاخیر
واحد فی اول الدور المنتهی الیه بما نقص المنکسر عن الضلع صح المطلوب ومتی
ما حمل ما تکرر من تفاضل ادواره علی مفتاحه اجتمع مغلاقه فان لم یکن متصلا
زید فیه واحد وان اجتمع مفتاحه الی مغلاقه اجتمع عدله وان ضرب عدله فی
نصف ضلعه خرج وفقه وان ضرب وفقه فی کامل ضلعه خرجت مساحة وان جمعت
مساحته الی وفقه اجتمع ضابطه وان اضعف ضابطه اجتمعت غایته فافهم
ذلک فقد فتحت الباب لمن اراد الدخول والله یقول الحق وهو
یهدی السبیل۔

عہ قولہ فیما عدا الخ - اسکی ترکیب سمجھ میں نہیں آئی ۱۲ اسرار۔

ترکیب دعا حرز یمانی معروف بہ سیفی

ترکیب نصاب اول با غسل و وضو و ترک گوشت و بیضہ و جماع تا چہل روز یکبار بخواند بعدہ یکبار ہر روز بطریق وظیفہ میخواندہ باشد و در وقت اداء نصاب اول فاتحہ بروئے پاک امیرالمومنین علیؑ بخواند و برائے کسر سورت جلال اول دعاء مغنی دہ بار درود باید خواند۔ و طریق دوم اداء نصاب این است کہ یکسال یکبار بلا ناغہ بخواند و برائے حاجت اگر خواند پس باید کہ درمیان قاری و آسمان حائل نباشد و برائے امر جمالی روز پنجشنبہ یا جمعہ عروج ماہ شروع کردہ ہفت روز یا چہل روز سہ بار یا ہفت بار بخواند و برائے جلالی روز شنبہ یا سہ شنبہ نزول ماہ شروع نمودہ ہشت روز یا چہل روز میخواندہ باشد و اگر وظیفہ یومیہ قضا شود آیہ فسبحان اللہ حین تمسون تا تخرجون خواندہ شروع کند و برائے دفع رجعت صبح و شام یکبار سورہ عبس میخواندہ باشد۔

طریق زکوٰۃ چہل و یک اسماء عظام

در ماہ بھادوں از روز شنبہ پنج پنج اسم بعد نماز صبح ہر روز چہار صد و چہل و چہار بار بخواند و شش اسم کہ باقی خواہد ماند بعد نماز جمعہ بہماں شمار بخواند بعدہ در وظیفہ ہر روزہ پنج پنج اسم بعد نماز صبح چہل و یکبار خواندہ باشد و قبل از شروع تمام اسماء خواندہ بر خود حصار کند بعدہ بخواند اللھم صل علی سیدنا محمد بعدد کل ذرۃ الف الف مرۃ و علی آل سیدنا محمد و اصحابہ و بارک و سلم بعدہ ہر چہار قل یکبار آیۃ الکرسی یکبار و جعلنا من بین ایدیھم سدا و من خلفھم سدا فاغشینا ھم فھم لا یبصرون ۔ نصر من اللہ و فتح قریب و بشر المومنین فاللہ خیر حافظا و ھو ارحم الراحمین ایکبار پڑھ کر وظیفہ یومیہ یا زکوٰۃ کہ از شاہ ظہور حسین صاحب رسیدہ این است کہ مع شرائط پرہیز ہر ہر اسم را یک بار بخواند و بعد زکوٰۃ ہفت بار ہمہ اسما را وقت صبح و یازدہ بار بعد عشا میخواندہ باشد و اعتقام ہماں است کہ مذکور شد و باید دانست کہ یک اسم اخیر داخل

عدد نیست مگر داخل قرأت ست۔

بخط خاص | سبحان اللہ القادر القاہر القایم الکافی اعوذ من شر عدو ہوا قوی منی برب ہوا قوی منہ ایک سو گیارہ بار اول و آخر درود شریف بعد نماز عشاء۔

بخط خاص

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتیلہ نیلگوں این است

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللھم صل علی محمد و آل محمد بعدد کل داء و دواءٍ و بعدد کل علۃ و شفاء یا اللہ الحق حم عسق و بحق کھیعص بحق ھا ھو ھی و بحق یا بدوح افرج عن ھذا المریض یا اللہ یا غفور یا غفور العجل العجل العجل العجل الوحا الوحا الوحا الساعۃ الساعۃ الساعۃ الھی بحرمۃ خاتمہ حضرت غوث الاعظم سلطان سید احمد کبیر معشوق یا اللہ افرج ھذا المریض و ہمہ آزار و سحر و جادو و آسیب و مرض بدن برطرف شود یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا شافی یا شافی یا شافی یا غفور یا غفور یا غفور یا بدوح

این فتیلہ نوشتہ در پنبہ ملفوف نمودہ بعدہ ریسمان نیلہ برآں پیچیدہ بوجھے کہ ہیچ جائے

عہ قولہ درماہ بھادوں۔ اکثر عملیات میں ماہ یا یوم یا تاریخ یا وقت کی قید کی رعایت اہل فن کے کلام میں پائی جاتی ہے اور ان سے بزرگان بھی نقل کر لیتے ہیں مگر اسمیں شرح صدر نہیں ہوتا بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اہل عزائم نے اس قید کو اہل نجوم سے لیا ہے جو کہ کواکب کو موثر اور خاص خاص اوقات میں عامل مانتے ہیں بزرگوں نے اس طرف التفات نہیں فرمایا اور ان سے نقل کر دیا احقر نے ان سب قیود کو مدت سے حذف کر دیا ہے۔ اور باوجود اس کے اثر پھر بھی ویسا ہی ہوتا ہے جیسا ان قیود کے ساتھ بتلایا جاتا ہے ۱۲ سواد عہ قولہ سبحان اللہ الخ یہ نہیں لکھا کہ کس مقصد کے لئے ہے مگر مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ دفع عدو کے لئے ہے ۱۲ سواد۔ سہ قولہ ہا ہو ہی۔ اسکے معنی معلوم نہیں ہوئے جسکو معلوم نہیں ہوئے جس کو معلوم نہ ہوں وہ اس کو نہ پڑھے اسی طرح یا بدوح ممکن ہے کہ مولانا کو معلوم ہوں ۱۲ سواد عہ قولہ خاتمہ۔ یہ لفظ اسی صورت سے لکھا ہے سمجھ میں نہیں آیا ۱۲ سواد۔

سفید نماند بعد ازاں چراغ نو نہد و آں را بر سبو چہ معکوس دارد و آنرا بر زمین پاک متعین کردہ بسوزد . و پنج فلوس زیرش نگاہ دارد بعدہ نیاز میر محی الدینؔ کردہ صدقہ دہد مگر سہ دفعہ یا ہفت بار کند ۔

عمل منقول از شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ برائے ام الصبیان

بخط خاص بروزؔ یکشنبہ اول در ہر ماہ کہ باشد از صبح دم تا چہار ساعت بعمل آرد . اول از رشتہ نیلگوں چہل و یک تار گرفتہ گنڈہ تیار سازد و سورہ یٰسین ہفت مرتبہ خواند بر ہفت گرہ گنڈہ مذکور وقف زند ۔

و قدرے شیرینی دفاتحہ و اخلاص و معوذتین خواندہ ثواب آں بروح پر فتوح حضرت غوث اعظمؔ رسانیدہ بر حاضرین تقسیم نماید ۔

دیگر ایں نقش بدوح نیز بنویسد و در موم جامہ گرفتہ در گلوئے طفل آویزد و گنڈہ را برائے احتیاط از آب و عرق در چرم گیرد گاہے از گلو جدا نہ سازد و پرہیز از گوشت مرغ و بیضہ و ماہی و شیر و جغرات وغیرہ ہر چہ از قسم شیر باشد واجب انگارد تا عمر دوازدہ سال و ہر سال ایں عمل کردہ باشد ۔ و بروز عمل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱	۳	۸	۳	۵
۶	۷	۱	۵	۱
۴	۳	[illegible]	۲	۷
۶	۳	۴	۴	۳
۳	۴	۳	۶	۴

مدام ہفت مسکین را طعام دہد و اگر دوازدہ سالہ گنڈہ سازد بترتیب مذکور چہل و یک گرہ دہد تا سورہ یٰسین چہل و یک مرتبہ خواندہ شود و چہل و یک مسکین را طعام خوراند و عامل مجاز است باینکہ برائے گنڈہ یکسالہ یکروپیہ چار آنہ و برائے گنڈہ

ؔ قولہ میر محی الدین ۱۲ ۔ اسمیں یہ شرط ہے کہ یہ اعتقاد نہ کرے کہ حضرت کی مدد اس میں کچھ مدد کرے گی ۔ ۱۲ اسرار ؔ بروز یکشنبہ اسمیں بھی اس مضمون کا اعادہ کرتا ہوں جو عنقریب اس قول کے حاشیہ میں لکھا گیا قولہ دوازدہ بھادروں ۔ ؔ یہاں بھی وہی حاشیہ ہے جو عنقریب اس قول کے متعلق لکھا گیا ہے میر محی الدین ۱۲ اسرار ۔ ؔ قولہ ۱۲ ہی خاص بخون مریط بنو ۔۔۔ خون سائل نجس ہے اس سے لکھنا جائز نہیں

بقیہ آگے

دوازدہ سالہ بچہ و پیہ از معمول گرفتہ خرچ خود و مساکین نماید۔

دیگر (بخط خاص) اگر زنے را اسقاط حمل میشود یا بچہ مردہ از شکم بیروں آمدہ باشد یا زندہ پیدا شود و مردہ باشد نقش ایں آیۃ کریمہ را بر پرچہ کاغذ صاف نوشتہ بر شکم آں زن بر بندد و چوں بچہ پیدا شود غسل دادہ تعویذ نہد و بعد حصول مراد بقدر استطاعت شیرینی نذر حضرت غوث الاعظم بخش کند آیۃ کریمہ ایں است۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ دباللہ ومن اللہ فاوجس منھم خیفۃ قالوا لاتخف وبشروہ بغلام علیھم فاقبلت امراتہ فی صرۃ فصکت وجھھا وقالت عجوز عقیم فقط

دیگر ایں عمل از مولوی الٰہی بخش کاندھلوی برائے مسان حاملہ کہ حمل او خام میرود ایں نقش مجرب است کہ ہیچ خلش نماند بخون[عہ] مرغ سفید بنویسد اما حمل از سہ چار ماہ باشد پس تعویذ کردہ بکمر زن بندد ایں است

١٧٧٣	٧٧ص	ع٥وغ٥	١٦١
١٧٨٦	١٧٨٠	١٧٧٥	١٧٧٦
١٧٨٤	١٧٧٢		١٧٧٩
١٧٩٩	١٧٧٧	١٧٧٩	١٧٩٩

وجعلنا بینک وبین الذین لا یومنون بالآخرۃ حجابا مستورا -و ایں مربع ہم بنویسد و درخانہ خالی اسم مریض و مادرش بنویسد بخون مرغ سفید[عہ]۔

دیگر بخط خاص عمل برائے دفع لاغری کودک مسکہ گاؤ بخور[عہ] چہل روز بر جسم طفل مالش نماید فرزند فربہ شود ترکیب ایں است کہ مسکہ گاؤ را یک صد و یک مرتبہ شوئیدہ بر وقت شوئیدن اول و آخر درود یازدہ یازدہ بار بخواند و ایں اسم را یک صد و یکبار ہنگام شوئیدن بخواند اسم ایں است۔ اُدُامُ[عہ] اسم تھا اکفر ہی اُصْلَاً اُصْلاً،

(بقیہ حاشیہ) اسلئے اس قید پر عمل نہ کرے انشاء اللہ تعالیٰ پھر بھی اثر ہوگا اور یہ نقش بھی لکھا ہے مجھ کو تحقیق نہیں کس اسم کا ہے بعد تحقیق عمل کرے ۱۲ اسعاد۔ عہ قولہ یکروپیہ چار آنہ۔ اجرت لینا رقیہ پر جائز ہے بشرطیکہ دھوکہ نہ دیا جاوے ۱۲ اسعاد۔

عہ بخون مرغ۔ خون سے لکھنا جائز نہیں اس قید پر عمل نہ کرے اور آگے جو نقش بیچ خطی لکھا ہے اس کی تحقیق کر بجا دے کہ کس اسم کا ہے ۱۲ اسعاد عہ حاشیہ الا بیان بھی ملاحظہ ہو ۱۲ اسعاد۔ عہ قولہ ادام الخ۔ عمل سے پہلے ان الفاظ کے معنی کی تحقیق شرط ہے ۱۲ اسعاد

گہلا گہلا گہلا گہلا ارحما برحما ترحما ادامیث بھث سوءٌ ہا فقط ایں عمل کمال مجرب است ایں عمل از مفتی الٰہی بخش صاحب رسیدہ است۔

دیگر عمل دستخط خاص منہار کی بھٹی اور پزاوہ اور آوہ کے باندھنے اور کھولنے کا۔ جلوائی[عہ] جلوائی کھولوں کھوں اھرن ماہی حضرت شاہ جمن حبتی جنتی۔ اور اگر باندھنا منظور ہو تو یوں پڑھے جلوائی جلوائی باندھوں باندھوں اھرن ماہی حضرت شاہ جمن جنتی جنتی۔ اور ترکیب یہ ہے کہ سات کنکر صحرا کے لے کر اوپر ہر کنکر کے سات سات مرتبہ پڑھ کر دم کرے اور بیچ بھٹی یا پزاوہ کے ڈالے خواہ کھولنا منظور ہو یا باندھنا ہو اور اس عمل کی زکوٰۃ یہ ہے کہ سوا دمڑی کے نخود و قند سیاہ لے کر جمعرات کے روز لڑکوں کو تقسیم کر دے زکوٰۃ کی شرط ضرور ہے بے زکوٰۃ نہ کرے۔ یہ منتر زکاری اور پھولوں کے باندھنے کھولنے کا۔ پھلوائی پھلوائی کھولوں کھولوں پھولوں کی جائی چار کھونٹ کھیتوں کی کھولوں کھوں دود کی جائے حضرت شاہ جمن حتی جنتی سب جگ میرا نام روشن اور اس منتر کو پھرتا جاوے اور لوبان کو آتش پر ڈال کر تمام کھیت کے گرد پھرے اور زکوٰۃ اس کی بھی سوا دمڑی کے چنے اور قند سیاہ ہے لڑکوں کو تقسیم کر دے۔

برائے حب دستخط خاص یحبونھم کحب اللّٰہ والذین اٰمنوا اشد حبا للّٰہ۔ اڑتالیس ہزار بار زکوٰۃ کے واسطے پڑھے بے تعداد[عہ] بے شرط بے قید مگر باوضو اور وقت معین اور پڑھنے میں بولے نہیں بعدہ کچھ وظیفہ مقرر کرلے کم سے کم سات بار بوقت حاجت سات ڈلی شکر کی لے اور اس پر پڑھ کر دم کرے اور طالب و مطلوب کے نام اور ان کے والدین کا نام بھی ہر بار میں پڑھے اور مطلوب کو کھلا وے اور صاحب

عہ قولہ جلوائی الخ۔ بعض الفاظ غیر مفہوم المعنی ہیں اور شاہ جمن کا نام بھی آیا ہے تو ان الفاظ کے معنی معلوم ہونا شرط جواز ہے اور نام اگر استعانت یا استغاثہ کے لئے ہے تو ناجائز ہے اور اگر محض توسل مقصود ہے تو جائز ہے اور دع ما یریبک الی ما لا یریبک پر عمل محض بے خطر ہے۔ اور ایک امر اس میں قابل تنبیہ یہ ہے کہ جس غرض کے لئے عمل کیا جاوے اس غرض کا مباح ہونا قواعد شرعیہ سے اول تحقیق کر لینا واجب ہے ۱۲ سواد۔ عہ قولہ بے تعداد یعنی ایام کی تعداد نہیں کہ کسے روز میں اس عدد کو ختم کرلے ۱۲ اسواد۔

زکواۃ اگر واسطے رفع مرتبہ اپنے کے چاہے تو سات دفعہ پڑھ کر مطلوب کے سامنے جاوے انشاءاللہ تعالیٰ مسخر ہوگا۔

دیگر اعداد متحابہ کے نقش مربع بھر سے عدد طالب یعنی کم کے نقش کو طالب اپنے بازو پر باندھے اور عدد زائد یعنی مطلوب کے نقش کو مطلوب کو کھلاوے اگر نہ کھلا سکے تو اس کے پاس تک پہنچاوے وہ دونوں عدد یہ ہیں۔ ۲۲۰ رک اور ۲۸۴ رفد اور لفظ رک اور رفد نقش کے نیچے لکھ بھی دے۔

برائے مقہوری[عـ] اعداد بخط خاص

سورۂ کوثر کو گیارہ سو گیارہ بار گیارہ روز تک بوقت زوال پڑھے اس طرح

یا اسرائیل[عـ] انا اعطیناک الکوثر یا سمحیائیل فصل لربک وانحر ان شانئک یا طاطائیل ھو الابتر۔

برائے پیدا کردن سارق و بعض بخط خاص

ہزار[عـ] در ہزار گرد آہنیں حصار حصار در حصار ابر ساصبر سا سار ساگرد ایں حصار سا سافعی فلا فدادام امرہا امرہا کہکلا کہکلا

اطلع ابلع سلع

جعل صعل

جعل اعجل اجل

اول دیر دو لمبدیو رحمتک یا ارحم الراحمین اس عبارت کو پینتالیس ہزار بار پڑھ کر بوقت سر درد اس نقش کو ایک پارہ آہن پر رکھ کر رکھ لے اور اس عبارت کو سات دفعہ پڑھ کر اور اس پر دم کر کے ان کے تلشت میں ڈالے اور جن جن پر شبہ ہو ان کے نام ٹھیکریوں میں لکھ

عـ قولہ قہوری اعدا جو درجہ انتقام کا جو گزہو اس سے زیادہ کے لئے عمل یا قصد کرنا جائز نہیں جیسا کہ بعض لوگ اہلاک تک کو جائز سمجھتے ہیں حالانکہ وہ بحکم قتل ہے جزائے دنیوی دیت و کفارہ میں بھی اور جزائے اخروی عقوبت میں بھی ۱۲ اسواد

عـ قولہ یا اسرائیل اسمیں استغاثہ بہ مخلوق ہے یہ کلمات ندائیہ نہ پڑھے محض نقل نہ دلیل جواز ہے نہ موجب [illegible] ۱۲ سواد

عـ قولہ ہزار در ہزار اس عبارت اور اس نقش کے گرداگرد کے کلمات کے معانی مفہوم نہ ہوئے اس لئے اس کو نہ کرے اور ممکن ہے کہ حضرت ناقل کو معلوم ہوں ۱۲ سواد

کر کہ کسے وزدنیست اسی طشت میں ڈالدے چور[عہ] کے نام کا ٹھیکرا یا کسے وزدنیست کا باہر نکل کر جا پڑے گا۔

ترکیب نقش قل ہو اللہ برائے ہر حاجت وکشاکش (بخط خاص)

دراول ماہ کہ خمیس[عہ] واقع شود آں روز ہر وقت کہ خواہد ایں نقش از لفظ قل پر کند اول بر قلم قل ہو اللہ تمام سہ بار دم کند بعدہ نقش درست کردہ از مقراض نقش را پارہ پارہ کند بہ مقراض جدا کردہ ہر یک را گولی بند دو بر ہر گولی سہ سہ بار قل ہو اللہ را بخواند ہمچنیں بوقت معین تا چہل ویک روز کند بعدہ ہمہ گولیہا را در دریا انداز د بعدہ یک تختی شہوت ویک قلم انار بیارد وآں نقش مذکور بوقت معین نوشتہ بر تختی نوشتہ شوئیدہ در دریا انداز دو روزمرہ بوقت معین نوشتہ باشد وبوقت شب سورۂ قل ہو اللہ دو صد بار خواندہ باشد وایں اسم ہم بخواند یا رحمٰن کل شئی ورا حمہ یا رحمٰن اول وآخر درود شریف ہمہ یک صد یک صد بار بخواند در چلہ پرہیز گوشت وپیاز ولہسن کند وبر پیشانی نقش یا اللہ یا اللہ یا اللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بنولسید۔

عمل بخط خاص | والقیت[عہ] علیك محبۃ منی ولتصنع علی عینی ہفت صد بار خواندہ بر شیرینی دم کردہ بمطلوب بخوراند اول وآخر درود شریف۔

برائے ادائے قرض (بخط خاص)

الم نشرح ہفتاد ویکبار بوقت معین خواندہ باشد۔

عہ قولہ چور کے نام کا ۱۲ لیکن اس کی بناء پر کسی کو چور سمجھ لینا حرام ہے ہاں بدون بدگمانی کے سراغرسانی کا مضائقہ نہیں ۱۲ اسواد

عہ قولہ خمیس ۱۲ اس میں وہی حاشیہ ہے جو اوپر اس قول کے تحت میں لکھا گیا ہے درماہ بجمادوں ۱۲ اسواد۔

عہ قولہ القیت علیك ۱۲ یہ عمل حب کا ہے ان اعمال میں یہ شرط ہے کہ جو درجہ حب کا واجب اس کے لئے تو ایسے اعمال جائز ہیں اور جو واجب نہیں وہاں دفع ضرر کی نیت سے یا اس نیت کی قید سے کہ جتنا درجہ مشروع ہو اس سے زیادہ اثر نہ ہو جائز ہے۔ اور بدون اس قید کے یا اس نیت سے کہ ضرور قوی اثر ہو یہ ناجائز ہے اور یہی حکم ہے تو بخلاف اہل ریاضت کا کہ نہ غیر مشروع کے لئے جائز جو معمول کے ذمہ واجب نہ تھا اور توجہ کے اثر سے اس سے وہ کام لیا جاوے کہ یہ جبر ہے جو غیر واجب میں ناجائز ہے ۱۲ اسواد۔

برائے رد کید اعداء (بخط خاص)

لایلاف چہل و یکبار بعد مغرب بخواند۔

استخارہ (بخط خاص)

ھو الحبیب الذی ترجی شفاعتہ بکل ھول من الاھوال مقتحم۔ بعد نماز تہجد تین سو بار گیارہ روز تک پڑھے اگر اس عرصہ میں مطلب نہ ہوا اور گیارہ روز پڑھے اگر نماز تہجد نہ ہو سکے بعد عشا پڑھے اگر جنگ و پریشانی خواب میں دیکھے کہ تا رہے اور اگر پانی اور مچھلی یا ر پڑھا نہیں گیا) وغیرہ دیکھے علامت کشائش ہے۔

عمل بخط خاص

انہ من سلیمان و انہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ان لا تعلوا علی و اتونی مسلمین زکوٰۃ اس کی اکتالیس روز میں سوا لاکھ بار پورا کرے اور کوئی پرہیز نہیں اور یہ شرط ہے کہ بوقت پڑھنے کے شروع میں درود شریف سات یا گیارہ بار پڑھے اور ہر روز چراغ خوشبودار تیل سے روشن کرے اور جب مطلوب کے سامنے جاوے اس آیت کو تین بار اور یہ شعر تین بار پڑھے

(بخط خاص)

بسم اللہ الرحمن الرحیم عـ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ			
الٰہی بحرمت اسم معظم			
اللہ	ص	م	د
۶۶	۹۰	۴۰	۴

بنام ہر چہار نوشتہ بخوردن دہد

اے زلف مسلسلت بلائے دل من — دے لعل لبت گرہ کشائے دل من

من دل ندہم بجز ورائے عـ دل تو، — تو دل نہ دہی بجز ورائے دل من

اور جب تسخیر حاکم کے لئے جاوے کھیعص یا کفیت سـ حم عسق یا محیط داہنے بائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کر کے پڑھے اور سامنے اس کے کھول دے۔

عـ نقش لا الٰہ کے نیچے کے خانوں میں یہ حروف اور اعداد صمد کے ہیں مگر خاصیت نہیں لکھی ۱۲۔ اسواد

عـ بجز ورائے دوسرا لفظ تاکید ہے اول کی۔ جیسے درداد یا راست درساں نیز ہم - ۱۲ اسواد

سـ یا کفیت یہ کفیت منادی نہیں بلکہ منادی مقدر ہے یعنی یا کافی اور یہ کیفیت صیغہ متکلم مجہول ہے یعنی اس کی برکت سے میرے سب کام بن گئے ۱۲ - اسواد۔

عمل بخط خاص اللھم فارج اللھم کاشف الغم مجیب دعوۃ المضطرین رحمان الدنیا و رحیمھا انت ترحمنی فارحمنی برحمۃ تغنینی بھا عن رحمۃ من سواک ۔

حکایت متعلق دعائے بالا بخط خاص

یکے از دوستانم جناب پاک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را بخواب دید در مجمعی وعرض مطالب خود نمود از ہجوم دیون وغلبہ دشمنان وخوف از پریشانی زمان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیکیے از حاضران کہ شناسائے ایشان بود اشارہ فرمودند کہ دعائے بشما تعلیم خواہد کرد برائے دعاء دیگر ارشاد فرمودند کہ ما بدولت او بجانب مغرب اشارہ فرمودند کہ ازیں طرف بشما ارسال خواہیم نمود ایشان قبل صباح برخاستہ انتظار آں آشنا نمودند چوں باو نخوردند سوال آں دعا نمودند او بعد تامل بدعائے مسطورہ بالا نشان داد وسبب آں چناں ذکر نمود کہ ایام واقعہ مولوی امیر علی رحمۃ اللہ یکے از بزرگان بخواب دیدند کہ درجائے لاشۂ بے سر افتادہ است وخون او جوش میزند درہماں قرب در مکانے جناب رسالت مآب تشریف میدارند ورو بقبلہ ایستادہ اند وچند اصحاب پس پشت حضرت ایستادہ ہمہ دست دعا ہستند وآں حضرت آبدیدہ شدہ ایں دعا مذکورۂ بالا می خوانند آں بزرگ را از ہیبت آں وقت الفاظ شروع ایں دعا بیاد نماند وبعد بیداری از بزرگان سند آں دعا از حصن حصین یافتند بالجملہ بعد آں تلاش دعائے ثانی بکمال تعطش نمودند مگر سعی ایشان فائدہ نہ داد۔ آخر بعد چند سال ایں دعا بدست آمد کہ مذکور می شود اللھم ذلک قلت فی کتاب الحق استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ؟ استغفر اللہ ولفظ استغفر اللہ صد بار تکرار کند۔ بعد نماز صبح بعد نماز مغرب یکبار وقصہ اش ایں است کہ بزرگے از ملک عرب وارد ایں دیار شدہ بود اتفاقاً دراثنائے سفر با ایشان ملاقی شدند وپریشانی شان دیدہ ایں دعا تعلیم نمودند احتمال قوی بلکہ یقین کامل شدہ کہ ایں دعا ہماں دعائے موعود ہست پس می باید کہ ہرکس ایں ہردو ادعیہ را جمع کردہ بخواند وآں دوست برکت مواظبت دعائے اولین از اکثر بلایا علی الخصوص دین نجات یافتہ بودند از نفحات الانس

دعا بخط غیر | اللھم[عہ] تب علی حتی اتوب و اعصنی حتی لا اعود وحبب الی الطاعات وکرہ الی الخطیئات

از حافظ محمد اسحٰق[عہ] بخط خاص،

غالباً درین نقش غلطی شدہ در خانہ دوم سطر اول ۲ باشد و در خانہ دوم سطر سوم ۸ باید فلیحرر واللہ اعلم۔

۴۹۹۹۲	۴۹۹۹۹	۴	۷
۶	۳	۴۹۹۹۶	۴۹۹۹۵
۴۹۹۹۸	۴۹۹۹۳	۲	۱
۴	۵	۴۹۹۹۴	۴۹۹۹۷

از خون مرغ سفید کہ اذان دادہ باشد بروز سہ شنبہ بنویسد و از زر گرد و تعویذیہ پیش از نقش بشکل جوش از مس نہار یعنی پیش

نقش دو پایہ یا باسط ہر روز یک نقش بنویسد برائے کشائش۔ بخط خاص

۷۸۶

۱۸	۴۸	۶
۱۲	۲۴	۳۶
۴۲		۳۰

سلححححح ملححححح مسلححححح

از طعام خوردن)، تیار کنانند و مریض نہار باشد و نویسندہ نیز نہار باشد و یکساں پرہیز از گوشت و بیضہ و از پکوان کڑاہی و اشیائے سفید ازیں قسم اشیا پرہیز کند فقط۔

عمل بخط غیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحفیظ یا سلام اللہ اکبر اللھم نجنا من کل آفاتھا یا اللہ یا رحمن یا رحیم یا سلام یا سلام یا سلام یا ستار یا غفار یا دافع البلیات الحفیظ یا سلام اللہ اکبر یا سلام یا سلام سلام۔

عہ قولہ اللھم تب علی خاصیت نہیں لکھی ۔ ۱۲ سوار

عہ قولہ از حافظ محمد اسحٰق اس عمل میں نقش کے اعداد اور اس کے برابر میں بہت سے حروف حائل دائے تین کلے اور اسکے بعد خون سے لکھنے کا مضمون سب مشتبہ یا ناجائز ہیں جن سے احتیاط واجب ہے ۱۲ سواد۔

ترکیب واسطے مرگی کے ع۵

روز یکشنبہ اول ساعت اڑہائی دن گھڑی سے پہلے سفید مرغ کے خون میں لکھ کر مریض کے

فسحح ۳۳ ۸ ۲۷ فسحح ۳۲ ۸ ۳۶ فسحح ۳۴ ۸ ۷ فسحح ۴ ۸ ۳۶

گلے میں باندھے اور پانچ ٹکے مریض سے لے کر بہ نیت پکا کر ثواب بروح خواجہ حسن بصری کو پہنچاوے وہ مرغ خود کھاوے۔

عمل بخط خاص ع۸۶ برائے آسیب

نادہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

ذلک تخفیف من ربکم و رحمہ فمن اعتدیٰ بعد ذلک فلہ عذاب الیم۔

فتیلہ آسیب نسخہ بخط خاص

علیقا ملیقا تلیقا و انت تعلم ما فی قلوبہم ملیقا

عحححححح بحق شاہ نوش عحححححح بحق شاہ نوش عحححححح بحق شاہ نوش

عمل بخط خاص برائے نوشانیدن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲	۷	۶
۹	۵	۱
۴	۳	۸

ولا یزید الظالمین الا خسارا

ع۵ قولہ ترکیب ۱۶ اس میں چند باتیں قابل تنبیہ ہیں ۱: وقت کی قید احکام نجوم سے ہے پس وقت کی قید کو ترک کر دیا جائے ۲: خون سے لکھنا جائز نہیں پس روشنائی یا زعفران وغیرہ سے لکھے ع۳ ثواب پہنچانے میں تفصیل ہے اگر استعانت یا استغاثہ مخلوق ہے جائز نہیں اگر محض ایصال ثواب بلا اعتقاد مذکور ہو تو جائز ہے ۴: اسی طرح نقش عزیمت میں جو چار شکلیں مرکب ہیں ف اور چند حاء اور بعض اعداد سے ان کی حقیقت بھی جب تک معلوم نہ ہو عمل نہ کرنا چاہیئے۔ ممکن ہے کہ حضرت کو اس کی حقیقت معلوم ہو اور ان سب تنبیہات کا اوپر بھی چند جا ذکر آیا ہے اور یہی تنبیہات قابل لحاظ ہیں۔ ما بعد کے عزائم و تراکیب میں فہرست اسماء کواکب کے (بقیہ آگے صفحہ پر)

عمل بخط خاص

نقش سورہ مزمل برائے دفع آسیب نوشیدن وبستن بر بازو۔

۲۱۵۶۷	۲۱۵۶۲	۲۱۵۶۹
۲۱۵۶۸	۲۱۵۶۶	۲۱۵۶۴
۲۱۵۶۳	۲۱۵۷۰	۲۱۵۶۵

اجازت از نواب قطب الدین صاحب

عمل بخط خاص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رب	من	قولا	سلام
سلام	رب	من	قولا
مشکل	رحیم	رب	من
کشاین	مشکل	رحیم	رب

برائے استحاضہ نوشتہ بنوشانند

فتیلہ اسیب از منقولات مولانا اسحق رح بخط خاص

فرعون بے عون ہامان
شمر بار عاد ثمود نمرود
ابلیس کلھم فی النار
جحیم جہنم سعیر سقر
لظی حطمہ ھاویہ دوزخ اشم

۸	۲۵۵۹	۲۵۶۲	۱
۲۵۶۱	۲	۷	۲۵۶۰
۳	۲۵۶۴	۲۵۵۷	۶
۲۵۵۸	۵	۴	۲۵۶۳

بقیہ حاشیہ) ختم تک بجز اعمال ذیل کے کہ ان کی حقیقت معلوم ہے ایک وہ جس پر برائے نوشانیدن اور اس کے نیچے ولایزداغ لکھا ہے کہ یہ نقش پندرہ کا اسم حوا کا ہے دوسرا وہ جو استحاضہ کے لئے لکھا ہے جس میں آیت سلام قولا لکھی ہے تیسرا نقش سورہ مزمل ۱۲ سواد۔ عــہ نقش پنج خطی۔ اوپر کا حاشیہ دیکھ لیا جاوے ۱۲

سہ قولہ علیقا ملیقا۔ اوپر کا حاشیہ دیکھ لیا جاوے ۱۲ سواد۔ (حاشیہ ہذا)

عــہ نقش در پنج خطی، جس کے بالکل اخیر کے خانہ میں ہندسہ ۲۵۵۸ لکھا ہے اوپر کا حاشیہ دیکھ لیا جاوے اور اس کے علاوہ اسمیں ایک امر در قابل تنبیہ ہے وہ یہ کہ جن فتیلوں میں آسیب جلیجا تا ہے چونکہ احراق ذی روح بلاضرورت شدیدہ جائز نہیں اس لئے ایسے فتیلوں میں میرا معمول ہے کہ یہ عبارت بڑھا دیتا ہوں کہ اگر نہ۔ گمریزد سوختہ شود۔ ۱۲ سواد

عمل بخط خاص عہ

٨	١١	١٤	١
١٣	٢	٧	١٢
٣	١٦	٩	٦
١٠	٥	٤	١٥

بنام ہر چہار در ساعت مناسب روز موافق شیرینی در دہن داشتہ بنویسد در طعام شیرینی مطلوب بخوراند۔

عمل بخط خاص عسہ

١١	٨	١	١٤
٢	١٣	١٢	٧
١٦	٣	٦	٩
٥	١٠	١٥	٤

بنام ہر چہار در ساعت مناسب در روز موافق برگ سیب در دہن داشتہ بنویسد و در گور کہنہ دفن کند۔

عمل بخط خاص سہ

۷۸۶.

٨	١١	١٨٠	١
١٧٩	٢	٧	١٢
٣	١٨٢	٩	٦
١٠	٥	٤	١٨١

للعہ

١١	٨	١	١٨٠
٢	١٧٩	١٢	٧
١٨٢	٣	٦	٩
٥	١٠	١٨١	٤

ہر دو نقش بہ ترکیب بالا۔

فہرست مہ اسماء کواکب بقید ایام

بخط خاص | روز شنبہ۔ زحل[١] مشتری[٢] مریخ[٣] شمس[٤] زہرہ[٥] عطارد[٦] قمر[٧] زحل[٨] مشتری[٩] مریخ[١٠] شمس[١١] زہرہ[١٢]

شب یکشنبہ۔ عطارد[١] قمر[٢] زحل[٣] مشتری[٤] مریخ[٥] شمس[٦] زہرہ[٧] عطارد[٨] قمر[٩] زحل[١٠] مشتری[١١] مریخ[١٢]

عہ نقش پنج خطی جس کے بالکل اخیر کے خانہ میں ہندسہ دس کا لکھا ہے اوپر کا حاشیہ دیکھ لیا جاوے ۱۲ اسواد۔
عسہ نقش پنج خطی جس کے اخیر خانہ میں ہندسہ ۵ کا لکھا ہے اوپر کا حاشیہ دیکھ لیا جاوے اور غالباً یہ عمل تفریق کا ہے جہاں شرعاً تفریق جائز نہ ہو وہاں اس کا کرنا مطلقاً جائز نہیں ۱۲ اسواد۔ سہ نقش پنج خطی جس کے اول خانہ میں ایک کا ہندسہ ہے اوپر کا حاشیہ دیکھ لیا جاوے۔ ۱۲ اسواد للعہ نقش پنج خطی جس کے اول خانہ میں ۱۸۰ لکھا ہے۔ اوپر کا حاشیہ دیکھ لیا جاوے۔ ۱۲ اسواد۔ مہ فہرست اسماء کواکب بقید ایام اوپر کا حاشیہ دیکھا جاوے اور یہ بھی واضح نہ ہوا کہ اس فہرست

روز یکشنبہ۔ شمس۱ زہرہ۲ عطارد۳ قمر۴ زحل۵ مشتری۶ مریخ۷ شمس۸ زہرہ۹ عطارد۱۰ قمر۱۱ زحل۱۲۔

شب دوشنبہ۔ مشتری۱ مریخ۲ شمس۳ زہرہ۴ عطارد۵ قمر۶ زحل۷ مشتری۸ مریخ۹ شمس۱۰ زہرہ۱۱ عطارد۱۲۔

روز دوشنبہ۔ قمر۱ زحل۲ مشتری۳ مریخ۴ شمس۵ زہرہ۶ عطارد۷ قمر۸ زحل۹ مشتری۱۰ مریخ۱۱ شمس۱۲۔

شب سہ شنبہ۔ زہرہ۱ عطارد۲ قمر۳ زحل۴ مشتری۵ مریخ۶ شمس۷ زہرہ۸ عطارد۹ قمر۱۰ زحل۱۱ مشتری۱۲۔

روز سہ شنبہ۔ مریخ۱ شمس۲ زہرہ۳ عطارد۴ قمر۵ زحل۶ مشتری۷ مریخ۸ شمس۹ زہرہ۱۰ عطارد۱۱ قمر۱۲۔

شب چہارشنبہ۔ زحل۱ مشتری۲ مریخ۳ شمس۴ زہرہ۵ عطارد۶ قمر۷ زحل۸ مشتری۹ مریخ۱۰ شمس۱۱ زہرہ۱۲۔

روز چہارشنبہ مثل شب یکشنبہ۔ **و شب پنجشنبہ** بر قیاس روز یکشنبہ **و روز پنجشنبہ** ہمچو شب دوشنبہ **و شب جمعہ** ہمچو روز دوشنبہ **و روز جمعہ** ہمچو شب سہ شنبہ۔

عمل بخط خاص[عـه] وانہ علی ذلک لشہید وانہ لحب الخیر لشدید سہ بار بر سہ پارہ کاغذ بمشک و زعفران نوشتہ تا سہ روز بخوراند یا بسیاہی نوشتہ بخوراند۔

عمل بخط خاص یا وہاب یکہزار و چار صد و چار دہ بار و بعد آں ایں دعا یا وہاب ھب لی من نعمۃ الدنیا والاخرۃ انک انت الوھاب یک صد بار وظیفہ برائے کشائش رزق ملقب بکیمیاء درویشان۔

عمل بخط خاص والقیت علیک محبۃ منی ولتصنع علی عینی بر پارہ کاغذ نام خود و نام مادر خود و نام مطلوب و نام مادر مطلوب و دیگر دوست اقربا آں مطلوب کہ باشد بدینطور الحب فلاں بن فلانہ علی حب فلاں بن فلانۃ و دوست فلاں بر پارچہ کاغذ بنویسد و تسبیح تیار کند و بر تسبیح مذکور سہ ہزار و یک صد و بست و پنج بار تا چہل روز بخواند مگر نان بے نمک خوردہ جائے خواندن بر دریا مقرر سازد و بر نعل[عـه] ایں شکل نوشتہ در آتش انداز دلسالہ درلن ولصرف بحق تعنق العجل الحب فلاں بنت فلاں علی حب

عـه قولہ انہ علی ذلک غالبًا یہ حب کے لئے ہے۔ ۱۲ سواد۔

عـه قولہ بر نعل۔ نعل سے مراد جوتہ نہیں بلکہ وہ ہے کہ نعل جو غیر مستعمل ہو اور شکل نوشتہ میں جو رموز و حروف غیر مفہوم ہیں ان کو حذف کر دے فائدہ علیہ نعل در آتش جو ایک محاورہ مشہورہ ہے جو کنایہ ہے اضطراب سے ایسے ہی اعمال سے ماخوذ ہے جو التہاب و اضطراب کے لئے مستعمل ہیں ۱۲ سواد۔

فلاں بنت فلاں ۔

عمل بخط خاص | یا عزیز ۱۰۵ بار معہ عدد تمام بخواند۔ سورہ لایلاف قریش ۱۵۲ بار زکوٰۃ دہد تا چہل روز و چہل و یکبار ہر روز وظیفہ کند ۔

برائے تھنبیلہ بخط خاص

بسم اللہ الرحمن الرحیم کالی گائے کالی کنبے کھائے چوچی جھاڑوں اپنی فلانی کا تھنبیلہ جائے بر ہار چہ گل وسم کردہ گرد پستان خود گرد کند سہ بار کند ا مازن در پردہ باشد ۔

ترکیب چلہ بخط خاص

ایک مکان تنہا مگر اتنا جس میں لیٹ سکے اور جو زیادہ ہو تو پردہ کر کے کم کرے خالی از متاع و اسباب پاک و صاف ہو اور نہیں تو لیپ لے سوائے پاخانہ اور پیشاب کے جس کی جائے بہت نزدیک ہو اس مکان سے نکلے نہیں خوراک ایک اناج سے افطار کرے جو نسا خوش آوے دھو کے سکھا کے چن کر کہ سوا اس کے دوسری چیز نہ رہے مرد سے پسوا کے رکھ لے اور وہ شخص پاک صاف ہو اور خوراک ہر روز سوا پاؤ سے زیادہ نہ ہو اور جو کچھ بچے کسی نیک آدمی کو یا خادم کو دے کتے کو یا کسی جانور کو نہ دے اور یونہی ضائع نہ کرے بے نمک اور تیل کے کھاوے اور جہاں کھانا پکے سوا اس خادم کے کوئی نہ آوے پانی دریائے جاری یا ہرٹ کا کنواں جس میں چمڑا نہ لگا ہو پینے میں کھانے میں وضو اور غسل میں اپنے اور خادم کے یا بہ ناچاری مٹی کے لوٹے سے اسوقت کسی کنویں سے بھرے جب اس میں کوئی ڈول چمڑے کا نہ بھرتا ہو چاہیئے کہ مکان پر سامان پانی دو چار گھڑے رکھے بعضی بار ضرورت ہوتی ہے اور سب کورے برتن ہوں پر ہیز ہر اس چیز سے جو جاندار سے تعلق رکھے کھانے پہننے چھونے دیکھنے یا اور کسی استعمال میں خادم نمازی دائم الصوم اور وہ بھی اسی پانی سے وضو اور غسل کرے اور اگر کسی چیز کو جو جاندار سے تعلق رکھتی ہو چھولے تو ہاتھ کو اسی پانی سے دھو ڈالے کپڑا ہر وقت پڑھنے کے بے سیا ہوا

کپڑا ایک دہی باندھے وہی اوڑھے اور سر ننگا رکھے ہر روز روزہ رکھے اور نہا کے پڑھے اور باوضو رہے اور بعد پاخانہ کے بھی غسل کرے درمیان زکوٰۃ اگر زنا سرزد ہو تو ہلاک ہو جاوے اور بعد زکوٰۃ۔ زکوٰۃ و اجازت باطل ہو جاوے اور بعضے اعمال میں خوف جان ہے۔

زکوٰۃ بخط خاص | یا رزاق چالیس روز میں بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) کے تعداد سے پڑھے اور سورۃ مزمل تین سو (۳۰۰) بار وظیفہ یا رزاق تین سو (۳۰۰) بار۔

عمل بخط خاص | یا باسط ..... ۱۲۵ تین چلوں میں اور ظرف میں عدد جمع شرط ہے وظیفہ یا باسط ۵۰۰ بار یا واسع تعداد اور چلہ اور وظیفہ مساوی اور متعلق اجناس ہے اور وجود شئے قلیل چاہیئے۔ قل اعوذ برب الفلق۔ قل اعوذ برب الناس ۱۲۵۰۰ بار جتنے دنوں میں ہو سکے بشرائط پڑھے وظیفہ ۱۰۰ بار وقت حاجت تین بار بہ نیت دفع سحر۔

عمل بخط خاص | سورۂ جن تین چلہ میں سوا لاکھ بار پڑھے بشرائط ثواب اس کا حضرت سلیمان[عہ] علیہ السلام کی روح کو بخشے آخر روز میں ایک شخص خوبصورت و مرد خوب وضع آوے گا وہ اصرار کرے گا کچھ کام کہو۔ اس سے حاضر رہنے کو کہے اور کوئی کام نہ کہے ورنہ وہی کام انجام کر کے عمل میں نہ رہے گا یا تین چلہ تک ہر روز تین سو بار پڑھے اور بعد اس کے بہ پرہیز گائے کے گوشت اور مچھلی کے تعداد بے ناغہ پوری کرے اور کثرت درود شریف کی باقی وقت میں کرے وظیفہ تین بار ہر روز جو وظیفہ قضا ہو تین دن تک تو فقط قضا کو ادا کرے اور تین روز کے ایک ہفتہ علاوہ قضا کے پانچ سو بار یومیہ اسماء کا اور پچاس بار سورتوں کا پڑھے اور ایک چلہ ۳۹ روز تک ایکہزار بار اسماء اور سو دفعہ سورتیں (عبارت آئندہ ایک کنارہ پر لکھی ہے معلوم نہیں کس سے مرتبط ہے وہ یہ ہے)۔ اور قضا چلہ کے عمل بالکل باطل ہو جاتا ہے۔

برائے بواسیر بخط غیر | یا رحیم کل صریخ و مکروب یا رحیم در روز دو شنبہ[عہ] بعد طلوع

عہ قولہ حضرت سلیمان علیہ السلام۔ مگر نیت فقط ایصال ثواب ہو استعانت و استغاثہ نہ ہو ۱۲ اسرار۔

عہ بواسیر۔ روز دو شنبہ اس قید کو چھوڑ دے کہ احکام نجوم سے ہے ۱۲ اسرار۔

آفتاب تا آخر روز ہر وقت کہ خواہد نوشتہ بر ناف بندد۔

ترکیب[عہ] جھاڑ دو آدھا سیسی بخط خاص

اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف۔ کالی چڑی چھنکلی بس کے گوبھی کھا۔ راٹھو محمد جھاڑ دوا دھا سیسی جا بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ چہار خط بشکل مربع بکشند و بر گوشہ ہا خطوط مواب بکشند یازدہ یازدہ اول از یک گوشہ باز مقابل او در قطر بانہ از طرف باقی و ہمچناں مقابل او و صاحب درد جانب درد اگر فتہ باشد
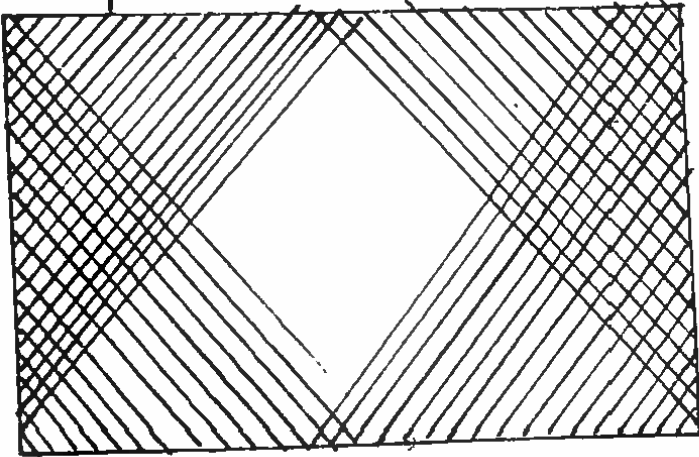
تدبیر سحر بخط خاص

اگر کسے را سحر کردہ باشند و بہیچ وجہ دفع نہ شود باید کہ ایں دعا را و اسما را بمشک و زعفران در پیالہ چینی و یا کٹورہ بنویسد و بشوید و بدہد در حال عارضہ رفع گردد۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم سبحان اللہ سبحان اللہ و عظمۃ اللہ و برھان اللہ و صنع اللہ و بطش اللہ و کبریاء اللہ و جلال اللہ و کمال اللہ و من اللہ و لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ اجمعین جلبوش[عسہ] ملیوس ایراوس منطوس و ملتونس ما افنا رو و ماذرنا درونا انغنوس برحمتک یا ارحم الراحمین تا ہفت روز بخورد۔

عمل[سہ]۔ یکتب ہذا السطر فی ورقۃ ذھب و یجعلھا تحت لسانک فانہ لا تنزال قائما ما دامت الورقۃ تحت لسانک غسلسق لام ع ط ط ۲ ۹۔

عمل۔ آش[للعہ] آش دریاش ساوریاش وش وثاث تیلو ہذہ الکلمات للامساک۔

عہ قولہ ترکیب جھاڑ اسمیں بعض الفاظ کے معنی معلوم نہیں اور بعض کلمات استغاثہ کے ہیں ان کو حذف کردے ۱۲ سواد عسہ قولہ جلبوس الخ جب تک معنی کی تحقیق نہ ہو عمل نہ کرے ۱۲ سواد سہ عمل ظاہرا امساک کے لئے ہے ۱۲ للعہ آش اور اس کے بعد جو اکتب سے شروع ہوا ہے اور اس کے بعد جس میں ملکاس لکھا ہے ان سب میں

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

عمل ۔ اکتب ہذہ الاسماء بمداد علی الاحلیل کسعلیفعلیل

عمل ۔ بلحکاس یا مذورقہ قصنہ یکتب فیہا بابرۃ نحاس وتضعہا تحت لسانک بعد ان تجز ہا بعود ۔

کلعنعلسلعکلسم

متصل کا حاشیہ معروض ہے ۱۲ سواد تبہر رقی کے متعلق بہت سے احکام رسالہ التقی فی احکام الرقی میں مذکور ہیں ملاحظہ فرمائیں جاویں۔

وھھنا انتہت حواشی الخصص الاربعۃ المسماۃ بالسواد وبقیت حواشی الحصۃ الخامسۃ الملقبۃ بالمداد وقانی فیما بعد بعون اللہ واھب السداد والرشاد ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً ومصلیاً

دیباچہ حصہ پنجم بیاض یعقوبی

بعد حمد وصلوٰۃ عرض رسا ہے خاک دربارہ گاہ اشرفی محمد مصطفےٰ بجنوری مقیم میرٹھ محلہ کرم علی کہ یہ مجموعہ ہے چند نسخوں کا اور یہ یادگار ہے عالم بے عدل فاضل بے مثل محقق اجل مدقق بے بدل کشاف حقائق حلال دقائق حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی قدس سرہ العزیز کی اور یہ ایک جزو ہے منجملہ پانچ اجزاء بیاض کے ایک جزو میں مکتوبات ہیں حضرت مخدوم کے اور ایک یہ ہے اور ایک میں متفرقات ہیں۔ اس بیاض کو حضرت امام المحققین راس المدققین حکیم الامت مرشدی و مولائی حضرت مولانا اشرف علی صاحب مدظلہم نے مولانا قدس سرہ کے ورثا سے حاصل کر کے صاف کرایا اور مکتوبات و دیگر حصص پر خود نظر فرما کر طبع کرا دیا اور اس طبی حصہ میں چونکہ بہت جگہ مشکوک تھیں اور بہت طبی اصطلاحات تھیں اس وجہ سے اس پر نظر کرنے کی خدمت اس حقیر کی سپرد فرمائی۔ ایسے بڑے فاضل اجل کی تحریر پر نظر کرنے کا نام لینا تو چھوٹا منہ بڑی بات ہے احقر نے صرف حضرت مولانا مدظلہم کے حکم کی تعمیل کی اور اس طبی مجموعہ کو از اول تا آخر حرفاً حرفاً دیکھا بلکہ جہاں ضرورت سمجھی بعض ماہرین فن طب سے بھی مشورہ کیا۔ اور بعض غریب اصطلاحات کو ان کی امداد سے حل کیا بعض نسخوں کے کسی کتاب سے مقابلہ کرنے میں بھی ان سے مدد ملی اب ناظرین کی خدمت میں چند باتیں عرض ہیں۔

(۱) بعض الفاظ غریب اس مجموعہ میں آئے ان کا حل بین السطور یا حاشیہ پر

کر دیا ہے اور اکثر جگہ حوالہ کتاب کا بھی دیدیا ہے۔ اور جہاں باوجود کتب لغت وغیرہ میں تلاش کرنے کے کوئی لفظ حل نہ ہو سکا وہاں لکھ دیا ہے کہ یہ سمجھ میں نہیں آیا مصنف قدس سرہ کی طرف سے اعتذار ایسے الفاظ لکھنے کی بابت یہ ہے کہ حضرت کو کوئی کتاب طب کی لکھنا مقصود نہ تھی صرف یادداشت کے طور پر جیسے سنا لکھ لیا ۔

(۲) بعض نسخوں میں ناجائز اشیاء بھی شامل ہیں ان کا حکم شرعی حاشیہ پر لکھ دیا ہے۔ اجمالاً اعتذار حضرت مصنف قدس سرہ کی طرف سے ایسے نسخوں کے درج کتاب کرنے سے یہ ہے کہ ایسے نسخے لکھنے سے یہی مقصود نہیں ہوتا ہے کہ کوئی مسلمان اس کو بنائے اور استعمال کرے بلکہ اس کی ایک خاصیت کا بیان ہوتا ہے ممکن ہے کہ کسی غیر مسلم کے کام آوے۔ یا مسلم اس کو عند الاضطرار استعمال کر سکے یا کسی کو اس ناجائز جزو کا بدل معلوم ہو یا آئندہ ملجاوے تو اس کو بنا سکے اور استعمال کر سکے اور بعض نسخے اس قسم کے بھی ہیں کہ مسلمان کو ان کا بنانا جائز نہیں مگر تیار شدہ کا استعمال درست ہے (جیسا کہ کتاب ہذا کے حواشی کے دیکھنے سے معلوم ہوگا ۔)
اور تتبع کیا جاوے تو یہ سلف سے بھی منقول ہے مثلاً علامہ دمیری نے حیوۃ الحیوان میں بہت سے حیوانات غیر ماکول کے اجزا کے خواص یا کسی حیوان ماکول کے بول وبراز کے خواص لکھے ہیں جن کا استعمال یقیناً ناجائز ہے ۔

(۳) بعض جگہ نسخہ کی ترکیب میں کوئی لفظ یا کوئی عبارت فارسی ہے کوئی اردو اس سے اعتذار یہ ہے کہ حضرت قدس سرہ پر حالت جذبۂ محبت الٰہی غالب رہتی تھی حتیٰ کہ تحقیقاً سنا گیا کہ بعض دفعہ اپنا نام بھول جاتے تھے۔ یہ اثر بھی اسی کا ہے کہ فارسی لکھتے لکھتے خیال نہ رہا اردو لکھنے لگے یا بالعکس اور چونکہ طب کو حضرت کچھ مہتم بالشان اور مایۂ امتیاز نہیں سمجھتے تھے اسواسطے اس کا کچھ اہتمام بھی نہ کیا ہوگا کہ بعد میں اس کو بنا دیا جاوے۔ یہی وجہ ہے کہ اس طبی حصہ میں ایسا ہوا ہے، کہیں کسی اور تصنیف میں یا مکتوبات میں ایسا نہیں ہوا۔ دیگر بزرگوں سے بھی ایسا منقول ہے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب ایک مرتبہ کچھ لکھ رہے تھے ذکر اللہ کا

ایسا غلبہ ہوا کہ لفظ اللہ اللہ کئی سطر تک بجائے مضمون کے لکھتے چلے گئے۔ یہ حالت بالکل اس کی مصداق ہے ؎

قافیہ اندیشم و دلدار من ‌‌‌ گویدم مندیش جز دیدار من

غلبۂ محبت الٰہی اور توجہ الی اللہ میں ایسا ہونا تعجب کی بات نہیں اطبائے متقدمین کو دیکھئے کہ وہ لوگ مشغول فی فن الطب والتدوین تھے اور ان کی نظر اصل مقصد پر تھی تو ان کی عبارتیں جامع مانع نہ ہوتی تھیں حتیٰ کہ بہت سے الفاظ ان کے قلم سے عربی عبارت میں بھی فارسی اور دیگر زبانوں کے نکل گئے حالانکہ ترجمہ ان کا عربی زبان میں بہت آسانی سے ہو سکتا تھا مثلاً بیض نیمبرشت کہ نیمبرشت فارسی کا لفظ ہے متقدمین میں سے کسی کے قلم سے نکل گیا اور آج تک مستعمل ہے اسی طرح خشک ریشہ کا لفظ بے تکلف کتب طب میں موجود ہے۔ قانون شیخ الرئیس پر متاخرین اطبا کا اعتراض ہے کہ عبارت اس کی اچھی نہیں۔ علیٰ ہذا مثنوی مولانا روم پر شعراء کا اعتراض ہے کہ شاعری اس کی سست ہے ان نظائر سے مولانا قدس سرہ کا اعتذار کہیں فارسی اور کہیں اردو لکھنے کے متعلق صاف ظاہر ہے جب کہ اہل فن نیمبرشت اور خشک ریشہ کے استعمال میں اور عبارت غیر جامع مانع ہونے میں اس وجہ سے معذور سمجھے گئے ہیں کہ ان کی نظر اصل مقصود پر تھی الفاظ و عبارت کی طرف سے ذہول ہو گیا تو وہ عارف جو مستغرق فی ذکر اللہ ہو کیوں معذور نہ سمجھا جائے خاص کر اس فن کے متعلق جس کو وہ مایۂ ناز و امتیاز بھی نہ سمجھتا ہو بلکہ اس میں انہماک کو تضییع وقت کہتا ہو۔ اس تقریر سے اعتذار حضرت قدس سرہ کا ثابت ہو گیا۔ اب شاید کوئی کہے کہ صاحب کتاب اس میں معذور سہی لیکن ناقلین کو چاہیئے تھا کہ ایسی عبارتوں کو درست کر دیں اور ایک جنس کی عبارت خواہ اردو یا فارسی کر دیں اس کا جواب یہ ہے کہ ان کا بدلنا ان کی اس حالت کی یادگار کو مٹانا ہے جس سے یہ اختلاط ناشی ہوا۔ آخر کوئی بات تو ہے کہ کتب طب میں کسی نے یہ نہ کیا کہ نیمبرشت اور خشک ریشہ کو بدل کر دوسرا لفظ رکھ دیا ہوتا بلکہ اپنی تصنیفات میں بھی ان لوگوں نے جنہوں نے قانون شیخ

کی عبارت پر اعتراض کئے یہی لفظ استعمال کئے ہیں جب کہ طبی اساتذہ کے ساتھ یہ معاملہ کیا جاتا ہے تو مقبولان الٰہی کے ساتھ جو معاملہ ہونا چاہیئے ظاہر ہے ان کی تو ہر ادا عند اللہ مقبول ہوتی ہے۔ دیکھو حضرت موسٰی علیہ السلام کی زبان میں لکنت تھی اور حق تعالی نے آپ کو فرعون کی طرف تبلیغ کے لئے مبعوث فرمایا ظاہر ہے کہ تبلیغ کے لئے بہت طلاقت لسان کی ضرورت تھی اور حضرت موسی علیہ السلام نے دعا میں اس کا اظہار بھی فرمایا۔ لا ینطق لسانی اور رفع لکنت کی استدعا کی واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی۔ لیکن اس کا پورا ازالہ نہیں فرمایا گیا بدلیل قول فرعون ولا یکاد یبین اور تبلیغ میں خارج ہونے کا تدارک اسطرح کیا گیا کہ حضرت ہارون علیہ السلام کو آپ کے ساتھ شریک کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مولائی و مرشدی حکیم الامت مدظلہ نے اس مجموعہ طبی کے کسی لفظ میں تغیر و تبدل نہیں کیا حتی کہ بعض عبارتیں اس میں ایسی بھی ہیں کہ کسی وجہ سے ان کا اگلا یا پچھلا حصہ جاتا رہا ہے اس وجہ سے اُن سے کوئی مطلب مفہوم نہیں ہوتا لیکن ان کو بھی علیحدہ نہیں کیا اور تبرکاً و تیمناً قائم رکھا ہے ان کا کتاب میں رکھنا بیکار سا معلوم ہوتا ہے لیکن اہل محبت اس کی قدر جان سکتے ہیں۔ وللناس فیما یعشقون مذاہب احقر کا خیال تو یہ ہے کہ اگر کوئی اس کتاب میں ان نسخوں کو لکھے جن میں اردو فارسی عبارت مختلط ہے تو اسی طرح لکھے کیونکہ اہل اللہ کی زبان کا بھی ایک اثر ہوتا ہے مضمون حدیث کم من اشعث اغبر لو اقسم علی اللہ لابرہ قطب عالم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ سے دو شخصوں نے سفر کے متعلق رائے لی کہ ہم سلطانی راستہ سے جائیں یا دوسرے راستہ سے ایک کو تو حضرت نے سلطانی راستہ سے جانے کا مشورہ دیا اور دوسرے کو دوسرے راستہ جانے کا لیکن اس نے اس مشورہ کے خلاف کیا جس کو دوسرے راستہ سے جانے کو فرمایا تھا اور وہ بھی سلطانی راستہ سے گیا اس کو سخت تکلیفیں پہنچیں اور جس کو سلطانی راستہ سے جانے کو فرمایا تھا اس کو اسی راستہ میں کوئی تکلیف نہیں پہنچی پھر حضرت سے پوچھا گیا کہ یہ کیا بات تھی کیا حضرت کو منکشف ہو گیا تھا

کہ اس کو اس راستہ میں تکلیف پہنچے گی اس واسطے منع فرمایا تھا۔؟ فرمایا نہیں ویسے ہی زبان سے نکل گیا تھا سچ ہے ؎

می دہد یزداں مراد متقیں ۔ تو چنیں خواہی خدا خواہد چنیں

کسی شاعر نے مثنوی کی شاعری کو سست کہا اور اصلاح دی۔ مثنواز نے بشنواز نائی نے پھر مثنوی کو اٹھا کر دیکھا تو یہ شعر نکلا ؎

اے سگ ملعون چہ عوعو میکنی ۔ مثنویم را تو مثنو می کنی

یہ اعتذار ہے حضرت قدس سرہ کی طرف سے اردو فارسی عبارت مختلط ہونے وغیرہ کا اور یہ خیال بالکل بے اصل ہے کہ حضرت کو فارسی عبارت لکھنا نہ آتی ہو گی کیونکہ حضرت کا علم و فضل ایک دنیا کو معلوم ہے اور اسی کتاب کے دیگر حصص میں مکتوبات وغیرہ کے دیکھنے سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے اور اس طبی حصہ ہی میں بعض ان نسخوں کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے جو حضرت کی ایجاد ہیں جن میں ان کا مزاج بھی لکھا ہے کہ فلاں درجہ میں مع کسر سے زائد حار ہے مثلاً اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت کو فن طب کی بھی پوری دستگاہ تھی پھر جو شخص نئے نسخے ترتیب دے سکتا ہے اس کو عبارت نہ لکھ سکنا کیا معنی؟ اور صحیح روایات سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت قدس سرہ کو ہر علم و فن سے مناسبت تھی اور تحصیل کا شوق تھا۔ تقیید اور یہ تمام اعتذارات ان مقامات کے متعلق ہیں جو خود حضرت قدس سرہ کے دستخط خاص کے لکھے ہوئے ہیں ورنہ بہت سے مقامات ایسے بھی ہیں جو دوسروں کے ہاتھ سے لکھے ہوئے ہیں جن میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ بعد وصال حضرت کے کسی نے لکھدئے دوسرے یہ کہ حضرت سے کسی نے کسی نسخہ کا ذکر کیا حضرت نے بیاض اس کے حوالہ کردی کہ اس میں لکھدو تو اس میں کسی عذر کی حاجت ہی نہیں اور ایسے مقامات پر بخط غیر لکھ دیا گیا ہے۔ **یادداشت**۔ اس طبی حصہ میں جو کچھ بین السطور یا حاشیہ پر لکھا ہوا ہے وہ خاکسار محمد مصطفیٰ کا مضمون ہے اور اسکے ختم پر لفظ مداد لکھدیا ہے مگر سب پر حضرت مولانا حکیم الامۃ مدظلہ کی

اجمالی نظر ہو چکی ہے اور کہیں کہیں حضرت حکیم الامۃ مدظلہ کا مضمون بھی ہے وہاں
اسم گرامی حضرت کا یا لفظ سواد لکھا ہے۔ طالب دعا محمد مصطفےٰ۔
۱۰ رجب المرجب ۱۳۴۴ھ ہجری۔

یادداشت دیگر ۔ چونکہ اس کتاب میں نسخے ہر طرح کے ہیں کوئی بہت اعلیٰ
درجہ کا ہے کوئی کم درجہ کا اسواسطے تین درجے درجۂ اول و دوم و سوم قرار دے
کر فہرست میں اکثر نسخوں کے سامنے لکھ دیا ہے۔

حصہ پنجم طبیات

(یعنی نسخجات وادویات)

تریاق فاروق الصحۃ کہ میر محمد باقر داماد بہ ہندوستان فرستاد صفت آں

(بخط غیر)

مخلصہ[عہ] اصفہانی (۲۸) مثقال، قرص[عہ] اسقیل (۲۸) مثقال، قرص اندر وخوردن (۲۴ ل)، فلفل سیاہ (۲۴ ل)، دار فلفل (۲۴ ل)، دار چینی (۲۴) زعفران (۳۰ ل) ماميران (۳۰ ل)، آملہ منقی (۲۰ ل)، ہلیلہ کابلی (۲۰ ل)، ابریشم مقرض (۲۰ ل)، عود خام (۲۰ ل) مصطگی روغن بلسان (۲۰ ل)، روغن نارجیل (۲۰ ل)، افیون (۱۵ ل)، فلفل ابیض (۱۴ ل)، درونج عقربی (۱۴ ل)، زرنباد شیریں (۱۴ ل)، تخم شلغم بری (۱۲ ل)، ثوم بری (۱۲ ل)، پوست اترج (۱۲ ل)، خصیۃ الثعلب (۱۲ ل)، ریوند چینی (۱۲)، غاریقون سفید (۱۲) زنجبیل (۱۲ ل) بہمن سفید (۱۲ ل) ہیل[عہ] بوا (۱۲ ل)، ورق گلسرخ ۱۲ ل، تخم بادرنجبویہ (۱۰ ل)، ورق بادرنجبویہ ۸ ل، گاؤزباں (۸ ل)، گل گاؤزباں (۶ ل)، اشنہ سفید خوشبو (۱۰ ل)، تخم فرنجمشک ۱۰ ل، لسان العصافیر ۱۰ ل، قاقلہ صغار وکبار (۱۰-۱۰ ل)، قرنفل (۱۰ ل)، جدوار خطائی مجرب

عہ مخلصہ اصفہانی - ایک بوٹی ہے جو ہر قسم کے زہر کی تریاق ہے اور مقوی اعضاء رئیسہ ہے کتب طب میں عام طور سے مذکور ہے مگر آجکل دستیاب نہیں ہوتی اور کوئی دوسرا نام بھی اس کا نہیں - عہ قرص اسقیل - ایک مرکب نسخہ ہے جو قانون اور دیگر کتب طب میں مذکور ہے جز واعظم اسکا اسقیل ہے اسکا دوسرا نام عنصل ہے ہندی میں جنگلی پیاز کہتے ہیں ۱۲ - اور قرص اندروخوردن بھی مرکب نسخہ ہے جو قانون شیخ جلد سوم میں اقراص میں مذکور ہے ۱۲ امداد عہ ہیل بوا الائچی کو کہتے ہیں آگے سطر ۲ میں قاقلہ صغار وکبار موجود ہے لہذا ہیل بوا زائد معلوم ہوتا ہے۔

۱۲ امداد

۴ ال، جوزبوا (۱۰ ال)، ببباسہ (۱۰ ال)، بہمن سرخ (۱۰ ال)، فراسیون[عہ] (۱۰ ال)، مرصاف مکی (۱۲ ال)،
حب الغار (۱۰ ال)، سیلخہ (۱۰ ال)، قرفہ (۱۰ ال)، نعناع یابس (۱۰ ال)، خولنجان (۱۰ ال)، کندر ذکر
۱۰ ال)، سعدکوفی (۱۲ ال)، سنبل الطیب (۱۲ ال)، انیسون (۱۰ ال)، نانخواہ (۶ ل)، اسارون (۶ ل)،
اسطوخودوس (۶ ل)، ایرسا (۶ ل)، سوسن سفید (۶ ل)، کردیا (۶ ل)، شیطرج ہندی (۶ ل)،
فاشرا[عہ] (۶ ل)، عاقرقرحا (۶ ل)، قسط تلخ (۶ ل)، قصب الزریرہ (۶ ل)، زرنب (۶ ل)، ۔
خبطایانا (۶ ل)، ثنتاقل (۶ ل)، فقاح اذخر (۶ ل)، کبابہ چینی (۶ ل)، ساذج ہندی (۶ ل)،
پوست بیرون پستہ (۶ ل)، مشک طرامشیع (۶ ل)، نارمشک (۶ ل)، بزرالبنج (۶ ل)،
سفید درشیر[تخم] پروردہ۔ طباشیر سفید (۶ ل)، زرشک منقی (۶ ل)، فطراسالیون[عہ] (۶ ل)،
کتیرا (۱۰ ل)، صمغ عربی (۱۰ ال)، میعہ سائلہ (۴۲ ل)، رب السوس (۱۲ ال)، کمافیطوس[عہ] (۶ ل)،
کمازریوس (۶ ل)، صندل سفید (۶ ل)، صندل زرد (۶ ل)، مروارید ناسفتہ (۶ ل)، سید (۶ ل)،
کہرباشمعی (۶ ل)، طین ارمنی (۶ ل)، طین مختوم (۶ ل)، فوالیہود[عہ] (۶ ل)، مقل ازرق (۶ ل)
مومیائی کانی (۷ ل)، لک مغسول (۷ ل)، مغاث (۵ ل)، افتیمون (۵ ل)، سیسالیوس[عہ]
۵ ل)، لاجورد مغسول، (۵ ل)، تخم کرفس (۴ ل)، حب بلسان (۴ ل)، عود بلسان (۴ ل)، ۔
زراوند مدحرج (۴ ل)، زراوند طویل (۴ ل)، حماما (۴ ل)، حرف بابلی (۴ ل)، حلتیت طیب
(۴ ل)، صعتر بری (۴ ل)، کشنیز خشک (۴ ل)، فرفیون (۴ ل)، دوقو (۴ ل)، سکبینج (۵ ل)، قند
۵ ل)، عصارہ لحیۃ التیس (۱۰ ال)، اشق (۳ ل)، یاقوت[عہ] سرخ ورمانی (۳ ل)، زمرد سبز (۳
ل)، عقیق (۳ ل)، زبرجد شفاف (۲ ل)، فادزہر اصطہبانی[سلہ] (۷ ل)، عنبر اشہب (۷ ل)،

عہ فراسیون۔ گندنا جبلی است ۱۲ عہ فاشرا لغاز موحدہ بنا تے است کہ ہزار جشان نامند ۱۲ امداد عہ فطرا سالیون تخم کرفس کوہی است ۱۲ امداد عہ کمافیطوس لکہ دندہ است ۱۲ امداد للعہ سہوکاتب است صحیح قفر الیہود است و آں دوائے است کیابیہ کہ در منافع قریب مومیائی است ۱۲ امداد عہ سیسالیوس۔ تخم درخت حلتیت است ۱۲ امداد عہ غالباً یاقوت سرخ درمانی است سرخ قسمے است درمانی قسمے دیگر دلیل برایں آں کہ بغیر آں کل تعداد ادویہ ۱۲۴ نمی شود چنانکہ مصنف قدس سرہ تصریح کردہ ووزن رمانی ہم (۳ ل) باشد ۱۲ امداد
سلہ لفظ اصطہبانی در ہیچ کتاب یافتہ نشد نہ در لغت و نہ در مفردات عادات غالباً سہوکاتب است وصحیح خوانی

مشک خالص تبتی (۷ل)، ورق نقرہ (۵ل) نبات سفید (چہار جز یا سہ) عرق جدوار خطائی۔ عرق مخلصہ اصفہانی۔ عرق زرنباد شیریں مقدار حاجت داخل صموغ یعنی در آں صموغ تر کردہ بدارند۔ عرق بہار (۵ ل) عرق فتنہ (۵ ل) عرق دار چینی (۵ ل) عرق قرنفل (۵ ل) گلاب مکرر (۱۰۰ درم) عرق بیدمشک (۱۰۰ درم) عسل بقوام آوردہ سہ وزن ادویہ روغن بادام تلخ روغن بادام شیریں بمقدار حاجت صموغ را جمیعًا الا مصطگی در عرق مخلصہ و عرق جدوار و عرق زرنباد بخیسانند و اندک عسل دراں ریختہ یک شبانہ روز بگذارند و عنبر را در عسل جدا گانہ بگذارند و ہمچنیں مومیائی را جدا گانہ در عسل بگذارند و ادویہ را بروغن بلسان و روغن نارجیل و روغن بادام شیریں و تلخ دمیعہ سائیلہ چرب کنند و مشک را جدا بکوبند بعد ازاں فادزہر را بکوبند و ہمچنیں زعفران و جدوار را جدا جدا بکوبند و افیون را در عرق فتنہ و عرق دار چینی و عرق قرنفل بخیسانند و چوں عسل بقوام آید و از آتش بردارند و اول صموغ را دراں حل کنند پس جواہر را کہ خوب نرم کردہ باشند بعد ازاں ابریشم مقرض پس عنبر گداختہ و مومیائی و فادزہر و جدوار و افیون و زعفران بہمیں ترتیب کہ ذکر شد بعد ازاں ادویہ چرب کردہ پس مشک آنگہ طلا و نقرہ پس جہد بلیغ نمانید کہ ادویہ خوب مخلوط شود و در ہاون نہادہ خوب بکوبند پس در ظرف چینی یا زجاجی کردہ نگاہ دارند و بعد از شش ماہ استعمال نمانید شربتے ازآں یکدانگ است تا یک مثقال دریں ترکیب یکصد و بست و چہار جز واست سواء نبات و گلاب و عرق وزن آں یکہزار و دو بست و ہفت مثقال است مزاج معتدل است مائل بحرارت و خشکی است در درجہ سیوم۔

(بقیہ حاشیہ) است زیراکہ فادزہر دو قسم می باشد کانی و حیوانی کانی زہر مہرہ است و حیوانی سنگے است کہ در بطن بعضے حیوانات تکون می یابد ۱۲ امداد فائدہ نسخہ تریاق ذرع الصحۃ در قرابادین بقائی جلد ۲ موجود است و بایں نسخہ قدرے اختلاف دارد پس در نسخہ ذکائی ایں ادویہ زائد است۔ بادیاں (۷ل) اصل السوس (۷ل) ورق طلا (۴ل) و ایں ادویہ در وے نیست مامیران حماما بکینج مصارہ الحیۃ التیس ۱۲ امداد ع عرق فتنہ کا نسخہ قرابادین کبیر مطبوعہ ٹائپ میں ص ۵۲ جلد ثانی میں ہے محلل ریاح مقوی اعضار ئیسہ معدہ ہے ۱۲ امداد

ترکیب ساختن سفیدہ کاشغری (بخط غیر)

سنکھیا سفید (۲ تولہ) صابون (۲ تولہ) در آب (۲۰ بار) حل کردہ موتی در تار آہنی بستہ دراں آویختہ بر آتش نہند تا سہ مرتبہ جوش بیاید موتی صاف و سفید شود بعدہ در برنج بمالند کہ بالکل جلا شود۔

طلائے جہت عنین (بخط غیر)

پوست بیخ کنیر سفید (۲ تولہ) گھونگچی سفید (۲ تولہ) کوٹ تلخ (۲ تولہ) جمال گوٹہ (۲ تولہ) سفوف کرکے (۵) اسیر شیر گاؤ میش میں خوب ملا کر رکھا وے تاکہ سرخ ہو جاوے بعدہ دہی جماوے صبح کو چار سیر پانی ڈال کر مسکہ نکالیں اور دہی کو دفن کرے مسکہ کو گرم کرکے قضیب پر طلا کرکے پان باندھے ایک رتی پان کے ساتھ کھاوے دو ہفت استعمال میں صحت کامل ہو گی۔

روغن عقرب کہ گردہ و سنگ مثانہ کو بہت نافع ہے (بخط غیر)

ریوند چینی۔ ناگرموتھ۔ تخم کرتھی مغز بادام تلخ۔ سب کو کچل کر شیشہ میں رکھے اور پاؤ بھر روغن کنجد اس میں ڈالدے اور دس عدد عقرب زندہ اس میں ڈال کر اس کو اکیس روز آفتاب میں رکھے کبھی کبھی جنبش دیتا رہے بعد اس کے دو تین قطرے احلیل میں ٹپکاوے سنگ مثانہ کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے نکالدیوے۔

طلا مقوی باہ و گردہ (بخط غیر)

رال سفید (۲ تولہ) برادہ صندل سفید (۲ تولہ) لوبان سفید (۲ تولہ) قرنفل۔

عہ غالباً لفظ موتی یا مرداریداز سہو کاتب ساقط شدہ ایں ترکیب جلا مرداریداست ودرکاشغری قسمے از مرداریداست ۱۲ امداد عہ ایں لفظ سنکھ است سنکھیہ نیست ۱۲ امداد سہ بجائے لفظ گردہ و سنگ مثانہ کے سنگ گردہ و مثانہ ہو تو واضح ہو اور اس نسخہ میں قرابادین اعظم وغیرہ میں خبطیانا اور پوست بیخ کنیر بھی ہے اور کلتھی نہیں ہے اور وزن ہر دوا کا ۱ تولہ ۳ ماشہ ہے ۱۲ امداد للعہ یہ لفظ کلتھی ہے عربی میں حب القلت کہتے ہیں مشہور دوا ہے کرتھی بھی کہتے ہونگے ۱۲ امداد عہ استفتاء کرلے کہ اسمیں تعذیب حیوان نہیں ۱۲ سواد احقر کے نزدیک تعذیب حیوان نہیں کیونکہ تیل میں بچھو فوراً مر جائیں گے ۱۲ امداد۔

(۲ تولہ) ان کو ٹکڑے کر کے ہنڈیا میں روغن نکالے مقام گردہ و قضیب پر لگائے۔

ترکیب ماء اللحم کہ بغایت مقوی ہے در بارہ اعضاء رئیسہ و باہ وغیرہ (بخط عنبر)

گوشت صاف بکرہ جوان (۷ ثار) گوشت کبوتر جنگلی (۷ عدد) بٹیر جنگلی (۴۰ عدد) مرغ جوان (۴ عدد) تیتر جنگلی (۸ عدد) کنجشک خانگی نر (۵۰ عدد) دار چینی پوٹلی بستہ (۲ ثار) قرنفل (۲ تولہ) الائچی کلاں (۲ ثار) ساذج ہندی (۲ ثار) پیاز مسلم (۲ ثار) دیگ سربستہ میں اول جوش دیوے جب گوشت عمدہ گلجاوے پوٹلی کو نکال کر گوشت کو مل کر پانی صاف کرے اور اجزاء مفصلہ ذیل کو جو پہلے سے ایک شب پانی میں بھگو رکھے ہوں ملا کر پانچ سیر یا زیادہ شیر گاؤ ملا کر عرق کھینچے اور اگر رنگ زرد مقصود ہو سر بچہ پر زعفران کی پوٹلی باندھیں اور جو سبز کرنا ہو بانات سبز کا ٹکڑا اور جو سرخ کرنا ہو دم الاخوین۔ و مشک خالص ہر جگہ شامل رکھیں اور اگر امر باہ میں زیادہ قوی کرنا منظور ہے تو گوشت نیل کنٹھ (۷ عدد) اور گوشت ممولا (۲۰ عدد) کا زیادہ کریں کہ یہ گردہ کے لئے زیادہ نافع ہے ممولا ایک چڑیا کشمیری ہے کہ جو موسم سرما میں ہندوستان میں آتی ہے برنگ سفید و سیاہ و زرد نیل کنٹھ وہ ہے جسکو ہندو پوجتے ہیں۔ وہ اجزاء کو جو داخل ہوں گے یہ ہیں۔ برگ گاؤزبان (۲ ثار)۔ گل گڑہل (۲ ثار) آملہ خشک (۲ ثار) کشمش (۲ ثار) خرمائے تازہ (۲ ثار) موصلی سنبھل (۲ ثار) موصلی سیاہ (۲ ثار) بادرنجبویہ (۲ ثار) اسطوخودوس (۲ ثار) ساذج ہندی (۲ ثار) دارچینی (۲ ثار) گل سرخ (۲ ثار) تخم کہسنی (۲ ثار) برادہ صندل سفید (۲ ثار) برادہ صندل سرخ (۲ ثار) برادہ آبنوس (۲ ثار) گوکھرو کلاں (۲ ثار) عناب (۲ ثار) عناب (۲ ثار) گل نیلوفر (۲ ثار) بہمنین۔ تودریین۔ موصلی[1] دکھنی سفید۔ اندر جو شیریں، چار چار تولہ ان سب کو پہلے ایک شب پانی میں تر کرے اور پھر سب کو ملا کر عرق نکالے۔

---

[1] موصلی دکھنی و سفید۔ بزیادت واو چاہیئے موصلی دکھنی موصلی سیاہ کو کہتے ہیں اور سفید دوسری قسم موصلی کی ہے ۱۲ امداد۔

روغن شونیز برائے قوت بسیار فائدہ دارد اگر عنین خورد مرد گردد

بخط غیر شونیز آرد کردہ (۱۰۰ درم)، حلتیت (۱۰ درم)، شکر سرخ (۵ درم)، نوشادر (۱ درم)، ہمہ را نرم کردہ بقرع الانبیق چکانند و استعمال نمایند[عہ]۔

مقوی بغایت (بخط غیر)

خاکستر چوب کنجد، سہاگہ، نمک لبسی[عہ]، نمک کھاری۔ موئے سر آدمی[عہ] مقرض اوّل نصف نمک کھاری در آوند گلی انداختہ پس آں موئے مقرض داخل نمودہ بالائش ہر سہ اجزاء باہم آمیختہ در میانش ہڑتال طبقی (۳ تولہ) داشتہ باقی ادویہ مذکور بالا گستردہ، بدستور مذکور گل حکمت نمودہ بعد خشک شدن بہ دیگداں نہادہ از چوب کنار تا دو پاس آتش دہند پس برآوردہ ہڑتال کہ کشتہ شدہ باشد بقدر دو برنج در دو سہ ماشہ آرد آمیختہ مرغ جوان کہ ہنوز بانگ ندادہ باشد بخورانند صباح ذبح نمودہ پوست اندرون سنگداں از آں برآوردہ خشک نمایند پس سائیدہ سویم حصہ آں ہنگام شب بوقت خواب بخورند و آب ہرگز ہرگز تا صبح ننوشند و چیزے نخورند مگر پان و گوشت مرغ بطور قلیہ پختہ بخورند تا بیست ویکروز استعمال بطور مذکور الصدر نمایند ہنگام استعمال از مجامعت پرہیز کلی نمایند اگر توانند از مجالست زنان نیز احتراز واجب دانند۔

مقوی مبہی ممسک (بخط غیر)

جوتری (۴ ر)، جوز بوا (۴ ر)، ہلیلہ خورد (۴ ر)، عاقرقرحا (۴ ر)، قرنفل (۴ ر)، زنجبیل (۵ ر)، جند بیدستر[عہ] (۴ ر)، دارچینی (۴ ر)، عروسک (۴ ر)، ریگ ماہی[عہ] (۴ ر)

عہ خوراک از بیج قطرہ تا دہ قطرہ باشد ۱۲ امداد عہ نمک سبھی ہے۔ عہ استفتاء کیا جاوے ۱۲ سواد مسلمان کو موئے سر آدمی ڈالنا جائز نہیں ہاں تیاری کے بعد کھانا ہر شخص کو درست ہے کیونکہ بال جل جاویں گے اور ہڑتال کشتہ ہو جاوے گی ۱۲ عہ امداد کسی کے نزدیک جائز نہیں حنفیہ کے نزدیک دو وجہ سے ایک یہ کہ خصیہ ہے دوسرے یہ کہ جزو حیوان مائی ہے اور دیگر ائمہ کے نزدیک صرف اوّل وجہ سے ۱۲ امداد عہ امام مالک صاحب کے نزدیک حلال ہے اور حنفیہ کے نزدیک حرام۔

۱۲ امداد

مشک (۴رتی)، زعفران (۴)، پنیر مایہ شتر اعرابی (۴)، مغز بادام (۶)، خرماد تولہ، افیون (۴)، عنبر (۴رتی)، ورق نقرہ (۳)، عسل عمدہ بقدر ضرورت اول افیون عمدہ در جوف خرما پر کردہ در غلولہ آرد گندم داشتہ بآتش پختہ کنند پس برآوردہ سرد کنند و آرد دور ساختہ جملہ ادویہ را مع خرما مذکور کوفتہ بشہد آمیختہ بطور معجون نگاہ دارند بوقت مثل کنار دشتی قبل از یکپاس مجامعت بخورند وقدرے شیر اگر موافق مزاج باشد بنوشند مضائقہ ندارد بعد دو سہ ساعت غذا لطیف تناول نمایند۔

روغن افیون برائے درد ہر قسم کہ باشد (بخط غیر)

افیون (۴تولہ)، میٹھا تیلیہ (۴تولہ)، از نجبیل (۵تولہ)، روغن خشخاش (۱ثار)، آب شیریں (۲ثار)، یک شب تر داشتہ صبح بآتش ملائم دہند و وقتیکہ آب برود جملہ در تھیلی بانات وغیرہ انداختہ نگاہ دارند تا صاف آں بظرف زیریں بریزد بعدہ کافور (۳تولہ) بروغن مذکور حل کردہ بیامیزد و وقت ضرورت بکار برند۔

کشتہ حجر الیہود (بخط غیر)

حجر الیہود (۱ثار)، باریک سائیدہ در دیگچی گلی انداختہ بالائش عرق بیخ کیلہ (۱ثار) انداختہ گل حکمت سازند و بعد خشک شدن آنرا در یک من پاچک دشتی باین طور کہ بیس ثار زیر و بیس ثار بالا انداختہ آتش دہند بعد سرد شدن آں رابرآوردہ بکار برند قدر شربت ۶رتی، برائے درد گردہ و سنگ مثانہ دریگ وغیرہ۔

برائے قوت باہ (بخط غیر)

کشتہ یاقوت (۴رتی)، مروارید ناسفتہ (۸رتی)، عنبر اشہب (۱۶رتی)، زعفران (۱۶رتی)، ورق طلا (۱۶رتی)، ورق نقرہ (۱۶رتی)، جملہ راخوب باریک سائیدہ حبوب بقدر دانہ عدس بندد بعرق ادرک بخورند۔

کشتہ (بخط غیر)

برادہ فولاد و برادہ زر خالص باہم کھرل نمایند عمدہ کشتہ خواہد شد۔

سے بالاتفاق پاک اور حلال ہے۔ لو ر د دا للنص علی اکل الجبن کذا فی طبی جوہر ۱۲۔

ترکیب کشتہ یاقوت (بخط غیر)

اول یاقوت را در کول گٹہ نہادہ در دو سکورہ گلی نہادہ گل حکمت کردہ در بیس تار پاچلدشتی آتش دہند بعد سرد شدن کوزہ را برآوردہ یاقوت برآرند۔

برائے طحال (بخط غیر)

پھٹکری سفید سہاگہ ہموزن گرفتہ باریک سائیدہ نگاہدارند وقت بر پھلی کیلہ پاشیدہ علی الصباح بخورند تا سہ روز یا شش روز استعمال کنند۔

روغن طلا مقوی (بخط غیر)

کچلہ (۲۸ر) جما لگوٹہ (۲۸ر) زہر تیلیہ (۲۸ر) مویز ج (۲۸ر) گھونگچی سفید (۲۸ر) گھونگچی سرخ (۲۸ر) فادزہر (۲۸ر) شنگرف (۲۸ر) سم الفار سرخ (۲۸ر) نبات[عہ] الارض ۲۸ر) لبباسہ ۲۸ر، شونیز (۲۸ر) تخم بیانہ (۲۸ر) حلتیت (۲۸ر) بابچی ۲۸ر) مالکنگنی ۲۸ر اول کچلہ کو پارہ پارہ کرکے آدھ سیر دودھ بھینس میں ترکریں جب نرم ہو جاوے پھر سب ادویہ کو پاؤ سیر دودھ میش میں حل کرکے حبوب مثل نخود بستہ و در شیشہ آتشی نیم پرکردہ بر آتش پاچلدشتی بنہند و کشید فرمایند طریق استعمال بوقت ضرورت بر برگ تنبول بنگلہ چرب ساختہ سر حشفہ گذاشتہ نیم گرم چسپانیدہ بالائے آں زمیدہ[عہ] کردہ کار پہلوانان نمایند علی الصباح حشفہ را بآب گرم بشویند تا سہ مرتبہ ہمچنیں عمل کنند لیکن توقف یک یوم مجرب است۔

ترکیب ساختن روغن موم برائے وجع المفاصل (بخط غیر)

بگیرد موم سفید (یک جز) و بر آتش بگذارد کہ بجوش آید پس نمک (دو جز) محرق بیامیزند و از تورات[عہ] بکشد بجہت دمامیل و اورام را نافع و شقاق ہر عضو را نافع کہ از ایں دوا بہتر نیست خاصۃً شقاق پستان زنان را کہ از یک سیرے موم دوازدہ اونس[للعہ] روغن برمی آید۔

عہ غالباً مراد بیر بہوٹی سے ہے ۱۲ مداد عہ بفہم نیامدہ ۱۲ سواد عہ غالباً رلیبدہ کردہ ہے یعنی کچا سوت لپیٹیں اور کار پہلوانان کند کے معنی ہیں لنگوٹ باندھیں ۱۲ مداد عہ بفہم نیامدہ ۱۲ سواد للعہ اونس نصف چھٹانک ست ۱۲ مداد۔

حبوب مبہی و مقوی و ممسک (بخط غیر)

سم الفار۔ افیون۔ زعفران۔ جدوار خطائی مساوی الوزن کوفتہ در عرق گلاب کھرل کردہ کہ سرمہ شود حبوب مثل دانہ یا جرہ کلاں بندد و یک یا دو حسب طاقت بخورد۔

دیگر بخط خاص | پوست بیضہ معلومہ ہے کہ اس کو صاف کر کے عرق لیموں کاغذی میں تین دن تر کرے پھر اُس کو دیش ثار یا چکد شتی میں پھونک دیوے بعد اس کے ایک تولہ ڈال کر مع عرق مذکور پھر کھرل کرے اور پھونک دیوے اسی طرح چالیس بار کرے خوراک ایک سرخ اوپر سے کھیر ثعلب مصری کی۔

حلوائے مرغ مقوی (بخط غیر)

جوان مرغ صحیح الجثہ کو چالیس دن تک برادہ چاندی خواہ برادہ مس مسکہ میں ملاکر چالیس دن تک کھلا دے اور اس کے بیٹ عہ پنجال سے ریزہ دھوکر نکالتا رہے اول اس کی حفاظت کرے اور سوا اُس کے کوئی غذا نہ دیوے اس کے بعد ذبح کر کے اس کے گوشت کو مع ہڈی کے کوٹکر مثل مرہم کے کر لیوے بعد اس کے شکر و روغن ملا کر مثل حلوا کے بنا لے اگر چاہے سوائے مغزیات کے اندر جو شیر بب بسباسہ زعفران ثعلب مصری وغیرہ حسب مزاج بڑھا دے۔

از ترکیب اہل ہند کہ معجون مہادیو نامند کہ نہایت مقوی مبہی (بخط غیر)

در پچھ تجھیر یعنی وقتیکہ عہ ماہ در برج سرطان باشد یعنی کرگ آں وقت بدیں صورت اجزاء را ترتیب دہد صفت آں ورق النشاط ہشت پل کہ ہر پل بوزن ہشت

عہ یونہی لکھا تھا ۱۲ اسواد۔ عہ اسمیں برج کی قید پر اشکال ہے۔ بعض ادویات کے بنانے یا استعمال میں موسم کی گرمی سردی یا اعتدال کو دخل ہوتا ہے جیسے منڈی کے کھانے کے لیے قبل طلوع آفتاب کا وقت تجویز کیا جاتا ہے کہ اوسوقت منڈی تازی مع شبنم کے ہوتی ہے وعلی ہذا اسی قبیل سے ہے کہ موسم سرما کے بنے ہوئے گھڑے میں پانی زیادہ ٹھنڈا ہوتا ہے اسیطرح اس نسخہ کی ترکیب میں برج سرطان کی قید ہے اسمیں کچھ خرابی نہیں اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ آفتاب کو اسمیں کچھ دخل و اثر ہے بلکہ صرف موسم مراد ہے اگر کوئی آفتاب کو اسمیں کچھ دخل سمجھے تو یہ عقیدہ باطل اور غلط ہے اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ قید محض کسی درجہ ادویت میں ہے خواص نسخہ کے بلا اس قید کے بھی بدستور ہونگے اور حکم اس مرکب کا یہ ہے کہ بقدر غیر مشتی کھانا درست ہے لیکن احتیاط ڈالے ہے تاکہ قلیل مفضی الی الکثیر نہو کذا فی طبی جوہر ۱۲ امداد

تولہ است وشکر سفید چہار پل وعسل خالص دو پل وروغن گاؤ سہ پل باگید یگر بیامیزد
وہر روز دہ ماشہ تناول نماید۔

ایضاً نظیرے ندارد مقوی مشہی وممہی (بخط غیر)

مرغی کڑکناتہ[عہ] را یکتولہ سیماب خورانیدہ دہن آں ومقعد آں بخیہ[عہ] نمانید بعد گذشتن سہ یوم مرغی کو ذبح کرکے اور گوشت اس کا معہ کھال کے اس طور پر بریاں کرے اول آدھ سیر روغن زرد کڑھائی میں ڈال کر آتش ملائم کرے پھر اسمیں گوشت ڈالے جب روغن جذب ہو جاوے تو اسی قدر اور روغن زرد ڈالے یہاں تک کہ تین سیر روغن زرد یا چار سیر جذب ہو جاوے گا بعدہ گوشت مذکور کو معہ استخواں وغیرہ کے جوکوب کرے اور مصری حسب رغبت طبع وجملہ میوہ بوزن تین سیر گوشت مذکور میں اضافہ کرکے مکرر اسقدر کوٹے کہ تمام یکساں ہو جاوے موسم سرما تا چہل یوم کھاوے اور مجامعت سے پرہیز کرے بلکہ عورتوں سے بھی پرہیز کرے تو باقی مدت العمر طاقت زائل نہ ہوگی اگر چالیس یوم پرہیز نہ ہو سکے تو بیس یوم بالضرور کرے اور استعمال کرے خوراک شروع ایک تولہ سے کرے اور تین چار تولہ تک کھاوے۔

جہت درد چشم کہ بہیچ وجہ علاج نشود (بخط غیر)

بگیرند چاکسو[سے] ۵ مثقال (توتیا ۵ مثقال)۔

عہ کڑکناتہ ایک مرغ ہوتا ہے کہ پر اور گوشت اور ہڈی اس کی سب سیاہ ہوتی ہیں۔ ۱۲ مداد۔

عہ استفتاً کردہ شود ۱۲ سواد۔ یہ فعل سخت بے رحمی ہے لیکن اگر غرض مطلوب بلا اس کے حاصل نہ ہو سکے مثلاً کوئی اور علاج نہ رہا ہو تو　　دود القز (ریشم کے کیڑوں کو دھوپ میں ڈال کر مارنا) پر قیاس کر سکتے ہیں اس کو فقہا نے جائز کہا ہے اس کا محمل بھی ضرورۃ شدیدہ معلوم ہوتی ہے ۱۲ مداد۔

سے ترکیب چاکسو را در پوٹلی بستہ ہمراہ برگ سیب در آب جوش دہند پس مقشر نمودہ بوزن پنج مثقال بگیرند و توتیا آمیختہ مثل سرمہ سحق کنند ایں دوا الذع وتیزی در چشم بسیار خواہد اور داگر در چشم سرخی بسیار یا زخم باشد ہرگز استعمال نہ کنند بلکہ در ہیچ صورت بلا رائے طبیب استعمال نباید کرد وتدبیر کم کردن لذع آں آنست کہ نشاستہ گندم پنج مثقال بیامیزند ۱۲ مداد۔

قطور کہ در اضافہ درد چشم نافع است (بخط غیر)

انزروت[1] سفید (۲ درم) حب سفرجل شیریں (۲۰ دانہ) شکر طرزد (نیم دام) کتیرا دیکدانگ زعفران (نیم دانگ) کشک شعیر (۲۰ رتی) مامیران چینی (۲ دانگ) باآب صافی بجوشانند تامساوی شود پس صاف کنند صبح و شام بچکانند

برائے رمد اطفال (بخط غیر)

شب (یمانی) را بر تابہ گرم نہد کہ بہ پزد و در حالتے کہ ہمہ بجوش آید قدرے افیون برآں بیندازد کہ شب یمانی پختہ شود بہ ہماں تابہ آب لیموں انداختہ با دستہ آہن صلایہ کند و بر گرد چشم طلا کند۔

دوائے کہ رمد و سبل و جرب و بیاض و ظفرہ و دمعہ و درد بنیخ[2] را دفع کند (بخط غیر)

شب یمانی (۳ دام) افیون (۱ دام) مرکی (۵ ر) مامیران چینی (۵ ر) برگ نیب (۔ نیمدام) صبر (۵ ماشہ) برگ بکاین (نیم دام) کف دریا (نیم دام) برگ لکرونده (نیم دام) برگ سرس (نیم دام) لودھ پٹھانی (۲۰) زرد چوب (۲۰) توتیا (نیمدام) سب را با افیون بر تابہ گرم بگدازد چوں گداختہ شود مر و صبر و رسوت بیندازد و چوں از جوش بایستد دوائے دیگر انداختہ با دستہ آہنی بآب لیموں یا سرکہ انگوری یا آب انار ترش بسایند و در ظرف آہنی نگاہدارد با سفیدۂ بیضہ یا آب بادیان بر چشم طلا کند و اگر ضرورت افتند در چشم کشد مجرب است۔

برائے سبل مزمن و دمعہ و سلاق و درد بنیخ و جرب (بخط غیر)

بگیرد افیون را در ظرف مسی با دستہ نیب کہ دام[3] مسی در آں نصب کردہ باشد باشیرۂ برگ پیپل یا برگ سرس تا یک پہر کھرل کنند تا کہ مثل مرہم شود در چشم کشد۔

---

[1] انزروت را در بریان کردن لازم است ورنہ چشم کوری شود و طریق تدبیر آنست کہ انزروت را سائیدہ بشیر برشتہ بر چوب جاوۂ مثل کباب چپانیدہ بآتش نہایت نرم خشک کردہ از چوب جدا ساختہ بکار برند ۱۲ ۔ مداد

[2] درد بنیخ آں باشد کہ طبقہ سفید چشم مرتفع از سیاہ شود ۱۲ مداد۔

[3] مراد از آں فلس مسی است ۱۲ امداد۔

شیاف زیبق برائے خارش و سلاق و دیگر امراض چشم (بخط عنبر)

سیماب ۱ ۔ اسرب ۱ ۔ اثمد ۳ ۔ توتیا ۱ ۔ رسوت ۱ ۔ دار فلفل ۱ ۔ ملدچنہ کافور ربع جزء سیماب واسرب را عقد کنند و مع دوائے دیگر با گلاب یا آب باریک سائیدہ در چشم کشد و برائے رمد گرد چشم طلا کند با آب یا با شیر دختران عہ

برائے سلاق و درد و بیخ و دیگر امراض مزمنہ چشم را نافع (بخط عنبر)

بگیرند آب بادیان (یک اونس) عہ، مامیران چینی (۲ اونس)، آب سداب (۲ اونس) گل خطمی (۲ اونس و نیم)، صبر سقوطری (یک ڈرام)، توتیائے سبز (۲ اسکروپل)، دودھ چراغ یک اسکروپل کہ بر طبق مس گرفتہ باشد، زنجبیل (نیم اسکروپل)، دارچینی (نیم اسکروپل) تلخہ ماہی روہو یا تلخہ گاؤ (دو ڈرام)، قند سفید (دو اسکروپل)، مجموعہ اندک طبخ دہند و صاف نمودہ در ظرف شیشہ نگاہدارند و دو سہ قطرہ در چشم کشند کہ عشا و ضعف بصر را ہم نافع

شیاف تالیف احقر اکثر در امراض چشم نافع (بخط عنبر)

توتیا (۱ر)، مغز خستہ ہلیلہ (۱ر)، کف دریا (۱ر)، ہلیلہ سیاہ (۱ر)، پارہ (۱ر)، آملہ مقشر (۶ر)، اصل السوس (۳ر)، ودع للعہ مامیران (۱ر)، زعفران (۱ر)، فلفل دراز (۱ر)، سرمہ سفید (۱۰ر) بآب سائیدہ شیاف سازند پس بآب سائیدہ بوقت ضرورت در چشم کشند و طلا ہم کنند

شیاف کحالان کشمیر کہ جمیع بیماریہائے چشم حارہ و باردہ را نافع (بخط عنبر)

بگیرند توتیا (۲ دام)، مغز خستہ ہلیلہ (دو دام)، کف دریا (۲ دام)، اصل السوس (۲ دام)، فلفل ابیض (۲ دام)، ودع (۴ دام)، سرمہ سفید (۱۰ دام)، و بعضے توتیائے سبز را یکدام داخل میکنند۔ باحتیاط بآب یا گلاب سائیدہ شیاف سازند و بہ آب یا شیر

عہ ایں چنیں استعمال شیر زن جائز نیست شیر بز بدل کامل وے است ۱۲ امداد عہ اونس قریب ڈھائی تولہ است و اسکروپل دہ رتی است و ڈرام ۳ ماشہ است ۱۲ امداد عہ یہ نسخہ انگریزی وزنوں سے لکھا ہوا ہے معلوم ہوتا ہے کہ صبر سقوطری کے نیچے یکڈرام ہے یکدرم نہیں علی ہذا تلخہ ماہی روہو کے نیچے دو ڈرام ہے دو درم نہیں لیکن وزن مامیران ہو یعنی وہ پانی جسمیں مامیران جوشدیا گیا ہو اسکے لئے مامیران چند ماشہ ۳ اونس پانی کے لئے کافی ہوگا۔ ۱۲ امداد۔ للعہ ودع کوڑی را گویند۔

دختران سائیدہ بر چشم طلا کنند و در چشم میتوان کشید بحسب احتیاج نافع است۔
شیاف احقر ہم از کحالان مذکور کہ بیماریہائے چشم جارو بار دراں نافع (بخط غیر)
بگیرند دوائے شیاف ابیض نصف جزبعنی نیم ع وزن وزعفران و مامیران (یکدام ومشک خطائی (چہار دام) کہربا (یکتولہ) یاقوت مرجان ہر یک (نیم تولہ) واحقر مشک را یکدام) داخل میکنم بسیار نفع می کند مجرب است۔

نسخہ خضاب مجرب (بخط غیر)

براده عــه آہن۔ برادہ مس۔ روغن سرسوں۔ عرق برگ نیب حملہ را در دیگ گلی پر کردہ مع سرپوش گلحکمت نمودہ و در زبل اسپ تا چہل یوم دفن داشتہ بعد از چہل یوم از آں برآوردہ پارچہ بیز نمودہ در شیشہ نگاہدارند بوقت حاجت شانہ از آں روغن تر کردہ در موئے نمایند بالائش تا نیم ساعت برگ تنبول بستہ بعدہ از آب گرم بشو بند در روغن چنبیلی بمالند۔

نسخہ مقوی باہ وممسک (بخط غیر)

دانہ الائچی خورد۔ دارچینی۔ اسپند۔ ثعلب مصری ہموزن کوفتہ بیختہ در دو سہ زردی نیم برشت بیضہ ہمراہ شکر و روغن بادام یا روغن زرد وقت عصر استعمال نمایند۔

نسخہ ممسک (بخط غیر)

افیون (۵ر) زعفران (۴ر) لونگ مع کلاہ (۱۴ عدد) ایک بیضہ کا تھوڑا سا چھلکا دور کرکے سفیدی نکال کے سفوف ادویہ بھر کے گلحکمت کرکے بھوبل میں پکائے بعد سرخ ہونے کے نکال کے یکساں کرکے شکر (۔رطل) کٹ گیا) گولی بقدر کنار جنگلی باندھیں وقت عصر ایک گولی استعمال کریں وقت مغرب شیر گاؤ (۔تا سامع کٹ گیا)۔

عــه یعنی نیم وزن مجموعہ کل ادویہ دیگر۔ دام برابر ربع ماشہ است پس مجموعہ اوزان ادویہ دیگر ۱۲ تولہ میشود لہذا شیاف ابیض (۶) تولہ گرفتہ شود۔ نسخہ شیاف ابیض این است سفیدہ جست (۲ تولہ) صمغ عربی (۲ تولہ) کتیرا (۲ تولہ) نشاستہ (۱ر) کوفتہ بیختہ نگاہ دارند شش تولہ از آں در شیاف مذکور اندازند۔ ۱۲ امداد۔

عــه اوزان ادویہ در کتاب مسطور نیست و قیاس را دراں مدخلے نیست ۱۲ امداد۔

نسخہ سینک و طلا معمول مولوی عبدالجلیل صاحب مرحوم نبیرۂ مولوی عبدالجلیل صاحب مرحوم بخط خاص

برادہ دندان فیل (۶ ر) تخم کتان (۶ ر) کنجد سیاہ (۶ ر) مغز تخم بیدانجیر (۶ ر) پپیہ گردہ بز (از یک گردہ) انبہ ہلدی (۶ ر) کھوپہ کہنہ (۶ ر) کلونجی (۶ ر) عاقرقرحا (۶ ر) مالکنگی (۶ ر) پپیہ شیر[ع] (۶ ر) ہمہ را کوفتہ پوٹلیہا بستہ بوقت شب در شیر میش کہ بر آتش نرم داشتہ باشند انداختہ نیمگرم سینک نمایند از زیر ناف تا بیخ قضیب و نصف ران کنند بعد طلا بکار برند کہ آئندہ می آید)۔

نسخہ طلاء (بخط خاص)

سم الفار۔ ہڑتال طبقی۔ عود سک[ع] خراطین خشک گل[ع] صاف کردہ میٹھا تیلیہ عاقرقرحا۔ قرنفل مغز بادام۔ گندھک آملہ سار۔ ہر یک یکدام۔ جائیفل (دو دام) ہمہ را در مغز گھیکوار کھرل کردہ حبوب بستہ خشک کردہ در شیشی آتشی روغن برآرند۔

نسخہ معجون خبث الحدید نافع ہر سہ استسقار بخط خاص)

ہلیلہ۔ بلیلہ۔ آملہ۔ پیپل۔ باؤبڑنگ پیپلامولہ۔ سوہن مکھی مغسول۔ زنجبیل پترج۔ طباشیر شاہترہ۔ چرائتہ تلخ۔ ہر یک (یکدام) خبث الحدید برابر ہمہ ادویہ یعنی دوازدہ دام و برابر ایں ہمہ شکر سفید و نیم ثار شہد حسب معمول معجون سازند بقدر نیم دام یکوقت بخورد و بالائے آن فوراً قریب چہار دام مالیدہ بخورد انشاء اللہ در ہشت روز بہ شود ہر چند کہ استسقا زقی یا طبلی باشد و خبث الحدید را باریک کردہ سہ روز در سرکہ تر دارد کہ سرکہ در ہماں خشک شود۔

ع چربی شیر نجس است الا آنکہ شیر را با قاعدہ کردہ شود لیکن ذبح شیر آسان و متعارف نیست لہذا نجاست آں متعین شدہ ایں دعا شمول آں نجس باشد اما استعمال آں بوجہ استعمال خارجی روا باشد زیرا کہ تنجس بالغیر است عین نجاست مغلوب است واجزا طاہرہ غالب۔ آرے بوقت نماز پاک کردن ضروری است تفصیل ایں مسئلہ در طبی جوہر دا اصطلاح الطب است ۱۲ امداد۔

ع عود سک بیر بہوٹی را گویند ۱۲ امداد ع گل صاف کردہ صفت خراطین است یعنی خراطین را صاف کنند از گل ۱۲ امداد للعت یعنی طبلی و لحمی و زقی ۱۲ امداد۔

برائے ام الصبیان وڈبہ از قرابادین کبیر (بخط خاص)

نانخواہ (دہ دانہ) قرنفل (نیم دانہ) درج نر کے گاؤ روغن فضلہ کنجشک عہ ردراج
سوہن بٹہ از ہریک مقدار حبہ بیربہوٹی ربع دانہ گرم گوبر یا کہ در میان خاک روبہا باشد
یک عدد اجزا را با شیر مرضعہ سائیدہ یا با شیر نیم گرم بخورانند و قدرے بر پہلو بمالند۔

شیاف للعین **(بخط غیر)** ہلیلہ زرد (اتولہ) بلیلہ (اتولہ) آملہ (اتولہ) جست سوختہ (۲تولہ) سونف (اتولہ) پیپل (اتولہ) مرچ سیاہ (اتولہ) مامیران (۵ر) عقیق سوختہ (۵ر)
مروارید ناسفتہ (۲ر) توتیائے ہاردنی (۳ر) زعفران (ار) گل کنجد (۰ر) گل چنبیلی (۷ر) مغز
تخم سرس (۳ر) ہمہ ادویہ را کوفتہ بیختہ درعرق گلاب کھرل نمایند و حب سازند۔

کحل **(بخط غیر)** ترپھلہ (۲تولہ) ترکٹہ عہ (۲تولہ) مروارید ناسفتہ (۶ر) مس سوختہ (۹ر) مامیران
(۴۰ر) مشک (۲ر) ورق نقرہ (۱۵عدد) ورق طلا (۱۵عدد) بسد سوختہ
(اتولہ) صدف سوختہ (اتولہ) جست سوختہ (اتولہ) درعرق گلاب تا یک ہفتہ کھرل نمایند
و صدف و بسد را در برگ جانڈ کشتہ نمایند۔

نسخہ بریان منی (بخط غیر)

مغز تخم املی (۲تولہ) کندر (اتولہ) مصطگی (اتولہ) سبوس اسپغول (اتولہ)
نبات سفوف نمودہ خوراک (۹ر) با شیر گاؤ استعمال کند۔

نسخہ برائے مغز و سر (بخط غیر)

دو مغز سیاہ بکرے نر کی سے کہ اور پاؤ بھر خشخاش اور آدھ پاؤ مغز بادام

عہ اس نسخہ میں فضلہ کنجشک اور بیربہوٹی اور کرم گوبر یا مسلمان کے لئے بوجہ استخباث ناجائز ہیں اور غیر مسلم کو دنیا ان کا جائز ہے بوجہ طاہر ہونے کے اور شیر مرضعہ کو علیحدہ نکال کر استعمال کرنا درست نہیں بدل اس کا شیر گاؤ موجود ہے ۱۲ امداد عہ ردراج دہ دانے ہیں جس کی ہنود تسبیح بناتے ہیں چھوٹے دانوں کو ردراج اور بڑے دانوں کو بھدراج کہتے ہیں ۱۲ امداد عہ کتب متداولہ طب میں نہیں ملا ۱۲ امداد للعین برائے بیاض و سبل و غشا دہ و ناخنہ و دمعہ مفید باشد و مقوی چشم بود ۱۲ امداد عہ ترکٹہ عبارت است از مجموعہ دار فلفل و فلفل سیاہ و ادرک مساوی الوزن ۱۲ امداد عہ ایک درخت کا نام ہے اور بہت مشہور اور سہل الحصول ہے ۱۲ امداد۔

اور آدھ پاؤ برنج کشنیز اور آدھ پاؤ چار مغز اوّل خشخاش کو پیس کر بہت سا پانی ملا
کر اس کو گرم کرے جب وہ پھٹکر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوے اسوقت میں ان کو الگ کرے
اور دونوں مغز کو آدھ پاؤ گھی میں بھونے یہاں تک کہ وہ سرخ ہو جاویں بعدہ اسمیں
شیرہ خشخاش ملاوے اور باقی پانی اسکا خشک کرے اور ایک آثار چینی اس میں
ملاوے اور پھر اس میں گھی ڈالنا شروع کرے یہاں تک کہ سیر بھر اس میں جذب ہو جاوے
مقدار خوراک تین تولہ۔

ترکیب کاشت تخم چاء (بخط غیر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تخم چاء را بماہ نومبر و دسمبر لغایت ماہ جنوری کاشت میکنند بایں ترکیب کہ
اول زمین را بقدر دو فٹ عمیق از پھاولہ کندہ میکنند و گل او از سنگ وغیرہ خوب خاک
میکنند کہ بسیار نمناک و نرم ماند بعدہ کھاد در واں انداختہ باگل مخلوط سازند عقب آں سہ سہ
و چار چار تخم یکجا کردہ بفاصلہ اندک اندک نہادہ بالابش دو سہ انگشت گل می کنند و آب
رطورے می دہند کہ زمین تر ماند گویند کہ بعد یکماہ دیا چیزے کم و زیادہ بیروں می آید
وقتیکہ بیرون شد ایں پودہ نامند و حفاظتش آنکہ بشدت گرما و سرما بالابش ٹٹی پھونس بقدر
سہ فٹ نصب می کنند کہ ہوا برسد و از گرما سرما مامون ماند۔ ہر گاہ کہ ایں پودہ بدراز یک
فٹ و ۱۲ انچہ رسد جائے دیگر بر زمین ہذا حسب قاعدہ بالا تیار نمودہ بفاصلہ دو دو فٹ
یا سہ فٹ لین بستہ مع گولہ گل پودہ را برداشتہ نصب و غرس کنند و آب دہند و نگرانی
مثل درختان دیگر می کنند و گاہ گاہ بعد سہ یا چہار ماہ ایں درختان را از پھاولہ کندہ می
کنند کہ ایں را کشت پخ میگویند بایں نفع کہ زمین نرم ماند و آب بدرختان بآسانی برسد فقط

تصعید دار شکنہ (بخط خاص)

دار شکنہ دیک تولہ را بایک ماشہ نوشادر سائیدہ در سکورہ در آتش فہم تصعید

ف بفہم نیا مدہ ۱۲۔

نماید ہمیں طریق شش بار کند کہ قائم شود برائے آتشک در عرق لیموں گولی بقدر دانہ مسور بستہ یکے بخوراند شب وقدرے شیر خام بنوشاند ہمیں یک حب کافی می شود ہمیں طریق تصعید سنکھیہ می شود (کہ آئندہ مذکور است بخط خاص نیز) پھٹکری گلابی (چہار تولہ سنکھیہ (یکتولہ) پھٹکری باریک سائیدہ ڈلی سنکھیہ زیر و بالا کردہ در دیگ گلی فراخ نہادہ دہان از گلحکمت بستہ در آتش پانزدہ آثار پاچک در گوئے عمیق یک دست نکسہ آتش دہد ہمہ یک صورت سفید می شود برائے بواسیر خوراک بقدر ریک بینگ گرما[۱۲] در مسکہ یا ملائی یا حلوا سہ روز یا ہفت روز ۔

برائے (خارش، داز، طالب علم مدرسہ عربی (بخط غیر)

گندھک ۔ سیندور ہر یک یک تولہ سیاہ مرچ (۶) ہمہ را سرمہ سا نمودہ در چھٹانک روغن کنجد سیاہ خوب آمیختہ در آفتاب دو ساعت بنشیند تا سہ روز مالش نماید ۔

قتل ابیض (بخط خاص)

قسط بحری یعنی کوٹ خوشبودار زردی مائل وا جوائن عرق گھاس کھٹہ مٹھہ در پاچک سوراخ کردہ اول اجوائن انداز دیک چٹکی بعد آں کوٹ سائیدہ در عرق گھاس مذکور کم تر کردہ دہند بعد آں ابیض را نہد بعد آں قسط نہد باز اجوائن نہد باز پاچک دیگر دادہ آتش دہد در پانزدہ بار یا زیادہ می تواند شد واگر عرق بدست نیاید چوکھا خشک قدرے در کوٹ انداختہ بنہد ۔

ترکیب مقوی عجیب (بخط خاص)

الائچی خورد (لبست و پنج درہم) تخم کونچ ۔ تخم انٹگن ۔ قرنفل ۔ جاوتری ۔ موسلی سیاہ ہر ہمہ (لبست و پنج درہم) زعفران (چہار ماشہ) مشک (پنج سرخ) نکھنی (پنج ماشہ) جملہ باریک سائیدہ در شکم ہفت عدد گنجشک خانگی پر کردہ بروغن گاؤ بریاں کنند روزانہ یک عدد بخورد اگر گرمی کند نیمے خورد ۔

برائے جریان مجرب و آزمودہ پیرجی احمد حسن جھنجھانوی (بخط غیر)

شراب^ع^ تیز (۔رثار) عرق پیاز سفید (۔رثار) شہد خالص (۔رثار) چھوٹی مکھی کا یعنی دیسی روغن زرد (۔رثار) سب کو ملا کر ظرف چینی میں خوب لت کرے ڈلی شنگرف لے کر کڑاہی آہنی میں رکھ کر چولھے پر چڑھا دے اور کم کم آنچ جلا کر دوا تیار شدہ تھوڑی تھوڑی شنگرف پر ڈالے یہاں تک کہ تین حصہ دوا مذکورہ صرف ہو جاوے پس باقیماندہ کو جو چوتھا حصہ دوا کا باقی ہے ایک دفعہ ڈال دے اور آگ بھی زیادہ کر دے تاکہ کڑھائی مذکور میں آگ جلجاوے جب آگ موقوف ہو جاوے ڈلی شنجرف مانند سپیدۂ کاشغری کے ہو جاوے گی وہی کار آمد ہے وزن پورا ہے گا خوراک ایک رتی بالائی یا پان میں علی الصباح پرہیز از ترشی و بادی قند سیاہ وغیرہ۔

برائے جریان منی و ازدیاد منی (بخط غیر)

آرد سپستان (تولہ) ستاور (تولہ) بہمن سفید (تولہ) موصلی (تولہ) سبوس اسپغول (۲ تولہ) کتیرا (تولہ) لودھ پٹھانی (۹) مغز تخم کدو شیریں (۲ تولہ) آرد نخود بریاں (۲ تولہ) مغز نارجیل (۲ تولہ) مغز نارجیل (تولہ) مغز چلغوزہ (تولہ) نبات سفید مساوی الوزن خوراک (تولہ) ہمراہ شیر بز (۔رثار)

ع شراب تیز۔ اس سے مراد غالباً اسپریٹ ہے کیونکہ ایسے کاموں میں اکثر یہی آتی ہے۔ اسپریٹ میں گنجائش ہے۔ کیونکہ ہندوستان میں جو اسپریٹ بکتی ہے وہ بہت کم قیمت ہے اور معمولی اشیاء مثل گیہوں جو وغیرہ سے بنتی ہے تو وہ خمور اربعہ مجمع علی حرمتہا میں سے نہ ہوئی اور پاک اور بقدر غیر مسکر شیخین کے قول پر ماکول بھی ہوئی اور اس نسخہ میں صرف احراق شنگرف کے لئے ہے۔ شراب خود جلجاویگی داخلاً استعمال میں بھی نہ آویگی لہذا کچھ حرج نہیں معلوم ہوتا۔ اور اگر شراب سے اسپریٹ مراد نہ ہو بلکہ اور کوئی شراب مراد ہو تب بھی یہ دیکھ لینا چاہیئے کہ وہ خمور اربعہ میں سے نہ ہو یعنی انگور کی کچی شراب۔ انگور کی پکی شراب منقی کی شراب۔ چھوارے کی شراب نہ ہو تو اسمیں استعمال اسکا گنجائش رکھتا ہے۔ اور اگر خمور اربعہ ہی میں سے کسی شراب میں کسی غیر مسلم نے بنایا ہو تو تیار شدہ کا استعمال مسلمان کو جائز ہے کیونکہ شراب جل گئی ۱۲ امداد۔

طلاء مجرب مذکور (بخط غیر)

مازو سبز کلاں - قرنفل کلاہ دار - مالکنگنی مساوی الوزن بدستور نم دادہ روغن کشند -

مقوی باہ بے عدیل مجربہ پیرجی صاحب مذکور (بخط غیر)

دل بیقرار - شنگرف - صفر کھتہ پاپڑیا - قرنفل مساوی الوزن ہر دوا دل کو اول خوب کھرل کرے باقی دو بعد کو کوٹ چھان کر زردہ بیضہ مرغ ملا کر شہد بقدر ضرورت ملاوے اور گولی بقدر نخود کلاں کے بناوے اور ورق نقرہ یا طلائی اوپر لپیٹے علی الصباح شوربا مرغ خواہ بکرا یا ریختہ روغن زرد ڈال کر اول پیوے بعد کو پانچ چھ منٹ بعد گولی کھاوے -

عض کلب کلب (بخط خاص)

مقناطیس (یک ماشہ) بآب سائیدہ بلیسانند وقدرے برزخم طلا کنند و برائے جنون آرد جو بشیر عشر تر کردہ در روغن زرد بریاں نمایند تا سرخ شود بقدر بر نج ہر روز تا ہفتہ بخورانند کشتہ سنکھ - سنکھ ثار خورد کردہ سہ روز در شراب[عہ] تر نمایند پس برآوردہ در ظرف مستعمل و مستحکم درمیان برگ سبز تبہودہ یک آثار قطعات را جدا جدا نہادہ شراب را بالائے او بریزند و ظرف مستحکم کردہ آتش (۲۵) ثار اپاچک دہند و سرد کردہ قطعات سنکھ را سائیدہ نگاہدارند - در حمی کہنہ از چار رتی تا ماشہ بشیر بزو در گزیدہ سیار[عہ] یک ماشہ بخورانند و گندم بریاں بقدر پانچ تولہ بالائے او استعمال کنند و ہمچناں در سگ دیوانہ لکن زخم را انجراش جاری داشتہ قدرے ازیں دوا ذرور نمایند تا پندرہ یوم -

برائے برآوردن آواز امعاء (بخط غیر)

سناء مکی (تولہ ۲) زنجبیل (۲ تولہ ۲) مصری (۲ تولہ ۴) سنا و زنجبیل را سفوف کردہ در شیر مادہ گاؤ بقدر سرشتن آمیختہ اقراص بندند در روغن زرد نیم برشت سازند

عہ اسمیں بھی وہی تقریر ہے جو صفحہ (۲۲۷) سطر (۲۳) کے متعلق ہے ۱۲ امداد -

عہ سیار گیدڑ کو کہتے ہیں ۱۲ امداد -

بعدہ باضافہ مصری سفوف ساختہ ہشت غلولہ بندند یک غلولہ وقت خواب باشیر گرم کہ از نبات شیریں کردہ باشند بخورند۔

نسخہ طلاازجناب حکیم عبدالغفور صاحب (بخط غیر)

چربی شیر نر[ع] (۳ تولہ) چربی سانڈہ (۳ تولہ) چربی خوک صحرائی (۳ تولہ) چربی خوک کلاں (۳ تولہ) چربی چمگادڑ (۳ تولہ) چربی مگر (۳ تولہ) ذکر خرس جوان (ایک عدد) کیکڑا خشک (۲ تولہ) جونک خشک (۱۰ عدد) بیخ نرگس (تولہ) بیخ چنبنہ (تولہ) بیخ کیتکی (تولہ) بیخ چنبیلی (تولہ) خراطین خشک (تولہ) کرم مخملی خشک (۲ تولہ) مغز کنجشک (۲ تولہ) گھونگچی سپید (۹ ر) بیخ کنیر سپید (۲ تولہ) مالکنگنی (۹ ر) جند بید ستر (۹ ر) بچھناک سیاہ (۹ ر) تخم دھتورہ (۹ ر) قرنفل (۶ ر) بسباسہ (۶ ر) چرک گوش انسان جوان (۵ ر) تخم خوبانی (تولہ) زعفران (۳ ر) مرمکی (۳ ر) مغاث بغدادی (۶ ر) زفت رومی (۶ ر) جملہ ادویہ کوفتہ بیختہ چہار روز کھرل کردہ حب بقدر نخود بستہ بطریق پاتال جنتر روغن کشند (پڑھا نہیں گیا) مالش کردہ برگ تنبول بہ بندند بحالت استعمال از جماع پرہیز دارند بعد کشیدن روغن کم از کم یک ہفتہ نا قابل استعمال است اگر مریض محلوق باشد اول اُپاڑ ضروری است۔

فائدہ (بخط خاص) درخت کے جون سے جزو کا جوہر نکالنا ہو ایک سیر وہ جز دے کر دو سیر پانی میں بھگو دے پھر چھ ماشہ گندھک کا تیزاب ڈال کر جوش دے کر پانی مقطر لے کر اس پانی میں تیزاب نوشادر بقدر چھ ماشہ ڈالنے سے جوہر مثل شورہ

[ع] اس نسخہ میں چربی شیر اور چربی خوک اور ذکر خرس تو ناپاک اور حرام ہیں مگر چربی شیر اور ذکر خرس اگر مذبوح کا ہو تو پاک ہے اور چربی خوک کسی طرح پاک نہیں ہو سکتی۔ سانڈہ اگر بالشت بھر تک کا ہو تو وہ پاک ہے۔ اور چربی بھی پاک ہے اور اگر اس سے بڑا ہو تو بغیر ذبح کے پاک نہیں ہو سکتا (یہ حکم چھپکلی پر قیاس کر کے لکھا گیا ہے) اور چربی غوک کلاں دریائی کی پاک ہے اور خشکی کے مینڈک کی بغیر ذبح پاک نہیں۔ چربی مگر کی پاک ہے بہر حال بنانا اس طلا کا بجمیع اجزا یہ مسلمان کو جائز نہیں ہاں اگر بنا ہوا ملجاوے تو لگانا اسکا جائز ہے کیونکہ نجس اجزا مغلوب ہیں مگر ناپاک ہے نماز کے وقت بدن کو پاک کرنا ضروری ہے ۱۲ امداد۔

کے تہ نشین ہوتا ہے بعض جوہر اول بار سفید نہیں ہوتے ان میں پھر بدستور سابق تیزآب ڈال کر ہڈی کے کوئلہ کے سفوف میں جوش دے کر چھان کر نوشادر کا تیزاب ڈال کر چھان لیں سفید ہو جائیں گے۔

ترکیب تیزاب نوشادر (بخط خاص)

نوشادر دو حصہ۔ چونا ایک حصہ۔ پانی تین حصہ مثل عرق بادیان عرق کھینچ لیں۔ یہ عرق قاطع روح ہے سونگھنا نہ چاہیئے۔

کشتہ نقرہ (بخط خاص)

۲۱ بجھاؤ لیموں کاغذی کے عرق میں دے کر سات سے گیارہ آنچ تک لگدی برگ کر نجوہ (چنار) میں دبوے پتوں کو مہندی کے طور پر پیسکر اڑھائی سیر ارنوں میں پھونک دے

برائے سرفہ شدید (بخط خاص)

آرد باجرہ و نمک مساوی بآب سرشتہ ٹکیہ بستہ بسوزانند و قدرے قدرے خورانند۔

برائے بواسیر خونی یادی (بخط خاص)

رسوت (یکتولہ) مغز بنولی (یکتولہ) مغز تخم بکائن (یکتولہ) گیرو (شش ماشہ) در عرق مولی باریک سائیدہ مقدار نخود گولی بندد و صبح و شام یک گولی بخورد و پرہیز معمولی کند۔

برائے درد سر (بخط خاص)

دانہ خشخاش سفید۔ بادام پنج دانہ۔ خیارین بورہ یک چھٹانک پیچ عے ساختہ بنوشند۔

از شیخ امیر حسین صاحب وکیل (بخط خاص)

پوست ہلیلہ کلاں (۶ر) پوست ہلیلہ خورد (۶ر) پوست بہیڑہ (۶ر) چھالیا سفید

عے وزن خشخاش و خیارین نتوشتہ در مطبہا وزن خشخاش پنج ماشہ و وزن خیارین شش ماشہ مستعمل است ۱۲ مداد عے یعنی حریرہ ۱۲۔

(۶ر) رسوت (۶ر) ایلوہ (۴ر) مغز کدو تلخ (۶ر) کتہ (۶ر) کونپل درخت جامن (۵) ہمہ ادویہ
را کوفتہ بیختہ صاف نمودہ در عرق برگ لکر چہنڈی آمیختہ حب بقدر کنار جنگلی بندد ہمراہ
آب تازہ صبح وشام یک حب خوردہ باشد افیون (۱ ماشہ) کتہ (۶ ماشہ) ہر دو را سائیدہ
نگاہدارند بعد آبدست مالش کردہ باشند (برائے بواسیر) ۔

برائے بواسیر | ہر دو عقرقرحا ۔ ا اجوائن ولیبی ۔ ا اجوائن خراسانی ۔ ا اجمود ۔ الائچی خورد مع
پوست پارہ ہموزن ان سب کو سوائے پارہ باریک پیس کر قند سیاہ کا شربت کر کے
اس میں دواؤں کو ملا کر رات بھر رکھیں صبح کو ان دواؤں میں پارہ ڈال کر کھرل کر لیں
گولی بقدر نخود باندھ لیں خوراک تین یا پانچ حب برہی میں گرم پانی کے ساتھ) ۔

ذیابیطس بخط خاص | پارہ (۱ تولہ) رانگ (۱ تولہ) پاہ سفید بریاں (۲ تولہ) دانہ الائچی خورد
(۴ تولہ) اولین کو عقد کر لیں اور ثالث ورابع کے ساتھ پالک کا عرق ڈال
کر کھرل کریں تین دن تلک سفوف ہوگا ایک رتی تین دن تلک بھیڑ کے چھاچھ کے ساتھ
کھلاویں بعد سوا رتی ڈیڑھ رتی بڑھا کر اکیس دن میں تین رتی تلک پہنچاوے پھر اسی
طور کم کرے اور گرم چیزوں سے پرہیز کرے اور گوشت کو پالک یا کدو وغیرہ کے
ساتھ اگر کھاوے تو کھاوے اور بھیڑ کے دودھ کے ساتھ قوت باہ کے لئے ۔

نسخہ جذام (بخط غیر) | سیماب (یکتولہ) در عرق تلسی مقطر چنداں بساید کہ ناپدید گردد و بنظر نیاید
در بیضۂ طاؤس خالی کردہ بند نماید کپر ڈٹی در سفیدی ہماں بیضہ کردہ دیگر
کپر ڈٹی ملتانی نماید و خشک کردہ در بارہ تار پاچک دشتی کہنہ اوّل آتش دہد چوں
دخان نماند بیضہ را در آتش پنہاں کند چوں سرد شود بگیرد کشتہ خواہد شد بقدر یک برنج
در ملائی بدہد اگر قے و دست کم شود روز دوم دو برنج بدہد و نان بیسنی بے نمک و بار وغن
بسیار بخوراند تا سہ روز اگر فائدہ نشود چندے فرصت دادہ باز سہ روز بدہد (برائے جذام)

برائے سوزاک (بخط غیر)

گیرو (۳ تولہ) سرمہ سا کردہ ہفت حصہ سازد یک حصہ در یک تولہ مسکہ ہر گاؤ آمیختہ
بخوراند رطوبت از دہن دفع خواہد شد و نان بیسنی خورد با شیر برنج ۔

منجن برائے درد دندان وورم لثہ (بخط غیر)

چھالیہ کہنہ (۵ تولہ) سوختہ۔ جمالگوٹہ (۲ تولہ) در آنجورہ بسوزاند بعدہ سائیدہ دانہ الائچی سفید (۳ ماشہ) مصطگی (۳ ماشہ) کوفتہ بیختہ بمالند۔

دیگر (بخط غیر) نیلہ تھوتھا بریاں مازو دانہ الائچی سفید مصطگی کوفتہ بیختہ سفوف سازند بوقت خواب بمالند تا صبح کلی وغیرہ نسازند۔

دیگر منجن ورم لثہ ودرد دندان وبرآمدن خون از دندان (بخط غیر)

اجوائن خراسانی۔ نمک خوردنی سانبھر۔ پھلانوہ مساوی در دیگ گلی نونہادہ سرش محکم بستہ باسرپوش از آرد ماش یا گل چکنا پر دیگداں نہادہ زیرآں آتش چناں افروزد کہ ہمہ اجزا سوختہ گردد بعدہ برآوردہ سحق بلیغ نمودہ بر دندان داشتہ مالش نماید یکوقت دآب نرساند۔

دیگر بخط غیر[ع] چھالیہ چکنی (۲ تولہ) برگ ببول (۳ تولہ) پوست ہلیلہ زرد (۲ تولہ) پوست ہلیلہ کابلی (۲ تولہ) جوش دے کر جتنے دست لینے مقصود ہوں اتنی مرتبہ پارچہ میں چھانا جاوے اتنے ہی دست ہوں گے۔ اگر زیادتی ہو جاوے تو خشکہ و ہی نہیں تو کھچڑی۔

نسخہ بخط غیر کاربالک ایسڈ[عہ] (ا جزو) پیپرمنٹ (۵ جزو) کافور (۵ جزو) ست اجوائن (۵ جزو) نوشادر کا اڑایا ہوا (ا جزو) ان پانچوں ادویہ کو شیشی میں ڈال کر محکم کاگ لگائیں اور ایک دن دھوپ میں رکھدیں تیل بنجائیگا۔

(تتمہ بالا) ترکیب نوشادر کے اڑانے کی یہ ہے (بخط غیر) ایک روز نوشادر کو عرق لیموں میں حل کر کے خشک کریں۔ دوسرے دن بکھڑے کے عرق میں اور تیسرے دن اکاس بیل کے عرق میں چوتھے روز کیلہ کے عرق میں حل کر کے بطریق مذکور خشک کرے۔ پانچویں دن نوشادر خشک شدہ کو دو عدد گلی پیالوں میں رکھ کر کپڑ ڈلی کر کے تصعید کریں اور کام میں لادیں۔

ع مسہل برائے سوداویت حار ۱۲۔ عہ ایسڈ بمعنی ست۔ یہ دوا انگریزی دوا خانہ میں ملے گی ۱۲ مداد۔

خاصیت نسخہ بالا ترکیب استعمال برائے طاعون (بخط غیر) جب سے بخار ہو تیل مذکور کے پانچ قطرے قدرے آب سادہ میں ملا کر مریض کو دیں اور ہر دو گھنٹہ بعد دیتے رہیں گلٹی پر اس تیل کی مالش کریں بلکہ گلٹی کے لئے جونکیں لگانی زیادہ مفید ہیں۔

برائے طاعون و برائے امراض مختلفہ (بخط غیر)

برگ نیب کافور سیاہ مرچ لہسن ہموزن خوب باریک پیکر چنے کی برابر گولئیں بنا کر سایہ میں خشک کر کے رکھ چھوڑے جب کسی کو دے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس مع بسم اللہ پڑھ کر دم کر دو دو گولی حسب ضرورت مریض کو دیتا ہے۔ یہ نسخہ شاہ صاحب کو از روئے مکاشفہ معلوم ہوا اور مخلوق کو اس سے بہت نفع ہوا۔

نسخہ بخط خاص جست (۲ تولہ) لے کر گیارہ بجھاؤ کڑوے تیل میں دے لے تیل آدھ پاؤ وزن میں ہو۔ اور گیارہ بجھاؤ نوشادر آدھ سیر پانی میں گھول لیوے جب بجھاؤ دے لے اس میں سے ایک تولہ جست لے کر پگھلا دے۔ اور ایک تولہ پارہ کے ساتھ گرہ کر دے پھر اس گرہ کو خوب کھرل کرے اور اس پسے ہوئے کو ایک نیلے رنگ کپڑے میں پوٹلی باندھ لے بعد اس کے دو ایک ڈوڈھ پوست خشخاش میں لے کر آدھے نیچے آدھے اوپر بیچ میں پوٹلی رکھ کر کپڑ مٹی کرے اڑھائی سیر ارنے اپلوں میں پھونک دیوے جب سرد ہو جاوے اس گرہ کو نکالے کشتہ ہو گیا ہو گا۔ ایک تولہ تانبا ایک تولہ چاندی ایک رتی وہ راکھ لے کر باہم چرخ دیوے پھر آب نوشادر میں بجھاؤ دے لے تانبے کو بے نمک سرکہ میں اکہتر بجھاؤ دے کر صاف کر لے کہ سفیدی لے آوے۔

نسخہ بخط خاص ڈلی شنگرف (یکتولہ) در بیضہ ماکیان سرجدا کردہ انداز دو سر شش بر ہماں چسپانیدہ در آرد گندم یک چھٹانک بگیر (بعد ازاں بگیر (شیر میش یک آثار و دراں بیضہ را انداختہ بپزد و شیر راتہ و بالا کردہ باشد کہ سوختہ نگردد تا آنکہ شیر غلیظ گردد پس اگر خواہد شیر را ہم بخوراند و بیضہ را ہم بخوراند والا او از شنگرف حب بقدر دانہ باجرہ بخوراند در روغن بسیار بخوراند برائے سستی و ضعف اعصاب مجرب است۔

نسخہ برائے اطفال (بخط غیر) تخم خطمی (۲ر) پوست ہلیلہ زرد (۳ر) بابرنگ (۲ر) برگ سنا مکی (۲ر) دانہ الائچی کلاں (۲ر) چاکسو (۲ر) زیرہ سفید (۲ر) زیرہ سیاہ (۲ر) نمک سیاہ (۲ر) نمک سنگ (۲ر) سفوف سازند خوراک (ایک ماشہ)۔

سرمہ مقوی بصر بخط خاص کافور ایک جز، نمک لاہوری (یک جز) سیاہ مرچ خواہ سفید۔ یک جز، برگ نیب تمر (سہ جز) جملہ را چنداں بسایند کہ مثل سرمہ شود و در چشم کشد۔

طلا برائے رمد بخط خاص ڈوڈھ پوست خشخاش چند عدد در آب ترکند پٹھانی لودھ (یکتولہ) ہلیلہ زنگی (یک تولہ) برگ نیب (یک تولہ) برگ املی (شش ماشہ) پھٹکری بریاں (شش ماشہ) ادویہ راکوفتہ باریک کردہ در آب پوست خشخاش سحق نماید و سیاف کردہ بدارد و بوقت ضرورت سائیدہ در چشم کشد۔

ہلاس برائے نزلہ مفید (بخط خاص)

تخم گملہ سفید۔ مغز ریٹھہ۔ کشمیری پتہ[ع] ۔مساوی قدرے باریک کردہ بدارد و بقدر یک دو سرخ استعمال کنند۔

ع سعوط استعمال خارجی ہے اسواسطے اسکا استعمال جائز ہے اگر پتہ کسی حلال پرند کا ہو تب تو کچھ بھی اشکال نہیں۔ کیونکہ پتہ پیشاب کے حکم میں ہے اور حلال پرند کا پیشاب بیٹ کے حکم ہے۔ اور بیٹ حلال پرند کی پاک ہے سوائے مرغابی اور بط اور مرغ کے۔ اور اگر ان تینوں میں سے کسی کا پتہ ہے یا اور کسی حرام پرند کا یا کسی چرند ماکول یا غیر ماکول کا ہے تو نجس ہے خواہ خفیفہ ہو یا غلیظہ اس سبب سے ناجائز ہونا چاہیئے لیکن اس وجہ سے کہ اس سعوط میں دوسری دوائیں غالب ہیں اور پتہ مغلوب ہے خارجی استعمال جائز ہوگا اور سعوط استعمال خارجی ہے لہذا یہ سعوط فی حد ذاتہ جائز ہے۔ لیکن ہر حال میں خواہ پتہ حلال پرند کا ہو یا صورت مذکورہ میں سے کوئی اور صورت ہو اسکی احتیاط واجب ہے اور ضرور ہے کہ حلق میں نہ جاوے اور عادۃً یہ مستبعد ہے کہ دوا سونگھی جاوے اور حلق میں نہ پہنچ جاوے لہذا استعمال ایسے سعوطوں کا خلاف احتیاط ہے کیونکہ پتہ حلال پرندوں کا بھی اگرچہ پاک ہے مگر کھانا جائز نہیں اور حلق میں پہنچ جانا کھانا ہے اور دوسری صورت ناپاک پتہ شامل ہونیکے اس سعوط کے استعمال کی حالت میں نماز کیوقت ناک کا اس جگہ تک پاک کرنا ضروری ہوگا جہاں تک غسل میں پانی پہنچانا ضروری ہے بشرطیکہ دوا ناک میں پہنچکر تر ہوگئی ہو۔

ترکیب جغرات شیریں (بخط خاص)

شیر بے آب (۲ ثار) پوست سنگدانہ مرغ (یک) جغرات (ر) مغز تخم معصفر (۲ تولہ) شکر سفید (۱۲ ثار) اول ظروف گلی را در آب مغز تخم معصفر مدبر نماید باین طریق کہ مغز تخم معصفر را در آب سائید، ظروف گلی تازہ را در آن خوب تر کنند ہمیں طرز سہ بار کنند و باید کہ این ظروف تیار باشند باز شیر را بر آتش جوش دہد و کفچہ زدہ باشد تا قیماق نہ بندد تا کہ یک ثلث خشک شود و دو ثلث ماند و باید کہ پوست سنگدانہ و تخم معصفر را در آب سائیدہ در جغرات آمیختہ داشتہ باشند چوں شیر را از آتش فرو کنند و گرمی آن نیم گرم شود این جغرات آمیختہ از چمچہ آمیز نماید و شکر آمیز دو اگر خواہد ازیں وزن کم نماید بمقدار ذائقہ خود مگر زیادہ ازیں وزن برداشت نمی کند پس آن شیر را در ظرف گلی مدبر پر نمودہ در خوان نہد و زیر آں خاکستر گرم فرش کند و خوان دیگر بر و پوشیدہ خاکستر گرم بر و نہد تا جغرات بستہ شود چنانکہ بغلظت عصیدہ برسد پس آنہا را در جائے سرد نہد تا کہ خوب بستہ شود و گرمی خاکستر و دیر داشتن در سردی زیادہ باید داشت و در گرمی کم و اگر خواہد آں را تراشیدہ بصورت لوزینہ یا لڈو بنا شد و تراشہ را اگر خواہد بمصری آمیختہ لڈو بند دو اگر شکر کم کند در بستن خوب خواہد شد۔

ترکیب روغن تلخ برائے خوردن (بخط خاص)

خاک پنڈول قدرے در آب ہموزن روغن کنجد آمیختہ بر آتش بدارد تا آنکہ آب برود خاک تہ نشین شود و روغن از بالا فرد گیرد ہمیں سان سہ بار کند و بقدر دو سہ فلوس از وزن روغن کم می شود و اگر روغن سرشف باشد ہم خوب می شود مگر قدرے شوربت باقی می ماند اگر در طعام استعمال کند ہمیں سان کند و اگر بستہ شدن خواہد در سرما آب تالاب آمیختہ ہم بر زدہ در سردی بدارد ہمچو روغن بستہ شود و در گرمی قدرے چربی و قدرے آرد سنگھاڑہ ہم آمیزد کہ بستہ شود۔

اچار بخط غیر | تنکہ شلجم (۱۵ ثار پختہ) نمک (۲ ثار پختہ) مرچ سرخ (ر ثار پختہ) لہسن (ر ثار) رائی (ر ثار) ادرک (۱ ثار) کلونجی (۲ تولہ) قند سیاہ (۱/۲ ثار)۔

جوزی (بخط خاص) شیر (۴ ماشہ) سمنک (۵ ثار) میدہ (۱ ثار) قند بے قوام (۲ ثار) گھی (۲ ثار) زعفران (۱ ماشہ) جوز جاوتری۔ الائچی (۲ ماشہ) بادام (چار ماشہ)

عبشی بخط خاص شیر (۴ ثار) سمنک (۵ ثار) میدہ (۱ ثار) ملائی (۱ ثار) شکر بے قوام (۱ ثار) روغن (۲ ثار) جوز جاوتری[عے] الائچی (۲ ماشہ)۔

نسخہ طلا عمدہ[عے] بخط عنبر ہڑتال ورقی (۲ تولہ) موسلی سیاہ (۲ تولہ) بیر بہوٹی (۲ تولہ) میٹھا تیلیا (۴ تولہ) گھونگچی سفید (۴ تولہ) لونگ (۴ تولہ) دارچینی (۴ تولہ) تخم کوانچ[سے] (۴ تولہ) تیج بل (۴ تولہ) خراطین (۴ تولہ) پوست انار (۴ تولہ) چربی خصیہ شیر کرزدہ (۴ تولہ) پیہ خصیہ ریچھ (۴ تولہ) پیہ خصیہ گرگ (۴ تولہ) چربی خوک صحرائی (۴ تولہ) سرمار سیاہ یک عدد) کثر دم سیاہ (یک عدد) پوست بیخ کنیر سفید (۱ ثار) غوک (۲ عدد) ریگ ماہی (۲ عدد) سانڈہ (۲ عدد) کیکڑہ (۲ عدد) دوا کوفتنی کوفتہ و جانوران را ریزہ ریزہ نمودہ در شراب دوآتشہ سہ شبانہ روز تر دارند بعد ازاں مثل چودہ روغن کشند۔

از حاجی رستم علی سہارنپوری (بخط خاص)

ترکیب کشتہ سیم روپیہ کو چالیس بجھاؤ پیاز کے عرق میں دے بعد اس کے ہاتی سونڈی کی لگدی میں بقدر تین چھٹانک کے رکھے اور کپڑ مٹی کر کے (۳ ثار) ارنے اپلوں میں گڑھے میں بند آنچ دے اسی طرح تین بار کرے۔ اور اسی طرح کولی کانندی[للعہ] کے لگدی میں اور سر پھوکے کی لگدی میں آنچ دے فقط اسی طرح کنیر کے پھول یا چھال یا پتی میں بقدر آدھ پاؤ۔

کشتہ فولاد (بخط خاص) فولاد کا برادہ کرے چینی کی پیالی میں رکھ کر عرق جامن کے اندر کے چھال کا ڈالے کہ چار انگل اونچا ہو جاوے اور دھوپ میں رکھ دے جب خشک ہو جاوے پھر عرق ڈالے اسی طرح تیسری بار کرے بعدہ کھرل کرے یہ اودہ

عے شش شش ماشہ کافی است ۱۲ امداد عے اس کے متعلق بھی وہی کلام ہے جو گذشتہ صفات پر گذرا اور شراب سے مراد غالباً اسپرٹ ہے جسمیں بہت گنجائش ہے جیسا کہ اوپر گذرا۔ ۱۲ امداد سے پڑھا نہیں گیا ۱۲

للعہ کولی کاندا پیاز عنصل است کہ اں را پیاز نرگس نیز گویند بہندی جنگلی پیاز ۱۲ امداد۔

رنگ کا ہوگا اور اگر کنوار پاٹھہ کے لعاب میں ملاکر ایک برتن میں بند کر کے ۵ ثار اپلوں میں پھونک دے تو شتری رنگ ہو جاوے گا فقط منقول شاہ صاحب۔

کشتہ زر بخط خاص | سونے کی گل دھاوی کے عرق میں سو بجھاؤ دے اور چمپا کے پھولوں کی اور اکاس بیل کی لگدی میں تین ثار اپلوں میں رکھ کر پھونک دے اسی طرح تین بار کرے فقط۔

نسخہ آتشک نہایت مجرب (بخط خاص) | شنگرف ربک نیم تولہ، سہاگہ تیلیہ ہموزن، بین پھل ہر سہ ادویہ را خوب باریک سائیدہ بدارد و بعدہ چھال بیخ آکہ ہموزن (چہار و نیم تولہ) بساید درآں ادویہ سابق آمیختہ جمیع اجزا یکساں کندو نہ قرص بقدر یک یک تولہ تیار کند و خشک کردہ بدارد و طریق استعمال ایں است کہ یک قرص در چلم نہادہ در حقہ بے آب بکشد مگر در جائے بند کہ ہوا در آنجا نبود و ہر جا کہ در بدن زخم و قرحہ باشد دود دادویہ آنجا رساند یک قرص بوقت صبح و یک قرص نصف النہار و یک بوقت مغرب استعمال کند بالجملہ نہ قرص تا سہ روز ہمیں طور تمام کند و خوراک دلیہ گندم بے نمک اگر استفراغ آید یا بیہوش شود یا اسہال جائے خوف نیست بعدہ دھان جوش میکند تا صحت و فراغ پرہیز کند و جز دلیہ گندم بے نمک چیزے نخورد۔ و چوں بر جوشش دھان پنج و شش روز بگذارد غرارہ کند ادویہ غرارہ ایں است چھال بیخ جھربیری و چھال بیخ کیکر۔ برگ جمیلی۔ دھنیا صندل۔ کتہ۔ ہمیں قسم ادویہ در آب جوش کردہ غرارہ کند۔

برائے سرخی و غبار و دھندو امراض چشم (بخط خاص)

چند فلوس بگیرد و در آتش سرخ کند و از آتش بیروں کردہ قدرے گندھک چھاچھیا سائیدہ بر ہر یک انداز د و از دست پناہ گرفتہ در ظرف بزند پتر جدا خواہد شد باز در آتش کند باز بیروں کردہ گندھک انداز د تا آنکہ ہمہ فلوس ورق ورق شدہ جدا شوند بعدہ بگیرد آب برگ حنا آں قدر کہ پتر ہارا بپوشد یک شب تر داشتہ صباح آب

عہ گھیکوار ۱۲ امداد عہ اس کا وزن نہیں لکھا اور قیاس کو اس میں دخل نہیں ۱۲ امداد۔

دور کنند و پتھر بارا باریک بساید و فی تولہ سہ عدد سیاہ مرچ ہم آمیختہ بساید و مثل سرمہ کنند و قدرے سرمہ ہم آمیز دوازمیل درچشم بکشند۔

کاجل برائے عوارض چشم (بخط غیر)

در عرق برگ سبز بادیان (۲ر) شب یمانی (۶ر) افیون (۶ر) حل کردہ پارچہ کہنہ لت کردہ خشک نمودہ بعد ازاں بر شف فتیلہ اندا ختہ روشن کردہ کاجل تیار سازند اینضا دریں نسخہ شاخ گاؤ میش (۶ر) باریک سودہ اندا ختہ بہماں ترکیب کاجل تیار ازاز

نسخہ سینک | ابرک ہری (نوار) ازجیل کہنہ (تولہ) کنجد سیاہ (تولہ) برادہ دندان فیل (تولہ) چوب دیودار (۶ر) مغاث بغدادی (۶ر) انگل ارمنی (۶ر) بیخ سنے (۶ر) زردی نرگس (تولہ) جملہ بستہ در شیر گاؤ نیم گرم تر کردہ سینک سازند۔

نسخہ عرق برائے قوت باہ وغیرہ امراض بادی بخط غیر

برگ تنبول (۲ تولہ) بادیان (۲ تولہ) پودینہ (۳ تولہ) الائچی خورد (۶ر) الائچی کلاں (۶ر) دارچینی (۶ر) انیسوں (۲ تولہ) کباب چینی (۲ر) ریوند چینی (۳ر) نانخواہ (۳ تولہ) قرنفل (۶ر) خولنجان (۶ر) شب در ہشت آثار آب تر کردہ صباح عرق کشند فقط

طلاد بخط خاص | شیر آکہ (۲ر) سنکھیہ سفید (۱ر) روغن زرد (۹ر) گاؤ وہ مکھن در کٹوری کانسی چار پاس کھرل کنند بقدر دانہ گندم مالش کنند کہ در رگہا سرایت کند باز برگ ارنڈ بندد تا ہشت پاس باز تجدید کند اول دوا را بآب گرم شستہ تا چہار گھڑی صبر کند باز دوا را بمالد تا سہ روز بمالد او پرہیز از جماع تا بست و یکروز کند۔ ایں نسخے از معتمدے رسیدہ اند (بخط خاص تا نسخہ ہفتم آئندہ)۔

نسخہ گٹھیہ بادوا عضا باد گرفتہ

سنکھیہ سفید (۶ر) عرق ادرک (۱ شار) جائفل (۳ر) الائچی خورد (۳ر) لونگ (۳ر) جوتری (۳ر) برگ پان ۱۲ عدد کھرل نمودہ حب بمقدار مونگ بندد یک صبح یک شام

ع برحاشیہ مقابل سطر سابق برائے دفع سوزاک نوشتہ است مراد آں است کہ از اضافہ شاخ گاؤمیش ایں سرمہ برائے سوزاک مفید میشود ۱۲ مراد۔

خوردہ باشد۔

ضیق النفس | سیماب (۱ تولہ)، مویز منقی (۲ تولہ)، جائیفل (۳ ماشہ)، جادتر (۳ ماشہ)، الائچی خورد (۳ ماشہ)، برگ پان (۵۰ عدد) خوب کھرل نمودہ حب بندد مقدار نخود یک حب صبح بخورند۔

برائے بد | بیخ مونج خوب سائیدہ ضماد سازند و بالائش برگ ارنڈ بندد

سوزاک | زیرہ سفید۔ برگ حنا۔ ریوند چینی۔ شورہ قلمی (۱ تولہ)، بنگ[1] (۴ ماشہ)، کوفتہ بیختہ بقدر نخود حبوب بندند بالائش[2] نیم آثار شیر گاؤ آب آمیختہ یک حب بخورند۔

پچکاری سوزاک | نیلہ تھوتھا (۳ ماشہ)، گھونگچی سفید (۸ عدد)، سنگجراحت (۳ ماشہ)، رسوت پھٹکڑی (۳ ماشہ)، کوفتہ بیختہ در آب جغرات در ظرف مس بے قلعی انداختہ بعد دو روز پچکاری کنند۔

کلب کلب وغیرہ جانوران | بیخ نرسل (۳ تولہ)، مرچ سیاہ (۱۱ دانہ)، مثل صندل بآب سائیدہ بنوشانند۔

ذیابیطس | ناگرموتھ (۵ ماشہ)، بال چھڑ (۵ ماشہ)، طباشیر (۷ ماشہ)، دھنیا (۷ ماشہ)، گل انار (۱ تولہ)، پوست خشخاش (۳ ماشہ)، گیرو (۳ ماشہ)، اگر گل ارمنی[3] اندازند بہتر است کوفتہ بیختہ پنج ماشہ ہمراہ آب تازہ بخورند۔ یا ہمراہ شربت انار و پنج ماشہ شام بخورند بعونہ شفا خواہد شد۔

مقوی و مغلظ | ثعلب مصری۔ اسگند ناگوری۔ گوند پلاس کوفتہ بیختہ سفوف سازند ہمراہ شیر گاؤ یک تولہ و بعد تناول طعام ہلیلہ خورد ہمراہ آب گرم بنوشند و ہمچنان گوند پلاس یک تولہ ہمراہ شیر خوردہ بعدہ ہڑ خورند۔

ضیق النفس | برگ اروسہ (یک آثار)، عقرقرحا (دو تولہ)، در آب یک نیم آثار چارپاس بپزند۔

بہ نیج رسہ | مقوی و مبہی و برائے درستی شکست استخواں عرق پیاز (۴ تولہ)، شہد خالص (۴ تولہ)، شکر سفید (۴ تولہ)، روغن زرد گاؤ (۴ تولہ)، سفیدہ بیضہ مرغ (۴ تولہ) معجون سازند

---

[1] بھنگ کا استعمال بقدر غیر منشی جائز ہے ۱۲ امداد عمہ غالباً اس کی جگہ لفظ ہمراہ لکھنا مقصود ہوگا ۱۲ امداد۔

[3] وزن گل ارمنی نہ نوشتہ سہ ماشہ کافی باشد ۱۲ امداد۔

افیون خوردہ را شیرہ بنولہ در آب کشیدہ بخوراند۔

پھولہ و ناخونہ و دھند | شورہ قلمی (۵ ثار)، نوتیہ (۳ر)، سہاگہ سفید (۳ر)، گھونگچی سفید (۳ر) و در دیگ گلی داشتہ آتش نرم کند۔ و دیگ را گل حکمت کند بعد یک پاس کہ شورہ آب شود و خشک شود سودہ نگاہدارند۔

طحال | خرمہرہ زرد (۴ عدد)، سہاگہ سفید (تولہ)، عرق لیموں (۲ ثار)، کوڑی را جوکوب نمایند و سہاگہ را بریاں در عرق لیموں انداختہ دہ روز در آفتاب داشتہ بعدہ یک تولہ بخوراند۔

برائے سم وزغہ وغیرہ | عرق برگی کہ آں را گوسفند نمی خورد۔ یعنی ڈھاک۔ کوفتہ برآوردہ بدہند۔

برائے سم الفار | تخم خشخاش سفید (۲ تولہ)، الائچی خورد (۹ر) بخورند و نصف حاجیفل با آب سودہ بنوشانند۔ و خشخاش تنہا ہم کافی است۔

ملدوغ الحیات | بگیرند چھال دروفی پلاس کوفتہ عرق آں برآوردہ بنوشانند۔

از امیر امام علی از معتمدی نقل میکردند ۱۲ منہ۔

زجاج خوردہ را سہ تولہ موم خوراند۔

صرع خورد و کلاں و برسام بلغمی | دفرق درخوراک است جدوار (۶ ماشہ)، میٹھا تیلیا مدبر (۶ ماشہ)، مرچ سیاہ (۶ ماشہ)، عود صلیب (۶ ماشہ)، زعفران (۳ ماشہ)، جندبیدستر[عہ] (۶ ماشہ)، مشک (۳ ماشہ) ہمہ ادویہ کوفتہ در عرق بھنگرہ بمقدار مونگ حب بندد۔

فالج ولقوہ و حمی ربع و حمیات بلغمی و امراض باردہ

سیماب (۶ ماشہ)، بچھناک مدبر (۶ ماشہ)، تخم دھتورہ (۶ ماشہ)، مرچ سیاہ (۶ ماشہ) گوگل مدبر (ایک تولہ)، ہمہ ادویہ کوفتہ در عرق بھنگرہ بمقدار دانہ مونگ حب بندد۔

عہ جندبیدستر کا کھانا کسی کے نزدیک جائز نہیں۔ حنفیہ کے نزدیک تو دو وجہ سے ایک یہ کہ جز ہے حیوان دریائی کا اور ایک یہ کہ خصیہ ہے اور دیگر آئمہ کے نزدیک صرف اخیر وجہ سے اس کے بدل کتب طب میں یہ لکھے ہیں۔ فلفل مشک فرفیون مدار فلفل۔ زر نباد مخزن کی عبارت درج ذیل ہے۔ بدل آں مثل آں وجوہ یا نصف آں فلفل و در بعضے مراد بوزن آں مشک و در امراض جگر فرفیون و جہت تحلیل رطوبات لزجہ سہ وزن آں فلفل و ثلث آں دار فلفل و ثلث آں زرنباد است ۱۲ منہ۔

امراض بلغمی و ضعف معدہ و باہ و اوجاع مفاصل وغیرہ

بیش مدبر (۶ ماشہ) جدوار خطائی (۶ ماشہ) مرچ سیاہ (۶ ماشہ) ہمہ ادویہ را کوفتہ بیختہ در عرق کنوار پٹہ حب بمقدار مونگ خورد بندد۔

دیگر۔ کچلہ مدبر (۶ ماشہ) گوگل (۶ ماشہ) مرچ سیاہ (۶ ماشہ) در عرق کنوار پٹہ حب بمقدار مونگ بندد و تدبیر ہر سہ ادویہ ایں است کہ در شیر پختہ یک بار یا سہ بار تکرار کند۔

ہضم۔ گندھک آنولہ سار (ایک تولہ) مرچ سیاہ (۲ تولہ) در عرق لیموں کاغذی سائیدہ حب مثل نخود سازند۔

کشتہ ہڑتال گودنتی معمول مولوی محمد احسن صاحب منقول از مولوی اصغر علی بنارسی نافع برائے جذام (بخط خاص) بگیرد ہڑتال گودنتی شفاف برنگ شربتی یا سفید (۲ تولہ) و در شیر گاؤ نیم آثار جوش دہد تا شیر قریب انعقاد رسد پس شیر دو کند و ہڑتال بگیرد و در شیر دیگر باز جوش دہد تا ہفت جوش پس بگیرد کلونجی و سونف ہر یک (۲ تولہ) و بسایند و در پاؤ آثار آرد گندم مخلوط کند و آرد را از شیر آکہ تر کند۔ پس ہڑتال را در ظرفے خورد نہادہ از سرپوش بپوشد و در میان آرد نہد کور نہد کہ آرد تا بلب آں ظرف برسد پس ظرف آرد را بند نمودہ گل حکمت کند و در دہ آثار پاچک صحرائی آتش دہد کشتہ برنگ سفید خواہد شد خوراک یک برنج۔

دیگر نسخہ محلوق و سست وغیرہ (بخط غیر)

نمل سرخ کہ بر درخت انبہ می باشد عقرب سیاہ۔ چربی سانڈہ۔ برادہ سم اسپ مشکی۔ برادۂ دندان فیل۔ چربی شیر[عہ]۔ کچلہ۔ جمال گوٹہ۔ تخم دھتورہ سیاہ۔ شیر زقوم زہر تیلیا۔ سم الفار۔ ہڑتال طبقی۔ گندک آنولہ سار۔ قرنفل۔ جونک۔ جوز بوا۔ روغن کنجد بیر بہوٹی۔ خراطین۔ مساوی الوزن۔ کوفتہ در شراب[عہ] دو آتشہ سہ شبانہ روز تر دارند بعد ازاں روغن کشند و طریق استعمال ۷ روز۔

عہ تحقیق حکم چربی شیر وغیرہ پیچھے گذر چکا ہگزشت و تحقیق شراب نمبر پیچھے گذر چکا گزشت کہ مراد اسپرٹ شراب است و در استعمال خارجی آں گنجائش است ۱۲ امداد۔

عرق معمولی ہیضہ (بخط خاص) واز ینجا تا آخر ہمہ بخط خاص است

بصل (۴ ثار) فود نج (۱ ثار) کمہیلی (۴ ثار) قاقلہ (۱ ثار) آب (یک من ۲۰ ثار) بدستور عرق کشند۔ شربت از دو تولہ تا پنج تولہ۔ گل نا شگفتہ آگہ (یکتولہ) سہاگہ بریاں (۵ ماشہ) فلفل (۵ ماشہ) دار فلفل (۵ ماشہ) نمک سیاہ[1] حب بقدر نخود بفاصلہ یک گھڑی یک حب بدہد تا پنج حب اگر نفخ شکم رونماید چہار و نیم حب یک مرتبہ بدہند۔

برائے نفث الدم عجیب است مویز منقی ۲ تولہ مع دانہ[2] سائیدہ جوش دادہ مصری (یکتولہ) آمیختہ بنوشند۔

نسخہ۔ مغز گھونگھا در دو ظرف گلی نہادہ بسوزانند بقدر یک ماشہ در پان بنگلہ بخورانند دفع لرزہ تپ می نماید۔

نسخہ۔ حبوب مسہلہ۔ جمال گوٹہ مدبر (ایک تولہ) کاسرخ (یک تولہ) آملہ (یکتولہ) غاریقون (۳ ؍) بالعاب صمغ عربی حبوب سازند بقدر یک ماشہ خوراک تا سہ حب سہ روز کھچڑی بخورانند و شب مسہل جز منقی سہ تولہ چیزے نہ خورد صباح گولی یک تا سہ بحسب مزاج بخورانند تا سہ روز متواتر۔ دجمالگوٹہ اور چوار یک آثار جوشیں و بدر (عبارت نہیں پڑھی گئی) و در پنج آثار شیر و پنج آثار آب پوٹلی بستہ آویختہ جوش بدہد تا تمام

نسخہ آتشک شنگرف (یکتولہ) الائچی خورد (دو تولہ) برگ پان (سی عدد) الائچی مع پوست کھرل کنند و با شنگرف و برگ پان خوب بسایند و بر یک تختہ کاغذ سادہ فرش کنند و چہار دہ حصہ کردہ گولی بندد یک گولی صبح و یک گولی شام حسب قاعدہ در حقہ خالی بکشانند و برہنہ شدہ دود آں بتمام بدن رسانند۔

تبریان۔ رومی مصطگی۔ گوندکتی۔ رال ہر یک یک چھٹانک شکر صاف سہ چھٹانک

---

[1] وزن نمک ہم ۵ ماشہ باشد ۱۲ امداد للعلی [2] مویز را چوں مع دانہ آں استعمال کنند لفظ منقی بادے نمی نویسند زیرا کہ منقی بمعنی صاف کردہ شدہ است۔ لیکن در عرف منقی جزو اسم گشتہ بلکہ اکثر صرف منقی بمعنی مویز استعمال میکنند لہذا حضرت مولانا قدس سرہ لفظ مویز منقی نوشتہ ۱۲ امداد [3] خوراک بسیار زائد است دریں زمان کم اشخاص متحمل خواہند شد لہذا باید کہ حبوب بقدر نخود بستہ حب تا سہ حب بخورند ۱۲ امداد۔

خوراک از یک تولہ تا دو تولہ باشیر و پرہیز معمولی کند۔

نسخہ حبوب برائے امراض اطفال گل سرخ (یکتولہ) نبسلوچن (یک تولہ) زہر مہرہ (یکتولہ) الائچی کلاں (۶ ماشہ) الائچی خورد (۶ ماشہ) ملہٹی (۶ ماشہ) زیرہ سفید ۶ ماشہ زیرہ سیاہ (۶ ماشہ) کاکڑا سنگی (۶ ماشہ) عود صلیب (۶ ماشہ) حب نیب (۶ ماشہ)۔ مغز بنولی (۶ ماشہ) ہنسراج (۶ ماشہ) بیخ ساٹھی (۶ ماشہ) دوب سفید (۶ ماشہ) کتیرا (۶ ماشہ) آئیس (۳ ماشہ) مغز کنول گٹہ (۳ ماشہ) پلاس پاپڑا (۳ ماشہ) صندل سفید (۳ ماشہ) صندل سرخ (۳ ماشہ) سونٹھ (۳ ماشہ) کوٹھ (۳ ماشہ) ہلیلہ (۳ ماشہ) بلیلہ (۳ ماشہ) آملہ (۳ ماشہ) برگ تاسی (۳ ماشہ) زردی گاسرخ (۳ ماشہ زردی گل کٹیلی خورد (۳ ماشہ) بیخ چولائی (۳ ماشہ بیخ نرسل (۳ ماشہ) نوک برگ نیب (۲۱ عدد) بیضہ ناختہ (۲ عدد) سونف (۲ تولہ) اول سونف و نوک برگ نیب و تر پھلا و بیخ چولائی را در یک آثار آب جوش دہد تا ہشتم حصہ بماند و بیخ نرسل و زہر مہرہ را بر سنگ بساید و باقی ادویہ خشک کوفتہ بیختہ و تر را بر صلایہ سائیدہ در آب مذکور مخلوط کردہ حبوب بقدر دانہ مونگ و نخود بندد قدر شربت از یک حب تا سہ حب صبح و شام برائے ہر مرض با ادویہ مناسبہ استعمال کند و ایں مرکب حار است نصف درجہ و یابس در درجہ یا دوم۔

برائے خارش مفید بسیار است گندھک آنولہ سار (۲ تولہ) نیلہ تھوتھا (۲ تولہ) نوشادر (۱ تولہ)۔ اوّل روغن زرد (۱ رطل) بگیرد و قند سیاہ (۱ رطل) ہر دو را پختہ نماید باز قند سیاہ دور کردہ و ادویہ سائیدہ در روغن آمیختہ بر بدن بمالد و خوب مالش نماید و در آفتاب نشیند پس گل مالیدہ غسل نماید اگر یکبار کفایت بکند سہ بار بمالد۔

نسخہ[1] بگیرد بیضہ ماکیان اول کہ دادہ باشد دو در پرورش نہد تا بچہ برآید پس بگیرد دال دہان بچہ را از اندرون بیضہ پوست سرخ کہ می باشد و آنرا خشک کردہ سائیدہ نگاہدارد پس بگیرد از یں دوا بقدر یک برنج دو در قند سیاہ قدرے گولی بستہ بوقت شروع مرض از حلق فرو برد اگر یکبار کافی نشود دوبارہ دہد انشاء اللہ تعالیٰ در دفع

[1] انلب کہ برائے مسان است ۔ ۱۲ امداد ۔

مرض کافی خواہد شد۔

نسخہ | جوہر رسکپور مثل لوبان تیار کنند پس بقدر یک[عہ] ماشہ در ملائی (۲ تولہ) جغرات نہادہ در حلق نہد و فرو برد و اول مسہل شرط است۔

برائے آتشک | نیلہ تھوتھہ و ہلیلہ خورد ہر یک یک تولہ در عرق لیموں کھرل کنند تا عرق یک آثار یا و بالا جذب شود پس گولی بندد بقدر (۲ ماشہ) و با جغرات یک حب سکستہ بخورد قے و دست خواہد آمد نترسد در سہ روز شفا می شود انشاء اللہ تعالیٰ مجرب است

روغن بہروزہ برائے آتشک و سوزاک و استحاضہ از بخوخاں

بہروزہ (آثار) گوکل بھیلسیہ (ر) دانہ الائچی سفید (۴ تولہ) دانہ الائچی کلاں (۴ تولہ) در دیگ گلی مضبوط مطین[عہ] نے چپانیدہ روغن بکشند و دو قطرہ از آں در شکر سفید (۱ تولہ) آمیختہ بخورانند و از ہمہ خوردنی پرہیز کنند جز نان آرد نخود و گندم مساوی آمیختہ ہیچ نخورانند و روغن ہر قدر کہ توانند بخورانند تا ہفتہ روز بخورند۔ و برائے استحاضہ در آخر کہ روغن سوختہ می آید نفع می کند۔

نسخہ۔ پوست ریحانی کہ درخت[عہ] کوہی ست باریک نمودہ بقدر تین ماشہ بخورد تا ہفت روز اگر نان نکی خورد انفع باشد۔ برائے بواسیر خونی و بادی نافع است۔

حبوب مفیدہ ہیضہ و بائی خواہ امتلائی | از افادات جناب حکیم احمد اللہ صاحب کیرانوی سلمہ اللہ تعالیٰ۔ تخم ریحاں۔ برگ پودینہ۔ برگ ریحاں (ہر یک چار تولہ) در آب۔ نار و پختہ خوش دہند دقیقیکہ سوم حصہ بماند مالیدہ صاف نمودہ پیپنیا سہ ماشہ بہ گلاب سائیدہ خالص قسم اول یک نیم پاؤ سائیدہ آب لیموں کاغذی (۲ تولہ) عود غرقی پنج تولہ قرنفل عود صلیب ہر یک یک تولہ فلفل سیاہ سہ ماشہ ہمہ کوفتہ بیختہ زرشک منقی (دو تولہ) جملہ ادویہ آب مطبوخ و گلاب باہم یکجا

عہ قدر خوراک بسیار زائد است تحمل اں در بں زماں دشوار است متعارف از دو برنج تا یک سرخ است ۱۲ امداد عہ مطین یعنی گل حکمت کردہ شدہ و نے چپانیدہ یعنی سوراخ کردہ در آں نے نصب کردہ ۱۲ امداد عہ ریحان کوہی است کہ آں را ہا در برج گویند ہندی تلسی جنگلی ۱۲ امداد۔

نمودہ بآتش ملائم در ظرف مسمی قلعی دار یا گلی چناں پزند کہ جملہ آب جذب شود و پیزے حرارت لائق حب لبستن باقی ماند پس ازآں فرد کردہ سحق نمودہ حب مثل نخود و مثل موٹھ بندد و بسایہ خشک کنند۔ مرد کلاں را دو حب کلاں بفاصلہ چار چار گھڑی ہمراہ عرق بادیان یا گلاب یا آب نیم گرم بدہد و طفلاں را دو حب خورد۔

برائے ضرب و زخم ضماد و مرہم از مولوی جمال الدین دہلوی

پھٹکری (یکتولہ) سجی ایلوہ میدہ لکڑی۔ تج۔ہالوں۔سمندر سوکھ۔ رائی سرخ۔ انبہ ہلدی۔ میتھی۔ ہر یک یک تولہ سوائے تج و میدہ لکڑی۔ کہ یک نیم تولہ باشد جملہ ادویہ را سرمہ سا نمودہ بقدر حاجت در قند سیاہ کہنہ ہموزن گرم کردہ ضماد سازند اگر زخم باشد پھاہا نہند داگر ضرب نامعلوم باشد ٹکور دہند و بعد سہ روز تبدیل کردہ باشند و از آب برگ نیب بشویند۔

برائے بواسیر خونی و بادی از مولوی عبدالحق صاحب پوری بذریعہ خط از بڈھولی (بخط غیر)

نوشادر (۱ تولہ) سہاگہ (۱ تولہ) نیلہ تھوتھا (۱ تولہ) سنکھیا سفید (۶ ماشہ) ایں چہار ادویہ را در شیر آکہ چنداں کہ بالائے آید تر کردہ اندرون ظرف گلی سربستہ تا ماہی در مزبلہ قدیم دفن کنند و من بعد ایں مدت ازآں برآوردہ در عرق گھیکوار کشتہ کنند و در مرہم زنن جوت و سفیدہ کاشغری (عبارت نخواندہ شد)۔

برائے سرخ بادہ مقترح (بخط خاص)

طباشیر (۱ تولہ) گیرو (۶ ر) کتھی (۲ ر) ہر سہ را باریک سائیدہ در آب یکہ کچلہ در آں سائیدہ بقدر یک دورتی باشند آمیختہ حبوب سازند بقدر نخود برائے حاملہ و بقدر باجرہ برائے اطفال خورد و ہماں قیاس۔

حبوب ہیضہ تجویز خود بسیار مفید آمدہ

زہر مہرہ (شش ماشہ) مربسی (نہ ماشہ) ناجیل دریائی (ہفت ماشہ) پپیتہ۔

عہ صرف ایں نسخہ بخط غیر است ۱۲ امداد۔ عہ بین السطور ایں عبارت بخط خاص نوشتہ بود وزن در اصل نبود ۱۲ مؤلف

(یک ماشہ) نانخواہ (بست و یک ماشہ) کافور (چہار ماشہ) دانہ الائچی خورد (بست و یک ماشہ) پودینہ (چہاردہ ماشہ) عود غرقی (دو ماشہ) جائفل (ہیچدہ ماشہ) انار دانہ (ہیچدہ ماشہ) فافل سیاہ (چہار و نیم ماشہ) ملہٹی (یکتولہ) سونف (نہ ماشہ) جملہ ادویہ کوفتہ بیختہ باریک سائیدہ و پپیتہ و نارجیل و زہر مہرہ را بر سنگ سائیدہ باہم آمیختہ حبوب بقدر سیاہ مرچ بندد خوراک از یک حب تا شش حب و این حب مارا از درجہ اوّل قدرے زائد است و بابس از دو درجہ کسرے زائد است۔

نسخہ[ع] دال ماش نیم آثار اول شستہ صاف و مقشر نمودہ خشک سازد بعدہ در شیر درخت گولر تر سازد و در سایہ خشک کند ہمچنیں سہ بار کند در شیر درخت مذکور تر نمودہ خشک کند کہ شیر مذکور دانہ ہائے دال را خواہد پوشید۔ بعد از آں تودری نیلگوں تودری سفید ہر یک شش تولہ تودری سرخ سہ تولہ بہمن سفید پنج تولہ تالمکھانہ شش تولہ پھول مکھانہ۔ موصلی سیاہ۔ موصلی سفید۔ ہر یک شش تولہ شکر نشہ نیم پاؤ آثار جملہ را مع دال سفوف نمودہ شکر آمیختہ ہر صباح بقدر یک نیم تولہ ہمراہ شیر خواہ آب بخورد اگر موافقت نہ کند یک تولہ یا کمتر خورد و اگر قدرے شکر زیادہ کردہ در روغن ہموزن کردہ بطور حلوا تیار کند بہتر است و ہر روز چہار تولہ بخورد۔

نسخہ دال نخود نیم آثار در شیر بیش تر کند کہ دو انگشت بالا بہ آید بعد یک شبانہ روز در آفتاب خشک کند باز تر کند و خشک کند سہ بار کند پس سائیدہ در روغن بریان کند و یا ادویہ مناسبہ و زردی بیضہ مرغ و شہد و شکر حلوا کند۔ دو دو تولہ صبح و شام بخورد عجائب است۔

نسخے مراہم

چربی موم۔ روغن کنجد۔ ہموزن باہم آمیزد۔ ہر قسم ثبور را و جرب را فائدہ دارد و ایں اصل جملہ مراہم است و اگر زال مساوی نائد کند در تصفیہ جرح بے عدیل

ع نافع جریان و مغلظ منی باشد ۱۲ امداد عمہ تودری سہ قسم است سرخ و زرد و سفید۔ سرخ را گلگوں ہم می نویسند شاید از سہو کاتب نیلگوں بجائے گلگوں نوشتہ شدہ و بجائے زرد سرخ۔ تودری نیلگوں ہیچ قسم نیست ۱۲ امداد مغلظ مولد منی ۱۲

است واگر توتیا ربع جزوے باشد درپرون گوشت زائد نافع باشد و حاجت بخیہ زدن نباشد۔ واگر صابون مساوی ورال مساوی آمیزد درزخم آتشک وغیرہ وثبور نافع است۔ واگر گوگرد مساوی باشد جرب رانفع دہد۔ واگر سیندور آمیزد در تصفیہ عصب کافی باشد واصل مرہم را اگر خورد درباره جرح اندرونی نافع است خوراک از تین ماشہ تا تولہ۔

نسخہ۔ برگ املی درآب جوش دہد و بر ورم ہر قسم تو تبو بندد ورم را بر برواز برگ نیب بہتر است۔

از حاجی حسینی موم سفید (۱۸ ماشہ) رال (۱۸ ماشہ) کتہ (۱۸ ماشہ) کافور (۱۸ ماشہ) گھی گاو (۱۰ تولہ)۔ گھی کو آگ پر چڑہاوے اول موم ڈالے ایک جوش دے کر اتارے پھر رال پیس چھانکر ڈالے ایک جوش دیکر اتارے پھر کتہ اور کافور پیس چھان کر ڈالے۔

مرہم از مولوی احمد حسن | سفیدہ کاشغری (۲ تولہ) روغن کنجد (۵ تولہ) ہر دو را بآتش بہ پزند۔ تا آنکہ یک قطرہ درآب اندازد چوں بستہ شود تیار است سرخ می شود۔

مومیائی معمولی مسمی بہ کالی دوا | بھولاواں پاؤبھر ٹوپی توڑ ڈالے رال آدھ پاؤ اور موم دو تولہ سب کو ملاکر پکالے اور جمالے۔

حب جوزماثل ترکیب خود کہ در نزلہ حار بسیار مفید آمد۔ مغز بادام (اتولہ) مغز تخم کدو شیریں (اتولہ) تخم خشخاش (اتولہ) مغز چلغوزہ (اتولہ) لعاب مصری (اتولہ) زوفا (۶/) مصطگی (۶/) دارچینی (۳/) قرنفل (۳/) جوزالطیب (۳/) زعفران (۳/) تخم جوزماثل (۳ تولہ) باریک سائیدہ در شیرۂ مغز پنبہ دانہ (۳ تولہ) حل کردہ حبوب سازند بقدر سیاہ مرچ خوراک یک حب یا دو حب۔

نسخہ۔ پٹھانی لودھ (ایک تولہ) میدہ (تین تولہ) در شیر بز یا آب آمیختہ با قدرے روغن بہ پزد و دو غلولہ نمودہ بر چشم بندد در پرون درد ہر قسم عجیب الاثر است۔

طلا مجلوق | خراطین صاف (ایکتولہ) زلوی خشک (ایک تولہ) گرفتہ باریک مثل سرمہ نمودہ زر روغن السلاطین دو یوم برابر کھرل نمودہ نگاہدارند وقت حاجت سہ

ہلہ نام ایں مرہم ہندیا درمرہم رالسے است برائے آتشک مقرر رح خبیثہ نہایت مجرب است باید کہ اول دو یوم قدرے چھالیہ

ماشہ ازآں گرفتہ درآب باسی خوب آمیختہ طلا بطریق معمول کند وہمیں قدر درآب سرد بدستور بشام طلا کنند تا سہ روز و برگ تنبول نیم گرم براو بندش کنند۔

برائے آتشک مغز حب السلاطین مدبر صاف نمودہ (یکتولہ) مغز بادام شیریں (شش ماشہ) مغز پستہ (شش ماشہ) مغز اخروٹ (شش ماشہ) مغز چلغوزہ (شش ماشہ) مغز بیدانجیر (نہ عدد)، مغز کدو شیریں (سہ تولہ) گرفتہ بدستور روغن کشند خوراک ۲ رتی۔

آتشک طباشیر (شش ماشہ) تواکھیر (شش ماشہ) دانہ الائچی کلاں (شش ماشہ) کتہ سفید (شش ماشہ) عاقرقرحا (شش ماشہ) سم الفار (یک نیم ماشہ) درعرق پان پنجاہ عدد کھرل نماید بعد ازاں حب بقدر دانہ مکی ہمراہ عرق گاؤزباں نیم پاؤ روزانہ یک حب بخورانند پرہیز از مرچ سرخ و دال ماش وہمچنیں اشیا بادی و روغن زرد بکثرت بخوردہ۔

ایضاً ہلیلہ زنگی (۱۲ ماشہ) طوطیا سبز (۳ ماشہ) خرمہرہ زرد (۹ عدد) لیموں کاغذی (۱۰۰ عدد) ادویہ مذکور درعرق لیموں بساید تا جملہ عرق جذب شود وبقدر نخود حب بندند ہمراہ قاش اچار تیل و دروغ یک حب بخورندو از لحم بز و دال مونگ پرہیز نمایند و اچار و گوشت گاؤ میش و کلہ پارچہ وغیرہ بخورند۔

نسخہ[1] در کتک نیب خلوس چپا نبدہ مسکہ گاؤ را در ظرف کانسی تا ده روز ده پاس بساید وبقدر (وزن نہیں لکھا[12]) استعمال کنند و بر بدن مالش نمایند و مردار سنگ[2] تنہا در قند سیاہ گولی بستہ بخورانند کافی است۔

کشتہ سفید شنگرف شنگرف (یکتولہ) عرق پیاز (۵ ثار) در دیگ گلی تنگ دہاں کم کشادہ شنگرف را در ریسماں بستہ از سرپوش در دیگ آویزد واز تہ دیگ نیم انگشت

---

[1] پچھلے صفحہ کا حاشیہ نام ایں مرہم ہندی و مرہم رالی است برائے آتشک و قروح خبیثہ نہایت مجرب است باید کہ اول در دو روز قدرے چھالیہ سوختہ آمیختہ استعمال کند بعد آں بے آمیزش چھالیہ ۱۲ امداد۔

[2] غالباً برائے جرب و امراض سوداوی باشد ۱۲ امداد عـــہ قدر خوراک مردار سنگ زائد از یک ماشہ نیست و ایں وزن مرد جوان قوی را است و در آتشک و سوداوردی وقت ضرورت شدیدہ مجوز است و در غیر آں نے۔ بہرحال احتیاط لازم است تجربہ متعلق مردار سنگ بر حاشیہ پیچھے گذرا ہے ورج است ۱۲ امداد۔

بالا باشد[عہ] ہاضم و مصفی خون نافع در جذام است ۔

کشتہ سرخ شنگرف | برگ گمہ (۱ تولہ) بن تلسا (یکتولہ) شنگرف (یکتولہ) ہر دو برگ را باہم لگدی نمودہ نصفے بالا نصفے زیر شنگرف نمودہ نیم پاؤ پا چکدشتی در تہ و نیم پاؤ بر بالا نمودہ آتش دہد در مکان محفوظ از ہوا ہمیں سان ہفت بار کنند ۔

برائے آتشک | چہل روز اول ماءالجبن شیر بز ہمراہ شربت عناب استعمال کنند بعدہٗ یک مسہل خفیف دادہ فراغت کنند باز چہل روز نان نخود مقشر بروغن زرد چرب کردہ ہمراہ شہد خالص بخورانند و دریں ایام عرق مصفی و حب مرکب نیز استعمال کنند و حب ایں است مغز فلوس خیار شنبہ (۱ ستار) کشنیز خشک بانم دسہ ماشہ شب در آب قلیل تر کردہ صباح مالیدہ صاف نمودہ مصطگی رومی سودہ آمیختہ بسایہ خشک کردہ حب بقدر کنار دشتی بستہ یک حب صباح و یک شام بخورانند لیکن در ابتدا برابر مونگ چند روز ۔

ایضاً | سنکھیا دودھیا در عرق دساوری پان کھرل سازند و ہر قدر کہ زیادہ مبالغہ نمایند بہتر است باز حب بقدر ماش سازند نصفے ازآں حب یا ثلث موافق مزاج مریض بد ساوری پان پیچیدہ بخورانند بطوریکہ اثر او بدنداں نرسد و ہمیشہ دست و پا بل سائر اعضا را بروغن کنجد تر دارند و از بادی و ترشی و گوشت ماہی و ترکاری بادی چوں کدو و مور و غیرہ و از جماع پرہیز کنند تا چہل روز بخورند و اگر شاق باشد دو سہ روز فاصلہ دہند اما پرہیز بحال خود دارند و غذا کھچڑی ارہر با روغن زرد و شیر بخورند ۔

روغن مصالحہ | چہل چھلیرہ[عہ] (۱ تولہ) ناگرموتہ (۱ تولہ) کپور کچری (۱ تولہ) بالچھڑ (۱ تولہ) لونگ (۶ ماشہ) الائچی کلاں (۲ تولہ) الائچی خورد (۶ ماشہ) برادہ صندل سفید (۲ تولہ) برادہ صندل سرخ (۲ تولہ) نر کچور (۱ تولہ) جوتری (۶ ماشہ) خس (۳ تولہ) کافور (۱ تولہ) برہم بتری (۱ تولہ) جائپھل (۲ عدد) روغن کنجد شستہ (۱ ثار) ۔

برائے داد و چنبلہ و سوختہ | املی کے پتے (چھ ماشہ) نیم کے پتے (چھ ماشہ) مہندی

عہ ترکیب ناتمام است ۱۲ امداد ۔ عہ اشنہ است و چھڑ چھڑیلہ نیز گویند ۔

کے پتے (چھ ماشہ) سنبھالو کے پتے (چھ ماشہ) چاروں کو پیس کر ٹکیا بنا لے آدھ پاؤ پکے تیل میں اگر السی کا ہو بہتر ہے۔ اول پکاوے بعدہ ٹکیا ڈالدے جب سوختہ ہو جاوے اسکو ایک کنارہ[1] کردے بعدہ نیلہ تھوتھا (ایک تولہ) پیس کر ڈالے اسکے بعد مردار سنگ (۱ تولہ بھر) بعدہ پپڑیا کتھہ (۱ تولہ بھر) بعدہ رال (۱ تولہ بھر) بعدہ موم (۱ تولہ بھر) جو تیل باقی رہجاوے اسکو جدا کر کے سب دواؤں کو پیس لے اور تیل آمیز کر کے رکھ چھوڑے۔ ہر روز پانچ سات بار لگاوے تین دن تک۔

فرزجہ برائے اخراج جنین میت بسرعت تمام

زراوند مدحرج (سہ ماشہ) ابہل ترمس عاقرقرحا ہر یک (سہ ماشہ) در آب زہرہ[2] گاؤ فرزجہ سازند۔

نسخہ دوسرا جمال گوٹہ (۲۰ دانہ) بھلاواں (۱۶ دانہ) طوطیا سبز (ہشت ماشہ) برگ سناء مکی (ڈیڑھ تولہ) پوست ہلیلہ زرد (دو تولہ) پوست ہلیلہ کابلی (دو تولہ) تخم ترب (دو تولہ) اجوائن خراسانی (ڈیڑھ تولہ) اجوائن دیسی (ڈیڑھ تولہ) قند سیاہ کہنہ دوازدہ سالہ سہ چند ادویہ حبوب بقدر کنار دشتی خوراک یک حب

نسخہ[3] مردار سنگ (۱ تولہ) جمالگوٹہ (۷ دانہ) باریک سائیدہ در قند سیاہ کہنہ سہ

---

[1] جو تری است ۱۲ امداد۔ [2] فرزجہ استعمال خارجی است لہذا استعمال این فرزجہ جائز است بشرطیکہ آب زہرہ کم از ادویہ باشد اما نجس است بوقت نماز پاک کردن بدن ضروری بود اگر بخارج بدن رسیدہ باشد و بدانند کہ آب زہرہ گاؤ بسیار تیز و ذی حدت است بلا ضرورت شدیدہ برائے نازک مزاجان اطبا منع میکنند ۱۲ امداد [3] برائے آتشک مفید بود ۱۲ امداد [3] تجربہ این حقیر آں است کہ مردار سنگ را در غیر آتشک خبیث استعمال نمودن ہیچ نفع نمی دہد بلکہ مضرت و اذیت عظیم می آرد آرے در آتشک خبیث نفع میدہد و چنداں اذیت نمی دہد و پرہیز تاب کردن یکصد این است کہ یک حب را پس سر دور بیفگنند۔ اما نزد حقیر ٹوٹکہ بودن آں را اصلے نیست۔ پس عدم جواز ہم وجہے نہ بود۔ اصل وے صرف این است کہ این قدر دوا ہفت خوراک است مریض را صرف شش خوراک باید خورد پس اگر وزن متناسب ہر دوا کم کردہ شش خوراک تیار سازند حاجت پرہیز تاب کردن یک حب نبود ۱۲ امداد۔

سالہ آمیختہ ہفت حب بندد یک حب بر سر پتاب کہ دہ باقی در شش روز بخورد و قے و دست نخواہد شد غذا بیضہ و روغن و گوشت کند ۔

مومیائی مصنوعی | روغن بلادر (۱۲ تولہ) شنجرف (۱ تولہ) گندھک آنولہ سار (۱ تولہ) پارہ (۱ تولہ) لوبان (۱ تولہ) ہڑتال ورقی (۱ تولہ) خون مرغ کڑکناتھہ (۲ تولہ) جملہ ادویہ را جمع نمودہ در ظرف آہنی پختہ سازد تا برنگ سیاہ آید قطرہ از او بر آب انداختہ بنید کہ جمع میشود یا نہ چوں انجماد پذیرد از آتش فرو گیرد ۔

دیگر از سید احمد مدنی مروی از سید ماجد علی | روغن کنجد (۱ ثار) رال (۱ ثار) زردی بیضہ مرغ (۸ عدد) شنگرف (۱ تولہ) جملہ را بہ آتش پزد ۔

مرجان مصنوعی | شنجرف (۱ تولہ) صدف (صدف ۲ تولہ) در شیر مادہ نوزائیدہ کہ آں را بسا بعربی میگویند حل کند و حبوب ساختہ از تار نقرہ سوراخ کند و در بطن ماہی نہادہ در روغن زرد جوش دہد ۔

یاحی یا قیوم | عرق پوست خشخاش (چہار تولہ) سیماب (چہار تولہ) باہم کھرل نماید گولی بستہ درمیان تخم قنب نیم پاؤ در دو سفال نہادہ گل حکمت کند و اول از آرد ماش محکم کند و درمیان ریگ تہ و بالا میان یا چک صحرائی یک نیم آثار آتش دہد بعد سرد شدن برآید سرب گداختہ ایک تولہ ایک ماشہ بس است ۔

از آخوند فضل احمد ترکیب مومیائی | نارجیل (۱ تولہ) مغز بادام (۱ تولہ) جائفل (۱ تولہ) جوتری (۱ تولہ) دارچینی (۱ تولہ) بنلوچن (۱ تولہ) الائچی خورد (۱ تولہ) سلاجیت (۳ تولہ) رال سفید (۲۰ تولہ) خون بز (یک عدد) روغن کتا (۴ تولہ) ہمہ ادویہ را باریک کردہ

عہ خون مرغ نجس است مومیائی ہم ازاں نجس شود و خوردن آں جائز نباشد آرے بوجہ آنکہ خون مغلوب و دیگر اجزا غالب ہستند استعمال خارجی جائز باشد لیکن بدن ناپاک شود بوقت نماز پاک کردن لازم باشد ۔ وساختن مومیائی بدیں نسخہ مسلم ناجائز نیست آرے اگر تیار شدہ موجود بود در استعمال خارجی گنجائش است مگر نجس است وقت نماز پاک کردن ضرور بود چنانکہ مذکور شد ۱۲ امداد ۔ عہ غالباً لفظ گاؤ ساقط شدہ ۱۲ امداد عہ کتب بھنگ است ۱۲ امداد ۔ عہ دریں نسخہ مومیائی ہم خون نجس است وکلام دراں ہماں است کہ در نسخہ مومیائی قبل ازیں گذشت ۱۲ امداد ۔

درروغن مذکور بسوزانند و سرپوش نہادہ تاکہ خوب دود خارج میشود و خود بخود آتش
درہمہ روشن می شود و شعلہ زند تاہشت بار بعدہ نود فرود آوردہ از گنہی گزرانید ۔

نسخہ | اوس [عہ] سنکھیہ کو سرد ہوا میں رکھے تیل ہوجائیگا ۔

نسخہ | پارہ صاف (۱ تولہ) جوتری صحرائی (۲ تولہ) ہر دو را باہم در ہاون حل نماید
پارہ مثل گولی خواہد شد ۔ گولی بندد و از چوب باریک سوراخ نماید پھل اندرائن خام
کہ در و شیرہ باشد سوراخ نماید موافق گولی و گولی را درو نہادہ از تراشہ آں سوراخ را
مسدود نماید از بالا گل حکمت کند و خشک نماید در ظرف گلی نہادہ زیراو آتش سہ چوب
سدر موافق انگشت سبابہ بقدر یکدست ہمچناں سہ چوب دیگر بدل نماید و احتیاط
کند کہ داغ نخورد و سوختہ نہ شود و بدل چوب سدر پاچک صحرائی یک آثار پاؤ
بالا ہمیں طور در یکصد و بیست و یک پھل آتش دہد ۔

نسخہ | نوشادر و سیاہ مرچ مساوی الوزن سائیدہ ۲ رتی خوراک دہد برائے حمی ربع

نسخہ قلاع نافع از حکیم یوسف خاں بریلوی

مغز املتاس (۱ تولہ) در گلاب (۵ تولہ) بجوشانند و بعدہ آوردہ لب او بگیرد و دراں کتہ سفید (۶
ماشہ) سہاگہ خام (۳ ماشہ) باریک سائیدہ آمیزد و بازہر روز یکدو بار در دہن بمالد
و بعد دفع آں ہم چندروز بمالد ۔

نسخہ [عہ] نمک سانبھر (۱ آثار) بریاں ۔ موم سفید (۱ آثار) لوبان (۲ تولہ) پارہ (۱ تولہ) سنکھیہ

عہ ایک سطر میں اتناہی لکھا ہوا ملا ۔ غالباً کوئی یادداشت ہے جسکا مشارالیہ ذہن میں ہوگا تبرکاً نقل کر لیا گیا ۱۲
سوا دیہ روغن سم الفار کا نسخہ ہے اسکی ترکیب یہ ہے کہ سنکھیا (تولہ) کی ڈلی لیکر شورہ قلمی (۵ تولہ) روغن کنجد
(۵ تولہ) میں ڈالکر پکاویں یہاں تک کہ تیل اور شورہ جلجاوے پھر اس سنکھیا کی ڈلی کو شبنم یا سرد ہوا میں رکھے تیل
ہو جاوے گا یہ تیل محلل قوی نافع درد دستی وغیرہ ہے مشہور یہ ہے کہ اس کو ابتداءً نہ لگادے کیونکہ اگر اس سے نفع
نہ ہو تو پھر کسی دوا کا اثر نہ ہوگا ۔ ۱۲ امداد ۔ عہ نام ایں روغن موم است واز مجربات است برائے درد ہر قسم حار باشد
یا بارد ما و در حار سوائے نفع فوری ندارد ۔ و بارد را استعمال میکنند و ذات الجنب را فوراً تسکین میکنند و برائے
اوجاع قضیب و دستی ہم بکار می آید و برائے ہیضہ بلغمی یک قطرہ خوردن بسیار نفع میدہد ۔ برائے تیاری دے

رتولہ، سنکھیہ ولوبان را سائیدہ نگاہدارند نصف نمک را در ظرف گلی کہ پختہ و مستعمل باشد
تہ نمودہ بالائش موم ریزہ ریزہ نمودہ اندازد و بالائے آں ادویہ سائیدہ را و پارہ انداختہ
نصف نمک بقیہ را بالائش اندازند و دہن ظرف مذکور از آرد ماش بند سازند کہ ہوائے بر نیاید
و خشک سازند بعدہ در شکم ظرف مذکور سوراخ نمایند و بمقدار دو بالشت نے بانس چسپانیدہ
بر دیگداں نہند و آتش موافق کردہ روغن کشند فقط ایں نسخہ معمولی تاج الدین خاں
مرحوم از نوشتہ میر منصب علی نقل نمودہ شد۔

نسخہ قلاع از قرابادین قادری مجرب

بودھ۔ گیرو۔ فلفل۔ ہریک (چہار ماشہ) پھٹکری (سہ ماشہ) تھوتھہ (دو ماشہ)
باریک ساختہ در دہان و زبان مالند۔ صبح و شام اغلب کہ در یک روز نفع دہد
واگر حاجت تبرید بود تجویز شرب شیرۂ کاسنی وامثال آں لازم دانند۔

نسخہ جذام سیماب (یکتولہ) در عرق تلسی صحرائی صاف چنداں بسایند کہ ناپدید
شود و بنظر نیاید در بیضۂ طاؤس نہادہ آلائش کہ بروں آید کپروٹی از ہماں نمایند و دیگر
کپروٹی ملتانی نمایند و خشک کردہ در دوازدہ آثار پاچکہ دشتی کہ کہنہ باشد اول آتش
دہند تا دود یہ رود پس بیضۂ مسطور را در آتش پنہاں کنند چوں سرد شود بگیرند کشتہ خواہد
شد بقدر یک برنج در ملائی بدہند اگر قے و دست کم شود روز دوم دو برنج بدہند و نان
بیسنی بے نمک با روغن بسیار بخورانند تا سہ روز ہمیں ساں کنند اگر فائدہ نشود چندے
فرصت دادہ باز سہ روز بدہند برائے جذام مفید است۔

حبوب برائے خشکی اطفال[ع] پوست سنگدانہ مرغ دایک جزو) زردی گل کیلی[عہ]
خوردہ (دو جزو) باہم سائیدہ حب بقدر موٹھ بندند خوراک یک حب در شیر مادر بدہند۔

حب برائے امساک مشک (یک ماشہ) جائفل تیلیہ (دہ ماشہ) کافور (دہ ماشہ) سائیدہ
در پان چار عدد سائیدہ حب بقدر ماش بندند و بشرائط معمولی بخورند یک حب یا دو حب۔

بقیہ حاشیہ، شتی در کلاست از غیر ماہر نمی برآید یا کم حاصل میشود۔ عمدہ در قرع النبیق خوردہ می برآید ۱۲ امداد۔

ع یعنی مرض سوکھا ۱۲ امداد۔ عہ آرنا بھٹ کٹیہ نیز گویند ۱۲ امداد۔

برائے عقر کلب کلب

عرق کیلہ (۵ تولہ) تا ہفت روز متواتر بنوشانند و اگر جنون ظاہر شود میل کہ در نے
حقہ جمع می شود بقدر (۴ ماشہ) اگر زائد باشد ورنہ (۲ ماشہ) در (۵ تولہ) عرق ہاتی سونڈی
ورنہ در آب حل کردہ بنوشانند قے می آید تا آنکہ خلاصی شود۔

برائے سوزاک | گیرو سہ و نیم تولہ سرمہ ساکردہ ہفت حصہ سازد یک حصہ در یک
تولہ مسکہ گاؤ آمیختہ بخورانند۔ رطوبت از ذہن دفع خواہد شد و نان بلیسنی خورد۔ یا شیر
با برنج و روغن مضائقہ ندارد از مولوی کرامت علی صاحب۔

نسخہ | تخم توری تلخ دشتی (۳ عدد تا ۷ عدد) چاول ساٹھی (۳ عدد تا ۷ عدد) برگ گمہ
خاردار (۱ ماشہ) برگ اسگند (۱ ماشہ) قدرے قدرے از اولین وکامل از آخرین در
شیر گاؤ یا ؤ ثار با ہم سائیدہ بخورانند تا کہ جنون ظاہر شود۔ بعدہ شیر در آب آمیختہ دادہ
باشند تا آنکہ سرخی در چشم ظاہر شود بعد آں از اولین کامل گرفتہ در لہسی خام سائیدہ بخورانند
تا قے آید ہمچنیں چند بار کنند تا صاف سود ژاں بعد پکوان تیار کردہ ہما بجا بخورانند کہ امتحان
صحت کامل است بدانکہ در استعمال ایں دوا اول احتیاط بلیغ در بستن مریض باید۔

نسخہ مارگزیدہ | تخم موٹ (۲ تولہ) در آب سائیدہ مارگزیدہ را بخورانند تا قے آید کہ
صاف شود یا ہضم شود و از سم خلاص یابد۔

دیگر | برگ چرچٹہ سائیدہ بخورانند۔

برائے استحاضہ مجرب است | سمندر سوکھ۔ تخم مساوی کوفتہ بیختہ با شکر سفید
ہموزن سفوف کنند خوراک (۵ ماشہ)۔

نسخہ عہ خانہ زنبور زرد در کوزہ مطین سوختہ کنند در برگ کنار یک رتی دہد۔

برائے طحال از مولوی معشوق علی | عرق ادرک لعاب کنوار عہ شہد مساوی
با ہم در شیشہ کردہ در آفتاب بدارد تا پانزدہ روز مقدار خوراک صباح یک تولہ تا ہفتہ

عہ خواص وے معلوم نیست ۱۲ امداد عہ برائے بواسیر خونی و استحاضہ مفید است۔ ۱۲ امداد۔

عہ کنوار گھی کوار است ۱۲ امداد۔

بحمد اللہ بیاض کی نقل تمام ہوئی

ضمیمہ بیاض | ایک عمل نقل مرض کا دست خاص سے لکھ کر مرحمت فرمایا تھا اس کو بھی نقل کیا جاتا ہے۔

عمل نقل مرض منقول بتاریخ ۸ ر رمضان روز شنبہ ۱۳۳۰ھ

اول بہ نیت زکوٰۃ در چہل روز بہ ترک گوشت گاؤ و ماہی قطعا و باقی لحوم احتیاطا و آں بہتر است بے قید مکان و لباس و بے پرہیز از جماع وغیرہ سورہ تبت سہ صد بار روزانہ وظیفہ کند بعد چلہ ایں سورہ را سہ بار ہر روز خواندہ باشد تا در عمل بماند بوقت حاجت مریض را روبرو نشاندہ و جانورے را در برو پشت کردہ یک جامہ بر مریض بپوشاند مثل چادر و ہفت بار تبت خواندہ آں جامہ را از مریض گرفتہ بر آں جانور بپوشاند و بر مریض جامۂ نو بپوشاند ہمچناں جامہ ہا را تبدیل کردہ باشد تا کہ عدد سورہ سہ صد و پنجاہ برسد در آں بار سورہ را یازدہ بار خواندہ عمل تمام کند و جانور را ذبح نمودہ دفن نماید و قبل از عمل احتیاط بلیغ در بستن جانور کند کہ از وے صدمہ یا زخمے بکسے نرسد اگر می رسد آں مرض بمضروب انتقال میکند و آں جامہ کہ بر جانور انداختہ باشند باز کسے او را استعمال نکند تا آنکہ شستہ خشک نماید ورنہ آں مرض بہ آں کس انتقال خواہد کرد اگر جامہ ہا پنجاہ و یک باشد حاجت تجدید نمی افتد و اگر در جامہ ہا تنگی باشد آں جامہا را شستہ خشک نمودہ باز تکرار کنند۔ ایں است از صاحب اجازۃ رسیدہ و ہم نصیحت می کرد کہ جانور قوی و درندہ را اختیار نہ کنند چہ در وقت عمل آں جانور بجنون و قوت می کشد اگر درندہ خواہد بود احتمال ضرر از وزیادہ است و ہمچناں جانور قوی بستن و داشتن او دشوار خواہد بود وقتے ایں عمل بر سگ کردہ بودم آنچناں خروش و قوت کرد آں ریسمانہا را کہ بآں بستہ اش بودم قریب بود کہ بشکند و ضبط آں دشوار نمودہ و گاؤ و گاؤمیش ہم مناسبت نیست بنا بریں میش کہ شاخ نداشتہ باشد اختیار کند و بار احتیاط در بستن آں کنند انتہے کلامہ۔

می گوید این فقیر اشرف علی ناقل علی مذکور کہ دریں عمل چوں تعذیب حیوان است جائز نمی نماید چراکہ بیمار کردنش آزار دادن است اورا۔

تمت الضمیمة لاوائل جمادی الاولی سنہ ۱۳۴۰ھ

کلیاتِ امدادیہ

از حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ

حضرت حاجی صاحبؒ کی جملہ دس تصانیف کا مجموعہ جو تصوف وسلوک اور اصلاح اعمال و اخلاق میں بے نظیر ہے عکسی طباعت سفید کاغذ مع جلد قیمت ۵۴/-

ہدایۃ الشیعہ

از مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی

تردید شیعہ میں حضرت گنگوہی کی لاجواب کتاب جسمیں حضرات شیعہ کی طرف سے کئے گئے دس سوالوں کے جوابات دیئے گئے ہیں عکسی طباعت سفید کاغذ مجلد قیمت ۱۶/۵۰

حکایاتِ اولیا یعنی ارواح ثلاثہ

از حکیم الامت مولانا اشرفعلی تھانویؒ

جسمیں حضرت شاہ ولی اللہ اور اُن کے خاندان اور اس سلسلے کے تمام بزرگوں کے نہایت دلچسپ حالات وحکایات جمع کئے گئے ہیں عکسی طباعت سفید کاغذ مجلد قیمت ۳۶/=

مباحثہ شاہجہانپور

از مولانا محمد قاسم نانوتویؒ

اس مشہور مباحثہ کی مفصل کیفیت مولانا کی بے مثل تقریر عکسی طباعت سفید کاغذ قیمت ۱۲/=

ملنے کا پتہ

دار الاشاعت : مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ۱

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب بن مولانا مملوک العلی صاحبؒ جو دارالعلوم دیوبند کے سب سے پہلے شیخ الحدیث، حضرت شاہ عبدالغنی صاحب محدث دہلویؒ کے شاگرد، حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے خلیفۂ مجاز، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کے ہمعصر، حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ و شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ کے استاد اور بہت بڑے عالم فاضل، اعلیٰ پائے کے محدّث و فقیہ، کامل مرشد و شیخ اور صاحبِ کشف و کرامات و مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔

زیرِ نظر کتاب حضرتؒ کے مکتوبات جو تصوف و سلوک اور شریعت و طریقت کے جامع ہیں اور قلمی بیاض کا مجموعہ ہے جس میں مختلف یادداشتیں، تاریخی معلومات، سفرنامے، آپ کی اردو شاعری و منظومات، مجرب عملیات و تعویزات اور طبی نایاب و نادر نسخے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے اور دین کی خدمت انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین